اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

سیّد السّادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا

صِدّیق دِیندار

صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرّہٗ العزیز

سردار حامد نواز

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۱۲

سید السادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا

صدیق دیندار

صاحب قبلۂ عالم قدس اللہ سرہ العزیز

مرتبہ

سردار حامد نواز

باہتمام

نوجوانان دیندار انجمن پاکستان

این - ۱۱۶، کورنگی ۳½ کراچی

ن المبارک ۱۴۰۷ھ

فون نمبر ۳۱۲۳۰۱

نام کتاب ــــــ صدیق دیندار قدس اللہ سرہ العزیز

مرتبہ ــــــ سردار حامد نواز

تعداد ــــــ (بار اوّل) ــــــ ایک ہزار

قیمت ــــــ ۱۰/- روپے

رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ بمطابق مئی ۱۹۸۷ء

ــــــ زیرِ اہتمام ــــــ

نوجوانانِ دیندار انجمن پاکستان

اظہارِ تشکر

اس کتاب کا مسودہ پڑھنے کے بعد جن افراد نے میری رہنمائی فرمائی اور ہر قسم کا تعاون کیا اُن میں ہندوستان کے درجِ ذیل افراد شامل ہیں:

• قادر الکلام غازی مولوی عبدالقادر صاحب افسر • غازی مولوی رضا شریف صاحب • معین الملّت غازی مولوی نوازش علی صاحب • غازی مولوی عیسیٰ میاں صاحب • بلاغ المبین غازی مولوی فتح محمدؐ صاحب • جامع جمیع کمالات اسداللہ غازی مولوی عبدالغنی صاحب • غازی مولوی غلام احمد صدیقی صاحب • غیورِ قوم غازی مولوی عبدالحمید صاحب • حبیب اللہ غازی مولوی جعفر صادق صاحب • واقفِ حقائق غازی مولوی سیّد امام صاحب پنڈت • صاحبزادہ سیّد امانت حسین صاحب • غازی مولوی عثمان علی صاحب ملّنا پرانا فقیر • پنڈت مولوی عبداللہ صاحب النادری • پنڈت مولوی رفیع الدین صدیقی صاحب • مولوی منبر الدین صاحب • پنڈت مولوی فقیر محمدؐ صاحب • مولوی عبداللہ صاحب زاہد مبلّغینِ اسلام اور نوجوان ساتھی محمدؐ بشیر الدین احمد صاحب، بی ایس سی (ایگریکلچر) محمدؐ بشیر باسم، محمدؐ احمد صاحب اور سیّد حسن الدین صاحب۔

• پاکستان میں جن مبلّغین نے اِس کتاب کا مسودہ پڑھا اُن کے اسمأ درجِ ذیل ہیں:

• معز الملّت غازی مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب • سرفروش غازی مولوی عبدالرؤف صاحب صابر • ڈاکٹر مذاہب غازی مولوی

یٰسین علی صاحب ◆ مولوی سردار احمد خان صاحب ◆ صاحبزادہ غازی مولوی سید ضیاء الحسن صاحب ◆ تمیز الرحمٰن غازی مولوی سعید بن وحید صاحب ◆ کمال الدین غازی عتیق احمد سیّد صاحب ◆ مصلح الدین شہزادہ مولوی جبیب بن وحید صاحب شہید ◆ صاحبزادہ سیّد نور اللہ الحسینی صاحب مبلغینِ اسلام۔

میں مندرجہ بالا تمام مبلّغینِ اسلام اور دیگر نوجوان ساتھیوں کا تہہِ دل سے مشکور ہوں کہ انھوں نے میری ہر طرح سے رہنمائی فرمائی۔

میں عزیز ساتھی جناب محمدؐ نقیب مرکزی سیکریٹری نشر و اشاعت "نوجوانان دیندار انجمن پاکستان" کا تہہِ دل سے مشکور و ممنون ہوں کہ انھوں نے کتابِ ھٰذا کا مسودہ تیار کرنے، قرأت و سماعت اور اشاعت کے تمام مراحل طے کرانے میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ آپ کی مسلسل گذشتہ چار سال کی محنت اور لگن کی ہی بدولت کتابِ ہٰذا شائع ہو سکی۔ علاوہ ازیں میں اپنے اُن تمام اراکین، ساتھیوں اور معاونین کا بھی مشکور ہوں کہ جنھوں نے دامے، درمے، سُخنے کتابِ ہٰذا کی اشاعت کے سلسلے میں کام کیا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مخلص افراد کو اس کا صلہ دے اور مزید اپنے دین کی خدمت لے۔ (آمین)

فقط

دعاؤں کا طلبگار

خاکسار

حامد نواز

۳ رجب المرجب ۱۴۰۵ھ بمطابق مارچ ۱۹۸۵ء

شانِ صدیقؒ قدس اللہ سرہٗ العزیز

مولوی عبدالملک صاحب انجم رح مبلّغِ اسلام نے سیّد السادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا صدّیق دیندار صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز اور آپ کے رفقاءِ کار کی زندگیوں کا نقشہ بہت حقیقی انداز میں پیش کیا ہے۔ ہم یہ ہدیۂ عشق قارئین کی نذر کر رہے ہیں۔

نام لیوا ترے ڈھونڈا جو میں انسانوں میں
چند انسان نظر آئے مُسلمانوں میں

ظاہرہ جن میں وجاہت کا نہیں نام و نشان
پاس کوڑی بھی نہیں جن کے گریبانوں میں

جن کے رہنے کا ٹھکانہ ہے نہ سونے کی جگہ
جن کا بستر کبھی مسجد کبھی ویرانوں میں

رات ہوتی ہے تو سجدے میں پڑے رہتے ہیں
دن نکلتا ہے تو ہیں تیرے ثنا خوانوں میں

کافروں کے ترے محبوبؐ پہ حملے ہیں مگر
کوئی احساس نہیں لیتا مُسلمانوں میں

سیکڑوں ہوتے ہیں افسوس، مسلمان مُرتد
کام شیطان کا زوروں پہ ہے انسانوں میں

چل رہی ہے کہیں اجرائے نبوّت کی ہوا
پھوٹ پیدا کوئی کرتا ہے مسلمانوں میں

ایک بندہ جو ترا شور مٹانے اٹھّا
پھبتیاں اُڑتی ہیں اُس شخص پہ انسانوں میں

کوئی تو کہتا ہے کافر تو کوئی سودائی
کوئی افسوس اُسے گنتا ہے دیوانوں میں

جسکے آفات و مظالم کا ٹھکانہ ہی نہیں
تیری سُنّت نے ستایا اُسے انسانوں میں

یہ ترے نام پہ اُٹھنے کا صلہ پایا ہے
کام کرتا ہے ترا، نام ہے دیوانوں میں

ساری دنیا تو مخالف نظر آتی ہے مگر
اِک ترا فضل ہے ہاں اِسکے نگہبانوں میں

سب کی نظروں کو بنادے کی تجلّی خیرہ
لہر تکبیر کی دوڑے گی صنم خانوں میں

کام اور نام کا صدّیق کہے گی دُنیا
اسکی تصدیق بھی ہو جائیگی اِنسانوں میں

تیرے محبوب کا دُنیا میں بجے گا ڈنکا
لوگ ہو جائیں گے سب تیرے ثنا خوانوں میں

پھوٹ آپس کی مٹادے کہ مسلمان ہیں ہم
پھونک دے رُوح نئی اپنے پریشانوں میں

انجم خستہ جگر کی ہو تمنّا پوری
نام بدنام ہو سب کا ترے دیوانوں میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگاہِ اوّلین

یہ مسلّمہ امر ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ بابرکت میں جملہ اقوامِ عالم کے انبیاء علیہم السلام کے انوار سمیٹ کر جمع کر دیئے گئے۔ بایں وجہ اقوامِ عالم بے نور اور روحانیت سے دور ہو کر نری مادہ پرستی کے چکر میں پھنس چکی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اب سوائے مسلمانوں کے کسی غیر مسلم قوم میں کوئی ولی پیدا نہیں ہو سکتا۔ ولی اللہ بننے کیلیے کلمۂ طیبہ کا اِقرار شرطِ اوّل ہے۔ لہٰذا ایک خادمِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، ہی وَلی بن سکتا ہے۔

نصف صدی قبل جبکہ حکومتِ فرنگ پورے ہندوستان پر بلا شرکتِ غیرے پوری شان و شوکت سے براج رہی تھی اور جس کی زیرِ سایہ پوپ پادری اور آریہ وغیرہ قرآنِ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دریدہ دہن تھے۔ اور دینِ اسلام سے بے خبر مسلمانوں کو مُرتد کرنے میں مصروف تھے۔ ایسے پُر آشوب دورِ غلامی میں غیرتِ اسلام کا مجسمّہ بن کر تبلیغِ دینِ اسلام کے لیے بربنائے بشارت حیدر آباد دکن میں خادم خاتم النبیین سید السّادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا سیّد صدّیق دِیندار صاحب قبلہ قدس اللہ سرہٗ العزیز نے مشہور و معروف "دِیندار انجمن" کی بنیاد رکھی۔ اور اس کے اغراض و مقاصد و اصول ایسے وضع کیے کہ مزید کوئی فرقہ نہ بن پائے۔ اس مبلغِ اعظم نے اتباعِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ بن کر خیر القرون کے اسلام کا اعادہ فرمایا۔ یعنی تصدیقِ انبیاء کی نہج پر جملہ بانیانِ فرقہ ہائے اسلام کی تصدیق کرتے ہوئے فرقہ بندی و تکفیر بازی کو یک لخت ختم کر دیا۔ اور بمصداق قرآنِ کریم یجدونہٗ مکتوبًا عندھم فی التوراۃ والانجیل۔ بنی اسرائیل، عیسائیوں اور اہلِ ہنود کی مسلّمہ مذہبی کتب سے دینِ اسلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی پیشگوئیوں

کا ایک انمول خزانہ ڈھونڈ نکالا۔ جس کے ذریعے اِن پر اتمامِ حُجّت کی اور دلائلِ قاطعہ سے کفّار کا ناطقہ تنگ کیا اور ہزار ہا غیر مُسلموں کو مشرف بہ اسلام کیا۔

زیرِ نظر کتاب "صدیق دیندار" مرتبہ سردار حامد نواز سلمہٗ تعالیٰ نے حضرت مولانا سید صدیق دیندار صاحب قبلہ کے تقریباً ۲۳ سالہ رُوحانی زندگی کے کارہائے نمایاں اور آپ کی تقویٰ وطہارت سے بھرپور عملی زندگی کو آپ کی مطبُوعہ و غیر مطبُوعہ کتب وتحریرات سے اسلام کے جواہرِ ثلاثہ تبلیغ، ہجرت اور جہاد کے تفصیلی حقائق کو جو عصرِ حاضر میں غلبۂ اسلام اور قیامِ خلافتِ علیٰ منہاج نبوّت کے ضامن ہیں؛ ممکنہ جدّوجہد سے ترتیب دیا ہے اور خیرُ القرون کے بعد امّت میں ہزار سالہ دَور کے ۷۲ فرقوں کی تکمیل کے بعد اتحادِ فرقہ ہائے اسلام کے داعی بن کر بمصداق قرآنِ کریم اشداءُ علی الکفّار خارج میں کُفر سے مخاطب اُس انوکھی رُوحانی شخصیّت کا حتی الامکان تعارف کروانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ کتابِ ہٰذا کی اشاعت کا واحد مقصد یہی ہے کہ ملّت کو قرنِ آخر کے تقاضوں سے رُوشناس کرایا جاسکے۔ جس سے استحکامِ پاکستان کے ساتھ ساتھ ہندوستان کو بذریعہ جہادِ فی سبیل اللہ مشرف بہ اسلام ہونے کا یقینِ کامل پیدا ہو۔

کتابِ ہٰذا کی اشاعت پر ہم نوجوانان دیندار انجمن کو مبارک باد دیتے ہیں، اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے دینِ اسلام کے پھیلانے کی خدمت لے۔ آمین۔

جزاکم اللہ احسن الجزار

فقرا مبلغینِ اسلام

دیندار انجمن پاکستان

۲۳ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ

بمطابق ۳ فروری ۱۹۸۶ء

فہرست مضامین

حمد باری تعالیٰ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ

الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ع

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ؕ

بہ نامِ آنکہ نامِ اُوست اَللّٰہ　　　بہ شانِ خود بگفتہ قُلۡ ھُوَ اللّٰہ

درُودِ شان

حقیقی قلبی وجدان اور سچی دلی تڑپ کے ساتھ شانِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفان کا لطف لینے کے لیے ہم ذیل میں حضور منبعِ انوار خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بانیٔ دیندار انجمن، خادمِ خاتم النبیین السید السادات الحسنی والحسینی حضرت مولینا صدیق دیندار صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز کا تحریر کردہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبا ہوا وہ "درُودِ شان" پیش کر رہے ہیں جو اِس کامل فنا فی الرسول فقیر نے اس وقت لکھا تھا جب اسے انگریز کے جابرانہ دور میں تبلیغِ اسلام کے جرم میں حیدرآباد (دکن) کی ٹھگی جیل میں سخت قیدِ تنہائی کی سزا دی گئی تھی۔ اس جابرانہ قیدِ فرنگ کی تنہائیوں میں اِس عاشقِ رسول ؐ کی قلب کی گہرائیوں سے جو "نغماتِ عشق" "درُودِ شان" کی صورت میں نکلے، ہدیۂ ناظرین ہیں ؎

بنا کردند خوش رسمے بہ خاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَحۡنُ نُصَلِّیۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوۡلٰینَا مُحَمَّدٍ ؐ لِمُعَلَّی الشَّانِ،
اے اللہ ہم صلوٰۃ بھیجتے ہیں ہمارے سردار اور ہمارے مولا، محمد ؐ سب سے بلند شان والے،
مَاحِیِ الۡبُطۡلَانِ، حَاشِرِ الۡاِنۡسَانِ، رَحۡمَۃٍ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ، سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَاءِ
باطل کو مٹانے والے، (تمام) انسانوں کو اکٹھا کرنے والے رحمۃ اللعالمین، تمام انبیاء

وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ، سِرَاجِ الۡاَوَّلِیۡنَ وَالۡاٰخِرِیۡنَ، حِزۡبُہٗ حِزۡبُ اللّٰہِ، دِیۡنُہٗ
اور رسولوں کے سردار، جماعتِ اولین و آخرین کے روشن سورج (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ آپ کی جماعت اللہ کی
دِیۡنُ اللّٰہِ، قِبۡلَتُہٗ بَیۡتُ اللّٰہِ وَمَنۡ یُّطِیۡعُہٗ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ فِیۡ
جماعت، آپ ؐ کا دین اللہ کا دین، آپ ؐ کا قبلہ اللہ کا گھر ہے اور جس نے آپ ؐ کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی
مَرۡتَبَۃِ الۡغَیۡبِ ھُوَ اللّٰہُ، کَلَامُہٗ کَلَامُ اللّٰہِ وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ
مرتبہ غیب میں (آپ ؐ) ھو اللہ ہیں۔ آپ ؐ کا کلام اللہ کا کلام ہے اور آپ ؐ نے اپنی جانب سے
الۡھَوٰی اِنۡ ھُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی، جَامِعُ الۡکَلِمِ کَلَامُہٗ، اَلۡبُرَاقُ
کوئی بات نہیں کہی مگر وہی کہا جو اللہ نے کہا۔ آپ ؐ کا کلام تمام کلاموں کا جامع ہے، براق
وَالرَّفۡرَفُ مَرۡکَبُہٗ، اِلٰی وَرَآءِ الۡوَرَاءِ سَفَرُہٗ، مَقَامُ الۡاَحَدِیَّۃِ
اور رفرف آپ ؐ کی سواری ہے۔ جہانوں سے پرے آپ ؐ کا سفر ہے۔ مقامِ احدیت آپ ؐ کا
مَقَامُہٗ ھُوَ کَافَّۃً لِّلنَّاسِ وَ اُمَّتُہٗ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ وَکِتَابُہٗ
مقام ہے آپ ؐ تمام انسانوں کے لیے کافی ہیں آپ ؐ کی اُمت تمام انسانوں کے لیے نکالی گئی ہے اور
بَیَانٌ لِّلنَّاسِ ھُوَ رَسُوۡلٌ اِلَی النَّاسِ جَمِیۡعًا، اَصۡحَابُہٗ مَثِیۡلُ الۡاَنۡبِیَاءِ
آپ ؐ کی کتاب انسانوں کے لیے بیان ہے آپ ؐ رسول ہیں تمام انسانوں کے لیے، آپ کے صحابہ تمام انبیاء کے مثیل
اَلۡاَرۡضُ کُلُّھَا لَہٗ مُصَلًّی، جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مَالَ الۡغَنِیۡمَۃِ حَلَالًا طَیِّبًا،
ہیں۔ تمام روئے زمین آپ ؐ کا مصلیٰ ہے، اللہ نے آپ ؐ کے لیے مالِ غنیمت کو حلال طیب کر دیا ہے۔
خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ، رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ، شَفِیۡعُ الۡمُذۡنِبِیۡنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
آپ ؐ تمام نبیوں کے خاتم، امن والے رسول، گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے (گناہوں سے بچانے والے)
عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَھۡلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ بِرَحۡمَتِکَ
ہیں۔ صلوٰۃ اور سلام آپ ؐ کی آل پر اور آپ ؐ کے اہل اور تمام اصحاب ؓ پر تیری اپنی رحمت سے
یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ ۝
اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنیوالے

شذوراتِ گذارشِ احوالِ واقعی

ختمِ نبوّت سے قبل جب کبھی انسانیت فسق و فجور، ظلمت اور مادّیت کے اندھیروں میں گم ہوئی تو ان کی رُشد و ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جزوی طور پر انبیاء کرام مبعوث ہوئے اور پھر آخر میں اللہ ربّ العالمین نے تمام نسلِ انسانیت کی رہبری و ہدایت کے لیے حضور منبعِ انوار خاتم النبییّن حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر سلسلہ نبوّت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کا اعلان کیا۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھٹکی ہوئی انسانیت کی ہدایت کے لیے کسی نبی کو نہیں آنا ہے۔ اِس لیے اب دُنیائے انسانیت کی رشد و ہدایت کا فریضہ اُمّتِ مُسلمہ کے ذمّہ ہوا۔ وکذٰلك جعلنكم امّة وسطًا لتكونوا شهداء على الناس ط ويكون الرسول عليكم شهيداه (آیت) اور

اِنّ الله يبعث لهٰذه الامّت علىٰ رأس كل مئة سنة من يجدّد لها دِينها۔ (حدیث)۔ "یقیناً اللہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد بھیجے گا جو تجدیدِ دین کرے گا۔

ختمِ نبوّت کے بعد ہر دَور میں اِس امّت میں اولیاء اللہ فریضۂ تبلیغ و ہدایت انجام دینے کے لیے من جانب اللہ کھڑے ہوتے رہے اور یہ سلسلہ ابدالاباد تک جاری و ساری رہے گا۔ چنانچہ ختمِ نبوّت کے بعد جب کبھی بھی نسلِ انسانی کو گمراہی نے آلیا تو دُنیائے انسانیت کی نگاہیں اپنے قلبی سکون

کے لیے کسی نہ کسی خادمِ خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی متلاشی رہیں، اور آئندہ ادوار میں بھی رہیں گی۔ ختمِ نبوّت کے بعد نہج اعوج اور فیج اعوج کے اختتامی دور پر ۱۹۲۴ء میں جب کہ مسلمان فرقہ بندیوں، گروہ بندیوں اور سیاسی چپقلشوں کی وجہ سے آپس میں دست گریباں تھے تو تاریخِ اِسلام کا بدترین سانحہ فتنۂ اِرتداد بمقام ملکھانہ (راجپوتانہ۔ متحدہ ہندوستان) رُونما ہوا۔ جس میں نو لاکھ مسلمانوں کو آریہ اور ستّر ہزار کو عیسائی بنالیا گیا۔ جسکی وجہ سے مُسلم دنیا میں ایک قیامت برپا ہو گئی۔ گو کہ مختلفِ مکاتب فکر نے اِس فتنہ کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس فِتنہ کے مکمّل سدّباب اور غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۱۹۲۴ء میں خادمِ خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم سیّد السادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا صدّیق دیندار صاحب قبلۂ عالم قدس اللہ سرّہ العزیز تنِ تنہا اُٹھے اور کُفر و الحاد کے مدِّ مقابل سینہ سپر ہو کر وقت کے دھارے کا رُخ اعادہ اسلام کی طرف موڑ کر اسلام کے زندۂ جاویدِ دین ہونے کا ثبوت دیا اور مسلمانوں میں ایک نئی رُوح پھونک دی۔

الحمد للہ ہم نوجوانان دیندار انجمن، مرشدنا و مولانا سیّد السادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلۂ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز کے حالاتِ زندگی سے آپ کے مریدین، معتقدین و قارئین کے مسلسل اصرار اور ان کی دیرینہ خواہش کے علاوہ اہلِ اللہ سے محبّت رکھنے والوں کو متعارف کرانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

میں نے کوشش کی ہے کہ حتی الامکان تحقیق کر کے واقعات تحریر کیے جائیں۔ اِس سلسلے میں خاکسار بذاتِ خود ہندوستان گیا اور حضرت مولینا قدس اللہ سرّہٗ العزیز کی پرانی ناپید کتب (جن کو انگریز حکومت اور نِظام حکومت نے ضبط کر لیا تھا) بڑی تگ و دَو سے حاصل کیں اور ان سے

نوٹ لے کر واپس پاکستان آیا۔ کتابِ ھٰذا میں کتاب "نشاۃ الاخریٰ" (غیر مطبوعہ) سے جو اشعار دیئے گئے ہیں، اُن پر نظرِ ثانی حسبِ فرمان حضرت صاحب قبلہ قدس اللہ سرّہٗ العزیز تلمیذ الرحمٰن مولوی سعید بن وحید صاحب مبلّغ اسلام سے کرائی گئی ہے۔ اِس کتاب کے مسودے کو پاکستان اور ہندوستان کے تقریبًا تمام مبلّغینِ اسلام نے پڑھنے کے بعد ہمیں اشاعت کی اجازت دی۔

ہم کتابِ ھٰذا میں آپؒ کی زندگی کے اہم واقعات مثلاً مقدمات قاتلانہ حملے، زبان بندیاں، حوالات، جیلیں، تبلیغی خطوط، غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام، تبلیغ و ہجرت اور غزوات کے واقعات اور آپؒ کی کتب کے چند اقتباسات شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ اُمّتِ مسلمہ اِس مردِ مومن اور کامل فنافی الرّسولؐ کی فقیرانہ، نڈر اور بے باک زندگی کے کارناموں اور کارکردگی سے نہ صرف واقف ہو بلکہ اِس بزرگ نے جس طرح سنّتِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمّل طور پر عمل کیا اس کی روشنی میں اپنے نصب العین کا صحیح تعین کر سکے۔ آپؒ کی تعلیمات کا نچوڑ آپ کے اس فرمان میں ہے کہ:

"مُسلمان کو چھیڑو مَت اور کافِر کو چھوڑو مَت۔"

چونکہ اہل اللہ کا یہ دستور اور بنیادی مسلک رہا ہے کہ وہ راہِ حق سے ظلم و گمراہی میں کھو جانے والوں کو اُدعُ الی سبیل ربکَ بالحکمۃِ والموعظۃ الحسنۃ کے تحت نورُ کی طرف لاتے ہیں۔ وہ مسلمانوں میں تکفیر بازی نہیں کرتے بلکہ کفّار میں تبلیغِ اسلام کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز اِن ہی خوبیوں کا مجسّم نمونہ تھے۔ آپؒ عملاً

تو برائے وصل کردن آمدی   نے برائے فصل کردن آمدی

(مولانا رُومؒ نے فرمایا کہ بندگانِ حق کا کام، بندوں کا اللہ سے رشتہ جوڑنا

ہے نہ کہ آپس میں دست گریباں ہونا ہے) کے مصداق تھے۔

اگر بغیر کسی تعصّب و عقیدت کے حضرت مولینا قدس اللہ سرّہٗ العزیز کی عملی زندگی اور تعلیمات کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اِس عظیم شخصیت نے مسلمانوں میں تکفیر بازی کرنے کے بجائے غیر مُسلم اقوام کے سامنے حضور منبعِ انوار خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پوری طاقت اور کمال جوانمردی سے پیش کیا۔ اس مبلّغِ اعظم کے نام کو سُن کر گاندھی کتراتا تھا تو رام چندر جیسے بڑے بڑے گستاخِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم مُنہ چھپائے پھرتے تھے۔ جس کی مجاہدانہ زندگی سے انگریز حکومت لرزہ براندام تھی۔ اور جس کے تبلیغی حلّوں سے، گرجاؤں، مندروں اور گُردواروں میں زلزلے آتے تھے۔ لیکن یہ عظیم انسان مسلمانوں میں اپنے کاندھے جھکائے ہوئے رکھتا تھا۔

"اذلّۃٍ علی المومنین" (مائدہ)

کا نمونہ بن کر اور اشدّآءُ علی الکفار رحماءُ بینھم کی رُوح کا عملی پیکر نظر آتا تھا۔ آپؒ کا مسلمانوں سے محبّت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آپؒ نے جلال میں آکر فرمایا کہ:

"میں ایک بے عمل زانی و شرابی مسلمان پر ہزاروں گاندھی قربان کرتا ہوں۔"

حضرت مولانا قدس اللہ سرّہٗ العزیز نے سنّت رسُول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کے نقشِ قدم پر گامزن ہو کر حقیقی معنوں میں تبلیغِ اسلام کا کام شروع کیا اور اسلام کے آفاقی و ناقابلِ تردید دلائل سے ہر مذہب کے ماننے والوں کو زِچ کر دیا۔ ہر گرو اور پنڈت کا ناطقہ تنگ کر دیا اور سات سَو (۷۰۰) سے زائد پنڈتوں اور ہزارہا غیر مُسلموں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ مہاراجوں کے دربار ہِل گئے۔ بازاروں سے لے کر مذہبی ایوانوں تک نعرۂ تکبیر

کا عملی اقدام شروع کرنے سے مشرکینِ ہند کی مذہبی دنیا میں زلزلے پڑ گئے اور اُن کو یقینِ کامل ہوگیا کہ یہ تبلیغِ اسلام پورے ہندوستان کو مسلمان کر کے ہی دم لے گی۔ چنانچہ غیر مسلموں میں غیظ و غضب پیدا ہوا اور وہ مخالفت پر ڈٹ گئے۔ آریہ سماج کے سیکریٹری لچھمن نے ایک کتاب "خنجرِ ظالم" میں اپنی بھڑاس نکالی۔ غرض ہندوستان کا کوئی ہندو اخبار ایسا نہ تھا جسکا قلم تحریکِ دیندار انجمن کے خلاف نہ چلا ہو۔

مختصر یہ کہ تبلیغِ اسلام کے صلہ میں سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق حضرت مولاناؒ پر دنیا تنگ ہوگئی۔ ایک سَو بیس (۱۲۰) درخواستیں غیر مسلم رہنمایان کی طرف سے نظام کے دربارِ ناپائیدار میں بھیجی گئیں۔ سرزمینِ ہندوستان پر اس مبلّغِ اعظم کی اپنے رفقاء کے ہمراہ بتیس (۳۲) مرتبہ زبان بندی ہوئی، سنگ باری ہوئی، گرفتاریاں کی گئیں، مقدمے چلے، پروپیگنڈے ہوئے، مشکیں کسی گئیں، ہتھکڑیاں ڈال کر سرِ عام پھرایا گیا، جیلوں میں ٹھونسا گیا، قاتلانہ حملے کیئے گئے، لٹریچر ضبط ہوا، شہر بدریاں ہوئیں، غرض کفّار نے ایذا رسانی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

جب ہر طرح سے تبلیغِ اسلام کے کام کو مسدود کر دیا گیا تو آپ نے حسبِ بشارت شیروں کے مسکن "آزاد قبائل" میں ہجرت فرمائی۔ وہاں پر جب آپ نے حکومتِ ہند اور ہند کو بذریعہ جہاد فی سبیل اللہ مسلمان کرنے کے لیے چار لاکھ مجاہدین کی بیعتِ جہاد لی، تو انگریز بہادر غضب میں آیا۔ اُس نے مختلف سازشوں سے آپؒ کو مع رفقاء کار کے گرفتار کیا۔ آپؒ کے ساتھیوں کو ہر وہ تکلیف دی گئی جو دشمنانِ اسلام کے بس میں تھی۔ اس کے بعد آپؒ کو واپس حیدرآباد دکن لا کر تا حکمِ ثانی قید کر دیا گیا۔

انگریز کا ارادہ اللہ کے ارادہ سے ٹکر نہ لے سکا اور خود انگریزوں کو اپنا بوریا بستر سمیٹ کر ہندوستان سے رخصت ہونا پڑا۔ اور یوں اللہ تعالیٰ

نے اس فقیر کو بارہ (۱۲) سال کی نظر بندی سے آزاد کرانے کا سامان پیدا کیا۔ حضرت مولاناؒ قدس اللہ سرّہٗ العزیز نے اپنی تبلیغی زندگی کا دو تہائی حصہ جیلوں میں کاٹا اور اپنے ہمراہ رفقاء کار کو چالیس (۴۰) جیلوں اور چوراسی (۸۴) حوالات کی صعوبتوں سے گذارا۔ اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کی عملی تفسیر پیش فرما دی۔

یہ محض اس لیے کیا گیا کہ نورِ الٰہی کی شمع کو ظلمت کدۂ ہندوستان میں روشن کر دیا جائے۔ چنانچہ آپؒ سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت تبلیغ و ہجرت و غزوات جیسی مشکل منازل طے کرنے کے بعد اُسوۂ رسول صلعم کے آخری بڑے جوہر، جہاد فی سبیل اللہ کے فریضہ کو ہمارے لیے چھوڑ کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

فقط

دعاؤں کا طلبگار

خاکسار

حامد نواز

۴ جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ بمطابق فروری ۱۹۸۷ء

حصّہ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　اللہ　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لوائے حمد

ذیل کی چند سطور بعنوان لوائے حمد مرشدنا ومقتدانا حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسواشور صاحب قبلہ قدس اللہ سرہٗ العزیز کی کتاب "امام الجہاد" سے بطور تبرک نقل کر رہے ہیں جس کو اگر ہم زیر نظر کتاب "صدیق دیندار" کی روح رواں کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ ادارہ

"الحمد للہ رب العالمین (وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین ۱ ۱۰۷/۲۱) الرحمٰن (وما اسئلکم علیہ من اجرٍ ان اجری الا علیٰ رب العالمین ۲ ۱۰۹/۲۶ تبلیغ الاسلام) ۳ الرحیم (ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغمًا کثیرًا وسعۃً ۳ ۱۰۰/۴ ہجرت) مالک یوم الدین (الملک یومئذٍ للہ ۴ ۵۶/۲۲ جہاد) لہ الملک ولہ الحمد ۱/۶۴ جس کا ملک اس کی حمد)

آیۃ ایاک نعبد وایاک نستعین میں انسان کی پوری صلاحیتوں کو روبعمل لانے کی تعلیم ہے۔ عبادت فنائیت کی عبارت ہے خواہ یہ عبور طواغبت کی

ف۱ اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر

ف۲ اور میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر صرف جہانوں کے رب پر ہے

ف۳ اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے وہ زمین میں کثیر جگہ اور وسعت پائے گا

ف۴ بادشاہت اس دن اللہ ہی کے لئے ہوگی

خدمت میں گزر جائے یا اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور فرماں برداری میں گزر جائے فرق یہ ہوگا کہ طاغوت کا بندہ دھوکے میں عمر گزارے گا اور اللہ کا بندہ دنیا اور آخرت کا مالک بنے گا یہ دونوں فریق اپنے اپنے معبودوں سے درخواست اعانت کرتے ہیں، طاغی کہے گا الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلوموني ولوموا انفسکم ۱؎ ۲۲/۱۴ برخلاف اس کے اللہ اپنے بندے کو کہے گا فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون ۲؎ ۱۷/۳۲ جب اللہ کا بندہ اپنی کل صلاحیتوں کو اس کی راہ میں لگا کر ختم کر دیتا ہے یعنی ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس کا عالم کسب بند ہو جاتا ہے تو اس وقت کہتا ہے رب انی مغلوب فانتصر تب اللہ کہتا ہے کان حقا علینا نصر المؤمنین ۳؎ ۴۷/۳۰ اور وہ ہر حالت میں اس کی مدد کرتا ہے اور ہم جانتے ہیں معاہدہ ایاک نعبد کے سب سے اول پابند صحابائے کرامؓ تھے جس کے صلے میں اللہ تعالیٰ نے اخرجت للناس کی خدمت دی تھی اور اس نے صحابائے کرام کو سرگرم کارگزار دیکھ کر بشارت دی ھو الذی یصلی علیکم وملئکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور ۴؎ ۴۳/۳۳ اس تعریف میں نہ فرقہ سازوں کی جماعت داخل ہو سکتی ہے اور نہ فرقہ بازوں کی کیونکہ اللہ تعالیٰ سے استعانت کی درخواست ایسی صورت میں زیب دیتی ہے جب ایک فرد یا ایک جماعت اس کے دین کے پھیلانے کے لئے کفار کے مقابلہ میں ڈٹ جاتی ہے نہ کہ خانہ جنگیوں کے گورکھ دھندوں میں۔ ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ کبھی کسی مسلم سے اپنی دشمنی کی نوبت نہ آنے دے لا تفرقوا کے حکم کے

۱؎ مگر میں (شیطان) نے تمھیں بلایا تو تم نے میری بات مان لی سو مجھے ملامت نہ کرو اپنے آپ کو ملامت کرو ۲؎ پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ اس کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے ۳؎ اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے ۴؎ وہی ہے جو تم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمھیں اندھیرے سے روشنی کی طرف لائے۔

خلاف فرقہ بنانے والے کا نہ کوئی عمل اللہ کے پاس ممدوح ہے اور نہ وہ عمل عبادت میں داخل ہوگا اور نہ اللہ اس کا معین رہے گا۔

اسلام کے ظہور کے بعد بجز عمل تبلیغ کے کوئی ولی نہیں بن سکتا ایسی حالت میں بجز تبلیغ اسلام کے عمل کے کوئی عمل اللہ کی عبادت میں داخل نہیں ہو سکتا لہذا ثابت ہوا کہ کوئی درخواست اعانت بجز عبادت کے قابل لحاظ نہیں ہوگی یہی عبادت کا میدان ہوگا جو ایک مسلم کے خلاف مخالفت کا طوفان برپا کریگا اس کو ہجرت پر مجبور کرے گا اور جہاد کے لئے آمادہ کرے گا۔ جب تک ایک جماعت ان تینوں دروازوں سے گزرنے تیار نہیں ہوگی وہ حقیقی معنوں میں ایاک نعبد وایاک نستعین کہنے کی حقدار نہیں ہوگی۔ جب ایک مسلم پہلے دروازے میں داخل ہوتا ہے اس کے لوازمات یہ ہیں، وہ چور اور ڈاکوؤں کی طرح راتوں رات گرفتار کیا جائے، اس پر کافر سنگ باری کریں، زبان بندیاں ہوں اس سے مچلکے لئے جائیں، جیل میں ڈالا جائے، یا بہ زنجیر بازاروں میں کھینچا جائے یا کم از کم ان نازیبا حرکات سے اس کے خلاف ایک بھی حرکت پائی جائے تو اس نے ایک ثلث حصہ تک ایاک نعبد وایاک نستعین کے کہنے کا حقدار رہا۔ جب ایک جماعت بعد ان ایذا رسانیوں کے ہجرت کرے اور ہجرت کی تکالیف اٹھاتے رہے تو اس صورت میں وہ جماعت دو ثلث حصہ تک ایاک نعبد وایاک نستعین کے کہنے کی حقدار ہے۔ جب ایک جماعت سر پر کفن باندھی ہوئی سینہ سپر ہو کر کفار کے ترغے میں مقابلہ کیلئے گھس جائے تو اس وقت وہ جماعت کامل طور پر ایاک نعبد وایاک نستعین کہنے کی حقدار ہے ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص ۱؎ ۴/۶۱۔ جب ایک جماعت ان تینوں دروازوں سے گذر جاتی ہے تو اس وقت اپنی پوری صلاحیتوں کو اللہ

۱؎ بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کے رستے میں صف باندھ کر جنگ کرتے ہیں گویا وہ مضبوط دیوار ہیں

کی راہ میں روبہ عمل لانے کی دعویدار ہوتی ہے چونکہ اس نے خداداد تمام ظاہری و باطنی قوتوں کو اللہ کی راہ میں ختم کردی ہے لہٰذا اس جماعت کے مقابلہ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم[۱] قرن اولیٰ میں جب تک قیصر و کسریٰ جیسے مغرور سرکش بادشاہوں کا سر نہیں کچلا گیا اللہ کی حمد قائم نہیں ہوئی فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین[۲]۔

اسلام کا فیج اعوج یعنی صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے بعد اپنے عمل کو معطل رکھنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اقوام عالم کے نامکمل دستوروں کی طرح قرآن کریم کا عمل بھی مردہ ہوگیا ہے بلکہ وہ اپنی کاملیت کی وجہ سے زندہ ہے۔ فیج اعوج اس کے نیند کا عالم ہے اس زمانے میں حضور منبع انوار صلی اللہ علیہ وسلم بھی تقلبک فی السّٰجدین کی حالت میں رہتے ہیں وہ یرٰک حین تقوم کے فرائض کی انجام دہی میں اپنی غریب جماعت کو لے کر تشریف لاتے ہیں جیسا کہ آپ نے وعدہ کیا ہے انا منھم وھم منّی یہ آپ کی قدسی طاقت کا ظہور ہے بدا الاسلام غریباً سیعود غریباً[۳]۔ یہی جماعت وارث انبیاء اور فنافی الرّسول کہلاتی ہے ایسی جماعت کی دعا صراط الذین انعمت علیھم قبول ہوچکی ہے اور دوبارہ قبول ہو رہی ہے جن کا یہ ایمان ہو کہ ایک وقت مثیل انبیاء یا وارث انبیاء بنانے والی یہ دعا قبول ہوئی تھی صحابائے کرام اس کے مصداق تھے اب وہ زمانہ دوبارہ آئے گا نہ تبلیغ ہوگی نہ ہجرت ہوگی اور نہ جہاد ہوگا ایسے ایمان والے کا نمازوں میں صراط الذین انعمت علیھم کا رٹ لگانا اوقات ضائع کرنا ہے کیونکہ منعم علیہ گروہ نے تو تبلیغ کی ہجرت کی جہاد کیا اگر کوئی اس سے جان بچاتا ہے تو وہ آخر مانگتا کیا ہے؟ جہاد کی آرزو کے متعلق

۱؎ سو تم نے ان کو نہیں مارا بلکہ اللہ نے ان کو مارا ۲؎ یوں اس قوم کی جڑ کاٹ دی گئی جنہوں نے ظلم کیا اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کو پرورش کرنے والا ہے
۳؎ اسلام کی ابتدا بھی غریبوں سے ہوئی۔ اعادہ بھی غریبوں سے ہوگا۔

متعدد احادیث ہیں جس مسلم کے دل میں شہید ہونے کی آرزو نہ ہو وہ بے ایمان مرتا ہے۔ شہادت کی آرزو خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور آپ نے جہاد کا اعلان اس خوبی سے کیا ہے کہ کوئی کسر باقی نہیں رکھی، فرمایا امرت ان اقاتل الناس حتی یشھد ان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فاذا قالو ھا عصموا منّی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام یعنی کفار کلمہ پڑھنے تک میں مارتا ہی چلا جاؤں گا جب وہ کلمہ پڑھ لیں گے تو ان کا جان و مال مجھ سے بچ جائے گا اور یہ اسلام کے واسطے ہوگا۔

صدیق دیندار چن بسویشور

(امام الجہاد)

حالاتِ زندگی

آپؒ کا اسم گرامی سیّد صدیق حسینؒ ہے۔ آپؒ ۱۸۹۶ء میں بمقام بالم پیٹھ ضلع گلبرگہ ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نجیب الطرفین سیّد ہیں۔ آپؒ کے والد بزرگوار کا نامِ مبارک سیّد امیر حسینؒ دادا کا نام گرامی سیّد مظفر حسینؒ اور پردادا کا اسم گرامی سیّد راج محمدؒ ہے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ سیّدہ آمنہؒ جو نواب جعفر یار جنگ (سید جعفر حسینی جو والئ ریاست حیدر آباد دکن نواب میر عثمان علی خاں کے صرفِ خاص کے تعلقہ دار[1] تھے) کی چچازاد بہن ہیں۔ آپؒ کا روحانی تعلق سلسلۂ قادریہ سے ہے! ور ہر سلسلہ کے بزرگ کے معتقد ہیں

آپؒ نے دنیاوی تعلیم گلبرگہ، سٹی کالج حیدر آباد دکن۔ محمڈن جامعہ مدراس، برسین کالج لاہور سے حاصل کی۔ آپؒ نے بچپن ہی سے فقیرانہ طبیعت پائی، پانچوں وقت کے نمازی تھے اور کم عمری ہی سے اکثر سچّے خواب دیکھا کرتے تھے۔ دینی ذوق وشوق رکھتے تھے چنانچہ ایک دن کم عمری ہی میں آپؒ نے اپنی والدہ ماجدہؒ سے جو پوچھا اسے خود ایک جگہ یوں منظوم فرمایا

"اُس زمانے میں مری ماں سے یہ پوچھا میں نے — ان کتابوں میں لکھا ہے کہ کہیں ہے اللہ
عمر انسان کی ہوتی ہے کم از کم اسّی — گر میں دنیا میں رہوں اتنے برس تک زندہ
اب سے ہی ڈھونڈنے لگ جاؤں مگر اللہ کو — جب تلک ڈھونڈنے میں کیا نہ ملے گا اللہ"

(نشأۃُ الاخریٰ)

فقیری طبیعت اور علمِ قرآن سے محبّت کا یہ عالم تھا کہ ایک طرف ناگپور کے

---

[1] کلکٹر

کے مشہور فقیر حضرت بابا تاج الدینؒ سے ملے اور دکن کی مائی زہرہ بیؒ، حضرت مسکین شاہ صاحبؒ سے بھی ملاقات کی تو دوسری طرف حضرت مولانا میر محمد سعید صاحبؒ، علامہ شبلی نعمانیؒ اور تقریباً تمام فرقہ ہائے اسلام کے بزرگوں سے ملاقاتیں کیں۔ بالآخر کافی دعاؤں کے بعد حضرت مولاناؒ نے صوفی میر محمد سعید صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

حضرت مولانا قدس اللہ سرّہ العزیز نے اپنے ابتدائی دور میں جب اسلامی ذہن رکھنے والے طبقہ ہائے فکر کو دیکھا تو تلاشِ حق کے لیے آپ نہ صرف مشائخینِ وقت سے ملے بلکہ مختلف فرقہ ہائے اسلام کے نمائندوں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ آپ کی اس اسلامی تڑپ کا اظہار آپ کی تحریروں سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ اِسی عِلمِ قرآن کی دھن میں آپ نے جب قادیان سے تجدید اور اِجرائے نبوت کے فتنہ کی متضاد خبریں سُنیں تو تحقیقِ حال کےلیے بنفسِ نفیس ۱۹۱۴ء میں آپؒ قادیان تشریف لے گئے۔ کیونکہ اس سے قبل کئی مسلمان اکابرین[1] قادیانیوں کی تعریف کر چکے تھے۔ اس لیے آپؒ نے بھی قادیان میں مرزا میاں محمودؔ سے ملاقات فرمائی اور اُن کے عقائد کی تفصیلات چاہیں۔ میاں محمود خلیفہ قادیان نے جواب دیا کہ جب تک آپ میرے ہاتھ پر بیعت نہ کریں گے یہ رموز وحقائق آپ پر واشگاف نہیں ہوں گے۔ چنانچہ آپؒ تحریر فرماتے ہیں۔

---

[1] اس زمانے میں جبکہ یہ فتنہ مسلمانوں کے سامنے کھُل کر نہ آیا تھا اس وقت تک مسلمان اکابرین نے ان کی تبلیغی مساعی کو دیکھ کر ان کی تعریفیں کیں۔ مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری نے "تاریخِ مرزا" ص۵ میں، مولانا شبلی نعمانیؒ صاحب نے "الحکم" ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء میں، حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحبؒ نے "الحکم" ۲۴ جون ۱۹۰۴ء صفحہ نمبر ۵ میں، حکیم الاُمّت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ نے "دیباچہ

"میری نیک نیتی اور خلوص دیکھو۔ میں نے تلاشِ حق میں خود میاں صاحب کی خلافت مان کر اُن کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، اور قادیان پہنچا، اور نیک نیتی سے تحقیقات کرتا رہا، اور اُن کا عقاید میں غلو کرنا پسند نہ آیا۔ دعائیں کیں، آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو بچانا تھا، وہاں سے نکالا، بیعت[1] فسخ کردی اور لگاتار اس عقیدے کی تردید میں ۱۲ سال کام کیا، اور بڑے شد و مد سے کام کیا۔"

(خادم خاتم النبیین صـ ۲۵)

چنانچہ آپ مزید فرماتے ہیں:

"اُن کے عقائدِ فاسدہ نے مجھے پندرہ ۱۵ دن سے زیادہ ٹھہرنے نہیں دیا میں وہاں سے بغیر بولے سامان چھوڑ کر بھاگ گیا.....

میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدّعیٔ نبوّت کو کافر، کاذب اور دجّال سمجھتا ہوں۔"

(دیندار چن بسو ایشور)

تفسیر القرآن" صفحہ نمبر ۱۳۰ - ایڈیشن ۱۹۳۴ء میں ، مولانا سیّد ابوالحسن ندوی صاحب نے "قادیانیت" ۱۹۴۵ء - ایڈیشن اوّل میں اور خواجہ حسن نظامی صاحب نے "پیغامِ صلح" ۲۸ جولائی ۱۹۲۶ء میں اُن کی تعریف میں لکھا۔ بعد ازاں تحقیقات کے وہ قادیانیوں سے نہ صرف برگشتہ ہو گئے بلکہ اکثر نے اپنی پوری پوری زندگیاں اس فتنہ کے قلع قمع کے لیے لگا دیں۔

[1] حضرت بایزید بسطامی رحؒ نے پانچ سو افراد کے ہاتھ پر بیعتیں کیں اور آخری بیعت حضرت امام جعفر صادق رحؒ کے ہاتھ پر کی۔ چنانچہ اس پر آپ نے فرمایا: اگر یہ ہاتھ مجھے نہ ملتا تو میں مُردار موت مر جاتا۔

آپ رحؒ نے اعلان فرمایا:

"دنیا سمجھی نہیں، عقلمند لوگ سمجھ گئے۔ جو شخص حضور سرورِ عالم کی خدمت میں کھڑا ہوتا ہے، وہ دو جہاں میں سُرخرو ہے کیونکہ اب دنیا کے لیے کوئی خدمت باقی نہیں رہی، صرف حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرلو، اور کامیاب اور فائز المرام ہو جاؤ، عقلمند وہ ہے، اس راز کو سمجھتا ہے، قادیان کے اس مرض کا علاج دنیا میں کسی مسیحا سے ممکن نہیں تھا، اور سکندرِ اعظم جیسی تیغ بھی اپنی پوری طاقت سے اس فساد کو دور نہیں کرسکتی تھی۔ مگر خدائے قدیر نے ایک ادنیٰ فقیر سے یہ کام لے رہا ہے، یہی اس کی قدرت کا اظہار ہے۔ اب آگے چند دنوں کے بعد دیکھیں گے، یہ خدا کا تجویز کردہ نسخہ کس قدر سریع الاثر ہے، اور کیسا شفا بخش ہے۔ عقلمند ہے وہ انسان جو اس کام کا ساتھ دیتا ہے، فقیر کو کسی سے عداوت نہیں۔"

(خادم خاتم النبیین صـ ۲۵)

قادیان سے اس طرح بستر چھوڑ کر نکل آنے کے بعد حضرت مولینا قدس اللہ سرہ العزیز نے اس فتنہ کا سدباب کرنے کا آغاز کیا۔ چنانچہ آپ رحؒ کے روحانی تصرف اور دلائل کے سامنے یہ فتنہ اجرار نبوّت کے داعی بے بس و مجبور ہو کر آپ رحؒ اور آپکے رفقار کار کے جانی دشمن ہو گئے۔ حضرت مولانا رحؒ پوری زندگی میں بار بار قادیانیوں کو ارشاداتِ نبوی صلعم اور احکاماتِ قرآنی کی روشنی میں دعوتِ اصلاحِ عقائد دیتے رہے۔ تاکہ وہ اپنے عقائدِ فاسدہ سے توبہ کر کے ظلمت کے اندھیروں سے نور کی روشنی میں آجائیں۔

جو آئے جوش میں رحمت رحیم مولا کی
عجب نہیں کہ ہو توفیق اُن کو توبہ کی

فتنۂ اجرائے نبوت کے قلع قمع کے لیے آپؒ نے جو تحریری اور عملی کاوشیں کیں ان کا ذکر اِنشاء اللہ کتاب کے آئندہ صفحات میں آئے گا۔

آپؒ نے ٢٨ سال کی عمر تک مختلف فرقہ ہائے اسلام اور دیگر مذاہبِ عالم کا گہرا مطالعہ کیا اور پھر اپنی زندگی تبلیغِ اسلام کے لیے وقف کر دی۔ چونکہ آپؒ آنکھوں کے بہترین معالج تھے اس لیے قدرت کے اس عطیہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپؒ نے غیر مسلموں کی کثیر تعداد کو آنکھوں کی بصارت کے ساتھ ساتھ دِل کی بصیرت بھی بخشی۔ آپؒ بچپن ہی سے ہر میدان میں غالب و کامران رہے جس کے متعلق خود ہی یوں تحریر فرمایا:

فضلِ اللہ سے رہا ہر جگہ لیڈر بن کر
جب بھی میں چاہتا اِک دھوم مچا دیتا تھا

لیڈری مَیں نے کبھی بھی نہ کسی سے سیکھی
نہ مرے سامنے تھا کوئی نمونہ اِس کا

بادشاہوں کو نہ میں اپنا نمونہ سمجھا
نہ شہنشاہ تھا نظروں میں کبھی بھی جچتا

میں نے جو تیرہ سو بیس ١٣٢٠ھ میں لکھا تھا اک شعر
اس سے لگتا ہے پتہ میری اولوالعزمی کا

ایک سینہ میں میرے لاکھ سکندر ضم ہیں
پس نظر میں مری وہ ایک سکندر کیا تھا

ساتھی دریافت جو کرتے تھے بنوگے تم کیا
میں جواب اُنکو یہ ہر وقت دیا کرتا تھا

بھائی معلوم نہیں مجھ کو بنوں گا میں کیا
میں تو کچھ بھی کبھی بننا ہی نہیں چاہتا تھا

میرا ایمان تھا، اللہ ہے بنانے والا
گر بنائے وہ حقیقت کا بنانا ہوگا

میں ہوں جس کام کے قابل وہی خدمت لے لے
یہی درخواست تھی رب سے مری ہر ہر لحظہ

یہ حقیقت کی تھی آواز، نکل آتی تھی
رب کے ہاتھوں سے خود ہی بنتا چلا آتا تھا

جس زمانہ میں جو بننے کی ضرورت آئی
بس وہاں اتنی ہی مدت مجھے اُس نے رکھا

علم دیا اس طرح اللہ نے سکھایا مجھ کو
بے شعوری میں ہر اک فرض ادا کرتا تھا

اپنے ہاتھوں سے مجھے گھڑ کے بنایا تو نے
راہِ حق میں تری خود میں نے جو خود کو چھوڑا

زندگی وقف جو کر کے میں وطن سے نکلا
میں نے یہ عہد کیا پھر نہ کروں گا دنیا

پہلے ہی دن جو ترے نام لکھی تھی درخواست
اسکے ہر لفظ سے واقف ہے بخوبی مولا

استعدادیں جو مری پیش کیا کرتا تھا
میں تھا اور تُو ہی تھا، کالج کا بھی اِک کمرہ تھا

میں نے تجھ سے نہ کی درخواست کسی خدمت کی
صدقِ دل سے یہی درخواست کیا کرتا تھا

میں ہوں جس کام کے قابل وہی خدمت لے لے
تجھ کو معلوم ہے بندہ ہے ترا کس ڈھب کا

اپنے ہاتھوں سے مجھے گھڑ کے بنایا تو نے
راہِ حق میں تری خود میں نے جو خود کو چھوڑا

ڈاکٹری ٹھاٹھ کو چھوڑا و فقیری لے لی
حکمتِ جسم چُھٹی حکمتِ رُوح کو پکڑا

چھوڑ کر سارے حسابات توکّل پکڑا
کام کے جان کے اسباب خدا پر چھوڑا

رنگ لیا گیرے ہرے رنگ میں عمامہ اپنا
کُرتا و صدریہ کا ہو کا بغل میں چمڑا

بَید اِک ہاتھ میں اک ہاتھ میں قرآں پکڑا
پہنے نعلین تو کمبل کا بنایا چوغا

دل کی تبدیلی نے ظاہر کو بھی تبدیل کیا
کام کیلاش تھا یا اس سے بڑا دکھتا تھا

اسکو حل کرنے کی اس وقت فکر غالب تھی
قاضی کے باغ میں جا کر میں دُعا میں بیٹھا

ایک جُملہ میں مرے رب نے بتایا مجھ کو
تیرہ سو سال سے پہلے جو ہُوا پھر ہوگا

یعنی تبلیغ پھر ہجرت و جہاد ہونا ہے
تم مسلمانوں کو کفلین ہے میرا عطیہ

ترکِ دُنیا کو کیے آکے جو تیرے دَر پر
میں نے درخواست یہ کی تھی تُو ہے واقف بہتر

میں ہُوں جس کام کے قابل وہی خدمت لے لے
اِسکو منظور کیا تُو نے، ہے احساں مجھ پر

(نشاۃ الاخریٰ۔ غیر مطبوعہ)

آپؒ نے اپنی کتاب "تریاق سمِ آریہ" میں اظہارِ حال کے عنوان سے اپنی دعاؤں کو اس طرح تحریر فرمایا۔

اظہارِ حال

اس فقیر نے اپنی عمر کے چھبیسویں ٢٦ سال تعلیم ختم کر کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر اپنی زندگی دین کے لئے وقف کی اور رات اور دن خصوصی تہجد کے طویل سجدہ میں یہ فقیر دعا کرتا تھا یا اللہ

تو اپنے بندہ سے دین کا کام لے۔ تو نے ایک سوکھی لکڑی جو موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں تھی اس سے کام لیا۔ تیرا بندہ تر و تازہ ہے نوجوان ہے، مختلف علوم و فنون سے واقف، فن سپاہ گری میں فرد یکتا جدید اور قدیم علم جنگ سے کما حقہ واقف، عربی دانی سے مولویوں کو پکڑنے والا، انگریزی کا عالم بن کر انگریزی دانوں پر قبضہ کرنے والا، خوف و خطرہ کبھی بھولے سے بھی اس کے دروازہ پر نہیں آیا، اپنی جان کی پرواہ نہیں کی، غلامی کی کبھی صورت نہیں دیکھی، نو سال کی عمر کا نمازی، رویائے صالحہ کا وارث، بچپن کا تیری لقاء کا امیدوار، بارش کے نشان والا، مختلف زبانوں کا جاننے والا، ایثار اور قربانی کا عادی، اولوالعزمی کی یہ شان کہ جو طالب العلمی کے زمانہ میں من کل الوجوہ اعتبار حاصل کر کے اعلان کرتا تھا کہ ؎

ایک سینے میں مرے ہیں کئی سکندر کا رکن
اس لئے نظروں میں میری یک سکندر ہیچ ہے

دلیر، جری و ڈھیٹ ایسا کہ نہ کبھی دنیاداروں کے غیر ممکن چیز کو ممکن کر کے بتانے میں پیچھے ہٹا اور نہ کسی انسان سے ڈرا اور نہ کسی جن و شیطان سے، اپنی ذات سے ہر مصیبت اور ہر خطرہ و خوف کے وقت لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی شہادت دیتا رہا۔

نجیب الطرفین ہے۔ تیرے بندہ کی ذاتی اور خاندانی شرافت ایسی کہ اگر دنیا میں کوئی شریف ہے تو وہ مجھ سے بڑھ کر نہیں اگر ہو تو زیادہ سے زیادہ میری برابری کا ہوگا۔ صلح اور بردباری میں ایسا کہ یہ کسی کا دشمن نہیں۔

اے میرے اللہ تو بہتر جانتا ہے کہ میں کیا ہوں اور کیا

ہوں خدمت کی درخواست میں میری نظر غلطی کر سکتی ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ؁ ۲۸۶ تیری نظر میں میں جس خدمت کے قابل ہوں وہ خدمت مجھ سے لے۔ میں جانتا ہوں کہ تیرا دین پھیلنا چاہتا ہے تیرے دین کے نام لیوا اپنی خانہ جنگیوں کی وجہ سے دشمن کے ہر مکر و کید کو بار آور کرا رہے ہیں۔

دشمنانِ اسلام مسلمانوں کے آپس کے تصادم کی حالت سے فائدہ اٹھا کر ان کو اسلام اور بانی اسلام اور مقصد قرآن اور مرضی رب ذوالجلال سے غافل رکھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس فتنہ کی وجہ سے ان کی نظروں میں فرقۂ اسلام عین اسلام کی صورت میں دکھ رہا ہے۔ اس اندھیر میں جسم اسلام کا ایک جز کل متصوّر ہو رہا ہے۔ ان کی مجلسوں میں بانی اسلام بھی خود کو صرف مسلمان کہہ کر اطمینان سے نہیں بیٹھ سکتے۔ کہیں اجرائی نبوت کی آواز اٹھی ہے کسی کو آپؐ کے نام احمد کے چھیننے کی دھن ہے۔ کبھی آپ کو اولوالعزم نبیوں میں شریک کر کے ان کے ہم پلّہ اور ہم مرتبت بتایا جا رہا ہے کہیں تقویٰ اور طہارت کے لئے ورثہ انبیاء و ولایت کے لئے آپؐ پر ایمان لانا غیر ضروری سمجھا جا رہا ہے۔

غرض اے اللہ روحانیت کے عالم میں ایک طوفان برپا ہے اللہ میں جو جانتا ہوں تو اس سے بہتر جانتا ہے۔ تیرے دین کے کام عظیم الشان پیمانے پر میرے سامنے ہیں۔ تیرا فضل شاملِ حال رہے۔ اپنے بندوں سے سب کچھ کرا سکتا ہے۔ تیری سنّت یہی

؁ اے ہمارے رب ہم کو نہ پکڑ اگر ہم بھول جائیں۔

رہی ہے اور رہی ہے۔

میں عاجز کمزور ہوں تو رحم کر کرم کر تو ستّار العیوب ہے تو علاّم الغیوب ہے تو غفور الرحیم ہے تو مالک و مختار ہے تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے تیرے سوا کون ہے اللہ میں کس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں کون میری دعا کو سننے والا ہے تو سمیع و بصیر ہے تو علیم و قدیر ہے غرض پندرہ سال کی مسلسل دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو وہ خدمات عطا کئے جو میرے وہم و گمان میں نہیں تھے۔ ہر خدمت میں میرے درد کی دوا تھی۔ یہ وہ دوا تھی جو کبھی کسی زور بازو سے حاصل نہیں کی جا سکتی تھی وہ اس طرح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے (۹۶) نشانات کے ساتھ اور اخلاقی و جسمانی (۵۶) نشانوں کے ساتھ اس فقیر کو دیندار چن بسویشور بنا کر کھڑا کیا جس کے ذمے چھ عظیم الشان کام لگائے۔ پہلا کام مسلمانوں کو اشدّآء علی الکفار[1] بنائے تاکہ وہ آپس کی فرقہ بندیوں کے جھگڑوں سے نجات پاکر رحمآء بینھم[2] ہو جائیں۔ دوسرا کام قادیان سے جو اجرائے نبوّت کی آواز اٹھی ہے اس کو غلط ثابت کرے

(تریاق سم آریہ صد ۳۳-۳۴)

بعد ازاں حضرت مولانا سید صدیق دیندار صاحبؒ نے بقیہ چار(۴) کام تفصیل سے بیان کئے جو مختصراً یہ ہیں۔ آپؒ کا تیسرا کام ہندوؤں میں ان کی کتب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرورِ عالم ثابت کرنا ہے، چوتھا کام ان کی کتابوں، ان کے اوتاروں اور ہادیوں کی تصدیق کرنا ہے، پانچواں کام ہندو مسلم کو ایک قوم (مسلمان) بنا کر ہندوستان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آزاد کرانا ہے اور چھٹا کام ہر قوم کے ہادی کی

---

[1] کافروں پر سخت [2] آپس میں نرم

عزت قائم کرنا ہے۔

(۹)
سنہ ۱۹۲۴ء کے عظیم فتنۂ ارتداد کے دور میں جب ایک طرف ملکھانہ میں نو لاکھ مسلمان مرتد کر دیئے گئے اور دوسری طرف (۰۰۰،۷۰) ستّر ہزار مسلمان عیسائی بنا لیے گئے تو تیسری طرف ترکوں نے برائے نام رہی سہی اسلامی خلافت کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو عین اس وقت اعادۂ اسلام کی خوشخبری سنانے کے لئے مامور فرمایا۔ جیسا کہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

ایک حملہ میں مرے رب نے بتایا مجھ کو — تیرہ سو سال سے پہلے جو ہوا پھر ہوگا
یعنی تبلیغ پھر ہجرت و جہاد ہونا ہے — تم مسلمانوں کو کفلین ہے میرا عطیہ

سنہ ۱۹۲۴ء میں آپ نے اللہ سے علم پاکر اپنے چھپن(۵۶) جسمانی اور چھیانوے(۹۶) کائناتی نشانات کے ساتھ قوم لنگایت کے منتظر موعود چن بسو ایشور ہونے کا دعویٰ کیا اور ان پر حجّت قائم کی کہ جب تمہارے چن بسو ایشور کو مسلمان ہوئے بغیر نجات نہیں ملی تو تم حلقہ بگوش اسلام ہوئے بغیر کیسے نجات پا سکتے ہو۔ چنانچہ آپ نے تبلیغ اسلام کا آغاز کیا جس کے نتیجے میں کفار میں جذبۂ انتقام پیدا ہوا اور انھوں نے تبلیغ اسلام کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنی شروع کر دیں۔ ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے آپؒ نے آزاد قبائل میں بغرض تنظیم جہاد فی سبیل اللہ ہجرت فرمائی جہاں پر دشمنوں نے سازش کر کے انگریزوں کے ہاتھ گرفتار کروا دیا۔

آپؒ ایک نڈر مرد قلندر اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور بے شمار ذہنی و جسمانی خوبیوں کے مالک تھے آپؒ فرماتے ہیں

"میدانِ جنگ میں مومن کا اکڑنا اللہ کی کبریائی سے بدل جاتا ہے۔ اس کا اپنے خاندان کی بڑائی کو فخر سے کہنا اور اپنے کمالات کا اظہار کرنا اللہ بزرگ و برتر کی تعریف میں داخل ہے۔ میدانِ جنگ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا انا النّبی لا کذب وانا ابن عبد المطلب فرمانا اس کی اجازت کی طرف اشارہ کر رہا ہے

یہ کافروں کو سنایا جاتا ہے۔ مگر مسلمان بھی سن لیتے ہیں۔ لہٰذا یہ فقیر اپنے خداداد کمالات کو تحدیث نعمت کے طور پر بیان کرتا ہے وہ یہ کہ:۔

اللہ تعالیٰ نے میرے دل و دماغ اور روحانی قوت کی مضبوطی کے ساتھ میرا جسم بھی ایسا مضبوط بنایا ہے کہ وہ ہر تکلیف کو برداشت کر سکتا ہے۔ الحمدللہ یہ جسم پچپن سال کی عمر میں تلوار کے چار وار کھا کر جیسے کا ویسا ہی ہے۔ یہ جسم بارہ سال کی عمر میں اھش بہا علی غنمی[1] کی سنت کی ادائیگی میں ہر بلند درخت کا سیر کیا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں بڑے بڑے دریا عبور کئے حتیٰ کہ راوی کی طغیانی کے زمانہ میں بلا کسی سہارے کے پار گیا۔ یہ جسم ورزشی کمال کے لحاظ سے دکن اور پنجاب میں اوّل نکلا۔ کُشتی میں کبھی چت نہیں ہوا۔ ہمہ قسم کے خرانٹ گھوڑوں کو پہاڑوں اور میدانوں میں دوڑا کر تھکایا۔ لطف یہ کہ وہ کبھی زمین پر نہیں گرا۔ خچر پر سوار ہو کر فلک بوس مہابن پہاڑوں سے پار ہوا۔ یہ جسم تقریباً تمام آلات حرب کا استعمال جانتا ہے۔ چاندماری میں ہر دعویدار کو مات کیا۔ لٹھ بنوٹ تلوار وغیرہ میں استاد ہے۔ وہ سائنس آف وار یا علوم جنگ میں دو[2] انگریزی کتابوں کا مصنف ہے؛ ان کی اسقدر اہمیت ہے کہ ان کو گورنمنٹ کے قانون نے چھپنے سے روک رکھا ہے ایک کتاب کا نام پرنسپل آرمیز آف ایشیا اینڈ یورپ ہے جس میں سولہ بلاکس ہیں، دوسری پریکٹیکل سائنس آف وار یہ کتاب بصورت البم ہے ان پڑھ بھی اس سے علم جنگ سیکھ سکتا ہے۔ اس نے قواعد حرب بزبان عرب ایک کتاب لکھی ہے یہ کتاب وہ ہے جس سے یاغستان میں

[1] میں اپنی بکریوں کے لئے پتّے جھاڑتا ہوں (۱۸/۲۰)

[2] حکومت برطانیہ کے جابرانہ دور میں ان کتب کے مسودے ضبط کر لئے گئے۔

قواعد[1] لی جاتی تھی اور اب اس کا میدان خانقاہ سرور عالم آصف نگر ہے جہاں یہ جسم گھوڑے پر سوار ہے جس کی فوٹو منسلک ھذا ہے۔

یہ جسم انگریزی پریڈ میں بٹالین پریڈ کا استاد رہا۔ ان کمالات علم جنگ کے حاصل کرنے کے بعد اس نے قرآن کریم کے بتائے ہوئے علم جنگ کی طرف توجہ کی۔ دیکھا کہ ایک بحر ذخار اس فن میں موجیں مار رہا ہے، اس سے پانچ سو آیتوں والی ایک کتاب لکھی جس کا نام "آسمانی علم جنگ[2]" رکھا۔ اس کتاب نے زمینی علم جنگ کو یک لخت بھلا دیا۔ دیکھا کہ قرآن کریم اس فن میں مالم یعلم سکھاتا ہے۔ ایک نکتہ اللہ کی کتاب کا یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ کہ قرآن کی ترتیب میں ہر علم روحانیات اور مادیات کی سائنٹیفک سسٹمیٹک ترتیب ہے چنانچہ سائنس آف وار کی سائنٹیفک سسٹمیٹک ترتیب بھی قرآن کریم میں پائی جاتی ہے۔ وہ یہ کہ یہ علم بعضکم لبعض عدو سے شروع ہوتا ہے اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً پر ختم ہوتا ہے یعنی پہلے پارہ کے آغاز سے شروع ہوتا ہے اور تیسویں پارہ کے اختتام پر ختم ہوتا ہے۔

یہ جسم جہاں رہا غربا اور کمزوروں کا مددگار رہا۔ ان کی ہر مصیبت کے وقت کام آیا۔ چنانچہ یہ جسم ایک عرب کو بچانے کے لئے دو سو دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ دس منٹ کے اندر چار کو زمین پر گرایا۔ میدان خالی کر کے ھل من مبارز[3] پکارا۔ اور کئی ایسے واقعات ہیں

[1] پریڈ

[2] اس کتاب کا مسودہ حکومت برطانیہ نے ضبط کر لیا [3] ہے کوئی مدمقابل

جو بخوف طوالت درج نہیں کئے جا رہے ہیں

یہ جسم کھیل کود میں طاق رہا خواہ وہ مغربی کھیل ہو یا مشرقی کھیل ہر میدان میں فرد واحد رہا۔ بایں ہمہ بچوں کے عہد کے ساتھ اللہ کے عہد کا بھی مضبوطی سے پابند رہا۔ یعنی ظہر کے وضو سے مغرب کی نماز پڑھتا رہا۔ اپنا مصلّٰی اپنے کندھے پر بصورت رومال رکھتا تھا۔ کھیل کے وقت وہ رومال کمر سے باندھا ہوا رہتا تھا اور نماز کے وقت وہ مصلّٰی بچھا لیتا تھا۔ بچوں کو میرے بے وضو نماز پڑھنے کا گمان ہوتا تھا، جب میں باوضو ظاہر کیا تو بچوں نے میرا نام گھٹ[1] وضو رکھا۔

اس جسم کی عزت طفلی سے ہی ماں باپ نے کی کیونکہ رویائے صادقہ اس کا ورثہ تھا اور بعض لوگوں نے میرے اندر بچپن ہی میں بزرگی دیکھ کر اپنے بچوں کی بسم اللہ مجھ سے پڑھوائی۔ یہ جسم عرب تھا اسی وجہ سے عربوں میں کھیلا اور عربوں میں زندگی بسر کی۔ اس وجہ سے دکن کے (۲۴) ہزار عرب کے سردار مجھ سے کمال درجہ محبت رکھتے ہیں۔ یہ جسم اپنی عمر کی ہر مہم میں پیش پیش رہا۔ بمقام دہاڑ واڑ میرا ایک دشمن مرہٹہ افسر پولیس رات کے گیارہ بجے ایک جوق سپاہیوں کے ساتھ مجھے گرفتار کرنے کے حیلہ میں قتل کے ارادے سے میری خوابگاہ میں گھس آیا فائر کرنے کے لئے ریوالور اٹھایا۔ لرزہ براندام ہوگیا، ریوالور جہاں کا وہیں رہ گیا۔ ایسا ہی دوسرے موقع پر جب دریائے اباسین کے کنارے شنگھائی ریاستدربند[2] کے مقام پر اس جسم کو ساٹھ (۶۰) فوجی سپاہیوں نے گیارہ

---

[1] مضبوط وضو [2] صوبہ سرحد کا ایک علاقہ

بجے رات کو بحالت نیند گرفتار کیا۔ یہ جسم خوفزدہ نہیں ہوا بلکہ گرفتار کرنے والے بے ایمانوں کو وعید سے ڈراتا رہا۔ وعید کے آثار اسی وقت ظاہر ہوئے وہ یہ کہ رعد آسمان میں گرج گرج کر برق چمکانے لگا۔ زمین کو زلزلہ آیا۔ ہاتف نے ندا دی یا علی یا علی اللہ اکبر۔ دربند کے تمام بستی والوں نے یہ آواز سنی۔"

(امام الجہاد۔ صـ ۱۹-۲۰)

سنہ ۱۹۲۴ء میں آپؒ نے ایک جماعت بنام دیندار انجمن قائم فرمائی۔ آپؒ عام لوگوں میں "صدیق دیندار" کے نام سے مشہور تھے۔ آپؒ نے اپنے شریک کار افراد سے بیعت رضوان کے اصول پر فرقہ داریت سے پاک رہنے کے عہد کے ساتھ بیعت لی۔ آپؒ فرماتے ہیں:

"میری بیعت کسی حلقہ اور فرقہ کی نہیں ہے بیعت رضوان کے اصول پر بیعت لیتا ہوں یعنی موجودہ زمانے میں دین اسلام مثل زین العابدین بنا ہے اور دشمنانِ اسلام اطراف سے گھیرے ہوئے مثل یزید ہیں۔ پہلے میں اپنی جان و مال سے تیار ہوا اور بعد میں بحکم رب العالمین دوسروں سے بیعت لینی شروع کی۔۔"

(دیندار چن بسویشور صـ ۹)

بیعت کے الفاظ یہ ہیں

"اللہ علیؑ کبیر

بیعت نامہ

آج میں حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ مظہر اللہ کے ہاتھ پر بصدق دل و بطیب خاطر مخلصاً للہ اسلامی اصول سنت رسولؐ کے مطابق بیعت کرتا ہوں اور یقین جانتا ہوں کہ

ان اللہ اشتریٰ من المومنین
انفسھم واموالھم بان
لھم الجنۃ ط یقاتلون فی
سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون
وعداً علیہ حقاً فی التوراۃ
والانجیل والقران ط ومن
اوفی بعھدہ من اللہ ہ 9/111

درحقیقت اللہ نے مومنین سے ان کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا ہے اس کے معاوضے میں ان کے لئے جنت ہے۔ مومن اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے پس وہ کافروں کو قتل کریں گے اور قتل کئے جائیں گے اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے توریت اور انجیل اور قرآن میں۔ اللہ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟

دستخط ....

کامل پتہ ....

مالی امداد یکمشت .... ماہواری ..... سالانہ ....

تاریخ .... ماہ ..... سنہ ..... عمر .... فضل اللہ علیکم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک
رحمۃ انک انت الوھاب ہ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم
تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ہ استغفر اللہ
ربی من کل ذنب وخطیئۃ واتوب الیہ ہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ فاستبشروبیعکم الذی
بایعتم بہ وذالک ھوالفوز العظیم

سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو تم پر خوش ہو جاؤ تم تمھاری اس بیعت سے جو بیع کردیا تم نے اس سے اور یہی بڑا چھٹکارا ہے۔

فقط

صدیق دیندار چن بسو ایشور
(امام الجہاد)

آپؒ جہاں ایک طرف قوم لنگایت کے چن بسو ایشور ہونے کے دعوے دار

تھے تو دوسری طرف فتنۂ قادیان کو فتنۂ دجال قرار دیتے ہوئے قادیانی عقائد کی اصلاح کے دعویدار تھے اور زندگی بھر ان دونوں محاذوں پر بھرپور انداز سے اپنا فریضہ انجام دیتے رہے۔

آپ نے اپنی تحریرات وتقاریر میں بار بار فرمایا کہ میں تمام بانیانِ فرقہ ہائے اسلام کی تصدیق کرتا ہوں، ہر کلمہ گو اہلِ قبلہ کو مسلمان سمجھتا ہوں ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کافی ہیں آپؐ کے بعد مسلمانوں میں کسی قسم کا دعویٰ زندیقیت ہے، فتنہ کی جڑ ہے۔ میرا کام غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام اور مسلمانوں میں اتحاد اور جذبۂ جہاد فی سبیل اللہ پیدا کرنا ہے

یہی وجہ تھی کہ اس وقت کے بڑے بڑے علماء ومشاہیر مثلاً حضرت مولانا خواجہ حسن نظامیؒ حضرت پیر سید غوث محی الدین قادریؒ، نواب مفتی ضیا یار جنگ بہادر، حضرت مولانا میر محمد سعیدؒ، علامہ رشید ترابیؒ اور نواب بہادر یار جنگ بہادر وغیرہ اور صوبہ سرحد وآزاد قبائل میں صاحبزادہ عبدالقیوم وزیر اعظم صوبہ سرحد، سردار عبدالرب نشتر، خان عبدالقیوم خاں، پیر آف مانکی شریفؒ، خان ثمین خاں ایڈوکیٹ صدر مسلم لیگ صوبہ سرحد، فقیر ایپیؒ، مولوی امیرالدین شنکر گلؒ اور قبائل کے تقریباً تمام اہم سرداروں کے علاوہ بے شمار علماء دانشور اور رہنما حضرات نے آپؒ کا بھرپور ساتھ دیا اور آپؒ کی مخلصانہ معاونت کی۔

آپؒ نے ۱۹۳۵ء میں تبلیغ اسلام کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے سنت نبویؐ کے اتباع میں آزاد قبائل میں ہجرت کی۔ آزاد قبائل میں آپؒ نے ہندوستان کو مسلمان کرنے کیلئے اور تبلیغ اسلام کی راہ میں حائل ہونیوالی ہر رکاوٹ کا قلع قمع کرنے کے لئے تنظیم جہاد فی سبیل اللہ قائم کی جس میں چار لاکھ پٹھان مجاہد شریک تھے انگریزوں نے سازش کر کے آپؒ کو گرفتار کروایا۔ ۱۹۴۷-۴۸ء میں آپؒ نے حیدرآباد کی سرحدات پر ہندو غنڈوں کے مسلمانوں پر ظلم وستم کے جواب میں اپنے رفقائے کارکو ان کی

دیندار انجمن کی زمین حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام وقف ہونے کے ایک اہم خط کا عکس

[illegible]

نقل انتقال ترتیبہ دفتر کمشنر بلدیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نشان مہر

دعا نامہ

بجواب الملاعنامہ بلدیہ حیدرآباد ۔۔۔ ۲۹۷ جلد دوم ۔۔۔ حسب دفعہ (۱۲۶) قانون (۲۱)

قانون بلدیہ یہ ہے کہ فقیر وارث نہیں ہوتا ہے۔ اس وجہ سے وہ دنیائی سامان کا وارث ہوتا ہے۔
اور نہ عیال کیلئے ورثہ چھوڑتا ہے۔ جس زمین پر بلدہ میں فقیر بیٹھا ہے۔ اس زمین کو فقیر نے
حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کر دیا ہے۔ آج تقریباً سات سال سے یہ قطعہ زمین
خانقاہ سرورِ عالم کے نام سے اندرون و بیرون ملک میں مشہور ہے۔ اس زمین پر کوئی دنیائی
کاروبار نہیں ہوتا۔ کل تبلیغی ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ اور ہماری زندگی توکل علی اللہ ہے۔
کوئی معاشی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ نہ جاگیر اب رہی یہ بات کہ یہ خانقاہ حکمہ
اوقاف میں کیوں شریک نہیں ہے۔ عرض ہے کہ خانقاہ کی تحریک موجودہ زمانہ کی فضا کو تکلیف کا باعث
ہونے کی وجہ سے حکومت مملکت آصفیہ کو مد نظر رکھ کر اسکو اوقاف میں شریک نہیں کیا گیا۔ آپ صاحب
اقتدار ہیں۔ جس کی وجہ سے اسکو جو اپنی سرکار عالی میں بھی ہے اور اپنے رب کے پاس بھی ہے۔
فقیر نے یہ ملک و املاک آپ کے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام وقف کر دیا ہے۔ لہذا
امید ہے کہ آپ ظاہر داری پر آپ کے عالم کو ترجیح دیکر اپنے عطا کردہ اختیارات کو اپنی
حقیقی منفعت کیلئے استعمال فرما کر اس مشہور خانقاہ کا ٹیکس معاف فرمائیں گے۔ چند سال سے آپ کے
ہم نے یہ ٹیکس نہیں دیا اب آپ حکم دیں تو طوعاً و کرہاً تعمیل کرنی پڑے گی فقط

واللہ عندہ حسن المآب

دعا گو

صدیق دیندار چن بسویشور

سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا جنھوں نے ۲۷ مقامات پر دندان شکن جواب دے کر شکست فاش دی۔ آپؒ کے ہاتھ پر سات سو سے زائد پنڈت اور ہزارہا غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ تبلیغ اسلام کی اسی دیوانہ وار جدوجہد میں آپؒ کو اور آپؒ کے رفقائے کار کو چالیس (۴۰) جیلیں، چوراسی (۸۴) حوالات، بتیس (۳۲) مرتبہ زبان بندیوں اور کئی قاتلانہ حملوں کا سامنا کرنا پڑا۔

اس وقت صرف ہندوستان میں آپ کے ایک لاکھ سے زائد مرید تھے۔ آپؒ ۷۸ کتب اور بے شمار کتابچوں کے مصنف ہیں۔ آپؒ گیارہ زبانوں میں تحریر و تقریر پر مکمل دسترس رکھتے تھے۔ آپؒ نے دیندار انجمن کی تین ذیلی شاخیں بنام جمعیت خلافت مبشرہ، تحریک حزب اللہ اور مجاہدین فی سبیل اللہ قائم کیں۔ آپؒ نے دیندار انجمن کی تمام زمین و املاک کو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام قانونی طور پر وقف فرما کر اس خانقاہ کا نام "خانقاہِ سرورِ عالم" رکھا۔

۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ بمطابق فروری ۱۹۸۱ء

فتنۂ ارتداد اور دیندار انجمن کا قیام

سنہ ۱۹۲۴ء میں آریہ قوم نے شُدھی سنگٹھن تحریک چلائی جس کا مقصد ہندوستان میں بسنے والے تمام مسلمانوں کو مرتد کرنا تھا۔ آریوں نے اس تحریک کو بڑی شدومد سے تمام کیا اور اسلام اور بانئ اسلامؐ کے خلاف نہ صرف ہلکے اور اخلاق سے گرے ہوئے نازیبا الفاظ استعمال کئے بلکہ اپنے خطرناک اور مذموم ارادوں کا برسرِعام اعلان کیا جسے حضرت مولاناؒ نے یوں مرقوم کیا:-

"آریہ سماج کا مسلمانوں کو یہ الٹی میٹم ہے کہ اے مسلمانوں یا تو تم کو ہندو بن کر ہندوستان میں رہنا ہوگا یا اپنا بوریہ بدنا سمیٹ کر ہندوستان سے باہر جانا ہوگا۔ یہ اس وقت ہوگا جب یہاں ہندو دھرم راج قائم ہوگا۔ اور یہ یقینی امر ہے کہ جب تک سلطنت آصفیہ کا ہندوستان میں قیام ہے، آریہ سماجی بالاتفاق ہندو مہا سبھا اور کانگریس اس کام کا آغاز نہیں کریں گے ان کا غصہ مسلمانوں پر اس قدر ہے کہ وہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال کر خاموش نہیں رہنا چاہتے بلکہ انھوں نے اعلان کیا ہے

ہندوؤ اگر تم میں ہے جذبۂ ایماں باقی ۔۔۔ رہ نہ جائے کہیں دنیا میں مسلماں باقی

یہ مکّہ مدینہ گرانا پڑے گا ۔۔۔ اوم کا جھنڈا چڑھانا پڑے گا

اس دیوارِ امت کے پشتی بان خواہ کوئی ہو۔ اس کو ہم ایک لات مار کر گرادیں گے۔ اسلام کی تلوار گرو دیانند کے پاؤں پر پڑی ہے اسلام کے بانی نے بیٹی سے شادی کی (نعوذ باللہ منہا) اسلام کے بانی جاہل تھے

خانقاہِ سرورِ عالم و مدرسہ مذاہبِ عالم کے قیام کے اشتہار کا عکس۔



خانقاہ سرورِ عالم

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

خاکسار صدیق دیندار چن بسویشور

جن مسلمانوں کے دماغ میں حکمرانی ہے اس دماغ کو ڈنڈوں سے درست کریں گے۔

(روحانیات اسلام اور آریہ سماج تحریک ص۲۰)

چنانچہ اس شدھی تحریک کی وجہ سے بمقام ملکھانہ راجپوتانہ متحدہ ہندوستان ۹ لاکھ مسلمانوں کو آریہ بنالیا گیا اور آریہ قوم کے دیکھا دیکھی دجالی عیسائی قوم نے ستر ہزار مسلمانوں کو داخلِ عیسائیت کرلیا۔ اس فتنہ کے زمانے میں ایک طرف اسلام کو سیاسی الجھنوں میں ڈالا جارہا تھا تو دوسری طرف نادان دوست اس کو اندرونی طور پر تباہ و برباد کررہے تھے یعنی فرقہ بازی اپنے عروج پر تھی اور فتنہ اجرائے نبوّت کی وجہ سے مسلمانوں کو کافر قرار دیا جارہا تھا۔ اس صورت حال کے پیش نظر مسلمانانِ ہند میں پریشانی کی لہر دوڑ گئی۔ ایسے وقت میں اس حیّ و قیوم اللہ نے مسلمانوں کی دست گیری کے لئے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے نیک بندے سیّد السادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا صدیق دیندار قدس اللہ سرہٗ العزیز کو کفار کی مکمل سرکوبی اور منہ توڑ جواب دینے کے لئے مامور فرمایا۔ اس مامور من اللہ نے اللہ کے اس ارشاد

یآ ایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہٗ اذلۃ علی المومنین اعزۃٍ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لآئم ط ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم ہ ۵/۵۴

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم میں سے بعض اپنے دین سے مرتد ہونے لگیں گے تو اللہ اس وقت ایک جماعت کو لائے گا وہ انھیں چاہتا ہوگا اور یہ اسے چاہتے ہوں گے مومنوں پر بہت نرم اور کافروں پر بہت سخت ہوں گے فی سبیل اللہ جہاد کریں گے اور کسی ملامت

کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہوں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ فراخی دینے والا اور جاننے والا ہے۔

کا عملی نمونہ بن کر تن تنہا اس دشوار گذار راہ میں قدم رکھا۔ آپؒ نے اس وقت کے حالات کا تجزیہ کچھ یوں فرمایا

"افسوس ہے ستّر ہزار مسلمان عیسائی بنائے گئے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اور نو لاکھ مسلمان آریہ بنائے گئے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کافر بے ایمانوں کی طرف سے اسلام پر اور اسلام کے بانی ذات مقدس سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے ہو رہے ہیں کوئی خبر لینے والا نہیں۔ ترک آزاد خلافت کے دعویدار کو کوئی غیرت نہیں۔ ایران آزاد سوتا پڑا ہے ٹس سے مس تک نہیں کرتا۔ افغانستان آزاد اپنی پونجی سنبھالنے کی دھن میں ہے حال یہ ہے کہ ہر کسے در کار خود باد دین اللہ کار نیست۔ ایسے پر فتن دور میں ہندوستان کے مفتون مسلمانوں کو یہ سوجھتا ہے کہ ہندوؤں سے مل کر سوراج حاصل کرو۔ اس دھن میں شردھانند جیسے دشمن اسلام کو دہلی کی جامع مسجد کے ممبر پر کھڑا کرکے خود زانوئے ادب طے کئے ہوئے بیٹھ کر خطبہ سنتے ہیں۔

افسوس صد ہزار افسوس ؂

لٹ گیا پیارے نبی کا دار و در شہر و دیار
قبر میں لاشِ مبارک رات دن ہے بے قرار
چھپ گئے ہیں ظالموں کے ڈر سے غارِ ثور میں
کوئی بھی ساتھی نہیں صدیق ہے اک یارِ غار

سنہ ۱۹۲۴ء کے طوفان ارتداد نے جب ہندوستان میں اندھیر مچا دیا تھا اس وقت بار بار کے غیرت دلانے پر ہندوستان کے تقریباً تمام فرقے والی جماعتیں جمع ہو کر اپنے فرقہ کا ڈھول بجاتے ہوئے میدان



سید السادات محسنی حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ قدس اللہ سرہٗ العزیز اپنے رفقائے کار کے ہمراہ

میں نکل آئے۔ چونڈے والیوں کی طرح آپس میں جوتم پیزار کرلیکر پھر گوشہ میں چلے گئے۔ چونکہ یہ مجاہدین فی سبیل اللہ کا کام تھا ان سے بن نہ سکا۔ لہٰذا وہ غیور اللہ فرقہ والوں کا منت کش احسان نہ ہو کر اپنی جماعت کو لے کر آیا ہے۔ جس کی شناخت یہ ہے:۔ وہ جماعت والے مسلمانوں سے نرم ہیں ان سے دعوے کا کوئی خطاب نہیں اور وہ جماعت جہاد کا میدان گرم کرنے کے لئے کافروں پر سخت ہے"۔

(امام الجہاد صفحہ ۱۵)

اس لئے آپ نے اعلان فرمایا

"اے مسلمانو! کفر کے ظلم نے اسلام کے صبر کے پیالہ کو لبریز کر دیا ہے۔ مژدہ ہو تم کو اللہ رب العالمین جلال میں آیا ہے

اب ہندوستان مسلمان ہو جائے گا۔ اسلام اپنی سنت کے مطابق غریب اور گمنام مقام سے اٹھا ہے۔ اپنے ساتھ ہزارہا بشارات لایا ہے۔ اب دشمنان اسلام تباہ ہو جائیں گے۔ آسمان سے برکات نازل ہوں گے۔ زمین اپنے خزانے باہر ڈالے گی۔

اے خوش قسمت لوگو! اسلام کا ساتھ دو۔ اب فرقوں کے مٹنے کے دن آ گئے فتنہ بازوں کو نار جہنم میں پہنچایا جائے گا ہندوستان کی دنیا نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس قدر تذلیل کرنی تھی کی۔ جس قدر گند بکنا تھا بکا۔ اللہ تعالیٰ نے محض سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت کی وجہ سے یہ سامان مہیا کیا ہے۔ میرا اعلان ہے۔

اسمائے گرامی

پہلی لائین میں بیٹھے ہوئے دائیں طرف سے :-

(۱) حضرت بیلف صاحبؒ دھارواڑ

(۲) مولوی اللہ بخش صاحبؒ (۳) عبدالرحمٰن ولد مولوی شیخ علی صا

(۴) مولوی صوفی احمد حسین سرمد سیٹھ صاحب

دوسری لائین میں بیٹھے ہوئے دائیں طرف سے :- (۵) ذوالمعارج مولوی سید رسول صاحب

(۶) ابو البرهان جامع جمیع کمالات مولوی سید قاسم صاحبؒ

(۷) مولوی حمید الدین صاحبؒ مانوی رائچوری

(۸) سید السادات الحسنی والحسینی تقدس مآب حضرت مولینا صدیق دیندار صاحب قبلہ عالم قدس اللہ

(۹) ماهر الادیان خوش بیان مولوی سید عبدالجبار صاحب کپلؒ

(۱۰) مولوی شیخ حضرت صاحبؒ پیش امام رونڈ گدگ

(۱۱) عارف باللہ محمد رضا رابہ صاحب اسونڈی پٹیلؒ

تیسری لائین میں کھڑے ہوئے دائیں طرف سے :-

(۱۲) شیر اسلام مولوی عبدالرحمٰن صاحبؒ مہاجر ننند گڑھ

(۱۳) مولوی شیخ علی صاحب ایکانت

(۱۴) مولوی عبدالسلام صاحبؒ شیر دھارواڑی

(۱۵) مولوی عبدالکریم صاحب دھارواڑی

(۱۶) مولوی امام الدین صاحب دیندار دھارواڑی

(۱۷) مولوی عظمت خان صاحبؒ گدگ

(۱۸) عبدالغفار صاحب کتور دھارواڑی

(۱۹) مولوی محمد عبداللہ صاحب الناواری مبلغینِ اسلام۔

۱۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوائے کوئی جگت گرو، ورلڈ ٹیچر، سرورِ عالم نہیں۔

۲۔ قرآنِ کریم کے سوائے کوئی مکمل ہدایت نامہ نہیں۔

۳۔ دین اسلام کے سوائے کوئی مکمل دین نہیں۔

(ہماری گیارہ سالہ سرگزشت ص ۴۷)

آپؒ نے ان مقاصد کی تکمیل کے لئے ہی دیندار انجمن قائم فرمائی۔ اس انجمن کے بارے میں آپؒ نے تحریر فرمایا

یہ کوئی مسئلہ اسلام نہیں چھیڑیں گے — ان کو تبلیغ پھر ہجرت وجہاد ہے کرنا

کلمہ گو جتنے ہیں ان سب سے رہے گی الفت — ان کا دستور اشداء علی الکفار ہوگا

دیکھ کر کفر انہیں آگ بگولہ ہوگا — سنگ باری وزباں بندیاں تحفہ ان کا

کر کے محبوس انہیں جیل میں لا ٹھونسیں گے — ہو کے مجبور مہاجر انہیں بننا ہوگا

یہی ہجرت ہے صداقت یہ دلیل اسلام — بعد قوت کے ظہور ہوتا ہے اعجاز اس کا

(نشاءۃ الاخریٰ۔ غیر مطبوعہ)

اس کے بعد انہیں ارادوں کی تکمیل کے لئے آپؒ اور آپؒ کے رفقائے کار نے میدانِ کارزار میں قدم رکھا۔



تبلیغی جدوجہد

۱۹۲۴ء کا فتنۂ ارتداد مسلمانانِ ہند کے لئے بلائے جان بنا ہوا تھا ادھر خلافتِ اسلامیہ کے خاتمہ کے اعلان نے امتِ مسلمہ کا رہا سہا حوصلہ پست کر کے رکھدیا تو تیسری طرف یہ نئی بلا تھی کہ مسلم سیاسی ذہن رکھ، سے ہندو، م، سے مسلمان رہمم سب ایک ہیں کا نعرہ لگانے لگے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب خلافت اور کانگریس مل جل کر آزادیٔ ہند کی خاطر کوشاں تھیں۔ گاندھی ٹوپی ہندو مسلم میں علامت اتحاد تھی۔ ایسے وقت میں حضرت مولانا سید صدیق دیندار قدس اللہ سرہٗ العزیز نے بلگام کانفرنس منعقدہ ۱۹۲۲ء کے موقع پر مولینا محمد علی جوہر اور مسٹر گاندھی سے ملاقات فرمائی اور حقیقی متحدہ قومیت کا فارمولا پیش کیا کہ مسلمانوں اور ہندوؤں میں اتحاد صرف ایک مذہب اور ایک قوم کی بنیاد پر ہی ممکن ہے۔ توحید خود ویدوں شاستروں سے ثابت ہے اور آقائے نامدار منبع الانوار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کتب ہنود میں کلکی اوتار کلنکی اوتار جگت گرو اور ایشور اوتار کے نام سے موجود ہیں صرف تعصب کے پردے ہٹانے کی ضرورت ہے۔

اسی دور میں لنگایت اقوام میں ایک دھرم گرو[1] چن بسوا ایشور" کے آنے کی بشارات تھیں۔ آپؒ نے اللہ سے علم پاکر فروری ۱۹۲۴ء میں گدک کے مقام پر چن بسوا ایشور ہونے کا دعویٰ کیا۔ چن بسوا ایشور کنڑی زبان کا مرکب لفظ ہے جس کے معنیٰ ہیں "اللہ کا سچا بندہ"۔ قوم لنگایت میں دکن کے بزرگان ہنود نے آج سے تقریباً آٹھ سو

---

[1] مذہبی پیشوا

برس قبل یہ بشارت دی تھی کہ چن بسوا ایشور چھیانوے ۹۶ زمینی و آفاقی اور چھپن ۵۶ جسمانی نشانات کے ساتھ آئے گا اور مذکورہ اوصاف والا دھرم گرو ہی صحیح مذہب کی طرف رہنمائی کرے گا۔ حضرت مولاناؒ میں یہ تمام نشانات کھلے ہوئے موجود تھے۔ آپؒ نے فرمایا کہ اے اہلِ ہنود تم جس کا انتظار کر رہے تھے وہ میں ہی ہوں، کلمہ گو ہوں تمہارا چن بسوا ایشور مسلمان ہو کر آیا ہے۔ جب بغیر کلمہ پڑھے تمہارے چن بسوا ایشور کو نجات نہیں ملی تو تم کس طرح بغیر کلمہ پڑھے نجات پا جاؤ گے۔ چنانچہ آپ کا وجود مقدس غیر مسلموں پر تبلیغی حجت کے طور پر رہا اور سات سو[1] سے زائد پنڈتوں اور ہزارہا غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ آپؒ نے فرمایا کہ کوئی انسان کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے بغیر نجات نہیں پا سکتا۔

[1] حضرت مولانا کی زیرِ طبع کتاب "دیندار چن بسوا ایشور" کا مطالعہ فرمائیں۔ (ادارہ)

اسمائے گرامی

پہلی لائین میں بیٹھے ہوئے دائیں طرف سے :- بلبلِ گلشنِ اولیاء ابو نعیم سید سجاد حسین صاحبؒ ناظم (۲) مولوی عبد الرحیم صاحب بنگلوری (۳) جامع جمیع کمالات اسد اللہ مولوی عبد الغنی صاحب (۴) جلال الامت مولوی قاسم علی صاحبؒ (۵) الشیخ الحدیث ابو العرفان صوفی سید عبد القادر صاحب محمد نگری (۶) عاشقِ رسول مولوی عبد الرزاق صاحبؒ (۷) سرفروش مولوی عبد الرؤف صاحب صابر (۸) ابو المعارف مولوی عظیم الدین صاحبؒ (۹) مولوی موسیٰ شریف صاحبؒ (۱۰) عارف باللہ محمد رضا راجہ صاحبؒ اسونڈی پٹیل (۱۱) مولوی شیخ محبوب علی صاحبؒ اوورسیئر۔ دوسری لائین میں بیٹھے ہوئے دائیں طرف سے : (۱۲) معین الملت مولوی نواز اشن علی صاحب (۱۳) مولوی عبد المجید صاحب مہاجر عثمان آبادی (۱۴) ابو الوفا مولوی عبد الشکور صاحب سالارِ عساکرِ اسلامیہ (۱۵) قاضی الاسلام مولوی سید حسین صاحب (۱۶) ذو المعارج مولوی سید رسول صاحبؒ (۱۷) غیورِ قوم مولوی عبد الحمید صاحب (۱۸) میزبانِ اولیاء محمد غوث صاحب مہاجر آلدری (۱۹) مولوی عبد الوہاب صاحبؒ مہاجر حیدر آبادی (۲۰) مولوی احمد حسین سرمنڈ سیٹھ صاحب (۲۱) صوفی محمد قاسم صاحب اشوراپوری (۲۲) مولوی سید احمد صاحب مہاجر عثمان آبادی۔ تیسری لائین میں بیٹھے ہوئے دائیں طرف سے : (۲۳) ابو البرہان جامع جمیع کمالات مولانا سید قاسم صاحبؒ (۲۴) ابو البلاغ سائیں میر عبد اللہ صاحبؒ سجادہ سرعدات ایبٹ آبادی (۲۵) ابو الکلام مولوی عبد الغنی صاحبؒ حامد (۲۶) امام القوم مولوی عثمان نظیر صاحبؒ (۲۷) ابو الخیر مولوی سید میر حسن صاحب (۲۸) خلیفۃ الرحمٰن مولوی ڈاکٹر سید محبوب حسین صاحبؒ (۲۹) سید السادات الحسنی والحسینی تقدس مآب حضرت مولینا صدیق دیندار صاحب قبلۂ عالم قدس اللہ سرہ العزیز (۳۰) مسیح الملت مولوی سید سراج الدین صاحب (۳۱) الشیخ رومی مولوی میر محمد قاسم صاحب ایبٹ آبادی (۳۲) ماہر الادیان خوش بیان مولوی سید عبد الجبار صاحب کپلؒ (۳۳) واقفِ حقائق مولوی سید امام صاحب۔ چوتھی لائین میں دائیں سے بائیں طرف کھڑے ہوئے (۳۴) مولوی محمد عیسیٰ میاں صاحب (۳۵) مولوی محبوب حسین صاحب مہاجر (۳۶) فاضلِ اجل احسن المناظرین مولوی واحد علی صاحبؒ (۳۷) مولوی شمشیر خان صاحبؒ (۳۸) مولوی محمد عبد اللہ صاحب الناواری (۳۹) پرانا فقیر مولوی عثمان علی صاحب ملتانی (۴۰) مولوی عبد القادر صاحب عثمان آبادی (۴۱) شیرِ اسلام مولوی محمد احمد صاحب (۴۲) محبوبِ ملت مولوی محمد محبوب صاحب چکبالاپوری (۴۳) مولوی سید سجاد حسین صاحب (۴۴) مولوی حکیم فضل علی صاحبؒ جنگومل (۴۵) مولوی محمد ہاشم صاحب (۴۶) پنڈت مولوی حیدر حسین صاحبؒ (نو مسلم پنڈت ایرپا) (۴۷) مولوی رحمت خان صاحب مہاجر۔ پانچویں لائین میں کھڑے ہوئے دائیں طرف سے :- (۴۸) مولوی نظام الدین صاحبؒ (نابینا) (۴۹) عاشقِ صدیق مولوی افضل شریف صاحبؒ (۵۰) پنڈت مولوی عبد الستار صاحبؒ (۵۱) متوکل باللہ روشن ضمیر مولوی ذو الفقار علی صاحب (۵۲) ڈاکٹر مذاہب مولوی محمد یٰسین علی صاحب اسرہ اللہ (۵۳) مولوی صوفی منیر الدین صاحب براری (۵۴) قادر الکلام مولوی عبد القادر صاحب افسر (۵۵) مولوی شجاع الدین صاحب عثمان آبادی (۵۶) مولوی حفیظ الدین صاحب (۵۷) مولوی الشیخ داؤد صاحب (۵۸) مولوی سعید الدین صاحب عثمان آبادی (۵۹) ابو البرکات مولوی ڈاکٹر ناظر حسین صاحبؒ (۶۰) ولی الامت مولوی عبد الجلیل صاحبؒ (۶۱) حبیب اللہ مولوی جعفر صادق صاحب آثر۔ چھٹی لائین میں کھڑے ہوئے دائیں طرف سے : (۶۲) پنڈت مولوی رفیع الدین صاحب (نو مسلم پنڈت راچپا) (۶۳) ابو المجاہد مولوی محمد شفیع صاحب ملتانیؒ (۶۴) مولوی سید عبد القادر صاحب چکبالاپوری مبلغینِ اسلام

ﷺ گود میں صاحبزادی سیدہ مریم بیگم صاحبہ

ہندو پنڈتوں کا قبولِ اسلام

حضرت صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کی تحریک کا پوری ایمانی قوت کے ساتھ آغاز فرمایا۔ آپؒ کے حق و صداقت پر مبنی تبلیغی دلائل کے سامنے کوئی بھی نہیں ٹھہر سکا۔ بڑے بڑے پنڈت آپؒ کے سامنے آنے سے گھبرانے لگے۔ آپؒ نے انھیں کی اپنی مذہبی کتب سے ثابت کیا کہ آقائے نامدار منبع انوار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی ہندوؤں کا موعودہ کلکی اوتار (بت شکن)، کلنکی اوتار (گناہوں کا بخشنے والا) اور جگت گرد (سرورِ عالم) ہے۔ آپؐ نے ہی بحیثیت کلکی اوتار خانۂ کعبہ کے بتوں کو پاش پاش کیا۔ آپؐ ہی کلنکی اوتار یعنی شفیع المذنبین ہیں اور جگت گرو یعنی رسولؐ الی الناس جمیعا ہیں۔ چنانچہ کثرت سے ہندو کلمہ پڑھنے لگے۔ ۱۳۵۳ھ میں ایک کتاب "ہماری گیارہ سالہ سرگزشت" دیندار انجمن کی طرف سے شائع ہوئی جس میں بڑے بڑے نومسلم ہندو پنڈتوں اور صاحب اثر ہندوؤں کے نام اور ان کی تفصیل درج ہے۔ وہ فہرست بطور تعارف رقم کی جا رہی ہے۔ ان میں سے بعض نومسلموں کی تفصیلات معلوم نہ ہو سکیں اور بعض کو اختصار سے درج کیا جا رہا ہے۔

نمبر شمار	نام مع عہدہ	سکونت	ذات	اسلامی نام وکیفیت
۱	کرشن سوامی	سیّالی	برہمن	عبداللہ
۲	کرستھیا	بنگلور	کنبی	عبدالمنان
۳	نرسیّا پیادہ	کوتال	کنبی	احمد صاحب

نمبر شمار	نام مع عہدہ	سکونت	ذات	اسلامی نام وکیفیت
۴	سوامی بی اے	مدراس	مدلیار	نصراللہ خاں
۵	دوراج ولایت پاس شدہ	کوئمبتور	مدلیار	عبدالرشید
۶	دیمّا۔ نرس	مدراس	مدلیار	حلیمہ بی
۷	پدم راج	کندگل	"	احمد بادشاہ
۸	جگناتھ	"	"	عبدالرحمٰن
۹	درّاج	"	"	محمد احمد
۱۰	کملمّا	"	"	سکینہ بی
۱۱	بسونیّا ساہوکار	ہبلی	لنگایت	محمد صاحب
۱۲	ملّیا اتورو	دہارواڑ	"	"
۱۳	ناگپا سادھو سناروں کا گرو	وروی مٹھ	سنار	محمد صاحب۔ اس شخص کے زیر اثر ہزارہا ہندو ہیں
۱۴	موٹپّا	منچن بیلا	کنبی	محمد صاحب
۱۵	سرینواس راؤ فانتھی کوالیف	دہارواڑ	برہمن	"
۱۶	شرنبا سادھو	گدگ	لنگایت	محمد صاحب
۱۷	سدّیا سوامی مٹھ پتی	بیگور	"	اس شخص کے ہزارہا مرید ہیں
۱۸	کرکیّا سوامی	رونڈ	"	"
۱۹	رامیّا پٹیل نمبردار	دیوان ملی	کنبی	حسین صاحب
۲۰	رورپّا ساہوکار دوکاندار	تیت	لنگایت	احمد صاحب
۲۱	تنخنڈیّا ساہوکار	"	"	"
۲۲	دتیگیّا۔ دوکاندار	"	کنبی	عبدالرحمٰن
۲۳	دیر بھدریّا ساہوکار	رانی بنوڑ	لنگایت	حیدر صاحب
۲۴	دیریاہرے مٹھ پتی	رونڈ	"	"
۲۵	کبیرپا ساہوکار	بنگلور	"	"

۲۶	تلجارام	گدگ	راجپوت	حیدر صاحب
۲۷	وینگٹیا سادھو	دھارواڑ	کنبی	،،
۲۸	بالپّا برہمچاری	بھاگیواڑی	سنار	اس سادھو کے زیراثر بہت لوگ ہیں۔
۲۹	شرنپا سادھو	گوکاک	لنگایت	عبداللہ
۳۰	جٹ راج	ترچیناپلی	مدلیار	عبدالصمد
۳۱	سیوپا	بنگلور	کنبی	حسین صاحب
۳۲	پی ننجنڈیا	بنگلور	لنگایت	عبدالرزاق
۳۳	لوزندیا مٹھ پتی	بیاکواڑ	،،	احمد بہت بڑا لائق آدمی ہے
۳۴	رامن گوڑ	اُمرجی	،،	پٹیل ہے
۳۵	سدیا اینورو	تایکرٹہ	،،	سردار ہے جنگموں کا
۳۶	بھگوان سنگھ	،،	راجپوت	
۳۷	سدیا اینورو	کلیانی	لنگایت	
۳۸	اینا ہیلی ساہوکار	ہبلی	،،	
۳۹	بھیمیا	اُپن بنگرہ	کنبی	
۴۰	اڈوپا	ہیرگہ	لنگایت	
۴۱	گریپا	،،	،،	
۴۲	مڈیواڈیا	بھیرڈگی	،،	
۴۳	سدیا ماسٹر	بلاری	،،	تاریخ کا بڑا لائق آدمی ہے
۴۴	شرنپا	،،	،،	
۴۵	کرشن	،،	راجپوت	
۴۶	کاچاپور کارٹما	لنگسگور	سنار	
۴۷	سدیا سادھو	کپتل	سنار	

۴۸	جوڑگری شاستری	تعلقہ سنونگور	دیوانگ	ایک زبردست واعظ ہے
۴۹	چن ویرنا. پوٹری ہنپیا	ضلع اننت پور	سنار	
۵۰	ناگپا بڑھئی	کپیل	بڑھئی	
۵۱	ویربھدرپا	کپیل مٹھ	سنار	
۵۲	گوسی ماتپا	ہس پیٹہ	دیوانگ	
۵۳	منتی بلپا	کماریٹ بنگلور	کنبی	
۵۴	منی سوامیا	چوکی مٹہ بنگلور	کنبی	اس سادھو کے زیراثر بہت سے لوگ ہیں
۵۵	سیرابیا جنرل مرچنٹ	گبتی	دیوانگ	
۵۶	چن بسوشوریا	شیوگنگا	لنگایت	یہ بااثر آدمی ہے مٹھ کا مالک ہے۔
۵۷	میلاریا ہلدی	کرجگی	دیوانگ	
۵۸	شرنا	ہبلی	لنگایت	
۵۹	ستوبرسوامی	گلبرگہ	،،	
۶۰	شیومورتی	ہلگوٹہ	،،	
۶۱	فقیرگوڑا	سرہٹی	،،	
۶۲	گروسدیا	جھالہیلی	،،	
۶۳	بھیمیانائک	ٹیگیری	کنبی	
۶۴	چن بسپا سادھو	ہاویری	لنگایت	
۶۵	یلسپا ہیلی مٹھ	بیل مٹھ	لنگایت	
۶۶	بسپا شانت ملیا	میسور	لنگایت	
۶۷	رتناگری سوامی	رتناگری	برہمن	
۶۸	آچاری	ادسونی	برہمن	

۶۹	ویرپا آچاری	تمن چرلی	سنار	
۷۰	دینکتما سادھو	بلاری	کبنی	
۷۱	شرنیا ساہوکار	ہبلی	لنگایت	
۷۲	سدارامیا ہبلی	ہبلی	ہوگار	
۷۳	پران بسپا	بنگلور	لنگایت	
۷۴	داسپا کرشنپا لائر	بیل ہونگل	برہمن	لائق مذہبی علم کا دکیل ہے
۷۵	ڈڈپا سیولنگیا	"	لنگایت	
۷۶	پی بنجنڈپا کائن پٹیہ	بنگلور	لنگایت	
۷۷	مہالنگپا ساہوکار	شیموگہ	"	
۷۸	کالپا سنار	کنچاپور	سنار	
۷۹	سدپا سادھو	کپل	"	
۸۰	یلپا	بنگلور	کبنی	
۸۱	رنگپا چن گری	چن گری	گبنی	
۸۲	میلارما گبتی	گبتی	لنگایت	بڑا لائق آدمی ہے
۸۳	مٹھ پتی گبتی	گبتی		
۸۴	ہچپا پجاری دیول چن بسویشور	گبتی	لنگایت	یہ اس دیول کا مالک ہے
۸۵	سیولنگیا شاستری	بیلاد گلبرگہ	"	یہ بڑا لائق شاستری مشہور ہے
۸۶	چرمورتی شاتپا	کڑگنجی	"	یہ ماہی مراتب والا جاگیردار ہے
۸۷	ستپا دیریا سوامی	گوالگری	"	
۸۸	ویرمل نائیک	سرا	گولی	
۸۹	ہالپا	سرا	کبنی	بہت بڑی جماعت اسکے ہاتھ میں ہے
۹۰	رامگوڑ	"		بارہ ہزار جنگموں کا سردار ہے
۹۱	پلپا کتور	کتور	گولی	

۹۲	رامپا	سرا	کبنی	
۹۳	چک یلپا کتور	کتور	گولی	
۹۴	مورتپا	ڈاونگرہ	کبنی	
۹۵	مہالنگپا نیلا کچھ مٹھ	میسور	لنگایت	
۹۶	ویرپا سادھو	"	"	
۹۷	چنپا	ستی کرہ	لنگایت	
۹۸	رامپا	"	گبنی	
۹۹	دیویندر پا پرسپا	تیرواڑ		
۱۰۰	شرتپا	ایلی پٹیہ		
۱۰۱	ستہ رامپا	"		
۱۰۲	چن ویر سوامی	نٹور		
۱۰۳	رورپا	جوریگاؤں		
۱۰۴	راما سوامی	تعلقہ دیوورک	کُبنی	
۱۰۵	کستوریا شاستری	ٹمکور	گنجگناتھ	اس شاستری کے زیر اثر ہزارہا لوگ ہیں۔
۱۰۶	بالبا	گوشہ محل		
۱۰۷	چندریا	چوراہ حبنی		
۱۰۸	کرپنا	"		
۱۰۹	کشٹیا	"		
۱۱۰	ہیم داس	"		
۱۱۱	جنبو نرسیا	چاکنا واڑی		
۱۱۲	شنبو لچھمیا	احاطہ		
۱۱۳	سنپت ترسیو	"		

۱۱۴	سیوک داس	چادر گھاٹ		
۱۱۵	منتری جملیاّ	پنجہ شاہ		
۱۱۶	بڑگل نرسیا	تالاب کٹہّ		
۱۱۷	یلّیا منتری			
۱۱۸	یابیا رامکوٹ			
۱۱۹	اڈوینکٹ راما رڈی			
۱۲۰	پرتاب رڈی۔ عابد شاپ			
۱۲۱	بابیّا	چارمینار		
۱۲۲	موتیا	”		
۱۲۳	دانیا	”		
۱۲۴	پدّیا	چوک		
۱۲۵	بلّیا	”		
۱۲۶	سیوتّیا	”		
۱۲۷	رمگیا	”		
۱۲۸	تمیا			
۱۲۹	اڑوی	مالاچنیاّ		
۱۳۰	دانیا	”		
۱۳۱	وبکیاّ	”		
۱۳۲	لچھیا	”		
۱۳۳	درگیا	”		
۱۳۴	موتنّا			
۱۳۵	درگیاّ			
۱۳۶	ملیّا	صورکا باغ		

۱۳۷	چودھری دھرمیتا	بھوی گوڑہ		
۱۳۸	آشنا	روشن محل		
۱۳۹	چتراّل موانی	صدر بستی		
۱۴۰	تیتّو لنگم	گولی گوڑہ		
۱۴۱	مونپاّ	”		
۱۴۲	راچپا	کٹلمنڈی	لنگایت	رفیع الدین مبلغ اسلام
۱۴۳	راچنا	چنچل گوڑہ		
۱۴۴	ہدمالا رامنا	گل بل گوڑہ		
۱۴۵	گنگر شنکر با	دبیر پورہ		
۱۴۶	متیا	”		
۱۴۷	پدمالا رامنّا	ماماکھڑکی		
۱۴۸	بدمالا نرسیو	”		
۱۴۹	ایمل رامنا	”		
۱۵۰	آگیا	”		
۱۵۱	کوچنیّا یدمالا	لانسر		
۱۵۲	لچھمنّا	منڈی گھڑیال		
۱۵۳	پدمالا الوال	لمیّا الوال		
۱۵۴	پوچنّا	”		
۱۵۵	میتنّا	”		
۱۵۶	گوری آشنّا	گوشہ محل		
۱۵۷	متنّا	کارسالہ		عبداللہ
۱۵۸	آرتم بالیا	آبدار خانہ		عبدالغفور
۱۵۹	کچلی متھو سوامی بسپّا	دھارڈوار		سالار صاحب۔ ۱۰س

				گروہ کے تین ۳ مٹھ ہیں اور کئی مرید ہیں
۱۶۰	لنکپا سوامی	وروی		معین الدین۔ ہزارہا، مرید ہیں
۱۶۱	ریون سدیا ہرے مٹھ سوامی			محمد حسین۔ کئی مٹھوں کا سردار ہے۔
۱۶۲	پنڈت ایرّپا	اگرگوڑ		حیدر حسین
۱۶۳	پنڈت بسپّا شرنپا یرانی	بنگلور		
۱۶۴	بی ننجنڈپّا	″		
۱۶۵	سادھو پنڈت ننجنڈپّا			حسن علی
۱۶۶	پنڈت ایرّپا دکاندار			شیر علی
۱۶۷	گرپّا			خواجہ صاحب
۱۶۸	پنڈت گنگا پرشاد	حیدرآباد		مبارک صاحب
۱۶۹	گنگا گرام			شیخ حیدر
۱۷۰	شنکر لال	حیدرآباد	مارواڑی	جلال الدین
۱۷۱	گڈر امتور سوامی گرگ			اللہ والے
۱۷۲	ڈاکٹر وشنو تیہ	افضل پور		عبدالرحیم
۱۷۳	پنڈت سدرامپا	نہولا پور		محبوب صاحب
۱۷۴	چن بسپا	نہولا پور		صدیق علی
۱۷۵	ڈیکٹ رام نعیپا	ہندوپور		رحیم بخش
۱۷۶	بسپّا رینوا رو سوامی	سرا		عبدالحق۔ اس کے تین ۳۰۰ سو مرید ہیں
۱۷۷	ڈاکٹر رگنا سوامی اینگار	بنگلور		عبدالرزّاق

۱۷۸	تماگوڑا	بنگلور		احمد صاحب
۱۷۹	پنڈت رامے گوڑ	دیون ہلّی		احمد علی
۱۸۰	ناگپّا میونسپل کونسلر	چک بالا پور		عبدالقادر
۱۸۱	ملیپّا کلرک			ملک صاحب
۱۸۲	کرگنچی مٹھ کا سوامی مروڑا رادھیا			اسداللہ۔ اس کے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) مرید ہیں
۱۸۳	تمپّا ریڈی	پرلی ملاوہ محبوب نگر		شیخ صاحب
۱۸۴	سنجان ریڈی			
۱۸۵	شرنپا			عبدالحکیم
۱۸۶	لچھمپّا	نلگنڈہ		عبدالحق
۱۸۷	سداشوپا	″	سنار	عبدالعلی
۱۸۸	یلپّا	نلگنڈہ		حسن الدّین
۱۸۹	راجہ ریڈی	بلدہ حاجی		عبدالسّلام
۱۹۰	سدلنگپّا	گلبرگہ		یہ شخص کئی لوگوں کا سردار ہے
۱۹۱	حکیم سائیتّا	محبوب نگر		صاحب حسین
۱۹۲	تبل رامتیا	حیدرآباد		
۱۹۳	آدیّا	گولی گوڑہ		
۱۹۴	ملے سی	عیسیٰ میاں بازار		
۱۹۵	لچھمیّا	کارسالہ		عبداللہ
۱۹۶	راجیا	″		″
۱۹۷	رامتّا	″		″
۱۹۸	رام داس سوامی برہمچاری			

۱۹۹	نارائن سوامی	دھاڑوار	
۲۰۰	پنڈت سیوپا	تمّاپوری	
۲۰۱	گرپّاسنار		پیر صاحب
۲۰۲	رگھواچاری		غلام احمد
۲۰۳	رگھوناتھوراؤ		شیخ احمد
۲۰۴	ہرلپّا		معین الدین
۲۰۵	راپنّا	آٹھ عثمان آباد	امام صاحب
۲۰۶	گرپادپادلدراپنّا	″	واحد علی
۲۰۷	بسپّا	آشٹر عثمان آباد	عبداللہ
۲۰۸	جگنّاتھ راؤ بی اے	کنداپور	
۲۰۹	اُپّاریڈی	چیلارگ پٹیل	مالک صاحب۔ تقریباً چارسو آدمیوں کا سردار ہے
۲۱۰	راماریڈی	نظام آباد	عبدالسلام
۲۱۱	بھیماریڈی	″	عبدالعزیز
۲۱۲	شنڈاکشری متھ سوامی۔ گرو لنگ سوامی		مرشد پیر۔ اس کے کئی ہزار مرید ہیں۔
۲۱۳	پنڈت سنگن بسپّا		محبوب صاحب۔ بارہ (۱۲) متھ کا مالک ہے
۲۱۴	سنیگ صاحب۔ بہادر نالے والے		اسداللہ خان
۲۱۵	پنڈت شرنیا	رائچور	محمد یوسف
۲۱۶	بسپّا پنڈت وشاستری	بلاری	
۲۱۷	جن ملپا	بلاری صدر بازار	موسیٰ شریف
۲۱۸	موجے		
۲۱۹	چن بسپّا	میسور	نذیر احمد

۲۲۰	انپا		عظیم الدین
۲۲۱	سرپا انبوروجہ کی متھ سوامی	تالیکوٹہ	صدیق صاحب تالیکوٹہ کے متھوں کا سردار
۲۲۲	برہمنانند باڑے سوامی اٹھنی والا۔		عبدالرحمٰن
۲۲۳	ناگپّا	میسور	عبدالغفار

۲۲۴۔ ڈاونگرہ میں بارش کا نشان دیکھ کر تقریباً ڈیڑھ سو آدمی ایمان لائے

(ماخوذ از ہماری ۱۱ سالہ سرگزشت)

ان نومسلموں میں سے اکثر افراد کے ساتھ ان کے عزیز و اقارب اور علاقہ کے بااثر ہندوؤں نے بہیمانہ سلوک کیا۔ بعض کو شہر بدر کیا گیا بعض کے گھروں کو جلادیا گیا۔ بعض کو مارا پیٹا گیا اور بعض افراد پر قاتلانہ حملے کئے گئے اور بعض کو تشدد کے ذریعے مرتد بنالیا گیا۔ غرض مختلف انداز سے معاشی و معاشرتی بائیکاٹ کیا گیا الغرض متعصب ہندوؤں کے اس ظلم و تشدد کے باوجود یہ تحریک پروان چڑھتی رہی۔ آپؒ کی کتاب ''ہماری گیارہ سالہ سرگزشت'' کے مطالعہ سے آپؒ اور آپؒ کی جماعت کے ایمان افروز اور غیر متزلزل ارادوں کا پتہ چلتا ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولانا یوں مرقوم ہیں۔

''ہم اس مختصر فہرست کو جو بطور نمونہ ہے پیش کر کے ختم کرتے ہیں ورنہ سات سو (۷۰۰) آدمیوں سے اور حالات سے بڑی کتاب ہو جائیگی۔

......گیارہ سالہ ہماری کارگذاریوں کو دنیائے اسلام نے اور دیگر دنیا نے دیکھا کہ ہمارے مدنظر کوئی غرض ذاتی نہیں ہے اور نہ کوئی فرقہ بندی ہے۔ ہمارا کوئی فرقہ نہیں۔ ہم کو پوچھو تو ہم ایک زبان سے خود کو صرف مسلمان کہتے ہیں۔ ہم کسی کو بتانے کے لئے بھی یہ کام نہیں کر رہے

ہیں اور نہ کسی کی امداد کے ہم محتاج ہیں۔ سرہاتھ میں لے کر وہ رحیم وکریم آقائے نامدار تاجدار مدینہ سرورِ دو عالم خلاصۂ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں انہی سے ہماری کُل فریاد ہے کیونکہ ہم انہی کا نام دنیا میں پھیلانے کے لئے وقف ہو چکے ہیں۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو ہمارا ساتھ دیتا ہے "

(ہماری گیارہ سالہ سرگزشت۔ ص۱۹)

حضرت صاحب قبلہؒ کے اصولِ تبلیغ کا مرکزی نکتہ یہ تھا کہ اسلام کے جامع دین ہونے کی حیثیت سے اس کا قبول کرنا بیک وقت تمام مذاہب کے قبول کر لنے کے مترادف ہے یعنی ارتقائے مذاہب عالم کی تکمیل ہے۔ علاوہ ازیں مذاہب عالم اور بانیان کل مذاہب عالم کا دلی احترام جزوِ ایمان ہے۔ اسلام کے نبی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے۔

چنانچہ اس پر کفارِ ہند میں زبردست غیظ وغضب پیدا ہوا اور آپؒ کے خلاف زبردست ہنگامے برپا کئے گئے۔ آپؒ کا لٹریچر ضبط کر دیا گیا بالخصوص آپؒ کی شہرۂ آفاق تصنیف "جگت گرو یعنی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم" جس میں ہندوؤں کی مذہبی کتب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت کے ساتھ ساتھ سری رام چندر جی، سری کرشن جی، سیتا جی اور والمیک رشی کو گائے کی قربانی کرنے اور گائے کا گوشت نہ کھانے والے کو سخت سزا کی وعید ثابت کی گئی تھی، ضبط کروانے کا اشتہار نکالا گیا جس میں ریاست حیدر آباد دکن کے بڑے بڑے راجہ بہادر، رائے بہادر اور دیوان بہادروں کے دستخط موجود تھے چنانچہ اس کتاب کو ضبط کروا دیا گیا جس کے جواب میں ریاست کے بڑے بڑے امراء وعلماء ودانشوروں کا اجتماع ہوا جس میں مولوی حاجی محمود نواز خان نائب قلعہ دار سید شاہ ولی اللہ الحسینی افتخاری مولوی عبدالرحیم، مولانا عبدالمقتدر، مولانا

قادر الکلام مولوی عبد القادر صاحب مبلغِ اسلام (انڈیا) ہندوؤں کی کانفرنس میں دعوتِ اسلام دے رہے ہیں جبکہ اسٹیج پر بہت سے پنڈتوں کے علاوہ واقفِ حقائق مولوی سید امام صاحب نظر آ رہے ہیں۔

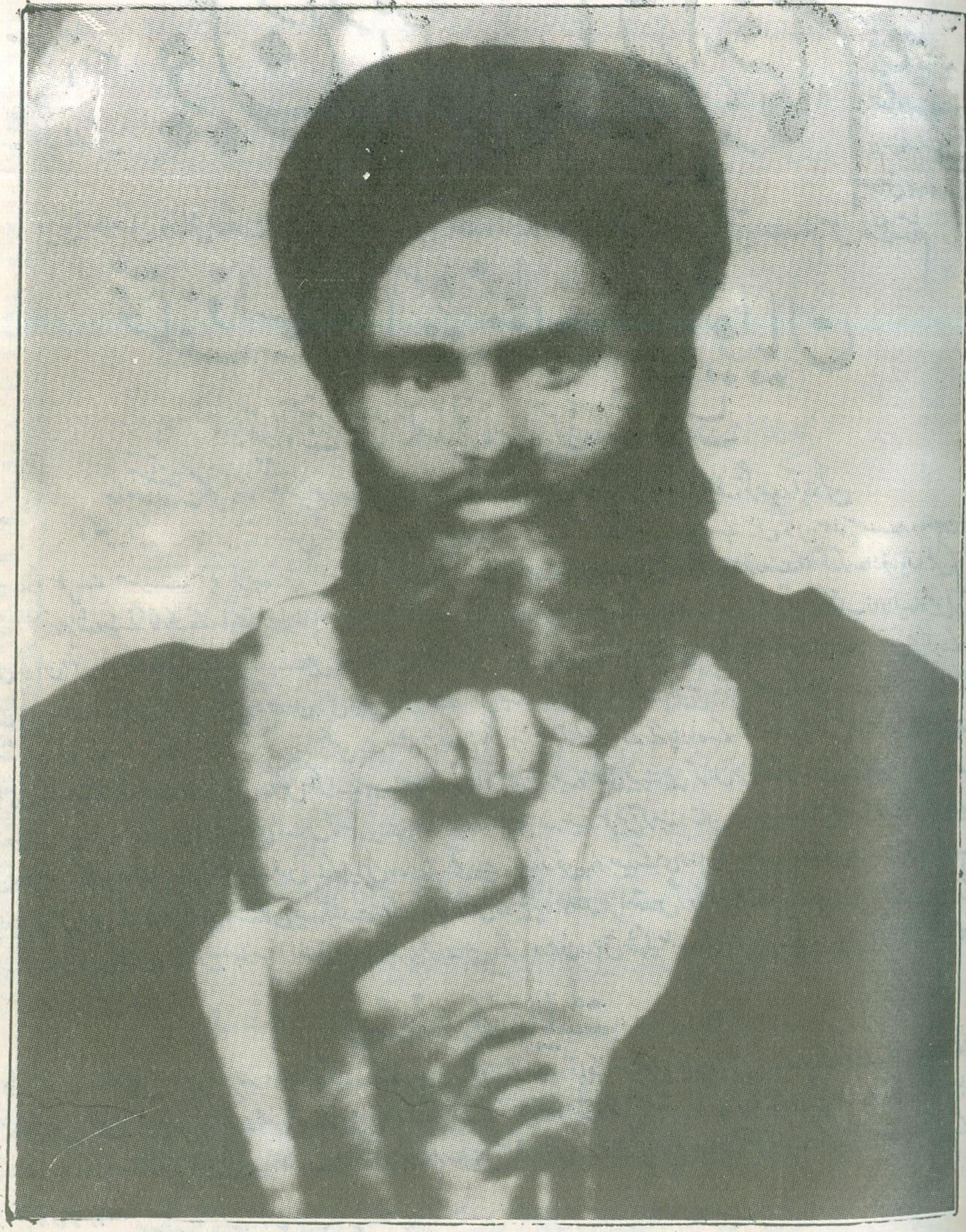


سید شخین احمد شطاری کامل، مولانا شمسی، سید شاہ بادشاہ حسینی واعظ و خطیب مکہ مسجد حیدرآباد دکن اور دیگر علماء و دانشوروں کا اجتماع ہوا۔ یہاں پر حضرت مولاناؒ نے "مجلسِ اتحاد المسلمین" کی بنیاد رکھی۔ آپؒ کا اصول تھا کہ مغربی طرز الیکشن یعنی ممبری، کونسل، صدارت اور نوٹ و وٹ سے ہمارا کوئی سروکار نہیں لیکن جب اس مجلس نے سیاسی رخ اختیار کیا تو آپؒ اس سے علیحدہ ہو گئے اور تبلیغ اسلام کا کام یوں ہی جاری رہا۔



نومسلم پنڈت مولوی رفیع الدین صاحب راچپا مبلغِ اسلام (انڈیا) سنہ ۱۹۷۲ء میں بمقام ہبلی ہندوؤں کی کانفرنس میں دعوتِ اسلام دے رہے ہیں۔ نیز اسٹیج پر کثیر تعداد میں پنڈت بیٹھے تقریر سن رہے ہیں۔

بانیٔ تحریک



مرشدنا و مقتدنا سید السادات الحسنی والحسینی حضرت مولینا
صدیق دیندار صاحب قبلۂ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز

پنڈت رام چندر جی کو چیلنج

پہلا چیلنج

جنوبی ہند کے مشہور مقامات مدراس، بنگلور، آلدور اور ٹمکور وغیرہ حضرت صاحب قبلۂ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز کے تبلیغی مراکز بنے رہے لیکن جب ریاست میسور میں تبلیغی کام میں رکاوٹیں ڈال کر آپؒ کو تنگ کرنا شروع کیا گیا تو آپؒ نے معہ اپنی جماعت کے مہاراشٹر کا رخ کیا جہاں بمبئی، شولہ پور، پونا اور اطراف کے اضلاع و قصبات میں آپ کا اثر و رسوخ اس قدر بڑھ گیا کہ یہاں بھی غیر مسلم جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ مہاراشٹر میں حضرت صاحب قبلہؒ کے ان کامیاب تبلیغی حلقوں اور حیدرآباد میں مجلس اتحاد المسلمین کے قیام کی وجہ سے ہندوؤں اور بالخصوص آریہ سماج کے ایوانوں میں زلزلہ آگیا۔ انھوں نے آپؒ پر اور آپؒ کے رفقائے کار و نومسلموں پر مقدمات، زباں بندیوں اور قاتلانہ حملوں کے ذریعے انتقامی کارروائیوں کا سلسلہ شروع کر دیا اور بانیٔ اسلامؐ پر رکیک تر حملوں تک سے گریز نہ کیا خود حضرت مولانا اس کی روداد یوں بیان کرتے ہیں۔

"ہم نے اتحاد المسلمین کو ہندو مہاسبھا کے مقابلہ میں چھوڑ کر حیدرآباد میں مذہبی جلسے اسلامی شان والے شروع کر دیئے۔ اس کام کو روبکار لانے کے لئے مذہبی جوشیلے افراد کی یہ تجویز ہوئی کہ فقیر شانِ اسلام دکھانے کے لئے مسلمان شدہ ان بڑے بڑے گروؤں کا وفد اس شہر میں لائے

جن کے ہزار ہا مرید ہیں۔ اس کام کا جلسہ بہ صدارت حکیم مولانا سید محمد احسن صاحب بڈیوڑھی نواب کمال خاں صاحب ہوا۔ اور ان نو مسلم گروؤں کے وفد کی ورود کی تاریخ اور ضروری انتظامات و استقبال کا فیصلہ ہوا اور ایک اشتہار کا مسودہ بھی تیار ہوا اور ان گروؤں کے نام اس اشتہار میں درج کئے گئے جنکے استقبال کا سامان تھا اس اشتہار کے ذریعے سے استقبال کی شرکت کے لئے کل ہندو و مسلمانانِ بلدہ کو دعوت دی گئی تھی۔ غرض فقیر تاریخ مقررہ پر چالیس آدمیوں کے وفد کے ساتھ نام پلی اسٹیشن پر اترا۔ اس مقدس وفد کا استقبال رعایائے سرکار عالی نے بڑے تپاک سے کیا۔ بعض ٹیکسی موٹر والوں نے ٹیکسی موٹریں مفت کر دی تھیں۔ اللہ اکبر کے نعروں سے اسٹیشن گونج رہا تھا۔ ان مقدس گروؤں کے گلے میں پھولوں کے ہار کثرت سے ڈالے گئے۔ اسٹیشن کے باہر ان گروؤں کی موٹریں ٹھہرائی گئیں۔ چند منٹ کنٹری زبان میں اللہ والے پربھیار اینور چوکی مٹھ والے نے لیکچر دیا مخلوق کا اس قدر ہجوم تھا کہ موٹریں کا گذرنا مشکل ہو گیا تھا۔ یہ وفد اپنے مقررہ مقام پر کاچی گوڑہ پہنچا۔ حسب شائع شدہ پروگرام اس وفد کے وعظ شہر میں تین مقامات پر ہوئے۔

۱؎ بڈیوڑھی نواب ولی داد خاں صاحب بہادر

۲؎ بڈیوڑھی مولوی ہدایت محی الدین صاحب ناظم دار القضا

۳؎ بڈیوڑھی نواب بہادر یار جنگ بہادر

اس کے بعد شہر میں فقیر کے وعظوں کی عام دلچسپی ہوئی۔ رعایائے سرکار عالی نے پنڈالیں بھر کر فقیر کے وعظ کروائے۔ اس عظیم الشان دیندار تحریک کی کامیابی سے آریوں کے پیٹ میں چوہے دوڑنے لگے۔ ان کی بیقراری قابل دید تھی۔ فقیر کے مقابلے کے لئے شرتیا بھسٹر پنڈت ہندوستان

نقل اشتہار کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

براءۃ من اللہ و رسولہ الی الذین عاہدتم من المشرکین فسیحوا فی الارض اربعۃ اشہر و اعلموا انکم غیر معجزی اللہ و ان اللہ مخزی الکافرین و اذان من اللہ و رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریء من المشرکین ۔

دیندار انجمن کے زیر اہتمام

مقام جلسہ

آصف نگر حیدرآباد دکن

تاریخ جلسہ

[illegible]

مطابق [illegible]

دین اسلام کی روحانی طاقت کا حیرت انگیز روح پرور نظارہ زیر لواء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مختلف ذات کے سات سو مہمان سنتان مع پیشوایان

بقیادت حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ

جامعۃ المبلغین کا شاندار افتتاح بمقام خانقاہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم موقوعہ آصف نگر حیدرآباد دکن

الحمد للہ ۔ ہماری خوش قسمتی ہے وہ دن ہمارے جلسہ کے لئے نصیب ہوا ہے جس دن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورہ توبہ یعنی برات کی آیات دیکر مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو روانہ فرمایا تھا جن کو حضرت علی یوم الشہود یعنی کفار مکہ کے سامنے پڑھا سنایا اس سال حج اکبر تھا قدرت الٰہی سے اس سال بھی حج اکبر ہے حضرت امام ابن قیم اپنی کتاب زاد المعاد میں [illegible] ہیں یہ دن اس دن کے مطابق ہے جس کے بارے میں یوم الحج اور یوم القیامہ کہا گیا ہے ۔ یہ عید برات اپنے ساتھ عید مولود عیسیٰ السلام لائی ہے اور اس حج اکبر کے دن تمام ہندوؤں کے گھر میں بھی عید رہیگی کیونکہ وہ دن رام جی کی پیدائش کا ہے ۔ ان بشارات کی بنا پر پایہ تخت دکن میں بمقام آصف نگر خانقاہ سرور عالم میں برات کا جھنڈا بلند کیا جائے گا ۔ اس اعلان برات کے بعد دیندار انجمن سے انشاء اللہ تعالیٰ ملک ہند میں اتمام حجت کے لئے چار ماہ کے اندر مشورہ دیا ... اور دشمنوں کو وہ فدیہ ... جائیں گے ۔ اللہ جل شانہ نے مومنوں کی دعائیں سنکر اپنے حبیب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت میں آکر جس طرح خطہ عربستان سے کفر و ظلمات کو دور کردیا اسی طرح وہی ذات باری تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنکر غیرت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں آکر ہندوستان سے کفر و ضلالات کو دور کردے گا ۔ اس عید کی خوشی میں سرکار برطانیہ اور سرکار عالی نے ریلوں کے کرایہ میں رعایت رکھی ہے ۔ امید کہ قریب اور بعید کے بہی خواہان اسلام و ہندوستان شریک جلسہ ہو کر ثواب دارین حاصل کریں گے ۔ خاص طور پر باشندگان حیدرآباد سے التماس ہے کہ اس روح پرور حوصلہ افزا مقدس گروہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے مہمانوں کی میزبانی حیدرآباد کے شایان شان کر کے روح اسلام اور اخلاق اسلام کا بہترین ثبوت دیں گے ۔ اور جوق در جوق شریک جلسہ ہو کر رونق بڑھائینگے ۔ سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلہ پائیں گے ۔

چند ضروری ہدایات

ف ۱ ہمارے رضاکاروں کا ڈریس سبز عمامہ اور کاہو کا کرتہ رہے گا ۔ ف ۲ مہمانوں کے طعام و قیام کا انتظام کیا گیا ہے بستریں ساتھ لاتے وقت سردی کے موسم کا لحاظ رکھیں ۔ ف ۳ ڈلیگیٹس کی نشست محفوظ کیجائیگی جس کا ٹکٹ دو روپیہ ہے ۔ ف ۴ رجسٹر داخلہ ڈلیگیٹس ۲۲ ر دسمبر تک کھلا رہے گا ۔ ف ۵ دفتر انتظامی خانقاہ سرور عالم آصف نگر حیدرآباد میں رہے گا ۔ ف ۶ جملہ خط و کتابت و ارسال منی آرڈر مولوی سید غوث محی الدین صاحب منتظم جلسہ و سکریٹری استقبالیہ کمیٹی کے نام ہونی چاہیئے ۔

نوٹ :۔ جلسہ کے ایک ہفتہ قبل پروگرام شایع کیا جائے گا ۔

منجانب ممبران دیندار انجمن آصف نگر حیدرآباد دکن ۔

سے ٹوٹ پڑے اور اپنی تقریروں کا سلسلہ شروع کیا ایسا شدید مقابلہ کیا کہ پورے شہر میں کہرام مچا دیا اور جہاں فقیر کا پنڈال ڈالا جاتا اسی جگہ یہ آریہ پنڈال ڈالتے تھے۔ اس پنڈال میں ہی منگل دیو جیسے گندہ دہن لیکچراروں کو کھڑا کیا جاتا تھا۔ چند لیکچروں کے بعد ہی اس کی گندہ دہنی کی وجہ سے پکڑا گیا اور شہر بدر کیا گیا اس کے بعد آریوں کے گرو گھنٹال پنڈت رام چندر جی تشریف لائے۔ آدمی خواہ کتنا ہی بڑا ہو ذات کی بات کہاں جائے گی۔ اسلام کے بانی پر حملے اور قرآن کریم پر حملے شروع ہوئے۔ اس نے اعلان کیا کہ جو کام مولانا صدیق مسلمانوں میں یہاں کرنے آئے ہیں وہی کام میں ہندوؤں میں کرنے آیا ہوں۔

حالانکہ یہ نمائشی بات تھی۔ یہ پنڈت اور اس کے ساتھیوں نے فقیر کے خلاف بتیس اشتہار نکالے اور فقیر کو کھلے میدان میں مباحثے کے لئے بلایا۔ اعزاز و تقدس دینی کے لحاظ سے بازاری مذہبی دنگاہوں کو فقیر بالکل ناپسند کیا کرتے ہیں اس مباحثے کو فقیر نے مباہلہ سے بدل دیا جو انتہائی روحانیات کا مسئلہ ہے چونکہ پنڈت رام چندر جی آریوں کے گروؤں کا گرو ہے اس سے بڑا کوئی اور گرو نہیں ہے اس کی فتح و شکست کل قوم آریہ کی فتح و شکست ہے لہٰذا فقیر نے اس کو مقابلہ پر بلایا۔ فقیر کے اشتہار کی سرخی تھی۔

پنڈت رام چندر جی سے فیصلہ کن مضمون پر مباحثہ

اور اشتہار اس مضمون کا تھا

یہ مسلّمہ امر ہے کہ دین کسی کے گھر کا نہیں فطرت اللہ کی ایک ترتیب ہے جس کی پابندی سے انسان اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اس معاملے میں آریوں کا دعویٰ ہے کہ ان کا مذہب عالمگیر ہے اور مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اور آریوں کا دعویٰ ہے

کہ آریوں میں روحانیت ہے۔ مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ مسلمانوں میں روحانیت ہے۔ آریوں کا دعویٰ ہے کہ ان کی طرف اللہ ہے اور مسلمانوں کا دعویٰ ہے۔ مسلمانوں کی طرف اللہ ہے۔ ان تینوں دعووں کو لے کر آریہ میدان میں آجائیں۔ چونکہ فقیر اور رام چندر جی کی شہرت کی وجہ سے سمجھدار ہندو مسلمان کثرت سے جمع رہیں گے۔ ان تینوں دعووں کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اور اس طرح کہ ایک اسٹیج ہو۔ اس پر روزانہ تین گھنٹے تقاریر ہوں ہر مدعی روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ بولے گا۔ پہلے دن پنڈت رام چندر جی کی تقریر پہلی ہو تو دوسرے دن فقیر کی تقریر پہلی ہو۔ اسی طرح مسلسل ایک ماہ تقاریر چلیں۔ ان تقریروں میں ہر مقرر کے لئے لازم ہوگا کہ وہ بغیر کسی مذہب پر حملہ کئے ہوئے اپنے مذہب کو عالمگیر ثابت کرنے کے دلائل دیں اور اپنے مذہب کے روحانیات کے ثبوت کے لئے ہر جملہ اور ہر فقرے کے اظہار کے وقت دل ہی دل میں اس ذات اللہ سے اعانت چاہے جس کی صفت مقلب القلوب ہے۔ اور جس قدر اپنے مذہب کے بتائے ہوئے روحانیات کے جذبات ہیں وہ پورے پورے استعمال کریں۔ اور ہر مقرر اپنی اپنی تقریر کے وقت یہ کوشش کرے کہ سامنے بیٹھی ہوئی خدا کی مخلوق میرے دین میں آجائے یعنی پنڈت رام چندر جی روحانیات کا پورا زور لگا کر یہ کوشش کریں کہ سامنے بیٹھے ہوئے مسلمان آریہ بن جائیں۔ فقیر روحانیات اسلام کا زور لگا کر یہ کوشش کرے گا کہ سامنے بیٹھے ہوئے ہندو مسلمان ہو جائیں۔

میں علیٰ بصیرت کہتا ہوں کہ وہ اپنے دین کا غیور خدا ایک ماہ کے بعد خود کو بتائے گا کہ وہ کس طرف ہے۔ اس اشتہار کو اس زمانہ

پنڈت رام چندر جی کو دلّی میں دیئے گئے دوسرے چیلنج کے اشتہار کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی

مولانا صدّیق دیندار چن بسویشور مشہور مبلّغ اسلام دہلی میں

مولانا موصوف دکن چھوڑ کر جو دہلی آئے ہیں اسکی داستان سننا چاہیں تو ہماری انجمن کی گیارہ سالہ سرگذشت ملاحظہ فرمائیں۔ مختصر یہ کہ ہماری انجمن گیارہ سال سے دکن میں تبلیغی کام کر رہی ہے۔ ہماری کامیابی نے آریہ سماج کے ممبروں میں ہل چل ڈالدیا جسکی وجہ سے ہماری بیخ کنی میں وہ لوگ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ان کی ان کوششوں سے جب ان کو کوئی فائدہ نظر نہیں آیا تو ہماری تحریک کو دکن میں بند کرنے کے خیال سے دکن کی گورنمنٹوں کی پابوسی شروع کی چنانچہ انہوں نے دھاڑوار گورنمنٹ کے ہاتھ پاؤں پڑ کے ہمارے وعظ بند کرا دیئے اور علاقہ میسور میں ہمارے خلاف ایسا فساد مچایا جسکی وجہ سے میسور گورنمنٹ ہمارے وعظیں بند کرنے کیلئے مجبور ہو گئی۔ نظام گورنمنٹ میں چار سال کے مختلف بیچ و تاب کے بعد آریہ سماجیوں نے کھلے طور پر یہ ڈھنڈورا دیا کہ نظام گورنمنٹ ہم آریہ سماجیوں کی کمیٹیاں توڑتی ہے کانفرنس ہونے نہیں دیتی اور ہمارے لیڈر یکے بعد دیگرے شہر بدر کئے جاتے ہیں اور مولانا صدیق دیندار کو سرکار ہر طرح سے سہولتیں بہم پہونچا رہی ہے اگر معاذ اول ہی سرکار اس دیندار کی تحریک کا سر کچل دیتی تو ہم اس سرکار میں یہ گڑبڑ نہیں کرتے۔

آریوں کے انہیں واویلوں کی وجہ سے سرکار نظام میں بھی ہماری زبان بندیاں ہوئیں۔ لہذا اب ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ آریوں کے مرکز یعنی دہلی میں ہم اپنا مرکز بنائیں۔ دیکھیں کہ یہ لوگ یہاں کی سرکار میں کیا رونا روتے ہیں۔ اسکے بعد جو ہونا ہے وہ ہوگا۔ اب ہم آریوں کو میدان میں اسی طرح بلاتے ہیں جیسا کہ ہم نے حیدرآباد دکن میں بلایا تھا۔ وہاں آریوں کے لیڈر پنڈت رامچندر جی اس چیلنج پر میدان میں نہیں آئے مختلف حیلوں سے گریز کا راستہ نکالا تھا۔ اب وہ حیدرآباد سے شہر بدر ہو کر یہاں آئے ہیں اور ہم بھی ان کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں پہونچے ہیں بفضلہ تعالیٰ دہلی میدان حق و باطل کے فرقان کیلئے نہایت ہی موزوں ہے۔ لہذا اب ہم وہی اشتہار حیدرآباد والا پیش کرتے ہیں جسکی سرخی یہ ہے۔

پنڈت رامچندر جی سے پہلا مضمون پر مباحثہ

اس اشتہار میں وہی شرائط مباحثہ رہیں گے جو حیدرآباد کے اشتہار میں تھے:۔

(۱) اے آریو! تم کو دعویٰ ہے کہ اللہ تمہارے ساتھ ہے اور برخلاف اسکے ہم مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے

(۲) تمہارا دعویٰ ہے کہ روحانیت تم میں ہے برخلاف اسکے ہم مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ روحانیت ہم میں ہے۔

(۳) تمہارا دعویٰ ہے کہ ویدک مذہب عالمگیر مذہب ہے۔ برخلاف اسکے ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔

ان دعاوی کا ثبوت اس طرح ہوگا کہ ایک ماہ مسلسل ایک جلسہ میں جو روزانہ تین گھنٹہ تقریروں کے تقدیم و تاخیر کے ساتھ ہوتا رہیگا یعنی ایک دن پنڈت جی کی پہلی تقریر ہوگی تو دوسرے دن مولانا صاحب کی پہلی تقریر ہوگی جسمیں ہندو اور مسلمان شریک رہینگے۔ پنڈت رامچندر جی اپنے آریہ مذہب عالمگیر ہونے کے دلائل بغیر کسی مذہب پر حملہ کئے کے ہر روز ڈیڑھ گھنٹہ دینگے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی روحانیت کا ایسا زور لگائینگے کہ جس روحانی زور کی وجہ سے مسلمان حاضرین مجلس آریہ بن جائیں اور اسی اسٹیج پر حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور اسلام عالمگیر ہونے کے دلائل ڈیڑھ گھنٹہ بغیر کسی مذہب پر حملہ کئے کے دینگے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی روحانیت اسلام کا اس طرح زور لگائینگے کہ غیر مسلم حاضرین مجلس مسلمان ہو جائیں چونکہ اللہ کی صفت قوی اور عزیز ہے۔ ایک ماہ کے بعد اسی وقت یا کسی وقت بصورت کامیابی اللہ کدھر ہے نظر آ جائے گا۔ ۱۳ فروری ۱۹۳۵ء

منجانب

سیّد قاسم سکریٹری دیندار انجمن آصف نگر حیدرآباد دکن۔ حال مقیم دہلی۔

نوٹ:۔ بتاریخ ۱۵ فروری مطابق ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ بروز جمعہ بعد نماز مولانا موصوف جامع مسجد دہلی میں وعظ فرمائینگے۔ امید کہ جمیع مسلمانان دہلی شریک مجلس وعظ ہو کر مولانا موصوف کی پرجوش پنجابی تقریر سنکر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(مطبوعہ محبوب المطابع برقی پریس دہلی)

میں اخبار "رہبر دکن" نے بھی شائع کیا تھا۔ یہ وہ مسئلہ روحانیات تھا کہ جس کو دیکھ کر وہ بازاری تماشہ کرنے والے پنڈت جی پر موت آگئی۔"

(روحانیات اسلام اور آریہ سماج تحریک صہ ۱۴۱، ۱۴۳)

اس طرح پنڈت جی بہانہ بازی کرتے ہوئے اس مباہلہ میں شریک نہ ہوئے اور راہ فرار اختیار کی۔

دوسرا چیلنج

حضرت مولاناؒ نے پنڈت جی کے راہ فرار اختیار کرنے کے بعد بھی دلّی تک اس کا پیچھا کیا اور دوسرا چیلنج دلّی میں پہنچ کر دیا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ پنڈت رام چندر کے وطن دہلی پہنچوں اور یہی اشتہار فیصلہ کن مضمون پر مباحثہ والا پوری طاقت سے پیش کروں چنانچہ یہی ہوا فقیر دہلی پہنچا۔ اور مندرجہ بالا مضمون کا اشتہار نکالا۔ اور روحانیت سے مقابلہ کرنے کے لئے بلایا وہاں بھی یہ رام چندر جی نے منہ چھپایا ہمارے لوگوں نے اس کے مکان[1] پہنچ کر اشتہار پہنچایا تھا۔"

(روحانیات اسلام اور آریہ سماج تحریک صہ ۱۵۰، ۱۵۱)

اس دوسرے چیلنج کے باوجود رام چندر جی مقابلے پر نہ آئے اور میدان چھوڑ گئے اس طرح اللہ تعالیٰ نے بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان نصرت بالرعب کا عملی مظاہرہ فرما کر اس خادم خاتم النبیین کی لاج رکھ لی۔

---

[1] اس کے گھر پر بھی اشتہار چسپاں کیا گیا تھا۔

پنڈت پرمانند کی زہرافشانی کا جواب

حضرت صاحب قبلہ عالمؒ نے پنڈت پرمانند کی اسلام کے کامل نہ ہونے کی شر انگیز تقریر کا دنداں شکن جواب دیا جس کی وجہ سے وہ بھی میدان سے بھاگ نکلا۔ ہم اس تقریر کا جواب من وعن شائع کر رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہٖ الکریم

آج بتاریخ ۱۵ اراردی بہشت ۱۳۴۷ف۔ رہبر دکن میں پنڈت پرمانند کی ایک تقریر جو حیدرآباد میں ہوئی، کا اقتباس دیکھ کر حیرت پہ حیرت ہوئی۔ حیرت اس وجہ سے کہ ایسے مشہور اور نامور پنڈت کیسے سخت مغالطہ میں پڑے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اسلام ہندو دھرم کا ایک جز ہے۔ واقعی مذہب کے تعصّب کی پٹی حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ دنیا جن چیزوں کو آنکھوں سے دیکھ رہی ہو اپنی آنکھوں کی پٹی کی وجہ سے ہر بات کی نفی کہہ دینے سے نفی ثابت نہیں ہوتی۔ میں ان کو سوال کی طلب کی غرض سے یہ پوچھتا ہوں کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ ہندو دھرم بھی کوئی دھرم ہے۔ اگر وہ ثابت کر دیں کہ ہندو ایک دھرم ہے تو اس کے بعد اس کا جز جو اسلام ان کے خیال کے موافق دکھایا جاتا ہے اس کے سننے کے لئے تیار ہوں۔ جب دنیا میں ہندو دھرم ہی کوئی چیز نہیں ہے تو کسی مذہب کو اس کا جز کہہ دینا گویا ایک ایسی بے معنی چیز ہے جس کی کوئی بنیاد

نہیں۔ یہ غریب پنڈت جی مذہبی مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ میرا فرض ہے کہ میں اس مغالطہ کو دور کر کے صراط مستقیم کی طرف پنڈت جی کی توجہ مبذول کراؤں۔

پنڈت جی کو معلوم ہے کہ دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں وہ اپنی اپنی کم از کم ایک ایک کتاب رکھتے ہیں اور ان کتابوں میں ان مذاہب کے نام موجود ہیں جس کی بنا پر وہ اپنے مذہب کو لے چل رہے ہیں مگر یہ عجیب بات ہے کہ ہندو　　قومیت کے نام کو مذہب بنایا ہے۔

ہندو دھرم کی نہ دنیا میں کوئی کتاب ہے جس میں ہندو دھرم کا کوئی لفظ موجود ہو۔ اس مسئلہ کو صاف کرنے کے لئے میں ہر ایک مذہب کو اس کی مذہبی کتاب میں بتانے کو تیار ہوں۔ مثلاً ایک جماعت اپنے مذہب کا نام اسلام رکھتی ہے وہ جماعت اپنی کتاب میں ”انّ الدّین عند اللہِ الاسلام“[1] کا جملہ بتانے کو تیار ہے اور ایک جماعت جو خود کو کرسچین کہتی ہے لفظ کرائسٹ اپنی کتاب میں بتانے کو تیار ہے اور ایک جماعت جو خود کو برہمن کہتی ہے وہ اپنی کتاب میں لفظ برہمن بتانے کو تیار ہے وقس علیٰ ہذا۔ برخلاف اس کے پنڈت جی اور پنڈت جی کی جماعت والے اگر خود کو ہندو کہتے ہیں جس کا دائرہ ان کے خیال میں ہندوستان کی غیر مسلم جماعت کی حد تک ہے۔

ان مذاہب والوں کے کل کتب صرف چار وید چھ شاستر اٹھارہ پران ہیں میں یقین کرتا ہوں کہ پنڈت جی کا بھی یہی کہنا ہوگا کہ ہندو دھرم کا تصور ان اٹھائیس کتب پر ہی منحصر ہے۔ تو میں ان سے پوچھتا ہوں چونکہ ہر دھرم کی جماعت والے اپنے دھرم کا نام اپنی کتاب سے بتانے کو تیار ہیں تو پنڈت جی کو لازم ہوگا کہ ہندو دھرم کا نام چار وید چھ شاستر اٹھارہ پران سے بتا دیں کہ لفظ ہندو کا خروج کس زبان کے الفاظ سے ہوا؟ اور اس کی تسمیہ خوانی کرنے والے کون ہیں؟ ان کا پتہ بتا دیں۔

---

[1] اللہ کے نزدیک جو دین ہے وہ اسلام ہے۔

جب مسلمان اسلام کا علم لے کر عربستان سے ایران، ایران سے ترکستان، ترکستان سے افغانستان پہنچے اور جب ہندوستان پر حملہ کرنا چاہا تو بجز چند جواں مرد افراد کے، جن کو راجپوت یا چھتری کہتے ہیں سب کو غلامانہ حیثیت میں پایا تب انھوں نے اس ہندوستان کے رہنے والوں کا نام ہندو رکھا اب جب ہندوستان کے مسلمان مکہ معظمہ حج کو جاتے ہیں تو ہم مسلمانوں کو وہاں کے لوگ ہندو ہی کہتے ہیں۔ یہ میری تشریح نہیں بلکہ آریہ سماجیوں کی تشریح ہے۔ تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندو ایک مخلوق کی جغرافیانہ حالت کا نام ہے۔ جیسا افغانستان کے رہنے والوں کو افغانی اور عربستان کے رہنے والے کو عرب وغیرہ کہتے ہیں۔ چونکہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ورود کے بعد میں یہاں کے رہنے والوں کے نسبت عام طور یہ لفظ (ہندو) استعمال کیا جاتا رہا۔ ایسے زمانے میں تیسری ایک قوم ہندوستان کی فاتح ہوئی اس نے اپنی سیاسی ضروریات کی اجراء کی غرض سے یہ دو نام ہندو اور مسلمان انتخاب کئے۔ اس کا چرچہ اس قدر ہوا کہ ہندوستان کے تقریباً تمام ریلوے اسٹیشنوں پر ہندو مسلمان پانی۔ ہندو مسلمان ہوٹل کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔

ہندو مسلمان فسادات نے اس مسئلہ کو جلا دی۔ بعض چالاک افراد نے اس کو پارٹی فیلنگ کر کے جذبات پیدا کرنے کا آلہ بنایا ہے اور ان میں اکثر ایسے ہیں جو الفاظ میں سیاست کے فائدے دیکھ کر اس کی تشہیر بکثرت کرنے لگ گئے جس کی زد میں ہمارے بھولے پنڈت پرمانند جیسے لوگ بھی آگئے۔ وہ اپنی صاف دلی سے حیدرآباد جیسے علم والے شہر میں آکر کہتے ہیں کہ ہندو دھرم ہے اور اسلام اس کا جز ہے۔ مجھے امید ہے کہ پنڈت جی اپنے اس مغالطے سے آگاہ ہو گئے ہوں گے اور آئندہ ایسا جملہ عمر بھر کبھی استعمال نہیں کریں گے۔

اپنی تقریر میں پنڈت جی نے اور ایک فاش غلطی کی ہے اپنے دھرم کو آریہ دھرم کہنے کی بجائے ویدک دھرم کہدیا ہے۔ گھر کا آدمی کہدینے سے مفہوم ادا نہیں ہوتا بلکہ

نام بتانا پڑیگا۔ جیسے قرآن کہدیں تو تشفی نہیں ہوتی بلکہ اس کا نام جو اسلام ہے وہ بتانا پڑیگا۔ اسی طرح انجیل کا دھرم کہنا تشفی کا باعث نہیں بلکہ عیسائیت کہنا پڑے گا۔ اسی طرح پنڈت جی کو ابھی مذہبی اصطلاح معلوم کرنے کیلئے تعلیم کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اگر پنڈت جی بجائے اس فقرے کے ,, ہندو دھرم ہے اور اسلام اس کا جز ہے ،، یہ کہتے کہ ,, آریہ ایک دھرم ہے اور اسلام اس کا ایک جز ہے ،، تو ہم اس کا جواب دینے کو تیار ہوتے۔ کیونکہ ایک جماعت جو خود کو آریہ کہتی ہے خود کو اس نام سے موسوم کرنے پر حق پر ہے کیونکہ ان کی کتب میں جو چار وید ہیں ان میں آریہ کا لفظ موجود ہے۔ اگر پنڈت جی مغالطہ سے درست ہو کر یہ کہتے کہ ان کے ہندو دھرم سے مراد آریہ مذہب ہے تو ان کو زعم میں دنیا کے سامنے یہ پیش کرنا چاہیے کہ ,, آریہ مذہب ایک مذہب ہے اور اس کے اجزاء مذاہب عالم ہیں منجملہ ان کے اسلام بھی ایک جز ہے" تو اس کے جواب میں میں نے پنڈت رام چندر دہلوی کو یہ کہا تھا کہ ایک مہینہ تک ایک اسٹیج پر روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ تک وہ تقریر کریں اور ڈیڑھ گھنٹہ میں تقریر کروں گا جس میں ہر حقیقت سے یہ بتاؤں گا کہ اسلام ایک کامل مذہب ہے اور مذاہب عالم سب ناقص ہیں یا بہ الفاظ دیگر ,, اسلام ایک دھرم ہے کل مذاہب اس کے اجزا ہیں ،، اس مسئلہ کو ہم ممبران دیندار انجمن آصف نگر حیدرآباد دکن نے ہندوستان کے ہر گوشہ میں پہنچایا۔ اور دہلی میں پہنچ کر پنڈت رام چندر جی کا دروازہ اس مسئلہ کے فیصلے کے لئے کھٹکھٹایا جس طرح وہ حیدرآباد میں گریز کئے تھے دہلی میں بھی اسی طرح گریز کئے اور اس طرح صرف دعوے کی حد تک جس طرح پنڈت پرمانند جی نے کہہ دیا ہے ہم نے چھوڑا نہیں بلکہ ہر حیثیت سے اس کا ثبوت ہر میدان میں دیا ہے۔

اب بھی ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ اسلام ایمانیات اور عملیات میں مذاہب عالم کا جامع ہے۔ ہمارے پاس اس کے صدہا دلائل ہیں مثلاً اسلام نے وہ ایمان پیش کیا جس میں تمام اقوام عالم کے ایمانیات کا مجموعہ ہے جیسا کہ فرمایا قولوا آمنا

باللہِ الخ

اسلام نے ایمانیات میں اللہ پاک کے اسم ذات کو پیش کرتے ہوئے وما انزِلَ علینا میں وہ ذات کے مظہر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو پیش کیا ہے اس کے بعد صفات کے مظہر چند اسماء ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ مثال کے طور پر کہہ کر مجموعی حیثیت والنبیون من ربھم کہہ دیا۔

پنڈت جی کو اس بات کی حیرت ہے کہ دائرۂ اسلام میں محمد رسول اللہ کیا ہے، نجات کے لئے لا الٰہ الا اللہ کیوں کافی نہیں ہے۔

چونکہ ایمان کی حقیقت انسان کے حرکات سے ظاہر ہوتی ہے اس وجہ سے اس حرکات والے وجود پہ ایمان لانا گویا اللہ پر ایمان لانا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اقوام عالم کے ہادیوں کو اسلام نے اپنے ایمان کا ایک جز بنالیا اس لحاظ سے ہر مذہب کا ایمان اسلام کے ایمانیات کا ایک جز ہے۔ اس اسلام کے ایمانی متعلقات دینی بہ نسبت بالمقابل دیگر مذاہب کے ایمانی متعلقات کے کامل حیثیت رکھتے ہیں۔

عملیات میں مختصر یہ کہ اللہ کی عبادت کرنا ہر مذہب میں ہے۔ اسلام کی عبادت جو نماز ہے وہ کل مذاہب کے عبادات کی جامع ہے۔۔ اگر عیسائی رکوع کرتے ہیں وہ رکوع اسلام کی نماز میں ہے اگر یہودی یا دیگر اقوام سجدہ کرتے ہیں تو وہ اسلام کی نماز میں موجود ہے۔ اگر کوئی پارسی یا جینی اللہ کی عبادت کھڑا ہو کر کرتا ہے تو وہ اسلام کی نماز قیام میں ہے۔ اگر کوئی لنگایت یا آریہ سماجی بیٹھے ہوئے عبادت کرتا ہے تو وہ بھی اسلام کی نماز میں موجود ہے۔ عبادت میں جس قدر اقوام جو کچھ پڑھتے ہیں وہ ایک اسلام کی نماز میں تلاوت سورۂ فاتحہ میں موجود ہے۔ اگر ایک تتوو چاری اپنے مراقبہ میں نفی کے مقام پر آکر " آہم برہم اسمی " یعنی میں رحمٰن ہوں کا نعرہ بلند کرتا ہے تو ایک مسلمان اپنی التحیات میں لا الٰہ کے مشہودات سے اپنی بصیرت کو پھیر کر الا اللہ۔ ذات واجب الوجود میں ظاہر ہوتا ہے۔ ذات کی

صفت رحمٰن ہے جو ذات کی جز ہے پھر اگر کوئی پر تتوو چاری اپنے مراقبہ میں " ادم سوہم " یعنی میں مالک ہوں کہتا ہے تو یہ بھی ذات اللہ کا ایک جز ہے یعنی وہ انسان یہاں تک نہیں پہنچ سکا جو ذات واجب الوجود میں ظاہر ہو۔

پنڈت جی کے چاروں وید قرآن کریم کے اجزا ہیں کیونکہ جب قرآن کریم شروع ہوتا ہے تو ذات سے شروع ہوتا ہے اور اس کے کل صفات کے کمالات اس میں موجود ہیں اور ویدوں میں جس قدر یہ نام ہیں وہ اللہ کی صفات ہیں اس کے اجزا ہیں ذات کا نام نہیں۔

اسلام کا مصلّٰی اقوام عالم کے مصلّوں کا جامع ہے یعنی دوسرے الفاظ میں اقوام عالم کے مصلّے اسلام کے مصلّے کا جز ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اقوام عالم اپنی چار دیواری کے باہر نکل کر اپنے پیروؤں کے لئے اپنی عبادت کو ادا کرنا اپنے مذہب کے اصول کے خلاف سمجھتے ہیں۔ برخلاف اس کے اسلام نے اپنے پیروؤں کے لئے کل روئے زمین کو مصلّٰی بنادیا۔ یوں تو اسلام کے مذہب کا ہر جز بالمقابل مذاہب عالم کے ہر جز کے کامل حیثیت رکھتا ہے جب مقابلہ ہوگا تو انشاء اللہ دکھایا جائے گا۔ اب میں صرف ایک بات کہہ کر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں وہ یہ کہ اسلام ہی ایک دھرم ہے اور دیگر دھرم اس کے اجزا ہیں اس کا ثبوت قرآن کریم جو اسلام کا دستور العمل ہے اس کے وجود سے بیّن طور پر ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ کہ ہر مذہب والے کو اجازت ہے وہ اپنے طور پر خوب غور و خوض کر کے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر کم از کم پچاس پچاس اپنے مذاہب کی خوبیاں ایک جگہ جمع کر دیں اور ایک ایک کر کے ہر مذہب والا نمبر وار ہمارے سامنے پیش کرے ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ قرآن کریم ان خوبیوں میں سے کسی خوبی کو بھی نہیں چھوڑے گا ہر ایک کو اپنے اندر سے بتائے گا۔

اس کا امتحان کئی مواقع پر ہو چکا ہے اب بھی ہم امتحان کے لئے تیار ہیں برخلاف اس کے اپنی اپنی مستند کتابیں لے کر بیٹھ جائیں ہم متعدد آیات قرآن کریم

سے پیش کریں گے تو کل مذاہب کی کتابوں میں سے کوئی کتاب ایسی نہیں ہوگی جو مخصوص ان مکمل حیثیت رکھنے والی آیات کو اپنے اندر رتبا سکے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کامل وجود ہر وقت اپنے اندر فطرتاً چند خصوصیات کا اظہار اپنے آپ کرتا ہے اور اس کے اجزائی حیثیت رکھنے والے وجود میں اس کا فقدان ہونا ضروری ہے مثلاً انسان کائنات عالم میں ایک کامل وجود ہے اس میں بعض ایسی خصوصیات نظر آتی ہیں کہ کائنات عالم کی کسی مخلوق میں نہیں دکھتیں۔ مثلاً انسان میں اعلیٰ ہستی کی تلاش ہے جس کی وجہ سے انسان ایک پتھر، جھاڑ، دریا یا انسان کے سامنے سر جھکاتا ہے یہ بات کسی جانور میں نہیں پائی جاتی اس فلسفیانہ حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہنے کی جرأت ہے کہ قرآن کریم کی خصوصیات دنیا کی کسی مذہبی کتب میں نہیں پائی جاتیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ,, اسلام ایک دھرم ہے اور دیگر ادیان اس کے اجزا ہیں۔

فقط

صدیق دیندار چن بسواایشور ''

گاندھی جی کو دعوتِ اسلام

حضرت مولانا سید صدیق دیندار صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز نے گاندھی جی سے ملاقات فرماکر انھیں وعید کی کہ حکومت کی ہوس میں چرخہ چلانے سے جیون برباد ہو جاتا ہے کیونکہ ملک و وطن کی عصبیت کا انجام جہنم ہے۔

گاندھی جی سے پہلی ملاقات:

اپریل ۱۹۲۸ء میں گاندھی جی اپنی صحت یابی کے لئے نندی ہلز (میسور) آئے تو حضرت مولاناؒ ۲۷ر اپریل کو نندی ہلز پہنچے اور گاندھی جی سے ملاقات فرمائی جس کی تفصیل اخبار ,, دیندار ،، میں شائع ہوئی جو درج ذیل ہے:

,, گاندھی جی! آپ سے میں ہندوستان کے امن کے مسئلے پر کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں چونکہ اس وقت آپ کی صحت اچھی نہیں ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ بعد صحت جب آپ بنگلور تشریف لائیں گے تو مذکورہ مضمون پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

گاندھی جی نے اقرار کیا اور مطابق اقرار کے جب وہ بنگلور آئے تو حضرت مولانا بنگلور پہنچے اور حسب ذیل گفتگو ہوئی

مولانا:۔ گاندھی جی کیا آپ یہ چرخا چلاکر ہندوستان کے لوگوں کے لئے غذا مہیا کردینے ہی میں اپنی نجات سمجھتے ہیں

گاندھی جی:۔ ہاں کیوں نہیں۔ یہ پروپ کاری کام ہے اسی میں میں اپنی

ے دوسروں پر احسان۔ خدمتِ خلق

نجات سمجھتا ہوں

مولانا:۔ جہاں تک میں نے انسان کی خلقت پر غور کیا ہے، مجھے آپ کے کام سے انسان کی خلقت کی غرض پوری ہوتی ہوئی نظر نہیں آتی

گاندھی جی:۔ وہ کیسے؟

مولانا:۔ ایک انسان اپنے بیوی بچوں کی پرورش کی فکر کو اپنا نصب العین بنا کر اس میں کامیاب ہو کر مر جاتا ہے۔ ایک گاؤں کا پٹیل "گاؤں والے کیا کھائیں گے اور کیا پئیں گے" اور ایک محب وطن ملک والے کیا کھائیں گے اور کیا پئیں گے اسی فکر میں مر جاتا ہے تو کیا ایسے لوگوں کو نجات حاصل ہو جاتی ہے، ہرگز نہیں کیونکہ یہ کام تو چرندے اور پرندے بھی کرتے ہیں۔ اگر ہماری زندگی کا دارومدار اسی دنیاوی پرورش پر رہا تو ہم نے ان جانوروں سے بڑھ کر کیا کام کیا! حالانکہ انسان کا وجود اس سے بالاتر ہے

گاندھی جی! ہم دیکھتے ہیں کہ ایک چڑیا جو اپنے ساتھی دیگر پرندوں کو چھوڑ کر ہمارے بنائے ہوئے گھر میں آکر اپنا گھر بناتی ہے۔ جیسے اس کی جاگیر ہے۔ اور پرندوں کی طرح یہ بھی جنگل یا کھنڈر میں اپنا گھر کیوں نہیں بناتی اس میں ایک حقیقت پوشیدہ ہے کہ یہ پرندہ ہم کو تعلیم دینے آیا ہے کہ اے انسان تو جو کام کر رہا ہے یعنی اپنے بچوں کو پال رہا ہے وہ مجھ سے بڑھ کر کام نہیں کر رہا ہے۔ اسی طرح مرغی اور مرغ کو دیکھو حالانکہ اس کے "ہم جوڑ" پرندے ہمارے مکانوں سے دور زندگی بسر کرتے ہیں مگر یہ مرغی اور مرغ ہمارے گھر میں گھس گئے ہیں وجہ یہ ہے کہ یہ مخلوق ہماری تعلیم کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے متقرر کئے گئے ہیں۔ مرغ جب دانہ چگ رہا ہو اور اسے اتفاق سے مرغی نظر آجائے تو دانہ

اس کے حلق میں نہیں اترتا۔ اپنی بولی میں مرغی کو بلا کر وہ دانہ اس کے سامنے رکھ دیتا ہے اور خود اغماض کرتا ہے حالانکہ بعض دفعہ اس مرغ کے پیٹ میں کچھ نہیں ہوتا مگر مرغی کو دیکھنے کے بعد اس کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ کوئی غذا مرغی کو بغیر دیئے کھائے۔ یہ ہمارے لئے سبق اس بات کا ہے کہ جس نے دسترخوان پر خوب پیٹ بھر کے کھا کے، جھوٹا جھاٹا اپنی بیوی بچوں کو کھلایا۔ اس نے مرغ کے مقابلے میں کچھ نہیں کیا۔ اسی طرح ایک انسان اپنے بیوی بچوں کو پال کر یا ایک گاؤں یا ایک ملک کے انسانوں کے کھانے پینے کا انتظام کر کے گذر جائے تو کیا اس کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ اس نے انسان کے کرنے کا کام کیا۔ نہیں اس نے تو حیوانی حصہ کا کمزور طریقے سے حق ادا کیا۔ اگر وہ شخص اپنی نجات اسی میں سمجھتا ہے تو نادان ہے حقیقت سے بے بہرہ ہے۔ گاندھی جی! ہندوستان کے رشیوں منیوں کو دیکھئے وہ بھی کبھی دیش ابھیمانی (ملکی تعصب کے طرفدار) ہو کر نہیں مرے اپنے گھر کا ابھیمان (طرفداری) حیوانی صفت ہے کوئی انسانی کمال نہیں۔ اگر اس میں کمال حاصل ہوتا ہوتا تو انگلینڈ والوں کو سب سے پہلے کمال حاصل ہوتا کیونکہ ان میں جس قدر انگلینڈ کے خادم یا محب وطن ہیں دنیا میں کوئی ویسی نظیر نہیں بتا سکتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انگلینڈ والوں میں اب تک ایک بھی روحانی آدمی سادھو یا ولی پیدا نہیں ہوا۔ آپ نے اپنے رشیوں اور منیوں کی اتباع چھوڑ دی ان دنیا داروں کی زد میں آگئے۔ فقیر کا کام ہے کہ آپ کو اس غلطی سے ہٹانے کی کوشش کرے۔ ہندوستان کے بزرگوں نے لکھا ہے:

آپ دَرِیَہْنَم دَشَنَم رَکھشیت۔ دارانہ رکھشیت دھنے رَپی

آتمنم شتتم رکھشیت۔ دارہارپی وہینیے رپی
(منوسمرتی ادھیائے ۷ شلوک ۲۱۳)

یعنی انسان آفتیں اٹھاکر دھن مال جمع کرتا ہے اور اس مال کو اپنے مکان (بیوی بچّوں) پر خرچ کرتا ہے لیکن جو شخص "آتم گنانی" (عارف روحانی) ہے وہ آتما کے رکھشا (حفاظت) ہیں ان دونوں (ملک مکان اور مال و دولت) کو لٹادیتا ہے۔ یہی بات قرآن کریم میں ہے۔ لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا ممّا تحبّون ۝ $\frac{۳}{۹۲}$[1]

انسانی کمال حاصل کئے ہوئے لوگ ان دکھ دینے والے ابھیمانوں (طرفداروں) سے نفرت رکھتے ہیں۔ مثلاً شنکر آچاریہ جی نے فرمایا ہے

جاتی، نیتی، کُل، گوتر دورگم دیش دیش بھاشا، ابھیمان درجتم

یعنی ذات پات قومیت، حسب ونسب کے بندھنوں سے دور ہوں اور دیش کی طرفداری یا لباس یا زبان کی طرفداری میرا مسلک نہیں ہے یہ کل دکھ دینے والے ہیں۔ دکھ والا نجات نہیں پاسکتا۔ اور یوں دکھ اٹھانا انسانی کمال نہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو کئی کروڑ انسان خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں ان کی انجیل میں لکھا ہے

کہ مسیح نے ایک دن اپنے حواریوں میں بیٹھ کر ارشاد فرمایا کہ "اے حواریو! کیا تم اس فکر میں ہو کہ ہم کیا کھائیں گے اور کیا پئیں گے اور کیا پہنیں گے؟ یہ فکر تو غیر قوموں کا کام ہے۔ تمہارا آسمانی باپ بہتر جانتا ہے کہ تم سب ان چیزوں کے محتاج ہو۔ اس کا نام دنیا میں بلند کرنے کی کوشش میں لگے رہو وہ تمام چیزیں فراہم کردے گا۔ اس جگہ عیسیٰ علیہ السلام نے صاف کہہ

---

[1] جب تک تم ان چیزوں کو جو تمہیں عزیز ہیں (راہ خدا میں) صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کرسکو گے۔

دیا ہے کہ کھانے پینے کی فکر کرنا غیر قوموں (یعنی کافروں) کا کام ہے یہی بات ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں دیکھتے ہیں۔

گاندھی جی! آپ نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری پڑھی ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر میں کبھی چپہ بھر زمین کی خواہش نہیں کی۔ آپؐ نے بادشاہوں کو خطوط لکھے اور کہا کہ میں بادشاہت چھیننے نہیں آیا ہوں۔ میری بادشاہت آسمانی ہے۔ تمہارے تزکیۂ نفس کے لئے آیا ہوں۔ اسلام قبول کرلو تو تم کو اللہ بہت برکت دے گا اگر انکار کرو گے تو تمہاری رعایا کے انکار کا عذاب بھی تمہاری گردن پر ہوگا۔

قرآن کریم بھی اس بات کا گواہ ہے ارشاد فرماتا ہے

وما خلقت الجن والانس الّا لیعبدون ۝ ما آرید منھم من رّزق وّما آرید ان یطعمون ۝ انّ اللہ ھو الرّزّاق ذو القوّۃ المتین ۝ $\frac{۵۱}{۵۸}$

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جن وانس کو جو پیدا کیا اس کی غرض سوائے عبادت کے کچھ نہیں وہ عبادت عبادت کلّی ہے یعنی خود کا تزکیۂ نفس کرکے دوسروں کا تزکیۂ نفس کریں۔ اور فرماتا ہے کہ "میرا ارادہ اس خلقت انسان سے یہ نہیں کہ وہ کھاپی کر مر جائے اور نہ میرا یہ ارادہ ہے کہ وہ مجھ کو یعنی بھوکوں اور مسکینوں کو کھانا کھلاکر اپنا کام ختم ہوا سمجھ کر مر جائے۔ فرماتا ہے " انسان یاد رکھے کہ وہ جو کچھ کھلاتا ہے اس نے اس کا ایک دانہ بھی نہیں بنایا اور نہ کوئی شخص انسان کی رزّاقیت کا محتاج ہے۔

اللہ تعالیٰ صاحبِ قوّت ہے۔ اور ساتھ ہی متین ہے۔ اس صورت میں وہی رزّاق ہے"۔ غرض گاندھی جی! یہ کتب سماویہ کی تعلیم اور اللہ والوں کی مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ انسانی کمال یہ نہیں ہے کہ اپنے

یا غیر کے کھانے پینے کی فکر میں مرجائے۔ فقیر جہاں تک غور کر رہا ہے آپ کا یہ چرخہ اور یہ ہندوستان کے باشندوں کے کھانے پینے کی دھن آپ کو نجات نہیں دلا سکتی۔ جس کے جذبات جس قسم کے ہوں گے اسی میں اس کا حشر ہوگا۔ ہمارے دل میں "آتما رکھشا"۔ (روحانی حفاظت) کا خیال ہونا چاہیئے۔ یعنی ہمیں ہمیشہ مومن متقی کے دل میں بیٹھے رہنا چاہیئے اور ہمارا دل اللہ کا گھر ہے۔ ہمارا کام انسانوں کا تزکیۂ نفس ہے۔ ہندوستان میں باوجودیکہ ہندو مسلم ایک وطن والے ہیں آپس میں کشت و خون کیوں ہو رہا ہے اس واسطے کہ وہ ایک دوسرے کو دشمن سمجھے ہوئے ہیں ان میں شانتی پیدا کرنا ہمارا کام ہے اس پیٹ کو آج غذا دیں تو کل بھوک لگتی ہے۔ اگر اس جسم کو لباس پہنا دیں تو دو تین ماہ میں پھٹ جاتا ہے۔ ایک دھرم شالہ، مسجد یا دیول بنا دیں تو چند سال میں گر جاتے ہیں۔ وہ مکان بناؤ جس کی بنیاد کو کوئی طاقت ہلا نہ سکے۔ وہ غذا کھلاؤ جس کے بعد کبھی بھوک نہ لگے۔ وہ لباس پہناؤ جو کبھی نہ پھٹے۔ یہی انسانی کمال ہے۔

گاندھی جی! ہندوستان میں شانتی پیدا کرنے کیلئے فقیر نے پنچ شانتی مارگ نامی ایک کتاب لکھی ہے اس میں فقیر نے سوچ کر پنچ شانتی مارگ یعنی امن وسلامتی کے پانچ طریقے لکھے ہیں۔ اگر اس سے بہتر طریقہ یا اس جیسے طریقے اور بھی ہیں تو پیش کیجئے۔ فقیر اور فقیر کے ساتھی قبول کرنے کو تیار ہیں امید ہے کہ آپ اس پر اتفاق کر کے ساتھ کام کرنے والے بنیں گے۔ وہ پنچ شانتی مارگ یہ ہیں۔

(۱) اللہ رب العالمین وحدہٗ لاشریک ہے اور اس کی کل صفات ازلی و ابدی ہیں۔

(۲) اللہ رب العالمین کے فرستادے ہر زمانے میں، ہر قوم اور ہر ملک

میں آئے۔ ہم سب کو مانتے ہیں اور بہ حیثیت نبوت ہم ان میں کوئی فرق نہیں کرتے۔

(۳) اللہ رب العالمین کے رسولوں پر جو کتب نازل ہوئی ہیں۔ ان سب کی ہم عزت کرتے ہیں اور ان سب پر مجموعی حیثیت سے عامل ہیں۔

(۴) جتنے انسان ہیں سب اللہ کے بندے ہیں اس کی عبادت کے وقت ہمارے پاس دنیاوی اور قومی وجاہت کا کوئی امتیاز نہیں ہر قوم کی طرز عبادت برحق ہے۔ ان سب کو ہم بہ حیثیت مجموعی (نمازیں) ادا کرتے ہیں۔

(۵) ذاتی، قومی، ملکی، رسمی اور معاشرتی تعصبات کو دور کرنا ہمارا کام ہے

گاندھی جی! اس گھنٹے دو گھنٹے کی تبلیغ سے کچھ نہیں بنتا۔ آپ سمجھدار آدمی ہیں اللہ کی ذات سے امید ہے کہ آپ ضرور سیدھی راہ پر آجائیں گے۔ مگر تھوڑی سی صحبت کی ضرورت ہے۔ اب کوئی ایسا موقع نکالئے کہ آپ اور یہ فقیر کم از کم چار پانچ دن ایک جگہ رہیں!

گاندھی جی! "مجھے تو کوئی ایسا موقع نظر نہیں آرہا ہے میں یہاں عارضی طور پر ہوں اور بہت جلد دورے پر نکلنے والا ہوں"۔

مولانا:۔ "پھر یہ صورت ہو سکتی ہے کہ جب آپ دکن سے سیدھے احمد آباد جائیں تو فقیر کو اطلاع دیں۔ ریل میں کچھ بات چیت ہو جائے گی"۔

گاندھی جی:۔ "وعدہ نہیں کر سکتا"۔

مولانا:۔ "اچھا! اللہ تعالیٰ جس وقت چاہے گا اس وقت ملاقات کرائے گا"۔

(ماخوذ از اخبار "دیندار" بسونگڑی بنگلور سٹی یکم شوال المکرم ۱۳۴۶ھ)

گاندھی جی سے دوسری ملاقات:۔

گاندھی جی سے حضرت مولاناؒ کی دوسری ملاقات وردھا (ناگپور کے قریب) میں ہوئی۔ گاندھی جی اس وقت وطن کی محبت میں چرخہ کاتنے میں مصروف تھے کچھ دیر گفتگو رہی مگر اس وقت کے صرف وہ مکالمات جو حضرت مولاناؒ درس قرآن کریم میں اکثر سنایا کرتے تھے درج کیے جاتے ہیں۔

مولانا:۔ "گاندھی جی یہ کیا ہو رہا ہے؟"

گاندھی جی:۔ "میں یہاں بیٹھ کر مانچسٹر کے لئے گولہ بنا رہا ہوں۔"

مولانا:۔ "یہ تو مہاتماؤں کا کام نہیں ہے وہ تو انسانوں کی تعمیر کے لئے آتے ہیں تخریب کے لئے نہیں۔ وہ تو کسی ملک کے ابھیمانی (طرفدار) نہیں ہوتے۔"

گاندھی جی:۔ "میں مہاتما نہیں ہوں بلکہ ایک دنیادار آدمی ہوں۔ لوگ مجھے مہاتما کہتے ہیں۔"

افسوس کہ گاندھی جی نے اس عظیم انسانؒ کی نصیحت پر عمل نہ کیا اور ایک مرہٹہ کی گولی کا نشانہ بن کر دنیائے انسانیت کے عظیم نجات دہندہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر انتہائی یاس کے عالم میں اس دنیا سے رخصت ہوئے

ؒ عظیم روحانی انسان

بین الاقوامی مذہبی امن کانفرنس

سنہ ۱۹۲۹ء میں بمقام بنگلور سید السادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز نے سہ روزہ بین الاقوامی مذہبی امن کانفرنسوں کے انعقاد کا اجراء فرمایا جو اس وقت سے آج تک ہر سال منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ ان کانفرنسوں کو مخاطب کرنے والوں میں چند قابل ذکر ہستیاں درج ذیل ہیں۔

علامہ سید ناصر الدین رشید ترابی، شیخ الحدیث عبد القدیر صدیقی صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ، علامہ سید شاہ محمد شاہ شطاری پرنسپل مدرسہ نظامیہ، عبد الواحد اویسی صدر مجلس اتحاد المسلمین، مولانا سید نور اللہ حسینی افتخاری صدر جمعیت علمائے دکن، مولانا حافظ ابو یوسف معتمد نشر و اشاعت جمعیت علماء، مولانا انیس الدین معتمد جمعیت مشائخ وصدر جمعیت علماء سید خلیل اللہ حسینی صدر مرکزی تعمیر ملت، ابو تمیم محمدی رکن جمعیت اہلحدیث، وقار احمد ایڈیٹر نظام دکن، عبد المقتدر خاں ناظم ایڈوکیٹ، پروفیسر مولانا محمد علی جامعہ عثمانیہ، مولانا حسام الدین غوری مدیر اقبال، پیر سید شاہ محی الدین قادری، مولانا محمد رفیق، ذوالقدر بہادر مدیر عزیز ہند، مولانا پیر ولایت محمد خاں سجادہ رحیمیہ شریف ایبٹ آباد، مولانا صالح محمد صدر جمعیت ملیہ، نواب لیاقت یار جنگ بہادر، نواب یاسین جنگ بہادر، نواب سر امین جنگ بہادر، نواب ضیا یار جنگ بہادر، نواب ممتاز الدولہ بہادر، اور نواب بہادر یار جنگ بہادر وغیرہ

ان مسلم علماء اور اکابرین کے علاوہ غیر مسلموں کے مشاہیر، پنڈتوں، پادریوں اور گیانیوں کو بھی مخاطبت کے لئے مدعو کیا جاتا۔ ان کانفرنسوں میں ہر مذہب کے مقرر پر یہ شرط عائد ہوتی تھی کہ کوئی بھی مقرر کسی دوسرے مذہب پر اشارتاً یا کنایتاً بھی حملہ

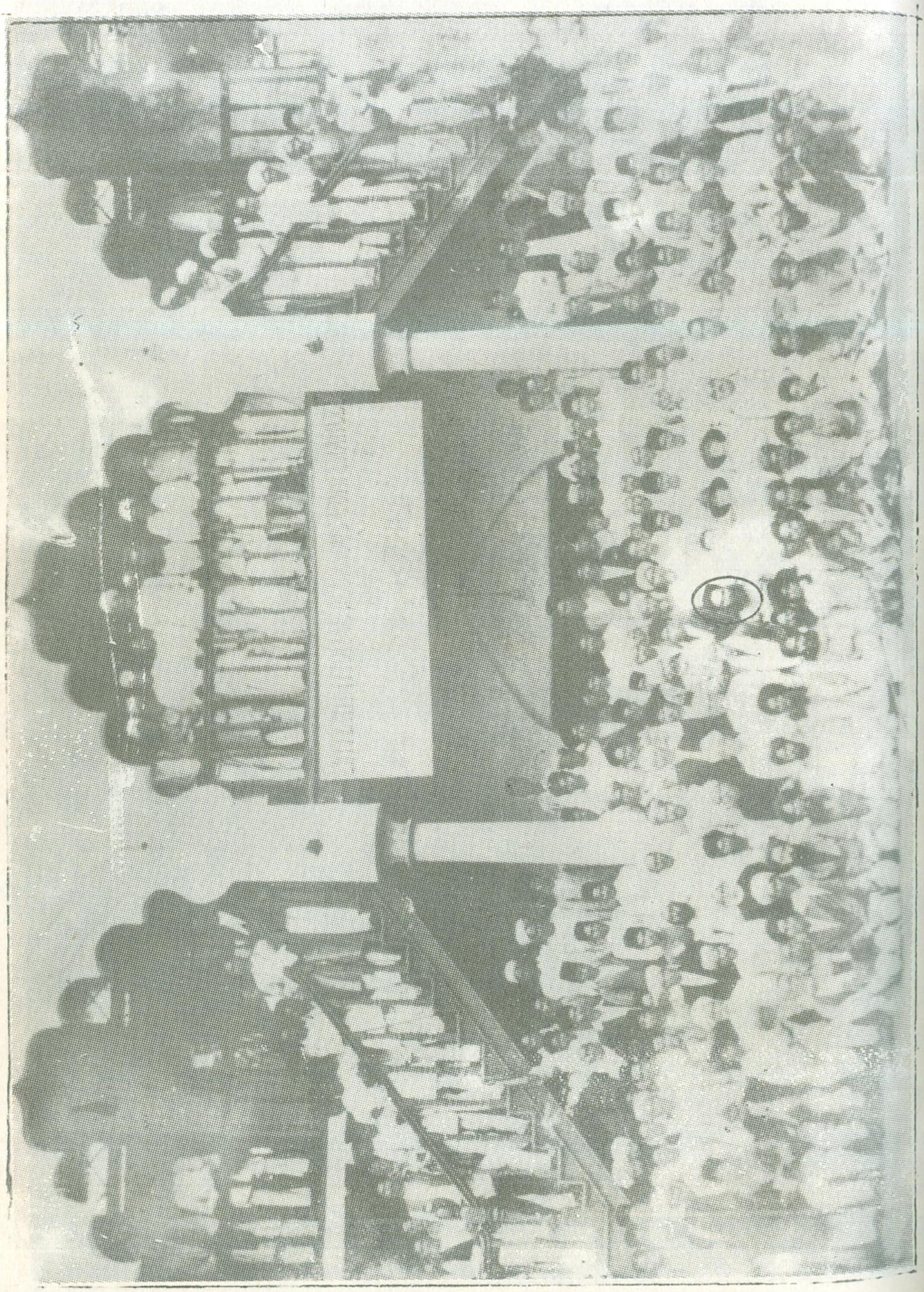
نہیں کرے گا۔ اور صرف یہ بتاتے کہ وہ کون سا عالمگیر دین ہے جسے قبول کر کے بین الاقوامی امن قائم کیا جا سکتا ہے اور اپنے مذہب کے کمالات سامعین کے سامنے رکھے۔

ان تقاریر کے تسلسل میں دیندار انجمن کا یہ تبلیغی اصول ہمیشہ کار فرما رہتا تھا کہ جب بھی ہندوؤں کے کسی پنڈت، عیسائیوں کے کسی پادری اور سکھوں کے کسی گیانی کی تقریر ہوتی تو اس کے فوراً بعد مبلغین اسلام دیندار انجمن میں سے دو مبلغین مخاطبت کرتے جنھیں ہندوؤں کے وید، پران شاستر، کالگیان، عیسائیوں کی اناجیل اور سکھوں کی گرنتھ پر مکمل عبور حاصل ہوتا تھا اور چونکہ بانیٔ تحریک علیہ الرحمہ ان تمام ادیان کے رموز و حقائق سے کماحقہ واقف تھے اس لئے آخر میں آپؒ کا خطاب ان سب کا جامع اور حرفِ آخر ہوتا۔ آپؒ انھیں کی مذہبی کتب سے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو ہندوؤں کے منتظر نجات دہندہ جگت گرو دسر در عالم) کلکی اوتار دبت شکن، کلنکی اوتار (گناہوں کو بخشنے والا) عیسائیوں کے منتظر نجات دہندہ فارقلیط، باغ کا مالک، حلالی مسیح وغیرہ ثابت کر کے دعوت قبول اسلام دیتے اور فرماتے کہ آپؐ ہی کے متعلق ان تمام کتب نے بشارات دی ہیں اور تمام انبیائے ماسبق نے بھی بشارات دی ہیں جب تک دنیائے انسانیت اس رحمت للعالمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے لائے ہوئے اس عالمگیر دین "اسلام" کو جس کے معنی ہی امن، شانتی یا Peace کے ہیں تسلیم نہیں کریگی دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

ان سہ روزہ کانفرنسوں میں غیر مسلم مذہبی پیشوا، دانشور اور کثیر تعداد میں عوام شریک ہوتے تھے اور ان کے پنڈتوں پادریوں اور گیانیوں کی موجودگی میں اسلامی عالمگیریت اور نبی کریمؐ کی جامعیت کو انھیں کی کتب کے مستند حوالوں اور علمی، عقلی اور روحانی دلائل کے ساتھ بھرپور انداز سے پیش کیا جاتا تھا۔ ان دلائل کا واضح جواب نہ ملنے کی وجہ سے لاشعوری طور پر جلسہ میں موجود حاضرین اسلام کی

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس کی جھلکیاں

پہلی بین الاقوامی مذہبی کانفرنس میں سیّد السادات الحسنی والحسینی
حضرت مولینا صدّیق دیندار صاحب قبلۂ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز
نومسلموں اور مبلّغینِ اسلام کے ہمراہ۔ سنہ ۱۹۲۹ء بنگلور



گورنر آندھرا پردیش آر۔ ڈی بھنڈاری تقریر کر رہے ہیں۔ اسٹیج پر صاحبزادہ مولوی سیّد
امانت حسین، نومسلم پنڈت مولوی رفیع الدّین صاحب، مولوی امین خان صاحب، مولوی
عبداللہ الناواری صاحب، مولوی سیّد احمد دیندار صاحب (انڈیا) نظر آ رہے ہیں۔





مولوی عثمان علی صاحب ھلّنا (انڈیا) کانفرنس سے مخاطب ہیں۔ اسٹیج پر مولوی محمّد یوسف
صاحب بمبئی، مولوی رحمت خان صاحب، سوامی جنیانند جی، صاحبزادہ سیّد امانت حسین
عاشقِ رسول مولوی عبدالرزّاق صاحب اور مولوی منیر الدّین صاحب (انڈیا) نظر آ رہے ہیں۔ ۱۹۷۵ء

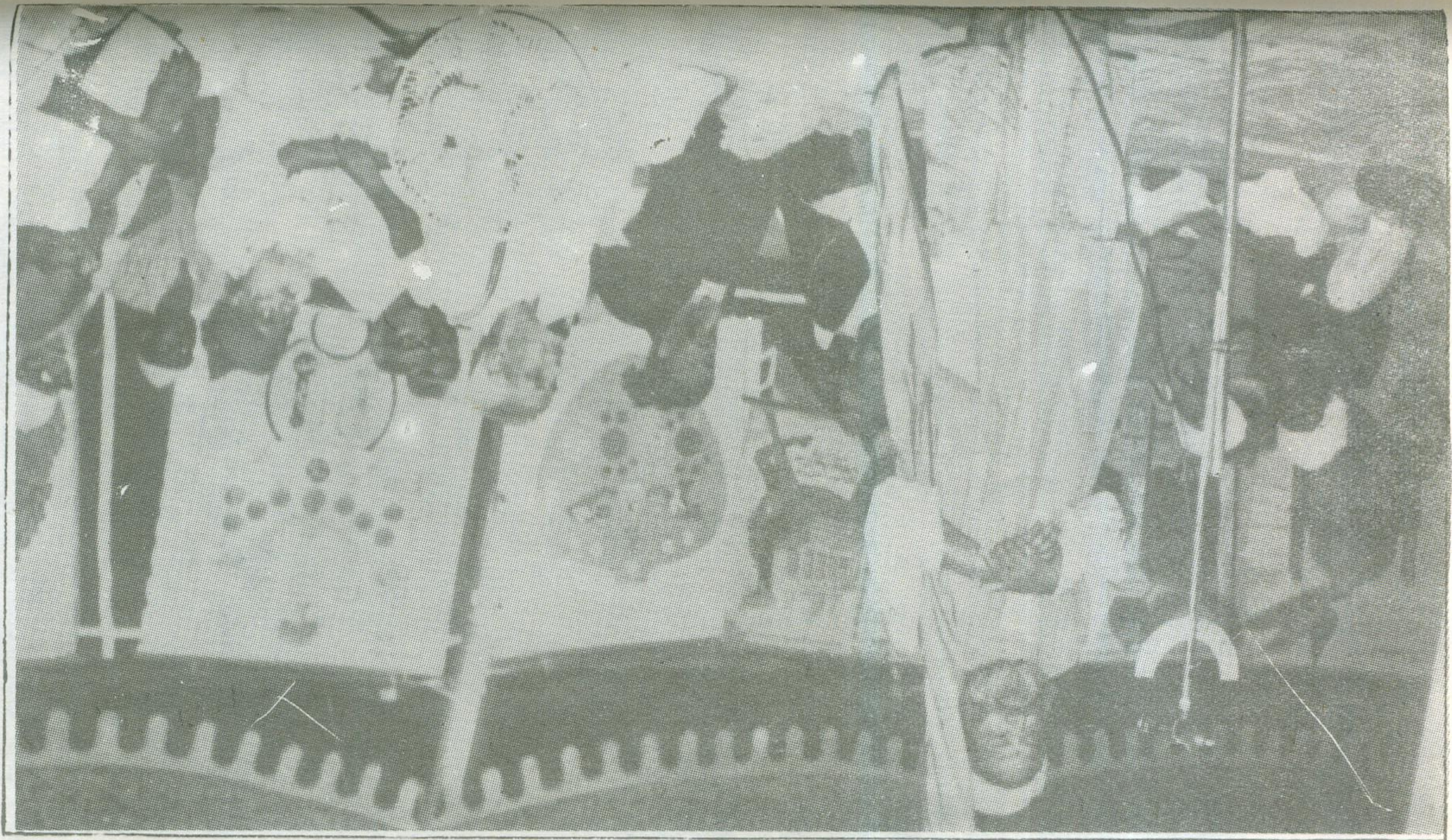


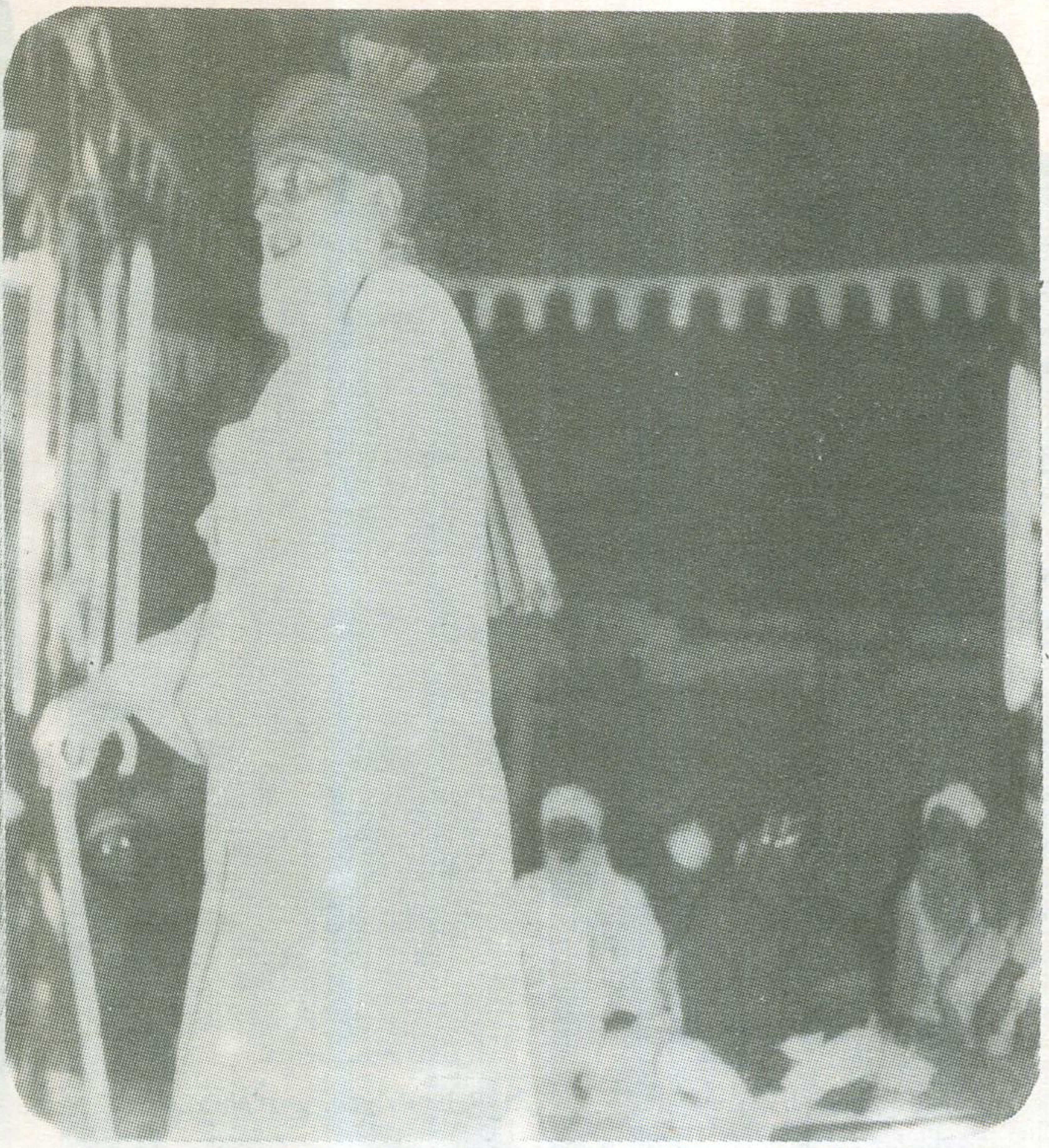
پارسی نمائندہ ڈاکٹر سورتی (انڈیا) تقریر کر رہے ہیں۔ اسٹیج پر مولوی
حبیب بن وحید صاحب (پاکستان) واقفِ حقائق مولوی سید اسام صاحب
اور محمد بشیر الدین احمد صاحب (انڈیا) بیٹھے ہیں۔ ۱۹۸۴ء



صدرِ کانفرنس سید صلاح الدین صاحب صدرِ اتحاد بین المسلمین (انڈیا) خطاب کر رہے ہیں۔
اسٹیج پر محمد بشیر الدین احمد (انڈیا)، مولوی عبد الحمید صاحب (انڈیا) مولوی
حبیب بن وحید صاحب (پاکستان) نظر آرہے ہیں۔ ۱۹۸۴ء

ہری کرشنا تحریک کا یورپی نمائندہ کانفرنس سے مخاطب ہے۔ اسٹیج پر مولوی عبد الجبار
صاحب، اسد اللہ مولوی عبد الغنی صاحب (انڈیا) ہندو نمائندہ اور صاحبزادہ
مولوی سید ضیاء الحسن صاحب (پاکستان) بیٹھے ہیں۔ ۱۹۷۹ء





اسد اللہ مولوی عبدالغنی صاحب (انڈیا) کانفرنس سے مخاطب ہیں۔
اسٹیج پر متوکل باللہ مولوی ذوالفقار حسین صاحب، معین الملک مولوی
نوازش علی صاحب (انڈیا) اور پنڈت جی بیٹھے ہیں۔ ۱۹۸۵ء



پنڈت جی کانفرنس سے مخاطب ہیں۔ اسٹیج پر قادر الکلام مولوی
عبدالقادر صاحب، مولوی عبدالغنی صاحب اور کنول پرشاد
کنول (انڈیا) بیٹھے ہیں۔ ۱۹۸۵ء



شہزادہ مولوی حبیب بن وحید صاحب (پاکستان) کانفرنس سے مخاطب ہیں۔ اسٹیج پر صاحبزادہ
مولوی سید ضیاء الحسن صاحب (پاکستان) گیانی ہربنس سنگھ، غیور قوم مولوی عبدالحمید
صاحب اور مولوی عبداللہ زاہد صاحب (انڈیا) بیٹھے ہیں۔ ۱۹۸۴ء



گیانی ہربنس سنگھ صدر گردوارہ صوبہ یو۔ پی (انڈیا) تقریر کررہے ہیں۔ ۔۔۔۔
تلمیذ الرحمٰن مولوی سعید بن وحید صاحب (پاکستان) مولوی سید صلاح الدین



صدرِ کانفرنس جناب شمس الدین احمد صدر ولا اکیڈمی (انڈیا) مخاطب
ہیں۔ اسٹیج پر صاحبزادہ مولوی سید ضیاء الحسن (پاکستان) اور مولوی
صوفی محمد اقبال صاحب (انڈیا) نظر آرہے ہیں۔



خطیب اہل بیت علامہ اظہر نیوی صاحب (انڈیا) کانفرنس سے مخاطب ہیں۔ اسٹیج پر مولوی
سعید بن وحید صاحب (پاکستان) حضرت مولانا ... مولوی سید حبیب اللہ شاہ صاحب (پاکستان)
صاحبزادگان اور قادر الکلام مولوی عبدالقادر صاحب (انڈیا) نظر آرہے ہیں۔



جناب حاشم علی خان دہلوی علیگڑھ یونیورسٹی (انڈیا) کانفرنس سے مخاطب ہیں۔ اسٹیج پر
مولوی عبدالجبار صاحب، صاحبزادہ مولوی سید امانت حسین صاحب (انڈیا) اور صاحبزادہ
مولوی سید ضیاء الحسن صاحب (پاکستان) بیٹھے ہیں۔ اپریل ۱۹۸۵ء

صداقت کے قائل ہو کر جلسہ گاہ سے واپس ہوتے تھے۔ اس سہ روزہ کانفرنس کا جدا جدا صدر ہوتا کبھی مسلمان، کبھی عیسائی، کبھی ہندو اور کبھی کوئی سکھ۔ صدرِ جلسہ نے ہمیشہ اپنی صدارتی تقریر میں مبلغین اسلام کی تقاریر سن کر انھیں کی جانب سے پیش کردہ حقائق کی تصدیق کی ہے جس کی وجہ سے غیر مسلموں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔

یہ سہ روزہ کانفرنسیں آپؒ کے وصال کے بعد اب آپؒ کے عرس مبارک کے موقع پر دیندار انجمن۔ آصف نگر۔ حیدر آباد دکن میں ہر سال ۷، ۸، ۹ رجب المرجب کو باقاعدگی سے منعقد کی جاتی ہیں جس میں سالارِ ملت الحاج سلطان صلاح الدین اویسی صدر کل ہند مجلس اتحاد المسلمین، سید غوث خاموشی ریاستی صدر آل انڈیا مسلم لیگ، مولانا سلیمان سکندر نائب صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت، مولوی سید لطیف الدین قادری ایڈیٹر رہنمائے دکن، سید ہاشم علی اختر آئی اے ایس وائس چانسلر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد، پروفیسر محمد مجیب وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے علاوہ غیر مسلم رہنما منشا نند جی، شریمان وندے ماترم پنڈت رامچندر راؤ سکریٹری جنرل عالمی آریہ سماج، شریمان جی وینکٹ سوامی سابق صدر ریاستی کانگریس آئی و سابق مرکزی وزیر، شریمان ایم آر شیام راؤ صدر سٹی کانگریس آئی، شریمان منی سوشیل کمار انپا نسر ورلڈ فیلوشپ آف ریلیجن، سوامی اروند آنند جی کارگذار صدر ورلڈ فیلوشپ آف ریلیجن، شریمان وی دھرما و صدر ورلڈ فیلوشپ آف بدھسٹ سینٹر، شریمان سنگھ جی صدر گوردوارہ پربندھک کمیٹی دہلی، گیانی ہربنس سنگھ جی گردوارہ صاحب سکندر آباد شریمان سنت کرپال سنگھ جی روحانی مست سنگھ ساون آشرم، پادری جی ایچ پال چرچ دہلی وغیرہ وغیرہ جیسے اہم بھارتی لیڈروں کو مدعو کر کے ان کے سامنے مندرجہ بالا تمام حقائق کو کھول کر پیش کیا گیا ہے۔

۱۔ وائس چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی۔



جناب سید محمود صاحب قومی صدر پاسبانِ مسلم لیگ (انڈیا) خطاب کرتے ہوئے۔ اسٹیج پر تشریف فرما ہیں
ہز ہولی نس جی سنگھ صاحب (انڈیا) صدر کانفرنس حضرت علامہ سید طاہر محمود صاحب شیخ صاحب نظامیہ
(انڈیا) مولوی عثمان علی صاحب ملنار (انڈیا) صاحبزادگان اور سعد اطہر شاہ فواد (پاکستان) ۱۹۸۶ء

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس کے اشتہارات کا عکس

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس منعقدہ ۱۹۴۱ سنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اَوَلَمْ یَرَوْا کَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰہُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ — بدأ الاسلام غریبا وسیعود غریبا

[illegible]

مقام کانفرنس: خانقاہ سرورِ عالم، دیندار انجمن، محلہ آصف نگر، حیدرآباد دکن [illegible]

تواریخ کانفرنس: ۲، ۳، ۴ محرم الحرام [illegible]، ۱۹، ۲۰، ۲۱ اسفندار [illegible]، ۲۱، ۲۲، ۲۳ جنوری ۱۹۴۱ء، روز چہارشنبہ، پنجشنبہ، جمعہ

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس

زندہ مذہب کونسا ہے؟

عالی جناب شیخ الحدیث مولانا الحاج محمد عبد القدیر صاحب صدیقی حسرت سابق صدر شعبہ دینیات اور نواب سر امین جنگ بہادر اور مہاراجہ نواب بہادر یار جنگ بہادر صدارت فرمائیں گے

[illegible]

زندہ مذہب کے پانچ معیارات ہیں

[illegible]

اجلاس مسلسل تین دن رہیں گے [illegible]

پیشوایان اقوام سے درخواست [illegible]

ہدایات و انتظامات کانفرنس

[illegible]

میر حسن جنرل سکریٹری دیندار انجمن محلہ آصف نگر (حیدرآباد دکن)

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس منعقدہ ۱۹۴۳ سنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس

مقام کانفرنس: خانقاہ سرورِ عالم دیگبت گرو آشرم، محلہ آصف نگر دار الخلافت حیدرآباد دکن۔ جملہ مراسلت و ارسال رقم بنام ابوالخیر میر حسن مختارِ عام ہونی چاہیے

تواریخ کانفرنس: ۲۷-۲۸-۲۹ جمادی الثانی / رجب ۱۳۶۲ھ، ۲۴-۲۵-۲۶ شہریور ۱۳۵۲ف، ۳۱ جولائی، ۱-۲ اگست ۱۹۴۳ء، شنبہ، یکشنبہ، دوشنبہ

بصدارت علامہ سید شاہ عبد القدیر صاحب صدیقی حسرت سابق صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ

بصدارت مولانا سید ناصر الدین حسین صاحب رشید ترابی بی۔ اے و بصدارت نواب امین جنگ بہادر

نوعیت۔ اتحاد اقوام عالم کن اصولوں پر مبنی ہے؟

الحمد للہ۔ حیدرآباد میں یہ چھٹویں کانفرنس حسب معمول اپنے مقررہ تاریخوں میں ہو رہی ہے۔ بانیان جلسہ نے موجودہ زمانہ میں بحر و بر کے فساد اور بنی نوع انسان کے افتراق کی وجہ سے قوم [illegible]

[illegible]

بصدارت نواب امین جنگ بہادر — تاریخ ۲۷ جمادی الثانی / رجب ۱۳۶۲ھ، ۲۴ شہریور ۱۳۵۲ف بروز شنبہ				بصدارت مولانا سید ناصر الدین حسین صاحب رشید ترابی بی۔ اے — تاریخ ۲۸ رجب ۱۳۶۲ھ، ۲۵ شہریور ۱۳۵۲ف بروز یکشنبہ				بصدارت علامہ سید شاہ عبد القدیر صاحب صدیقی سابق صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ — تاریخ ۲۹ رجب ۱۳۶۲ھ، ۲۶ شہریور ۱۳۵۲ف بروز دوشنبہ			
اسماء مقررین	عنوان	زبان	وقت	اسماء مقررین	عنوان	زبان	وقت	اسماء مقررین	عنوان	زبان	وقت
[illegible]	قرأت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قرأت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قرأت	[illegible]	[illegible]
[illegible]	نعت	[illegible]	[illegible]	مولوی نذیر احمد صاحب [illegible]	نظم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نظم	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	اردو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اردو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	اردو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اردو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اردو	[illegible]
وقفہ برائے نماز عصر				وقفہ برائے نماز عصر				وقفہ برائے نماز عصر			
[illegible]	[illegible]	اردو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اردو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اردو	[illegible]
وقفہ برائے نماز مغرب				وقفہ برائے نماز مغرب				وقفہ برائے نماز مغرب			
[illegible]	[illegible]	اردو	[illegible]	[illegible]	خلیفۃ اللہ	اردو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اردو	[illegible]
صدر صاحب	خطبہ صدارت	اردو	[illegible]	صدر صاحب	خطبہ صدارت	اردو	[illegible]	صدر صاحب	خطبہ صدارت	اردو	[illegible]

المشتہر ابوالخیر میر حسن مختار عام خانقاہ سرور عالم آصف نگر حیدرآباد دکن

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس منعقدہ ۱۹۴۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

ربنا انک جامع الناس لیوم لاریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس

بمقام آصف نگر حیدرآباد

بصدارت اعلیٰ سید شاہ مولٰنا عبدالقدیر صاحب صدیقی ۔ و مولانا سید ناصر الدین صاحب رشید ترابی و مولانا سید شاہ نور اللہ حسینی صاحب افتخاری معتمد جمعیۃ المشائخ

نوعیت جلسہ پیشوایان اقوام عالم کی وحدت کا قیام کس طرح ہو سکتا ہے؟

الحمد للہ ۔ حیدرآباد کی یہ ساتویں کانفرنس اپنی نوعیت میں ایک انوکھی شان رکھتی ہے ۔ یہ بحر و بر کا فساد جو قوم و قبیلہ و ملک کی عرفی تقسیم منبی تعلیم کی صورت اختیار کرنے کی وجہ سے ہو رہا ہے اس کو دور کرنے کے لئے پیشوایان اقوام عالم سے جو مخلوق خدا کے سفید و سیاہ کے الگ ہیں اُن اصولوں کا مطالبہ کیا گیا ہے جن سے یہ فساد دور ہو سکتا ہے ۔ الحمد للہ یہ مبارک جلسہ شب معراج کی شام سے شروع ہوگا ۔ خطبہ جمعہ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب پڑھینگے اور بعد نماز جمعہ جمعیت حزب اللہ کا ہزاروں اور اعلان خودمختاری کے دن پر ختم ہوگا ۔ یہ بشارت اس بات کی ہے کہ مخلوق خدا کا عروج صاحب معراج سراج انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے ہوگا اور اس کا ذریعہ دولت آصفیہ سے وابستگی ہے ۔ اس کانفرنس کے تین اجلاس ہونگے ۔ نظام العمل حسب ذیل ہے ۔ روزانہ صبح انجمن کے تنظیمی جلسے ہونگے ۔

نظام العمل

پہلا اجلاس بتاریخ ۲۰ رجب ۱۳۶۳ھ م ۱۳ شہریور ۱۳۵۳ف بروز چہار شنبہ — بصدارت مولانا شاہ سید نور اللہ حسینی صاحب افتخاری معتمد جمعیۃ المشائخ

اسماء مقررین	عنوان	وقت
قاری مولوی محمود علی القریشی صاحب دربان متولی	قرأت	۴ بجے
جناب ماہر القادری صاحب	نظم	[illegible]
ڈاکٹر اولیائی مولوی محمد یٰسین علیم صاحب مبلغ اسلام	استقبالیہ	[illegible]
ابوالعرفان کمال الدین مولانا سید عبدالقادر صاحب	[illegible]	[illegible]
پنڈت [illegible] حسین صاحب [illegible]	بشارات وحدت	[illegible]
وقفہ برائے نماز عصر	.	[illegible]
سردار گیانی [illegible] سنگھ صاحب نمائندہ سکھان	ملاپ اقوام عالم	[illegible]
شیخ الملت مولوی سید سراج الدین صاحب مبلغ اسلام	[illegible]	[illegible]
وقفہ برائے نماز مغرب		
مولانا [illegible] صاحب کامل [illegible]	[illegible]	۹
صاحب صدر	.	۹

دوسرا اجلاس بتاریخ ۲۰ رجب ۱۳۶۳ھ م ۱۴ شہریور ۱۳۵۳ف بروز پنجشنبہ — بصدارت اعلیٰ الحاج شاہ عبدالقدیر صاحب صدیقی [illegible] جامعہ عثمانیہ

اسماء مقررین	عنوان	وقت
مولوی محمد عبدالغنی صاحب مولوی مبلغ اسلام	...	[illegible]
ابوالکلام غازی محمد عبدالغنی صاحب عثمان آبادی	نعت	[illegible]
غازی مولوی محمود علی القریشی صاحب مبلغ اسلام	فلسفہ نماز	[illegible]
جناب زرتشتی جی فیروز شاہ [illegible] نمائندہ (پارسیان)	[illegible]	[illegible]
ابوالبرکات مولوی ریاض الکریم صاحب مبلغ اسلام	بسم اللہ	[illegible]
وقفہ برائے نماز عصر	.	[illegible]
ریورنڈ [illegible] صاحب نمائندہ عیسائیان	وحدت	[illegible]
	وحدت اسلام	[illegible]
وقفہ برائے نماز مغرب	.	[illegible]
احسن المناظر مولانا محمد واحد اللہ صاحب مبلغ اسلام	[illegible]	۹
صاحب صدر	.	۹

تیسرا اجلاس بتاریخ ۲۹ رجب ۱۳۶۳ھ م ۱۵ شہریور ۱۳۵۳ف روز جمعہ — بصدارت مولانا سید ناصر الدین صاحب حسین صاحب رشید ترابی

اسماء مقررین	عنوان	وقت
قاری حافظ محمد [illegible] صاحب متعلم جامعہ نظامیہ	قرأت	۴
ڈاکٹر اولیائی مولوی محمد یٰسین علیم صاحب مبلغ اسلام	[illegible]	[illegible]
پنڈت [illegible]	[illegible]	[illegible]
ابوالبرکات مولوی [illegible] صاحب مبلغ اسلام	معراج اسلام	[illegible]
وقفہ برائے نماز عصر	.	[illegible]
ہلال الامت مولوی محمد قاسم علی صاحب مبلغ اسلام	سرور عالم	[illegible]
ابوالکلام غازی مولوی محمد عبدالغنی صاحب مبلغ اسلام	ختم النبیین	[illegible]
وقفہ برائے نماز مغرب	.	[illegible]
جناب نظر حیدرآبادی	نظم	[illegible]
ابوالبیان مولوی محمد عبدالقادر صاحب [illegible]	رحمۃ للعالمین	۹
صاحب صدر	.	۹

نوٹ ۔ بانیان جلسہ کو بوقت ضرورت پروگرام میں تبدیلی کا حق حاصل رہیگا ۔ المشتہر ۔ ابوالخیر میر حسن مختار عام دیندار انجمن آصف نگر حیدرآباد دکن

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس منعقدہ ۱۹۷۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد ۔ نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس

برائے امن عالم

بتاریخ ۱۵، ۱۶ و ۱۷ جنوری ۱۹۷۱ء بوقت ۲ تا ۵ بجے دن

بمقام اردو پارک جامع مسجد دہلی

زیر صدارت

اجلاس اوّل :۔ حضرت پیر غلام نظامی سید بخاری سجادہ نشین حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رح

اجلاس دوم :۔ شریمان سردار [illegible] سنگھ جی صدر گوردوارہ پربندھک کمیٹی دہلی

اجلاس سوم :۔ شریمان منی سوشیل کمار اسپانسر ورلڈ فیلوشپ آف ریلیجن ۔

اس کانفرنس کو مختلف مذاہب کے نمائندے و [illegible] امن عالم دیندار انجمن مخاطب فرمائیں گے ۔ تقاریر خالص مذہبی اور ملک کی مختلف زبانوں (اردو ۔ ہندی و انگریزی) [illegible] ہونگی کسی مقرر کو قطعاً یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ اشارۃً کنایۃً کسی مذہب پر حملہ کرے ۔

مہمانان خصوصی

• پروفیسر محمد مجیب وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ ۔ • سوامی اروند انند جی کارگزار صدر ورلڈ فیلوشپ آف ریلیجن • شریمان سنت کرپال سنگھ جی روحانی ست سنگ ساون آشرم

• پنڈت سندر لال جی ۔

اسماء مقررین

• شریمان مان سنگھ جی مدیر بانسری • شریمان وی ۔ دھر مارو صدر ورلڈ فیلوشپ آف بدھسٹ سنٹر • شری ہنس راج گپتا میر دہلی کارپوریشن • شری ہری [illegible]

• پی ۔ جی ۔ نیچ ۔ پال برٹش ہائی کمیشن • اراکین وفد امن عالم دیندار انجمن حیدرآباد ۔ جناب [illegible] الدین مسعود [illegible]

• [illegible] مولوی عبدالحمید صاحب امیر وفد • نادر الکلام مولوی عبدالقادر صاحب افسر [illegible] • مولوی محمد ذوالفقار علی صاحب امیر دیندار انجمن • اسد اللہ مولوی محمد عبدالغنی صاحب [illegible]

• [illegible] • شیخ رسول مولوی عبدالرزاق صاحب • مولوی سید احمد صاحب عثمان آبادی • مولوی عثمان علی صاحب پیرانا تنظیر • خان بہادر مولوی عثمان [illegible]

• مولوی [illegible] صاحب • صاحبزادہ مولوی تاریخ امانت حسین صاحب • مولوی محمد علی میاں صاحب • مولوی رضا شریف صاحب • مولوی سید احمد صاحب دیندار • مولوی [illegible]

• مولوی خواجہ [illegible] الدین صاحب • مولوی سردار خاں صاحب • مولوی سید صلاح الدین صاحب • مولوی محمد صالح صاحب • مولوی محمد عبداللہ صاحب عثمان آبادی • مولوی [illegible]

• [illegible] • جناب امانت اللہ خاں صاحب بی کام (عثمانیہ) • جناب محمد بشیر الدین احمد صاحب بی ۔ ایس سی (زراعت) • جناب [illegible]

• [illegible] • جناب قاری سید صدیق حسین صاحب • جناب محمد [illegible] (عثمانیہ) • مولوی سعد الحق صاحب • جناب مقبول احمد صاحب • جناب [illegible]

بلا امتیاز مذہب و ملت [illegible] شرکت کانفرنس کے آرزومند

اراکین وفد امن عالم دیندار انجمن حیدرآباد (اے ۔ پی)

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس منعقدہ ۱۹۷۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قُلْ یٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس

بتقریب عرس شریف، حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور قدس سرہ العزیز

بتواریخ: ۷، ۸، ۹ رجب المرجب ۱۳۹۹ھ م ۳، ۴، ۵ جون ۱۹۷۹ء روز یکشنبہ، دوشنبہ، سہ شنبہ بوقت بعد نماز مغرب

بمقام: خانقاہ سرورِ عالم دیندار انجمن آصف نگر۔ حیدرآباد آندھرا پردیش

مراسم عرس: عزت مآب صاحبزادہ مولانا سید ضیاء الحسن صاحب مبلغ اسلام ادا کریں گے

اجلاس اول بصدارت ——— عالیجناب مولوی سید لطیف الدین صاحب قادری مینجنگ ایڈیٹر منصف

اجلاس دوم بصدارت ——— شریمان ایم۔ باگا ریڈی وزیر پنچایت راج حکومت آندھرا پردیش

اجلاس سوم بصدارت ——— شریمان شری شری شیوکمار سوامی جی سدھا رور سٹ بیل کرناٹک

مہمانانِ خصوصی: عالیجناب مولوی احمد شریف صاحب وزیر اوقاف و باز آبادکاری حکومت آندھرا پردیش

ڈاکٹر وینکٹ اودھانی سابق صدر شعبہ تلگو جامعہ عثمانیہ

اسمائے مقررین

● غیور قوم مولوی عبدالحمید صاحب مبلغ اسلام ● علامہ جناب مولوی سلیمان سکندر صاحب نائب صدر کل ہند مرکزی تعمیر ملت ● عالیجناب مولانا سید نصرت المجتہدی صاحب
● عالیجناب کونسلر سید غوث خاموشی صاحب صدر انڈین مسلم لیگ آندھرا پردیش ● قائد الکلام مولوی عبدالقادر صاحب افسر مبلغ اسلام ● عالیجناب مولانا سید رضا آغا صاحب مجتہد العصر
● اسد اللہ مولوی محمد عبدالغنی صاحب مبلغ اسلام ● ڈاکٹر راج کشور پانڈے پروفیسر شعبہ ہندی جامعہ عثمانیہ ● جناب مولوی غلام محمد صاحب نظام الدین مغربی لکچرار اردو آرٹس کالج
● ڈاکٹر پی۔ ڈاکٹر پریم ساگر پرنسپل آندھرا کرسچن تھیالوجیکل کالج ● پنڈت محمد عبداللہ صاحب الناور مبلغ اسلام ● جناب محمد عثمان شہید صاحب ایڈوکیٹ ● شری ایشور سکریٹری رنگا مشن حیدرآباد
● صاحبزادہ قاری سید امانت حسین صاحب مبلغ اسلام ● ابو رضا مولوی قاضی فیاض علی صاحب بی اے مبلغ اسلام ● پنڈت دیانکر محمد عبدالستار صاحب مبلغ اسلام ● مولوی امان اللہ خان صاحب مبلغ اسلام
● مولوی عثمان علی صاحب مبلغ اسلام ● حال روح مولوی عبدالجبار صاحب مبلغ اسلام ● ماہر الکلام مولوی محمود احمد صاحب کامل صدیقی مبلغ اسلام ● مولوی محمد یوسف صاحب ایم اے
● مولوی بشیر الدین احمد صاحب بی ایس سی اگریکلچر ● مولوی محمد عمر صاحب ایم اے او ایل عربی ● مولوی رضا شریف صاحب مبلغ اسلام ● مولوی سید غلام سرانی صاحب مبلغ اسلام ● مولوی عبدالجلیل صاحب ایم اے مبلغ اسلام

اسمائے شعراء: علامہ قدر عریضی ● ارمان قریشی ● بیہوش محبوب نگری ● عثمان ضیاء

انتظامات: مستورات کیلئے پردہ کا معقول انتظام رہیگا۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام منتظمین جلسہ کی طرف سے انجمن کے لنگر خانہ میں ہوگا۔
تقاریر ملک کی مختلف زبانوں میں ہونگی۔ ہدایات: کسی مقرر کو قطعاً اجازت نہ ہوگی کہ وہ اشارۃً و کنایۃً بھی کسی مذہب پر حملہ کرے۔

مراسلت: خط و کتابت و ترسیل زر حسب ذیل پتہ پر ہونی چاہیئے
محمد خواجہ خضر صاحب مکان نمبر 3/838-2-12 خواجہ بیٹری آصف نگر۔ حیدرآباد ۔ اے پی

جلسہ قرات: بتاریخ ۸ جون ۱۹۷۹ء بعد نماز مغرب بمقام دیندار انجمن آصف نگر [illegible] مولوی خواجہ محمد احمد صاحب [illegible] بین الاقوامی مقابلہ قرات کا نظم بھی رکھا جائے گا۔

صدر استقبالیہ: واقف حقانی مولوی سید امام صاحب مبلغ اسلام نائب صدور استقبالیہ: عاشق رسول مولوی عبدالرزاق صاحب مبلغ اسلام۔ پنڈت رفیع الدین صاحب مبلغ اسلام قاری سید صدیق حسین ایم اے [illegible]

معتمد استقبالیہ: محمد عبداللہ صاحب زاہد مبلغ اسلام

الداعیان: اراکین صدر مرکز دیندار انجمن آصف نگر حیدرآباد آندھرا پردیش

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس منعقدہ ۱۹۸۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قُلْ یٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ (آل عمران)

ترجمہ:۔ کہہ دیجئے اے اہل کتاب اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔

بین الاقوامی مذہبی کانفرنس

بتقریب عرس شریف

تقدس مآب حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز

نوعیت کانفرنس:۔ مذہبی تعلیمات کی روشنی میں اتحاد اقوام و امن عالم

مراسم عرس شریف فضیلت مآب صاحبزادہ سید ضیاء الحسن صاحب مبلغ اسلام انجام دیں گے

بتواریخ: ۷، ۸ و ۹ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ م ۱۰، ۱۱ و ۱۲ اپریل ۱۹۸۴ء روز سہ شنبہ، چہارشنبہ و پنجشنبہ بوقت ۷ ساعت شام

بمقام: خانقاہ سرور عالم جگت گرو آشرم دیندار انجمن آصف نگر حیدرآباد آندھرا پردیش

:: بصدارت ::

اجلاس اول:۔ شریمان وندے ماترم پنڈت رامچندرراؤ سکریٹری جنرل عالمی آریہ سماج

اجلاس دوم:۔ شریمان جی وینکٹ سوامی سابق صدر سیاسی کانگریس (آئی) سابق مرکزی وزیر

اجلاس سوم:۔ سالارملت عالیجناب الحاج سلطان صلاح الدین صاحب اویسی صدر کل ہند مجلس اتحاد المسلمین

مہمانان خصوصی:۔ عالی جناب سید ہاشم علی اختر صاحب آئی اے ایس وائس چانسلر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد ★ مولوی حبیب بن حمید صاحب بی اے [illegible]
شریمان ایم آر شیام راؤ صدر سٹی کانگریس (آئی)

:: اسماء مقررین ::

○ عالیجناب سید غوث خاموشی صاحب [illegible] صدر آل انڈیا مسلم لیگ ○ شریمان [illegible] ○ عالیجناب سید غلام محمد نظام الدین صاحب مغربی صدر شعبہ تاریخ اردو آرٹس کالج
○ شریمان شاہ جی پالی [illegible] ○ عالیجناب مولانا سلیمان سکندر صاحب نائب صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت ○ شریمان [illegible] ○ مولانا سید [illegible]
○ مولانا سید شاہ [illegible] ○ [illegible] ○ گیانی [illegible] ○ ڈاکٹر [illegible] ○ شریمان [illegible]
[illegible]
[illegible]

مبلغین اسلام دیندار انجمن ملک کی مختلف زبانوں میں مخاطب فرمائیں گے

:: اسماء شعراء ::

○ علامہ قدر عریضی ○ شری کنول پرشاد کنول ○ جناب [illegible] ○ جناب رئیس اختر ○ جناب [illegible] ○ جناب سید احمد قادری ○ جناب حبیب [illegible] ○ ڈاکٹر [illegible]
○ جناب ظہیر الدین بابر

انتظامات کانفرنس:۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام منتظمین جلسہ کی طرف سے انجمن کے لنگر خانہ میں رہیگا۔ مستورات کے لئے پردہ کا معقول انتظام۔ [illegible]
ہدایات:۔ تقاریر ملک کی مختلف زبانوں میں ہونگی۔ کسی مقرر کو قطعاً اجازت نہ ہوگی کہ وہ اشارۃً یا کنایۃً بھی کسی مذہب پر حملہ کرے۔
ترسیل زر:۔ پنڈت مولوی عبدالصمد صاحب [illegible] مکان نمبر 495-2-10 دیندار انجمن آصف نگر حیدرآباد ۲۸
درس قرآن:۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم و تقاریر ہوں گی
جلسہ قراءت:۔ بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۸۴ء [illegible]

صدر استقبالیہ:۔ قائد الکلام الحاج مولوی عبدالقادر صاحب افسر مبلغ اسلام جنرل سکریٹری [illegible] و معتمد استقبالیہ:۔ صاحبزادہ قاری سید امانت حسین صاحب مبلغ اسلام ناظم دیندار انجمن

الداعیان:۔ اراکین صدر مرکز دیندار انجمن آصف نگر حیدرآباد آندھرا پردیش



نیرالسادات حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ قدس اللہ سرہٗ العزیز کا قرآن کریم

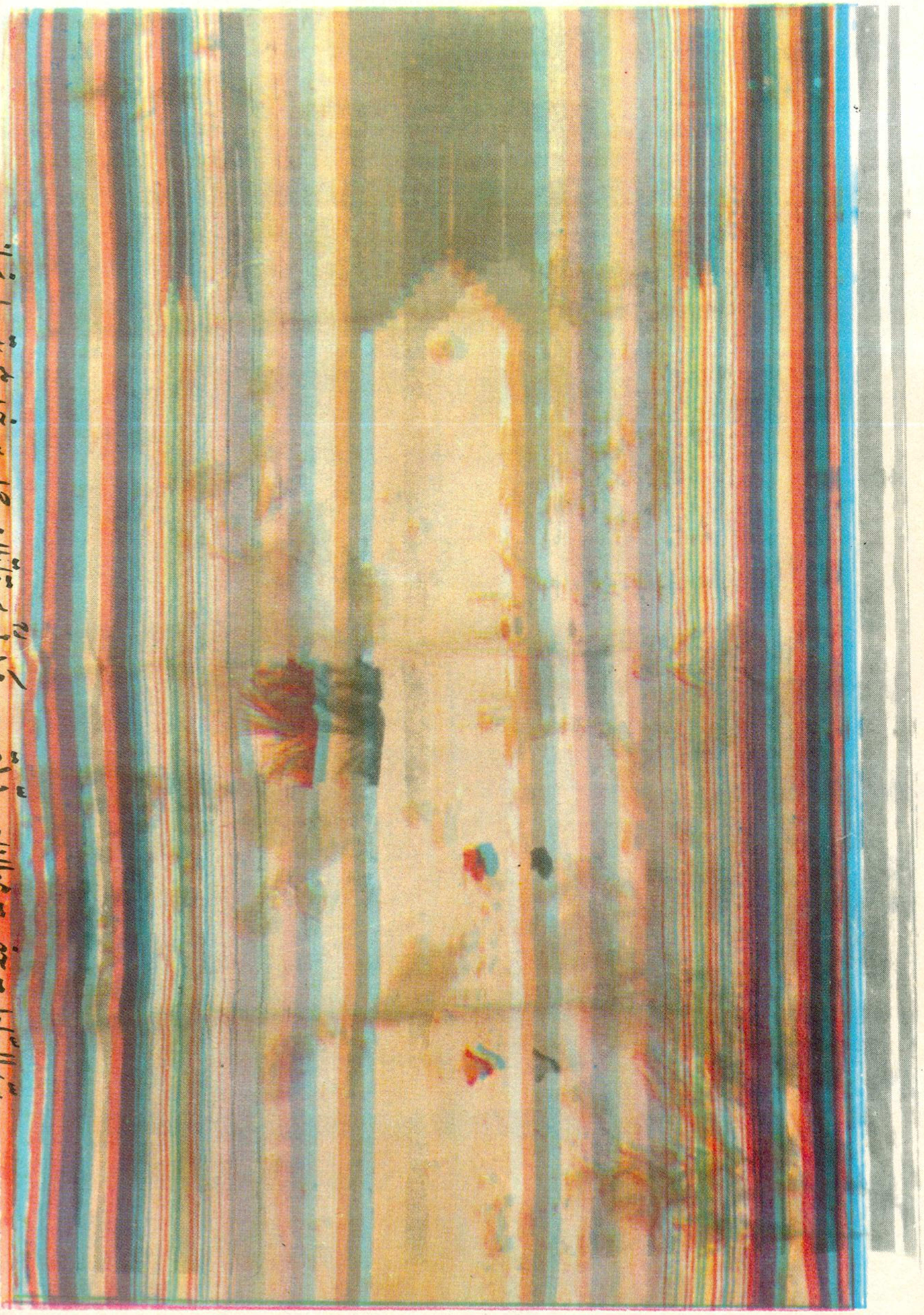
قاتلانہ حملے

حضرت مولانا قدس اللہ سرہٗ العزیز کے بے باکانہ وجارحانہ تبلیغی ہلّوں کی وجہ سے کفار میں غیظ وغضب پیدا ہوا تو انھوں نے تبلیغ اسلام کو روکنے کے لیے اس عظیم مبلغ اسلام خادم رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کو مقدمات، زباں بندیوں اور گرفتاریوں میں اُلجھایا۔

جب کفار نے یہ دیکھا کہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خادم اپنے ارادوں میں ذرا بھی متزلزل نہیں ہوتا تو انھوں نے کئی قاتلانہ حملے کئے جن میں جنوبی ہند، میسور اور کرناٹک میں پچیس قاتلانہ حملے ہوئے لیکن سب سے بڑا قاتلانہ حملہ محمد عباس ہمدانی نے آریوں سے پانچ ہزار روپے کے عوض بتاریخ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ بروز جمعہ بوقت ظہر کیا جس کو آپؒ نے خود یوں تحریر فرمایا ہے:

”اک جمعہ ساتھی مرے سب گئے مکہ مسجد
یہ بتانے کے لیئے ہم تو ہیں سب سے مل کر
مختصر لوگ تھے یاں، ان کو جمعہ پڑھوایا
پھر مکاں میں گیا واپس ہوا کھانا کھا کر
دیکھتا کیا ہوں کہ ہے ایک نیا کوئی شخص
پڑھتا قرآن عجب ڈھب سے بڑا ڈل ڈل
میں نے سمجھا کہ کسی غرض سے آیا ہے یہ
اہلِ غرض آتے ہیں کچھ مانگنے میرے در پہ
آتے جسمانی یا روحانی غذا کے طالب
یہ بھی کچھ مانگنے آیا ہے بھکاری بن کر

مجھ کو معلوم نہ تھا مانگتا ہے جاں میری
اور تھا روز جمعہ وقتِ ظہر دو بجکر
حضرت عثمانؓ کی تھی تاریخ شہادت اُس دن
گود میں گیارہ مہینے کا تھا بچہ اصغر
شک میں ڈالا مجھے اس شخص کا بے وقت آنا
نیچی نظروں پہ تھا شک اور تھا خاموشی پر
ایک صاحب تھے اسی حال میں بیٹھے خاموش
میں نے سمجھا کہ اُسے تخلیہ ہوگا بہتر
میں نے اُن کو بھی بہانے سے بڑھایا واں سے
پھر بھی خاموش تھا صندوق پہ قرآں رکھکر
میں نے سمجھا کہ میں سو جانے لگوں تو بولے
تکیہ چوغہ کا بنا لیٹ گیا حجرے پر
آنکھ کی بند کہ دیکھوں کہ یہ کرتا کیا ہے
ہاتھ ڈالا بڑی تیزی سے جو تلواروں پر
تب میں سمجھا کہ مرے قتل کو آیا ہے یہ
اُٹھتے اُٹھتے ہی تلک وار تھا میرے سر پر
دوسرا وار تھا گردن پہ مری ظالم کا
ہاتھ پر روک لیا رہ گئی ہڈی کٹ کر
تب میں ایستادہ ہوا تیسرا پھر وار کیا
پلٹا کھاتے ہوئے وہ آکے پڑا زانو پر
پینترہ اپنا بدل کر مرے نزدیک آیا
چوتھا جو وار کیا آکے پڑا ٹخنہ پر



سید السادات حضرت مولانا صدیق دیندار پر قاتلانہ حملے سے خون میں تر جاء نماز

معجزہ تھا کہ گری چھوٹ کے اُس سے تلوار
پہنچا بچہ جو نہی، ایرپاؔ[1] جھٹ آیا گھس کر
دیکھا زخمی میں ہوں اور بھاگ رہا ہے ظالم
اس کا پیچھا کیا ایرپاؔ نے پتھر لیکر
بھاگتے وقت نئی اُس نے اُٹھالی تلوار
اور پھاٹک کی طرف اس کو بڑھا لہرا کر
گیٹ پر آئے جو باہر سے محمد احمد
پہنچا آیا مرے سوامی کو یہ زخمی کر کر
جاؤ تلوار لے آؤ اس کو یہیں دیکھوں گا
شیرِ اسلام نے بڑھ کر کیا پھر وار اس پر
انگلیاں تین کٹیں وار سے دستِ چپ کی
پھر جو ظالم نے کیا وار لیا لکڑی پر
دوسرا وار جو مارا تو انگوٹھا کاٹا
شیرِ اسلام نے پکڑا اِسے پھر جھٹ بڑھ کر
واہ ہمت کہ پچھاڑا ہے زمیں پر اس کو
پکڑا پولیس نے اُسے لے گئی اسٹیشن پر
خون آلودہ جو چلایا تھا بچہ میرا
وہ بھی رخصت ہوا کچھ روز میں ہیبت کھاکر
راہ اللہ میں یہ خون بہا کچھ اتنا
جتنا دو بکروں کا آتا ہے گلوں سے کٹ کر
تر مصلےٰ ہوا اور شیر کا چمڑا بھیگا
سرخ جازم بھی ہوئی بوریا بھی خون میں تر

[1] نومسلم پنڈت۔ اسلامی نام حیدر حسین

راہِ اللہ میں قربان ہوئے چاروں ورن
اعضاء جو برہمن[1] و چھتری ہیں اور ویش و شودر
سر پہ تلوار تھی میں کہتا تھا کیا مارے گا
مجھ سے وعدہ ہے خدا کا میں مروں گا کیونکر
لے کے یاں جذبۂ تبلیغ حسینؑ آئے ہیں
جائیں گے ہند سے ہندو کو مسلمان کر کر
ساتھ ہی غیب سے فوراً دو فرشتے آئے
ایک بوڑھے میاں اور ایک کی عمرِ اکبر
پٹیاں باندھ دیں خوبی سے سبھی زخموں پر
اور غائب ہوئے ایسے کہ پھر آئے نہ نظر
مکہ مسجد سے نکل رہ میں تھے ساتھی میرے
آئے بھاگے ہوئے سنتے ہی یہ جانکاہ خبر
آئے اطراف مرے چیختے چلاتے ہوئے
دو جواب اس کا کہا میں نے مجھے سب مل کر
گر میں مر جاؤں تو کیا کام مرا چھوڑو گے
یک زباں ہو کے کہا سب نے ہمارے رہبر
دم میں دم آپ کے ساتھی میں رہے گا جب تک
آپ کا کام لیے جائیں گے ہر جا سر پر
ایمبولینس آگئی لینے مجھے اس اثنا میں
چل دیا واں سے خدا حافظ و ناصر کہہ کر

[1] برہمن۔ سر جو عرفانِ حق (برہم گنان) کرتا ہے۔
چھتری۔ ہاتھ جو جنگ کرتے ہیں۔
ویش۔ شکم جو غذا کا نظام سنبھالتا ہے۔
شودر۔ پاؤں جو ان سب کی بار برداری کرتے ہیں

پانچ زخموں کو لگائے گئے اٹھرہ(۱۸) ٹانکے
درد کی کوئی شکایت نہ کراہ تھی لب پر

ایسے ٹانکوں پہ تو بے ہوش کیا کرتے ہیں
اُف بھی منہ سے نہیں نکلی ہے کسی ٹانکہ پر

کی طبیبوں نے بھی تصدیق یقیں کی حد تک
جسم کا اثر نہیں ہوتا ہے اوتاروں پر

الوداعی میں طبیبوں کا تھا مجمع کافی
ان کے سردار نے اس وقت دیا اک لیکچر

ہے یہ مشہور وجود اس کی کرامت یہ ہے
پہلی شب ان کی خبر ہم نے جو لی چھپ چھپ کر

ہم یہ سمجھے تھے کہ زخموں سے کراہیں گے ضرور
رات گذرے گی فقط نیند کے انجکشن پر

رات بھر سنتے رہے کوئی نہ آئی آواز
آپ سوتے رہے آرام سے ہی بستر پر

رہا بائیس ہی دن صرف دواخانے میں
انجمن آگیا اچھا بھلا چنگا ہوکر

پھر حکومت نے خود ہی کیس اُٹھایا میرا
پئے دریافت چلا آیا کمیشن گھر پر

لامحالہ مجھے سرکار عدالت لائی
دی سزا پانچ برس میرے بیاں کو سن کر"

(نشاۃ الاخریٰ - غیر مطبوعہ)

بعدازاں چونکہ آریوں کی اسلام دشمنی اور بعض نادان مسلمانوں کی غلط فہمی کی وجہ سے یہ سانحہ رونما ہوا تھا اس لیے آپ نے ایک پمفلٹ بنام "ایک غلط فہمی

کا ازالہ اور مسلمانوں کا فرضِ اوّلین" شائع کیا اس کا عکس ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۚ وَلَمْ یُوْلَدْ ۚ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اور

مسلمانوں کا فرض اوّلین

(بعض افراد نے محض آپس کی مخاصمت اور خود غرضیوں کے ماتحت میری نسبت یہ فتنہ برپا کیا ہے کہ میں نے خدائی دعویٰ کیا ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ؛ چنانچہ آپ حضرات نے دیکھا ہوگا۔ وقت اخبار میں میری کتاب "دعوۃ الی اللہ" کو بہانہ بنا کر انہوں نے ایک مضمون شایع کیا ہے جس میں شرانگیز سرخیاں بنا کر مثلاً "آصف نگر میں اللہ آیا" "نبیوں کی پیداوار آصف نگر میں ہو رہی ہے"! "حسن بسویشور کی خدائی" وغیرہ وغیرہ۔ اس فتنہ نے عقل کے معذور انسانوں میں ایک ہیجان پیدا کر دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ایک نادان نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ چونکہ میں مظلوم تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ سے تلوار گرا دی۔ اور سزا میں اس کے ہاتھ کی انگلیاں جھڑ گئیں۔ یہ میرے بے قصور ہونے کی اللہ کی طرف سے بیّن شہادت ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ؛

حقیقت یہ ہے۔ نہ میرا دعویٰ خدائی ہے اور نہ آصف نگر میں نبیان پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارا ادارہ ان دونوں فسادوں کو دور کرنے کیلئے قائم ہوا ہے۔ حاسد لوگ اللہ کے بنائے ہوئے اس کارخانہ کو بگاڑنا چاہتے ہیں وہ محروم رہیں گے۔ اور مجرم ثابت ہوں گے۔ کیسا عجیب فتنہ ہے! کہ ایک انسان

۱ میں دعویٰ خدائی کرنیوالے کو فرعون سمجھتا ہوں اور مدعی نبوت کو کافر کاذب سمجھتا ہوں۔

اللہ کی عبادت کرانے کیلئے منجانب اللہ نشانوں کے ساتھ کھڑا ہو جائے، اُس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ بنا ہوا ہے۔ اگر میں اللہ بنا ہوا ہوں تو یہ پنجوقتہ نماز اور تہجد جس کا میں سخت پابند ہوں۔ کس اللہ کی نماز پڑھ رہا ہوں؟ دعاؤں کی درخواست پر اور بلا درخواست دونوں ہاتھ اٹھاتا ہوں اور دعاء کرتا ہوں۔ اگر میں اللہ بنا ہوا ہوں تو دعا کس اللہ سے کر رہا ہوں؟ اور مجھے بشارتیں ہوتی ہیں۔ اگر میں اللہ بنا ہوا ہوں تو بشارتیں دینے والا وہ کون اللہ ہے؟ اللہ کا مخاطبہ اور مکالمہ مجھ سے جاری ہے جس کو میں نے اعلانات کے ذریعہ سے ظاہر کیا ہے تو مجھ سے یہ مخاطبت اور مکالمت کرنے والا وہ کونسا اللہ ہے؟ ان فتنہ پرداز لوگوں کے ذہن میں یہ بات بھی نہیں آئی۔ میرے متبعین پنجوقتہ نماز پڑھتے ہیں۔ وہ قبلہ رُخ ہو کر ہی پڑھتے ہیں۔ کوئی انسان مجھے سجدہ کرنا تو درکنار، میرے سامنے نماز کا ایک رکن قیام تک قائم نہیں کرتا۔ یعنی مجھے کسی انسان کا دست بستہ سامنے کھڑے رہنا اُس انسان کی ذلت و خواری نظر آتی ہے اور مجھے کوفت ہوتی ہے۔ اور میں اس کام سے سخت متنفر ہوں۔ عجیب بات ہے۔ کوئی انسان میرے سامنے سر تک نہیں جھکاتا۔ اُس کے نسبت کہا جاتا ہے یہ "خدائی دعویٰ کر رہا ہے" اور ان فتنہ پردازوں کو یہ نہیں دکھتا۔ گویا وہ اس معاملہ میں حسد کی وجہ اندھے ہو گئے ہیں بیتعدد ایسے انسان انکے سامنے نظر آتے ہیں جو انسانوں سے سجدہ لیتے ہیں۔ گویا وہ عملاً خدا بنے بیٹھے ہیں۔ اور بعض نے اپنے مریدوں کو روزہ۔ نماز چھڑا دیا ہے۔ مُرشد کا تصور نجات کا باعث بتلاتے ہیں۔ ان حاسدوں کی نظر میں یہ "اللہ" ثابت نہیں ہوتے اور مجھ فقیر پر یہ حلہ۔ میرے متبعین تہجد گزار شریعت کے پابند ہوتے ہوئے اور میں انکی نظر میں خدائی دعویدار ٹھہرا! اگر ان فتنہ پردازوں کو شرک کی اتنی ہی غیرت ہے تو وہ ان بتوں کو کیوں نہیں توڑتے جو خدا مانے جاتے ہیں اور ہزار ہا انسان اُن کو سجدہ کرتے ہیں۔ جس کے نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ؕ ان فتنہ پردازوں کے سامنے بیسوں جو ایسے کھڑے ہیں۔ جو وحی اور الہام کے منکر ہیں۔ اپنی دماغی طاقت پر لاکھوں انسانوں کا خون کر رہے ہیں۔ فرعون ایک طاغی تھا۔ اس

زمانہ میں سینکڑوں طاغی ہیں۔ ان حاسدوں کو ان بتوں کے توڑنے کا کوئی خیال نہیں۔ افسوس ہے کہ جو اللہ میں ہو کر اصلی صفتوں پر ایمان لاکر وحی و الہام کو اپنی نجات کا باعث سمجھکر لوگوں کو اس طرف لا رہا ہے اُس کو ہی خدائی دعویدار کہتے ہیں۔ (اور وہ فتنہ جو حضرت سردار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف برپا ہے اور کوئی پہلو ذلت اور گندے بکواس کا دشمنان اسلام نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرنے سے دریغ نہیں کیا جس سے ایک مومن کی روح کو انتہائی کرب و اضطراب پیدا ہوتا ہے ان تمام ہتک آمیز اور ذلت و گندگی کے الفاظ یہ فتنہ پرداز لوگ سنکر خاموش ہیں۔ اگر اس طوفان کے خلاف سربکف ہو کر دنیا میں کوئی جماعت کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے تو وہ ہماری جماعت ہے۔ ہم نے اس معاملہ میں دشمنان اسلام کے دانت کھٹے کر دئے اور کر رہے ہیں۔ ایسی جماعت کی نسبت یہ کہنا کہ • تبلیغ اسلام کے آڑ میں تخریب اسلام ہو رہی ہے یہ اُنکے اندھے ہونیکی دلیل ہے۔

کتاب دعوۃ الی اللہ اپنے نام میں خود اس بات کا اظہار کر رہی ہے کہ ایک داعی ہے جو اللہ کی طرف بلا رہا ہے۔ یہ کتاب ہندوؤں کے تصوف اور قادیانی تصوف سے محض اُنکی اصلاح کو مدنظر رکھکر لکھی گئی ہے اور اہنیں میں تقسیم ہوتی ہے اور ہم نے بعض غیر قادیانیوں کو یہ کتاب اس خیال سے دی تھی کہ وہ اسکو سمجھ سکیں گے مگر وہ سمجھ نہ سکے۔ اور فتنہ ہو گیا۔ اب اس کا علاج سوائے اسکے نہیں تھا کہ وہ کتاب اُن کے ہاتھوں سے چھینی جائے۔ یہ کام ہمارے اختیار کے باہر تھا۔ اللہ نے فضل کیا کہ اعلحضرت بندگانعالی کے دل میں اُسکی ضبطی کا خیال ڈالدیا۔ اور وہ ضبط ہو گئی۔ اور یہ اعلحضرت کا مجھ پر احسان ہے اور میں نے اُس کے شکریہ میں دوگانہ پڑھا۔)

مسلمانوں کا فرضِ اوّلین

اس سوال کا جواب کہ کیوں مسلمانان ہند بے چین ہیں؟ اور کیوں باوجود انتہائی قربانیوں کے اُنکی گردن سے غلامی کا جوا نہ ہٹ سکا؟ اور کیوں باوجود برسرِ عمل ہونے کے اسی مقام پر ہیں، جہاں سے وہ چلے تھے؟ تو اس کا جواب صرف ایک اور ایک ہے کہ انہوں نے حکیم حقیقی کے نسخے کو جس میں اس نے اُنکی فلاح بتایا تھا، لاپرواہی برتی! اور اُن نیم حکیموں کے نسخوں پر عمل کیا۔ جو انکی طرح مخلوق ہیں خالق نہیں

خدائے عزیز وحکیم نے مسلمانوں کی پستی کا علاج تبلیغ اسلام بتایا تھا۔ اور یہ وہ آزمودہ نسخہ ہے جس پر آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر مسلمانوں نے عمل کیا جس کے نتیجہ میں فاتح عالم ہوئے۔ اور قلیل عرصہ میں وہ سب کچھ انہیں ملگیا جس کو مسلمانانِ ہند ایک صدی کی قربانیوں کے باوجود حاصل نہ کر سکے۔ اِس ظلمت کدۂ ہند میں صحابۂ کرامؓ کامل روشن تاروں کی طرح راہ بھٹکے ہوئے مسلمانوں کے لئے مشعل ہدایت ہے۔ لیکن ہم مسلمانانِ ہند اس اندھے کی طرح ہیں جس کے ہاتھ میں مشعل ہے مگر وہ اس کے لئے فائدہ دہ نہیں۔ بلکہ اُسکی روشنی کا دوسرے غلط استعمال کر رہے ہیں۔ حکیم حقیقی کے تجویز کردہ آسان اور آزمودہ نسخے کے باوجود مسلمانانِ ہند نے اس پر عمل نہ کیا۔ کوئی وطنیت کے سبز باغ کی بھول بھلیوں میں بھٹکا۔ جہاں سے نکلا وہیں پہنچا۔ روٹی کی خواہش لئے بھوکوں کو اشتمالیت اور اشتراکیت کی لفظی گلکاری کی طرف کھینچا۔ قلیل ہونے کی وجہ آرام کی روٹی نہ ملی۔ بلکہ مذہب سے ہاتھ دھونے کی باری آئی پھر حکومت کی پیاس جمہوریت کے سراب نے اُسے کشاں کشاں کھینچا لیکن اقلیت و اکثریت کے جھگڑے سے اُس کے حصہ میں حکومت کے بجائے محکومی آئی۔ غرض زمانے کے دھکوں نے مسلمانوں کو مذہب کی طرف متوجہ کیا ہے۔ قدرت نے انہیں مجبور کر دیا کہ وہ مذہب کے نام پر اُٹھیں۔ کیونکہ خدا نے انہیں اسی کام کے لئے منتخب کیا تھا۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الخ اور اسی میں اُنکی خیر ہے۔ ضرورت ہے کہ مسلمانانِ ہند تبلیغ اسلام جیسے اہم فریضہ کو اختیار کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی میں اُن کی فلاح بتایا ہے لفظ فلاح عربی ہے جو دینی اور دینوی کامیابیوں پر مشتمل ہے۔

تبلیغ اسلام کی خدمت توفیقی ہے۔ اور وہ اصُول کامیاب نہیں ہو سکتے جو انسانی دماغ کی پیداوار ہیں۔ چنانچہ مختلف تبلیغی تحریکیں جن میں مادیا کا عنصر تھا ناکام ہوئیں۔ سنہ ۱۹۲۲ء جو فتنہ ارتداد کا سنہ ہے ایک تحریک پیدا ہوئی ہے جو "دیندار چن بسویشور" کی ہے۔ اللہ کا ایک بندہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں یہ فیض پاتا ہے کہ ہندوؤں کی مستند و مقدس کتب میں اُس کے نشانات موجود ہیں۔ یہ ایک حقیقی تبلیغ اسلام کا ذریعہ ہے۔ اور اس تحریک کے ذریعہ سینکڑوں لائق پنڈت مشرف باسلام ہو چکے ہیں۔ اور لاکھوں ہندو اس کے زیر اثر ہیں۔ یہ تحریک صوفیاءؒ کی اصطلاح کے لحاظ سے طریقت کہلاتی ہے یعنی اس زمانہ میں اسلام کے پھیلانے کا یہی ایک واحد طریقہ ہے۔

اس سال ہمارے ادارہ نے سالانہ جلسہ کے موقع پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ بہ نسبت اور سالوں کے اس سال ہماری تبلیغی رفتار بہت تیز ہونی چاہیئے۔ چنانچہ بعض قدیم تجربہ کار ملکی زبانوں کے فاضل اور فلسفۂ ہند کے ماہر غیر مسلموں کے بشارتوں کے دھرم گروؤں کو انہیں میں زندگی بسر کرتے ہوئے ان میں پُر امن طریقہ سے محبت اور آشتی کے ساتھ اسلام میں جذب کرنے کیلئے پنج شانتی مارگ یہ کو لئے ہوئے کام کریں! اور باقی ماندہ مبلغین علاوہ تبلیغ کے مسلمانوں میں تنظیم قائم کرتے ہوئے اس عظیم الشان کام کے اخراجات کیلئے جس میں کثرت سے لٹریچر مختلف زبانوں میں شایع کیا جائیگا اور درس گاہ اور لنگر خانۂ نو مسلمان کا انتظام باقاعدہ رہیگا۔ مسلمانوں سے مالی فراہمی کا کام کرتے رہیں گے۔ امید کہ فدایان حضرت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم مال بے دریغ دینے میں کوئی کسر باقی نہ رکھیں گے فقط وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم ۝

صدیقی دیندار چن بسویشور

المرقوم ۱۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق المرقوم ۱۰ فروردی سنہ ۱۳۵۰ف

مکتبۂ ابراہیمیہ

اس کے بعد "قاتلانہ حملہ" کے عنوان سے مزید ایک پمفلٹ شائع کیا گیا جس میں آپ نے آریوں کی اسلام دشمنی پر مبنی خطرناک عزائم کو بے نقاب کیا۔

"دورانِ تحقیقات میں ہم کو معلوم ہوا کہ یہ شخص چند پیسوں میں آریوں کے ہاتھ بکا ہوا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آریوں نے اس شخص سے پانچ ہزار روپیہ کا وعدہ اور دو سو روپے نقد اس بات پر دئے ہیں کہ وہ اس فقیر کا خاتمہ کردے۔ اس واقعہ کے ایک دن قبل یہ تنگ حال انسان پیسوں کا مرجھوکا اپنے گھر آیا۔ دو سو روپے کا سامان خورد و نوش وکپڑے اپنی بیوی کو لا دیا۔ بیوی نے پوچھا تم تو تنگ حال تھے یہ کہاں سے آیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں ایک شخص کے قتل پر جا رہا ہوں جو ہندو ہے نہ مسلمان اگر زندہ آؤں گا تو اس سے بڑھ کر پیسے دوں گا۔ اگر میں زندہ نہ رہوں تو آریوں سے تم پانچ ہزار روپے وصول کرلینا۔ فی الحال انھوں نے دو سو روپے دئے ہیں۔" یہ بات اس کی بیوی نے اپنی پڑوسن سے کہہ دی۔ اس پڑوسن نے مولوی سید محی الدین صاحب قادری وکیل کی بیوی جو اس کی دوست تھیں۔ ظاہر کردیا۔ اس کو یہ معلوم نہیں تھا کہ قادری صاحب اور ان کی بیوی میرے معتقدین سے ہیں۔ ... ...

اس کے علاوہ کئی خطوط دھمکیوں کے آریوں کی طرف سے میرے پاس آئے ہیں جس زمانہ میں مسلمانان حیدرآباد میرے وعظیں پنڈالیں ڈال کر کروا رہے تھے اُس زمانہ میں آریوں کا ایک لیڈر جس کا نام منگل دیو ہے۔ وہ بھی اسی میدان میں میرے خلاف لیکچر دیا کرتا تھا۔ وہ میرے خلاف اور اسلام کے خلاف زہر اُگلتا تھا۔ ہر کارنے اس کی گندہ دہنی دیکھ کر زبان بندی کردی۔ وہ میرٹھ گیا۔ وہاں سے ایک ریوالور

خرید کے لایا۔ اتفاق سے وہ ریوالور کروڑ گیری میں گھٹ گیا۔ دوسرے دن مُدیر رہبر دکن نے لکھا کہ یہ ریوالور کے لانے والے کی نیت بُری معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ وہ انسان ہے کہ چند دن پیشتر حیدر آباد میں جہاں مولانا صدیق دیندار صاحب کے وعظ ہوتے تھے اُسی جگہ دوسرے دن ان کے خلاف یہ شخص لیکچر دیتا تھا۔ جب اس کی زبان بندی ہو گئی تو وہ میرٹھ جا کر ریوالور خرید کر لایا ہے۔ اس مضمون سے مسلمانوں میں بیقراری پیدا ہو گئی۔ چنانچہ ملّا مراد مرحوم جو کبھی میرے پاس نہیں آئے تھے وہ بیقرار ہو کر میرے پاس آئے اور کہا کہ میں آپ کے پاس آپ کے متعلق اخبار میں یہ خطرناک مضمون دیکھ کر آیا ہوں۔ اور کہا۔ آپ مطمئن رہیئے ہوشیار رہیئے میں اعلیٰحضرت کے مصاحبین سے ہوں۔ ضرور اس کا ذکر اعلیٰحضرت سے کروں گا۔ غرض آریوں کو یہ دُھن لگی ہوئی تھی کہ وہ مجھ پر حملہ کریں۔ مگر جرأت نہیں ہو رہی تھی۔ میرے خلاف شہر میں مسلمانوں میں کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر آریوں نے ایک مرہٹہ کے مسلمان سے یہ ارتکاب کروایا۔"

(کتابچہ قاتلانہ حملہ)

مقدمات

کتاب سرورِ عالم کی ضبطی

۱۹۲۴ء کے فتنۂ ارتداد کے زمانے میں تینتیس (۳۳) پنڈتوں نے نقلی جگت گرو ہونے کا اعلان کر دیا۔ ان کے یہ دعوے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے مقام جگت گرو یعنی سرورِ عالم پر ڈاکہ زنی کے مترادف تھے جس کی وجہ سے مسلمان مرتد ہونے لگے۔ چنانچہ آپ تڑپ اٹھے اور پچیس (۲۵) معیارات پر مشتمل ایک ایمان افروز کتاب "جگت گرو" یعنی سرورِ عالمؐ لکھی اور اعلان فرمایا کہ حقیقی جگت گرو حضرت محمد مصطفےٰؐ کے علاوہ اور کوئی ہستی نہیں ہے اگر کوئی ہے تو ان پچیس معیارات پر پورا اترے۔ آپ کی اس معرکتہ الآرا کتاب سے ہندو دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ ہندو اقوام نے علاقہ سرکار عالی میں بے حد شور و شر مچایا اور حیدر آباد میں اس کتاب کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ جس میں تقریباً (۷۰۰) ہندو شریک تھے منعقد کیا اور اس جلسہ گاہ کے دروازے پر بورڈ لگایا کہ مسلمانوں کا اس میں داخلہ بند ہے۔ اس جلسہ کا اشتہار نکالنے والے ۳۵ آدمی تھے جن میں حیدر آباد اور اسکندر آباد کے تقریباً کل راجہ بہادران اور راؤ بہادران تھے۔ اشتہار حسب ذیل مضمون کا تھا۔

"مولانا صدیق دیندار چن بسویشور نے اپنی کتاب سرورِ عالم میں بھگوان سری کرشن جی پر گائے مارنے کا الزام لگایا ہے اس مضمون پر غور کرنے کے لئے بتاریخ ۹ ستمبر ۱۹۲۶ء بروز اتوار شام کے چھ بجے پریم تھیٹر میں ایک جلسہ ہندوؤں کا منعقد ہو گا لہٰذا امید ہے کہ سب ہندو بھائی ٹھیک وقت مقررہ پر

تشریف لاکر لگائے ہوئے الزام کو دور کریں گے۔

(١) راجہ بہادر موتی لال بنسی لال پتی
(٢) سیٹھ امرسی سرجن مل
(٣) گوسائیں لال گیر بنود گیر
(۴) گوسائیں بیربان گیر مکند گیر
(۵) سیٹھ مکند داس مند ہیڑا
(٦) سیٹھ بہاچندجی سیوجی رام
(٧) رائے بہادر بنسی لال امیر چند
(٨) رائے بہادر لچھمی نارائن مالاتی
(٩) سیٹھ موہن لال مالاتی
(١٠) سیٹھ دیارام سورج مل
(١١) سیٹھ کہیوسی رام سیتارام
(١٢) سیٹھ میراچند پونم چند
(١٣) لالجی میگھ جی
(١۴) گمانی رام ہری رام

(١۵) کرشناجی نائیک (١٦) رائے بہادر بنسی لال امیر چند (١٧) راجہ بہادر بھگوان داس ہری داس (١٨) راجہ بہادر گلاب داس ہری داس (١٩) دیوان بہادر تھان مل (٢٠) راجہ بہادر رسکہ ردیوہ سہائے جوالاپرشاد (٢١) موہن پرشاد (٢٢) سداسکہ جانکی داس (٢٣) گوکل داس بندرابن داس (٢۴) رام لال کیمیٹی (٢۵) تہال چند پونم چند (٢٦) رام کرن سدارام (٢٧) گوبند گوپال (٢٨) پانڈورنگ راؤ جوسی (٢٩) کاسی ناتھ راؤ ویدر (٣٠) یم ہیمنت راؤ (٣١) وینکٹ رام راؤ (٣٢) ہری پنت میلکر (٣٣) مدن چند روپ چند (٣۴) مریال رام سنگم (٣۵) رام کرشنا اکشنز

(مطبوعہ چندر کانت پریس گولی گوڑہ۔ حیدرآباد، دکن)

(اظہار حق صـ ٧٦)

تاریخ مقررہ پر جلسہ پریم تھیٹر میں ہوا متفقہ طور پر ریزلیوشن پاس ہوا کہ کتاب سرورِ عالم[1] ضبط ہونی چاہیئے چنانچہ امور مذہبی باب حکومت سے ضبطی کے احکامات

---

[1] حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز کی کتاب سرورِ عالم کا مطالعہ فرمائیں

جاری ہوگئے

اپیل کا فیصلہ حضرت مولاناؒ کے حق میں

اس کتاب کی ضبطی کے بعد دیندار انجمن نے باب حکومت میں اپیل کی۔ اس اپیل کے بعد اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے ٢۵ر آذر سنہ ٣٨ ف کو اجلاس منعقد ہوا جس نے کتاب سرورِ عالم کی ضبطی برخواست کردی۔ صرف تصویروں کی شرط کے ساتھ فیصلہ حسب ذیل ہے

"جریدہ اعلامیہ سرکار عالی جلد (٦٠) نمبر ٦

۴٣۴

نشان مثل بابتہ سنہ ١٣٣٧ ف واقع ٢٧ر آذر سنہ ١٣٣٨ ف

(صیغہ ک بلدہ)

اجلاس باب حکومت منعقدہ ٢۴ر آذر سنہ ١٣٣٨ ف سے کتب ستیارتھ پرکاش اور ورلڈ ٹیچر اور سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اشاعت کی اجازت اس شرط کے ساتھ ہوئی ہے کہ ان کتابوں میں جو تصویریں شریک ہیں وہ نکال ڈالی جائیں۔

فقط

شرحا دستخط۔ محمد اظہر حسن صاحب سنیئر مددگار معتمد"

(اظہار حق صـ ٧)

ریاست میسور کی عدالت عالیہ کا حکم

حضرت مولاناؒ کے وعظوں پر پابندی

بنگلور علاقہ میسور میں حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے وعظوں کو سرکار میسور کے سامنے برے رنگ میں پیش کیا گیا اور ڈسٹی مجسٹریٹ

بنگلور کے اجلاس سے وعظ کی موقوفی کا حکم نکلوایا گیا۔ چنانچہ حضرت مولانا نے وعظ پر پابندی کے خلاف عدالت میں اپیل کی اور عدالت نے بروز منگل ۷ر ستمبر ۱۹۲۹ء کو حسب ذیل فیصلہ دیا۔

" نشان ۶۰۳

اجلاس

مسٹر جسٹس آر۔ بی پلومر چیف جج اور مسٹر جسٹس سی، ایس دورے سوامی ایئر

مقدمہ

درخواست نظر ثانی فوجداری نشان ۱۱۷ سنہ ۲۷-۱۹۲۶ء

مدعی مولانا صدیق دیندار چن بسویشور۔ وکیل مسٹر سی شیشا چار

مدعا علیہ گورنمنٹ میسور۔ وکیل مسٹر شنکر نرائن راؤ وکیل سرکار

درخواست فوجداری نظر ثانی برخلاف نافذ شدہ حکم از عدالت مجسٹریٹ بنگلور حسب قانون فوجداری مشترکہ دفعہ ۲۸ سنہ ۲۷-۱۹۲۶ درباره ممانعت مذہبی وعظ درخواست گزارد ــــ ۲۴ر ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء شاہراہ عام بنگلور کے حدود میں "

(اظہار حق ص۸)

عدالت العالیہ ریاست میسور کا فیصلہ

بتاریخ ۲۴ر ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء حسب قانون فوجداری دفعہ ۱۴۴ اسٹی مجسٹریٹ نے درخواست گذار مولانا صدیق دیندار چن بسوا یشور کو شہر بنگلور میں شاہراہ عام پر مذہبی وعظ کرنے سے منع کیا۔ اس ممانعت کی مدت تاریخ اجرائی حکم سے دو ماہ کی تھی۔ کارروائی کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مددگار مہتمم پولیس کے طرف سے اجرائی حکم کے اصرار کے باوجود اس حکم کا نفاذ معقول وجوہات پر مبنی نہیں ہے۔ ہماری رائے میں یہ حکم دفعہ مذکور کے ماتحت مجسٹریٹ کو عطا کردہ اختیارات کی ذلت پر مشتمل ہے اور رعایا کی عام مذہبی آزادی پر ایک سخت

حملہ ہے لہٰذا ہم حکم مذکور کو معدوم کرتے ہیں

شرحد ستخط	مہر عدالت عالیہ میسور	شرحد ستخط
آر، بی پلومر چیف جج		سی، ایس دورے سوامی ایئر جج "

(اظہار حق ص۹)

بنگلور میں مقدمہ

بنگلور کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی متعصب رپورٹ پر ڈپٹی کمشنر نے تعصب سے ہمارے مبلغین کی زبان بندی کی تھی کورٹ میں ان حکام کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑا قبل ازیں اسی شہر کے سٹی مجسٹریٹ نے حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسوا یشور صاحب قبلہ کی زبان بندی کی تھی چیف کورٹ کے فیصلہ نے سٹی مجسٹریٹ کے حکم کو رد کر کے ہمارے لئے میدان کھول دیا تھا جس سے مجسٹریٹ مذکور کو سخت زک اٹھانی پڑی تھی سنہ ۱۹۳۲ء میں دوبارہ اسی شہر میں زبان بندی ہوئی۔ یہ زبان بندی حسب دفعہ ۱۴۴ نہیں تھی بلکہ میسور پولیس ریگولیشن ایکٹ سے ہوئی تھی اس کا علاج سوائے خلاف ورزی کے کوئی نہیں تھا ہمارے مبلغ اسونڈی پٹیل صاحب نے خلاف ورزی کی کورٹ میں کیس چلا۔ ایک سال دو ماہ کے بعد فیصلہ ہمارے موافق ہوا۔

(سالانہ رپورٹ ۲۰ر مئی سنہ ۱۹۳۱ء تا ۱۹ر مئی سنہ ۱۹۳۳ء ص۱۱)

دھارواڑ میں مقدمہ

جھوٹا چن بسوا یشور ہونے کا الزام

جب آپ نے پوری قوت کے ساتھ علاقہ کرناٹک کو تبلیغ اسلام سے گرما دیا

تو ایک رات گیارہ بجے سنگینوں اور ریوالوروں کے سائے میں آپ پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور عدالت میں آپ پر مبیّنہ طور سے جھوٹے چن بسویشور (اللہ کا سچا بندہ) کا الزام لگایا گیا۔ چالیس (۴۰) دن مقدمہ کی کارروائی چلی اور بالآخر عدالت نے آپ کے بیّن دلائل سننے اور نشانات دیکھنے کے بعد آپ کو ہندوؤں کے سچے موعودہ چن بسوایشور ہونے کا فیصلہ صادر کیا۔

بانیٔ تحریک اور آپؑ کے ساتھیوں کی بے باکانہ تبلیغی سرگرمیوں پر حکومت وقت کی جانب سے گرفتاریوں اور زبان بندیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا جنھیں مختصراً ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

میسور میں زبان بندی

دھارواڑ کے ان مظالم کے زمانے میں ہمارے کچھ مبلّغین ریاست میسور میں بھی کام کر رہے تھے اور کچھ علاقۂ نظام میں۔ ۱۹۲۵ء میں جب مولانا صدیق دیندار چن بسویشور بنگلور پہنچے اور بسون گڑی محلہ میں انجمن کا قیام کیا اسی سال سٹی مجسٹریٹ نے میلادالنبیؐ کے موقع پر مولانا موصوف کی زبان بندی کی۔ اس کے بعد سرکار میسور نے زبان بندیوں کی بھرمار شروع کی وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مولانا صدیق دیندار چن بسویشور ۱۹۲۵ء بنگلور میں۔ ۱۹۳۲ء بنگلور آلدر اور کپا ضلع چکمنگلور میں ۱۹۳۴ء ہسنور ضلع میسور میں۔

۲۔ راجہ صاحب آسونڈی پٹیل ۱۹۳۲ء میسور و بنگلور میں ۱۹۳۳ء سرا ضلع ٹمکور میں

۳۔ عبدالعظیم صاحب ۱۹۳۳ء سرا ضلع ٹمکور میں ۱۹۳۴ء ہسنور ضلع میسور میں

۴۔ مولوی سیّد رسول صاحب ۱۹۳۲ء سرا ضلع ٹمکور میں

۵۔ مولوی قاسم علی صاحب ۱۹۳۳ء سرا ضلع ٹمکور میں

اس کے علاوہ جب ۱۹۲۵ء میں اخبار چن بسویشور ٹمکور علاقہ میسور سے نکالا تھا ایک پرچہ کی اشاعت پر ہی علاقہ میسور کے آریہ سماجی اور لنگایتوں نے اس علاقے کے ہر گوشہ میں ہمارے اخبار کے خلاف متعدد کمیٹیاں قائم کیں اس شور و شر سے گھبرا کر سرکار میسور نے بلاسبب ہمارا اخبار بند کر دیا۔ اس کے بعد جب ہم نے اپنے صلح کل اور امن پسند تحریک کا سرکار کو یقین دلایا تو سرکار نے ہمارے اخبار بنام دیندار کی اجازت دی اور ہم نے اس کو تین زبانوں میں بنگلور سے جاری کیا چونکہ ہم نے اپنے اخبار اور لٹریچر اور مبلّغین کے ذریعہ بڑے پنڈتوں اور لائق آدمیوں کو مسلمان کرنا شروع کر دیا۔ دشمنان اسلام نے اخباروں میں ہمارے خلاف بڑے زور سے پروپیگنڈا شروع کیا حتیٰ کہ ہمارے اخراج کے بارے میں گورنمنٹ کو مجبور کرنے لگے۔ آخر اسمبلی کے اور دیگر ہندو ممبروں نے ایک آواز ہو کر کہا کہ دیندار انجمن کی تحریک بند ہونی چاہیئے وہ رعایا اور سرکار کے لئے مضر ہے۔ سرکار میسور نے اسمبلی کو جواب دیا کہ مذہبی معاملات میں سرکار دخل نہیں دیا کرتی۔ ہماری تحریک کو مسدود کرنے کی ایک نرالی چال یہ نکالی کہ سرکاری آدمیوں نے ایک مڈل اسکول سے گنپتی کی مورت نکال دی اس کے بعد ہر اسکول اور ہر کالج کا اسٹرائک کروالیا یہ شور اتنا بڑھا کہ دیوان صاحب پر حملہ ہوا دفاتر پر جمع ہوئے آریہ لیڈر گرفتار کر کے جیل میں ڈالے گئے۔ اس پر ہندو مسلم فساد بھی ہوگیا کئی ہلاک ہوئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ اس ہنگامہ کا اصل سبب بالاتفاق تمام اخباروں نے اور شریروں نے صرف یہ بتایا کہ دیندار انجمن کی اس ریاست میں تحریک رہنے کی وجہ سے یہ ہوا ہے۔ پھر سبھوں نے یہ شور مچایا کہ دیندار انجمن کے مبلّغین کو یہاں سے نکال دو۔ ان کے اخبار و رسالے بند کر دو۔ آخر سرکار کو ہماری صداقت پر آخری قدم بھی اٹھانا پڑا یعنی ہمارا اخبار بند کر دیا اور ہماری انجمنیں توڑ ڈالیں۔ غرض ہر طرح کی سختی شروع کی حتیٰ کہ ہمارے مبلّغین کو پکڑ کر جیل میں ڈالا اور ہمارے معاون و مددگاروں کو ہر طرف سے تنگ کرنا شروع کیا۔ مجبوراً ہم کو اس علاقہ کو بھی خیرباد کرنا پڑا۔"

(ہماری گیارہ سالہ سرگزشت ص۲۳-۲۴)

دھارواڑ، گدگ اور ہبلی میں زباں بندی

۱- مولانا صدیق دیندار چن بسویشور ۱۹۲۴ء میں ضلع بلگاؤں اور ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۴ء تک ہر سال ہبلی دھارواڑ، گدگ۔

۲- مولوی سید قاسم صاحب گڑ نگر ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۴ء تک ہر سال ہبلی، دھارواڑ اور گدگ میں

۳- مولوی سید عبد الغفار صاحب ۱۹۳۰ء دھارواڑ میں

۴- مولوی عبد الغفار صاحب ۱۹۳۴ء دھارواڑ میں

۵- مولوی عظیم الدین صاحب ۱۹۳۰ء میں ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۴ء تک ہر سال ضلع دھارواڑ۔ ہبلی، گدگ میں۔

۶- مولوی محمد حسین صاحب برہمچاری ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۴ء تک ہر سال ضلع ہبلی۔ دھارواڑ۔ گدگ میں

۷- مولوی عبد الجبار صاحب کپل ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۴ء تک ہر سال ہبلی دھارواڑ۔ گدگ میں

۸- عبد القادر صاحب زرتاری ۱۹۳۴ء دھارواڑ میں

۹- مولوی عبد السلام صاحب ۱۹۳۴ء دھارواڑ میں

۱۰- مولوی موسیٰ شریف صاحب ۱۹۳۳ء و ۱۹۳۴ء ہبلی، دھارواڑ اور گدگ میں۔

۱۱- راجہ صاحب اسونڈی پٹیل ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۴ء تک ہبلی دھارواڑ اور گدگ میں۔

۱۲- مولوی سید رسول صاحب ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۴ء تک ہر سال ہبلی دھارواڑ، گدگ میں۔

۱۳- سید محی الدین صاحب ۱۹۳۴ء، ہبلی۔ دھارواڑ گدگ میں

۱۴- مولوی احمد حسین صاحب ۱۹۳۴ء دھارواڑ اور گدگ میں

۱۵- مولوی سید حمید الدین صاحب ۱۹۳۴ء دھارواڑ ہبلی اور گدگ میں

گیارہ سال سے کفار ضلع دھارواڑ جہاں ہماری تبلیغی انجمنیں زبردست قائم ہیں وہاں مولنا موصوف اور ان کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے جیل خانہ میں ڈالنے کی حد درجہ کوشش کر رہے تھے۔ آخر گذشتہ سال جب ہم بین الاقوامی مذہبی جلسے کی غرض سے دھارواڑ آئے تھے آرڈیننس کے عارضی اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ہم کو گرفتار کرلیا۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک ماہ پیشتر ہم نے دھارواڑ کے جلسے کا اعلان کیا تھا اس اعلان پر دشمنوں نے اپنے ہتھیار تیز کرلئے چونکہ حکومت ان کے ہاتھوں میں تھی جو چاہتے کرسکتے تھے یعنی اس علاقے میں سوائے ایک انگریز کے جو کلکٹر ہوتا ہے سب حاکم لنگایت برہمن اور آریہ ہیں جب ہم (۱۹) مبلغین دھارواڑ پہنچے اسی رات بارہ بجے پولیس بندوقیں اور ریوالوریں لے کر ہمارے مقام پر پہنچی اور شدودگالی گلوچ سے ہم کو گرفتار کیا اور پولیس اسٹیشن لے گئے۔ رات کے چار بجے تک بدمعاش جرائم پیشہ کی جس طرح چہرہ پٹی لکھی جاتی ہے اسی طرح چہرہ پٹی لکھی گئی اور بعض کو ہتکڑی بیڑی جڑدی۔ غرض ہر طرح سے ذلیل کیا اور اسی حالت میں ہم کو دو رات حراست میں رکھا۔ راتوں کو اتنا تنگ کیا کہ گلاسیں میں پیشاب کرنا پڑا حوائجات کی پریشانی اٹھانی پڑی۔ بازاروں میں سپاہیوں کے پہرہ میں پھرایا۔ یہ سب اس وجہ سے ہوا تھا کہ ہم کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اشاعت کرتے ہیں۔ نیک لوگ ہم کو دیکھ کر روتے تھے۔ ان ظالموں کو کبھی رحم نہیں آیا۔ ہر طرح سے ذلیل کر رہے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ ہم کو جیل پہنچانے تک ان کا غصہ فرو نہیں ہوگا یہ کمبخت لوگ نہیں جانتے تھے کہ یہ واقعات خود ان کو ذلت سے اسلام قبول کرنے پر مجبور کریں گے۔

ایک دن دو رات کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا، چودہ

دن مقدمہ چلا۔

آخر سنت اللہ کے مطابق فیصلہ ہمارے خلاف ہوا۔ بدمعاشوں میں نام شریک ہوا نیک چلنی کی ضمانت پر ہم رہا کر دیئے گئے

(ہماری گیارہ سالہ سرگزشت ص۲۱-۲۲)

حیدرآباد دکن میں زباں بندی

بتاریخ ۱۰ر جنوری ۱۹۳۳ء بمقام دیوی دین باغ رزیڈنسی بازار حیدرآباد دکن مندرجہ ذیل تجاویز جلسہ عام میں منظور ہوئیں

۱۔ ہر مذہب دھرم پراونس اور ہر اسٹیٹ کے ہندوؤں کو یہ جلسہ مولانا صدیق دیندار چن بسویشور کی طرف سے آنے والی بلا سے آگاہ کرتا ہے......

۲۔ لہٰذا یہ جلسہ ہر ایک ہندو سے درخواست کرتا ہے کہ اپنے سرمایۂ ناز اور ورثہ کو ایسے خطرناک تباہی سے جو مولانا کی طرف سے بتائی گئی ہے بچانے کے لئے اپنی پوری طاقت سے تیار رہے۔

۳۔ یہ جلسہ مندرجہ ذیل مختلف مقتدر طاقتوں اور مذہبی محکموں کے سرداروں سے درخواست کرتا ہے کہ اس معاملہ کی طرف فوراً توجہ کریں تاکہ مولانا اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے امن میں خلل پیدا کرنے والے معاملے کو نہ ہونے دینے کا مصیبت زدہ اور مشتعل کردہ ہندو دنیا کو یقین دلائے اور چاہیئے کہ مولانا اور ان کے ساتھیوں کے شیطانی ارادوں اور منصوبوں کے انسداد کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے کیونکہ ان کے حملہ سے تاریخی اور مذہبی ہندوؤں کے مقدس تیرتھ گاہوں کی تباہی کا اندیشہ ہے۔

(۱) ہزایکسی لینسی وائسرائے ہند

۲۔ ہزایکسی لینسی گورنر مدراس

۳۔ کلکٹر ضلع چتور

(۴) کلکٹر ضلع بلاری

(۵) ہز ہولی نس سری شنکراچاریہ ہنپی ویرپاکشی مٹھ

(۶) ڈائرکٹر آف آرکیلاجیکل ڈپارٹمنٹ مدراس

(۷) صدر ہندو مذہبی محکمہ انعامات کمیٹی مدراس

(۸) مالکان ہنپی دیوستان ہس پیٹھ

(۹) مہنت تروپتی دیوستان

(۱۰) صدر آل انڈیا ہندو مہا سبھا دہلی

۴۔ یہ جلسہ اعلیٰ حضرت حضور نظام سے استدعا کرتا ہے کہ مولانا صدیق دیندار چن بسویشور کے ناگوار اور اشتعال انگیز کارروائیوں کو تشدد کے ساتھ فوراً روک دیا جائے چونکہ یہ معاملہ سرکار کے رعایا کی باہمی محبت میں تنفر پیدا کرنے والا ہے جو اس ریاست کے وفادار رعایا کے امن و آرام کو برباد کرنے کا سبب ہے۔ چونکہ یہ جگہ مولانا کا خاص مرکز ہی ہے جہاں سے تمام ناگوار کارروائیاں ہو رہی ہیں اس کو روک کر ہندوؤں کو دائمی امن و اطمینان دلائیں۔"

(سالانہ رپورٹ ۲۰ر مئی ۱۹۳۱ء تا ۱۹ر مئی ۱۹۳۳ء ص۸)

آریہ اخبارات کی شرانگیزیاں

اخباروں اور اسٹیجوں پر یہ دھوم مچائی کہ ہم جس انسان کے مقابلے کے لئے حیدرآباد آئے ہوئے تھے وہ شخص مستقل طور پر حیدرآباد میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے خلاف سرکار کچھ نہیں کر رہی ہے وہ اپنی پوری طاقت سے ہم ہندو بھائیوں کو مسلمان بنا رہا ہے اور ہم اپنے بھائیوں کو اس کے ہاتھوں سے بچانے آئے ہیں تو سرکار عالی ہم کو شہر بدر کر دیتی ہے۔ یہ کیسا ظلم ہے۔ ویدک آدرش اخبار کے الفاظ اس معاملہ میں یہ ہیں کہ ہم پر سرکار کا یہ ظلم ہے کہ ہم جس تحریک کے مقابلہ میں آئے تھے وہ تحریک علیٰ حالہ ریاست میں باقی ہے اور ہم شہر بدر کئے جا رہے ہیں کیوں اس تحریک کے بانی کا سر نہیں کچلا جاتا چونکہ ہماری تحریک اس ریاست میں رحمت بن کر آئی تھی اور یہ تحریک روحانیات اسلام سے معمور ہونے کی وجہ سے اس کی مخالفت عین ترقی کا باعث ہو رہی

تھی۔ اب آریوں نے اس فقیر کی شہر بدری کے لئے زور لگانا شروع کیا وہی فقیر کے مستقل طور پر یہاں ٹھہرنے کا باعث ہوا۔"

(روحانیات اسلام اور آریہ سماجی تحریک ص۱۵)

چنانچہ آریہ سماج کی مکارانہ سرگرمیوں کی وجہ سے نظام حیدر آباد دکن نے بھی پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا جو درج ذیل ہے۔

"مراسلہ منجانب منتظمہ کوتوالی ہمنا باد مؤرخہ ۱۹ ذیقعدہ ۴۴ سنہ ف نشان ۳۹۸ بمقدمہ مندرجہ صدر ترقیم ہے کہ محکمۂ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی سے ذریعہ مراسلہ نشان ۲۱۴ مؤرخہ ۲۲ ستمبر ۴۴ سنہ ف جناب معتمد صاحب امور مذہبی سرکار عالی کی تحریک پر آپ کا وعظ ممالک محروسہ سرکار عالی میں ممنوع کر دیا گیا ہے۔"

(ہماری گیارہ سالہ سرگزشت ص۲۷)

ان مشکلات کا سبب آپ یوں تحریر فرماتے ہیں

"دنیا جانتی ہے کہ یہ چالاک قوم ہماری تحریک کا اس قدر پیچھا کیوں اٹھایا ہے اس کو معلوم ہے کہ ہم اپنی پوری طاقت سے ہندوستان کو مسلمان کرنے کے لئے تلے ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جس کا ان کو خوف ہو اس وجہ سے ہمارا نام خنجرِ ظالم رکھا ہے...... دیندار انجمن والے نہ وہ کسی فرقہ کی صورت میں ہیں اور نہ وہ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہیں ان کو ایک ہی کام آتا ہے وہ یہ کہ ہندوؤں کو مسلمان کرنا یہی وجہ ہے کہ آریہ اس دیندار تحریک کی بیخ کنی میں لگے ہوئے ہیں۔ آریوں کی ہر ایک کوشش ہمارے بڑھانے کی مؤید ہو رہی ہے جس کو ہم آئینے کی طرح دیکھ رہے ہیں۔

(ہماری گیارہ سالہ سرگزشت ص۲۷-۲۸)

آزاد قبائل میں ہجرت

جب کفار ہند کی سازشوں سے تبلیغ اسلام کا کام بالکل مسدود ہو گیا تو سید السادات حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنے رفقاء کار کے ساتھ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کی رکاوٹوں کو دور کرنے کی خاطر سنہ ۱۹۳۵ء میں صوبۂ سرحد کے آزاد قبائل میں ہجرت فرمائی۔ پہلے آپؒ نے ایک وفد کو ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ یہ وفد کل گیارہ افراد پر مشتمل تھا جس میں امیرِ وفد ذو المعارج مولوی سید رسول صاحب کے علاوہ جامع جمیع کمالات مولوی سید قاسم صاحبؒ، مسیح الملت مولوی سید سراج الدین صاحب، معز الملت مولوی سید حبیب اللہ صاحب، جلال الامت مولوی قاسم علی صاحبؒ، ابو البلاغ مولوی سائیں میر عبد اللہ صاحبؒ، ماہر الادیان مولوی عبد الجبار صاحبؒ، مولوی عبد الرحمن صاحب نند گڑھ، صوفی احمد حسین صاحب ابو الفدا مولوی عبد القادر صاحبؒ اور ابو الکلام مولوی غازی محمد عبد الغنی حامد صاحبؒ شامل تھے۔ جب یہ وفد ریاست دربند اپنے وقت مقررہ پر پہنچا تو حضرت قبلہؒ بھی حیدر آباد ریاست سے ہجرت فرما کر دربند تشریف لائے اور اس وفد سے مل گئے۔ وہاں سے دریائے سندھ کا سفر بذریعہ کشتی طے کر کے مقام آستھانہ پہنچے یہاں چند روز قیام فرمایا اس کے بعد آپؒ نے اسمس (مداخیل) کے مقام پر حضرت سید احمد شہید بریلویؒ اور مولانا اسمٰعیلؒ کے ساتھیوں کے پاس قیام فرمایا۔ اور آزاد قبائل کے غیور پٹھانوں میں جہاد فی سبیل اللہ کی روح پھونکی۔ پشاور میں آپ نے صاحبزادہ سر عبد القیوم خاں (مرحوم) وزیر اعظم صوبہ سرحدات سے تفصیلی ملاقات فرمائی۔ وزیر اعظم نے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ علاوہ ازیں جناب خان عبد القیوم خاں (مرحوم) جناب سلطان مرزا علی خاں عرف فقیر ایپیؒ، مولانا



سید السادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا صوفی دیندار صاحب قدس اللہ سرہ العزیز، پیر صاحب آف مورہ شریف کے ہمراہ۔

امیر الدین رح (امیر یاغستان)، سردار عبدالرب نشتر (مرحوم) پیر صاحب آف مانکی شریف رح اور آزاد قبائل کے اکثر خانوں۔ ملکوں اور نوابوں نے آپ رح کے ہاتھ پر بیعتِ جہاد کی۔ چنانچہ آپ رح نے پوری طاقت سے یہاں کام شروع کر دیا۔ اور اراکین وفد کو اس علاقہ (یاغستان) میں کام کرنے کے طریقے اور خانوں، ملکوں، صاحبزادوں اور اخوندزادوں وغیرہ سے مل کر پٹھانوں کی تنظیم جہاد فی سبیل اللہ قائم کرنے کے لیے پورے آزاد علاقہ کا دورہ کرنے کی ہدایات دیں۔ چنانچہ آپ رح فرماتے ہیں:

"جب ہم یاغستان پہنچے تو ہر قبیلے نے پُرتپاک استقبال کیا ہمارا وہاں جانا برطانیہ کی پُرفریب چالوں سے بھلایا ہوا سبق جہاد مفتون مسلمانوں کو دوبارہ یاد دلانے کا باعث ہو رہا تھا۔

(سورہ کہف کی عملی تفسیر ص۶)

آپ رح نے ہجرت کے واقعہ کو یوں منظوم فرمایا ہے:

مشورہ یہ ہوا میں یاں سے پشاور جاؤں — واں وزیر اعظم سرحد ہے بڑا روشن سر
مشورہ ان سے بھی کر لیں گے یہاں جتنے کا — عہدہ داروں سے ملا پھر میں پشاور جا کر
اعلیٰ سے اعلیٰ تھے سردار و وزیرِ اعظم — منتظر میرے تھے بیٹھے ہوئے سارے جم کر
عبدِ قیوم نے پوچھا کہ یہاں کیوں آئے — بولا اسلام سے گرماؤں گا سرحد پھر کر
بولا معلوم ہے کیا حشر ہوا سیدؒ کا — جان کے جاتے ہو کیوں ان پہ بھروسہ کر کر
میں نے ان سے یہ کہا تھی نہ فراست ان میں — فضل اللہ سے پٹھانوں میں رہوں گا مل کر
ان کی غلطی تھی کہ درّانی کو کافر سمجھا — آئے کیا کام کو تھے کھا گئے کیسی چکر
دم بخود ہو گئے سب اور وزیرِ اعظم — تھے مغل باز خاں ایک عالم و اعلیٰ افسر
چھوڑو ان کو نہ رود میخ آہنی در سنگ — یہ وہ سر ہے کہ ہر اک سر سے ہے اس کی ٹکر
سُن کے یہ بات ہوا اُن پہ اثر کچھ ایسا — سُننے قرآن گئے لے کے مجھے اپنے گھر
ہند میں خون کے نالوں کو بہانے والا — ہے وہ انسان کہ جو برپا کرے گا محشر

ل حضرت سید احمد شہید بریلوی رح

اسمائے گرامی

پہلی لائین میں بیٹھے ہوئے دائیں طرف سے :- (۱) مولوی صوفی **محمد قاسم** صاحبؒ اشوراپوری (۲) مولوی **محمد عبداللہ** صاحب الناڈوی (۳) مولوی **موسیٰ شریف** صاحبؒ (۴) ابوالمعارف مولوی **عظیم الدین** صاحبؒ (۵) شیخ رُومی میر **محمد قاسم** صاحب ایبٹ آبادی (۶) مولوی **عبدالرحیم** صاحب بنگلوری (۷) بلاغ المبین مولوی **فتح محمد خان** صاحب ۔ دوسری لائین میں بیٹھے ہوئے دائیں طرف سے: (۸) ڈاکٹر مذاھب مولوی **یٰسین علی** صاحب سرہُ اللہ (۹) جلال الامت مولوی **قاسم علی** صاحبؒ (۱۰) خلیفۃ الرحمٰن ڈاکٹر **سید محبوب حسین** صاحبؒ (۱۱) **خلیفہ** پیر صاحب موڑہ شریف (۱۲) حضرت مولینا **گل بادشاہ** پیر صاحب موڑہ شریف (۱۳) السید السادات الحسنی والحسینی حضرت مولینا **صدیق دیندار** صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز (۱۴) مسیح الملت مولوی **سید سراج الدین** صاحب (۱۵) دربانِ رسول اللہ مولوی **محمود علی قریشی** صاحبؒ (۱۶) معز الملت مولوی **سید حبیب اللہ شاہ** صاحب ۔ تیسری لائین میں کھڑے ہوئے دائیں طرف سے :- (۱۷) مولوی **جہانگیر بیران**ؒ صاحب (۱۸) مولوی **شمشیر خان** صاحبؒ (۱۹) مولوی **محمد مستان** صاحب چکبالاپوری (۲۰) محبوبِ ملت مولوی **محمد محبوب** صاحبؒ (۲۱) پنڈت مولوی **رفیع الدین** صاحب (نومسلم پنڈت راچپا) (۲۲) پنڈت مولوی **عبدالستار** صاحبؒ (۲۳) میزبانِ اولیاء مولوی **محمد غوث** صاحب مہاجرؒ آکدوری (۲۴) روشن دل مولوی **روشن دین** صاحب عوبلیان (۲۵) معین الملت مولوی **نوازش علی** صاحب (۲۶) صاحبزادہ **سید ضیاء الحسن** صاحب امیر المجاھدین (۲۷) عاشقِ صدیق مولوی **افضل شریف** صاحبؒ (۲۸) تارک الدنیا مولوی **رحیم الدین** صاحب کمپونڈر (۲۹) عاشقِ رسول مولوی **عبدالرزاق** صاحبؒ (۳۰) مولوی **عبدالوھاب** صاحب مہاجر ۔ چوتھی لائین میں کھڑے ہوئے دائیں طرف سے: (۳۱) مولوی مرزا **محبوب بیگ** صاحب چکبالاپوری (۳۲) مولوی **سید احمد** صاحب دیندار (۳۳) ابو احمد مولوی **محمد دستگیر** صاحب (۳۴) جامع بجمیع کمالات اسد اللہ مولوی **عبدالغنی** صاحب (۳۵) مولوی **سید غوث** صاحب چکبالاپوری (۳۶) مولوی **عبدالقادر** صاحب مہیڑ (سندھ) (۳۷) مولوی **عبدالجبار** صاحب چکبالاپوری (۳۸) مولوی **رحمت خان** صاحب مہاجر (۳۹) قاضی الاسلام مولوی **سید حسین** صاحبؒ (۴۰) حبیبُ اللہ مولوی **جعفر صادق** صاحب اثر (۴۱) مولوی **محمد یوسف** صاحب جوھر براری (۴۲) پُرانا فقیر مولوی **عثمان علی** صاحب ملنّا (۴۳) مولوی **سید احمد** صاحب چکبالاپوری ۔ پانچویں لائین میں کھڑے ہوئے دائیں طرف سے :- (۴۴) مولوی مرزا **فخر اللہ بیگ** صاحب چکبالاپوری (۴۵) مولوی **محمد عیسیٰ میاں** صاحب (۴۶) مولوی **سید کریم** صاحب چکبالاپوری (۴۷) محب الفقراء مولوی **سید نور الحسن** صاحب (۴۸) عارف باللہ **محمد رضا** راجہ صاحبؒ اسونڈی پٹیل (۴۹) نصیر الدین مولوی **سید عبدالقیوم** شاہ صاحبؒ (۵۰) شیخ الحدیث ابوالعرفان مولانا سید **عبدالقادر** صاحب محدث امرتسریؒ (۵۱) مولوی شیخ **محبوب** صاحب اودے سیٹر (۵۲) مولوی **عبدالقادر** صاحب عثمان آبادی (۵۳) ابوالکلام مولوی **عبدالغنی** صاحب حامدؒ (۵۴) ابوالبرکات مولوی ڈاکٹر **ناظر حسین** صاحبؒ ۔ مبلّغینِ اسلام ۔

ص۱: گود میں صاحبزادہ سید عابد پاشاؒ

ص۲: گود میں صاحبزادی سیدہ انیسہ بیگم صاحبہ

بولا اب آئیے چلیے مرے ہمراہ حضرت
ہو گی جی بھر کے ملاقات مرے بنگلہ پر

ایک دن پورا رہی ان سے ملاقات اچھی
بحث کی مجھ سے سیاست کے ہر اک پہلو پر

یہ یقین ہو گیا ان کو کہ ہے اللہ والا
اس میں اللہ ہی ہے بس کوئی نہیں ہے دیگر

پوری قوت سے مدد دینے کا کر کے وعدہ
یہ دعا چاہی کہ ہو عاقبت ان کی بہتر

سارے یہ معاملے طے کر کے دکن کو آیا
مالی امداد کا یاں کھولا گیا اک دفتر

حضرت صاحبؒ اپنے ساتھیوں کو تنظیمی ہدایات دینے کے بعد خود واپس حیدر آباد دکن لوٹ گئے۔ آپؒ کی ہدایت کی روشنی میں مبلّغین کے وفد نے پورے آزاد علاقہ کا دورہ کیا۔ اس میں مقام اسمس بھی تھا جہاں مجاہدین کی جماعت کا مرکز تھا جو سید احمد شہیدؒ بریلوی کے معتقد اور مطیع تھے۔ ان مجاہدین کا علاقہ آزاد میں یہی مرکز تھا۔ ایک اور مرکز چمبر قند تھا جو افغانستان کی فوجی چھاؤنی جلال آباد کے قریب تھا۔ سید صاحبؒ اور ان کے ساتھی مولانا سید اسمٰعیل شہیدؒ جو بالاکوٹ کے میدان جنگ میں دشمنوں سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے انہی کی جماعت کے چند خاندان یہاں آباد تھے۔ ان میں زیادہ تر بنگالی تھے۔ ان کے امیر کا نام رحمت اللہ اور مدار المہام کا نام برکت اللہ تھا۔ انھوں نے اس تحریک کے مقاصد سے اتفاق کیا اور جہاد فی سبیل اللہ کے لیے حضرت مولانا سید صدیق دیندارؒ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی رضامندی ظاہر کی اور آپؒ کو دکن سے اسمس آ کر یاغستان کے پٹھانوں کی تنظیم کرنے کی دعوت دی۔ دوسری طرف انہی کے محافظ دستے کے ہمراہ فقراء مبلّغین نے پورے علاقہ کا دورہ کیا۔ ان میں قابل ذکر قبائل جہمند، قبیلہ ماموند، قبیلہ شموزئی۔ قبیلہ حسن زئی، قبیلہ سالارزئی، علاقہ آلائی، مداخیل اور علاقہ باجوڑ وغیرہ شامل ہیں اس کے علاوہ یہ وفد مجاہدین کے دوسرے مرکز چمبر قند بھی گیا۔ یہاں بھی چند دن قیام کیا۔ ہزاروں فٹ بلند پہاڑوں اور سر بفلک چوٹیوں کا یہ دورہ دو ماہ سے زیادہ عرصے تک رہا۔ مبلّغین کا یہ دورہ انتہائی خطرناک اور آزمائشوں سے پُر تھا۔ ان مبلّغین نے صوبہ سرحد کے برطانوی علاقوں میں آ کر غیور پٹھانوں کو جہاد فی سبیل اللہ پر راضی کرنے کے لیے جلسوں اور جرگوں میں تقاریر کا سلسلہ شروع کر دیا۔

(نشأۃ الاخریٰ - غیر مطبوعہ)

تنظیمِ جہاد فی سبیل اللہ

۱۹۳۶ء میں حضرت مولانا سید صدیق دیندار صاحب قبلۂ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز نے یاغستان کے حالات سے آگاہ ہونے کے بعد مولوی برکت اللہ کے دعوت نامے پر غور کیا، جس میں آپ کو یاغستان آکر اسمس میں مرکز بنا کر کام کرنے کا تذکرہ تھا۔ اس یقین دہانی پر حضرت صاحب قبلہؒ نے مکمل ہجرت کا ارادہ کیا۔ لہٰذا اسی سال ابوالبرہان جامع جمیع کمالات مولوی سیّد قاسمؒ صاحب ابوالبلاغ سائیں میر عبداللہ خاں صاحبؒ اور مولوی عبدالوہاب صاحبؒ مبلغین اسلام کو ہمراہ لیکر حیدرآباد دکن سے مجاہدین کے مرکز اسمسؔ علاقہ آزاد پہنچ گئے۔ یہ دوسری اور مکمل ہجرت تھی۔ آپؒ بنفس نفیس مقام گندف سے گذرے اور مہابن جیسے اٹھارہ ہزار فٹ کے بلند پہاڑ کی مسافت طے کی۔ یہ راستہ انتہائی دشوار گذار اور پُرخطر تھا۔ مجاہدین کے مرکز اسمس پہنچنے پر آپؒ فرماتے ہیں۔

"چونکہ میرے اطراف خفیہ[۱] گھیری ہوئی تھی۔ حیدرآباد سے یاغستان جانا ہو تو سیدھا شمال کو جانے کے بجائے سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی میں مجھے جنوب کی طرف جانا پڑا۔ سیدھا بنگلور جا کر لوگوں کی نظروں سے بچ کر ٹمکور سے مولوی سیّد قاسم صاحب گرٹ نگرڈ و کو ہمراہ لیکر بہ عزم یاغستان ریل میں سوار ہوا۔ بمبئی میں لباس بدل کر اجمیر اور ملتان ہوتا ہوا سرحدی بستی روما پہنچا جہاں سے میر عبداللہ صاحب بھی ساتھ ہو گئے۔ تھردو اور غرغستان کے راستے سے تربیلا پہنچا۔ سندھ ندی پار کیا۔ گندف سے مولوی عبدالوہاب صاحب کو بھی ساتھ لیا۔ ہم چار آدمی صبح گندف سے نکلے۔ مہابن کے

ص[۱] خفیہ پولیس

حضرت سید احمد شہید کے معتقد و مطیع برکت اللہ خان مدار المہام "جمیعت عالیہ مجاہدین" کے اشتہار کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

منتظم سرحدات آزاد یاغستان

اِنَّ اللہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَہْدِہٖ مِنَ اللہِ الخ

برادران اسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اے ہندوستان کے رہنے والے مسلمانو! یہ امر آپ لوگوں سے مخفی نہیں ہے کہ آپ دشمنوں کے ہاتھ سے خطرناک فتنوں میں ڈالے گئے ہو۔ ایک طرف فرقوں کے فتنے ہیں تو دوسری طرف دہریت کے فتنے۔ ایک طرف آپس کے جھگڑوں کا فتنہ ہے تو دوسری طرف انداد کا فتنہ۔ ایک طرف متعصب ملّاؤں کا فتنہ تو ایک طرف فاسق فاجر مشائخوں کا فتنہ۔ ایک طرف کھیل تماشوں کا فتنہ ہے تو ایک طرف زناکاری۔ نشہ بازی قمار بازی کا فتنہ۔ ایک طرف افلاس کا فتنہ ہے تو دوسری طرف فرعونیت کا فتنہ۔ شاید ہی کوئی مسلمان ایسا ہوگا جو ان کی زد سے بچا ہوا ہو۔ مسلمانان ہند اِن فتنوں میں صرف اس وجہ سے مبتلا ہیں کہ انہوں نے دین کا راستہ چھوڑا ہے۔ مردار دنیا کی محبت میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو ایک دہریہ قوم کی غلامی میں پھنسا کر ذلیل کیا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لایوشک یاتی زمان علی الناس لایبقی احدًا من الایمان الا قلیل من الناس فی الحجاز فیسلط اللہ علیہم النصاری جزاءً بما کانوا یعملون۔ یعنی بے شک انسانوں پر ایک زمانہ آنے والا ہے۔ ایک بھی ایماندار نہیں رہیگا جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہو ہاں حجاز میں چند لوگ رہیں گے۔ اس بے ایمانی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ ان پر نصاریٰ کو مسلط کرے گا یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو نصاریٰ کی حکومت میں رہے گا۔ اس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان نہیں رہے گا۔ کافر حکومتوں کے ماتحت رہنے والے مسلمانوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِہِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللہِ وَاسِعَۃً فَتُہَاجِرُوْا فِیْہَا فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰىہُمْ جَہَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

والو الدان لایستطیعون حیلۃً ولا یھتدون سبیلاً ۝ فاولئک عسی اللہ ان یعفو عنھم وکان اللہ عفواً غفوراً ۝ ان لوگوں کی جان نکالتے وقت جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے بڑی تکلیف ہوتی ہے اس وقت وہ ملائکہ ان سے پوچھتے ہیں تم نے کس حالت میں زندگی بسر کی ہے تب وہ لوگ کہیں گے ہم کافر ریاستوں میں دبائے گئے تھے۔ تب ملائکہ کہیں گے کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی تم ہجرت کرتے پس انکے لئے جائے پناہ جہنم ہی ہے کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔ مگر وہ لوگ جن کو اس سے بچنے کا کوئی حیلہ نہیں تھا تو وہ مرد اور عورت اور بچے معاف کئے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو معاف کریگا اور عفور اور معاف کرنیوالا ہے۔ اے مسلمان ہند وہ دن یاد کرو جب ملک الموت تمھارے سر پہ کھڑا ہوگا وہ دن یاد کرو جب آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں پیش کئے جاؤ گے۔ وہ آخرت کا سوال ہے۔ موجودہ حال پر غور کرو آپ لوگ کیسے خطرناک فتنوں کا تختہ مشق بنے ہوئے ہو۔ اس بلا کا واحد علاج ہندوستان کو مسلمان کرنا ہے۔ مکہ معظمہ کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان کر نہ سکے جب تک آپ نے ہجرت نہیں کی اور جب تک آپ نے ہجرت نہیں کی طاقت نہیں پیدا ہوئی اور جب تک آپ نے طاقت پیدا نہیں کی تب تک جہاد نہیں قائم کیا اور آپ نے جب تک جہاد نہیں قائم کیا تب تک عربستان کو مسلمان نہیں کر سکے۔ اس اصول کی بناء پر اگر آج بھی کوئی شخص کام کرتا ہے تو وہ کامیاب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؛ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید اے مسلمان بھائیو! جب آپ لوگ ہجرت نہیں کر سکتے ہو تو مہاجرین کی امداد کرو۔ چونکہ حدیث میں آیا ہے کہ مہاجرین اور انصار دونوں ساتھ ساتھ جنت میں رہیں گے۔ لہذا دونوں ثواب کے یکساں حقدار ہیں۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاھدو باموالکم وانفسکم۔ لوگوں کی نظر میں ہندوستان کا مسلمان کرنا ایک عظیم الشان کام نظر آتا ہے۔ مگر اللہ کے پاس کچھ چیز نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عربستان۔ ایران اور ترکستان و افغانستان مسلمان ہوا تو کیا اب ہندوستان مسلمان نہیں ہوگا۔ بفضلِ رب العالمین جس زمانہ سے باشندگان ہند کو اپنی غلامی کے نقصانات کا احساس ہو رہا ہے تب سے اس کے دفعہ کا واحد ذریعہ انہوں نے بھی سوچا ہے کہ اس ملک کے باشندوں کو ایک ذات کر دے اسی دھن میں گاندھی ایک طرف بل مار رہا ہے تو آریہ ایک طرف بل مار رہے ہیں عیسائی ایک طرف بل مار رہے ہیں تو پنج قوم ایک طرف بل مار رہے ہیں۔ انگلیت ایک طرف بل مار رہے ہیں تو سناتن دھرم کے گرو کرد کوئی شنکر اچاریہ ایک طرف بل مار رہے ہیں۔ چونکہ دین کا کام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اسی وجہ سے ان بل مارنے والوں سے کچھ بھی نہیں بنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک

اللہ والے کے ساتھ ہو کر یہ یاغستان کے لوگ ایک آواز جہاد فی سبیل اللہ سے کل ہندوستان کو مسلمان کر کے چھوڑیں گے۔ جیسا کہ مدینہ منورہ کے مسلمانون نے ایک حملہ میں کل عربستان کو مسلمان کیا۔ ایران کو مسلمان کیا ترکستان وغیرہ کو مسلمان کیا۔ اے مسلمانِ ہند خوش ہو جاؤ وہ دن آگئے ہیں چونکہ اللہ ہی جامع الناس ہے۔ لہذا ایک اللہ والا یعنی ایک فنا فی اللہ انسان ہی ہندوستان کی قوموں کو ایک دین پر جمع کرے گا۔ اس بشارت کی بناء پر ایک انسان درد بھرے دل سے ہندوستان میں اقوام ہند کو ایک دین پر لانے کی جان توڑ کوشش کی۔ اس نے ہندوستان میں مسلسل بارہ سال کام کیا۔ سنت اللہ کے مطابق ہندوستان کے ظالموں نے ہمہ قسم کی تکلیفیں دے کر ہندوستان سے نکالا۔ آپ کا نام نامی مولانا صدیق دیندار ہے۔ ہندو لوگ آپ کو چن بسویشور کہتے ہیں۔ لاکھوں ہندو آپ کے زیر اثر ہیں آپ نے اب تک سات سو سے زائد گروؤں اور پنڈتوں کو مسلمان کیا ہے۔ دشمنان اسلام نے سرکار برٹش اور سرکار نظام و سرکار میسور میں اپنا داؤ چلا کر آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو گرفتار کروایا۔ زبان بندیاں کروائیں۔ جیلوں میں ڈالا۔ ضمانتیں لی گئیں۔ کتابیں ضبط کی گئیں۔ اخبارات بند کردے گئے۔ وطنوں سے نکالا گیا۔ آخر تنگ آکر مولانا صاحب نے معہ چند ساتھیوں کے غلام ملک سے نکل کر سنت رسول کے مطابق ہندوستان سے جہاد کرنے کے خیال سے یاغستان میں ہجرت کی۔ یہاں ایک ماہ سے تنظیم آزاد قبائل میں مصروف ہیں ہم نے آپ کو اُمس میں پناہ دی ہے۔ آپ کے مسلسل مواعظ حسنہ نے ہمیں گرویدہ کر لیا ہے۔ اس روحانی انسان نے ہمارے خوابیدہ قلبوں میں بیداری پیدا کر دی ایک ماہ کے عرصہ میں مولانا صاحب نے ایک لاکھ نفری کی تنظیم کر لی ہے اور آپ یہاں کے علماء اور مشائخین کے روبرو مسئلہ جہاد کی حقیقت کو پیش کر کے کامیاب ہو گئے ہیں امید ہے کہ آپ اس جادو بیانی سے اور روحانی جذبات سے چند ماہ کے اندر پورے یاغستان کو ہموار کر لیں گے۔ اس تنظیم کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہند کے مفتون مسلمانون کا علاج ہوگا۔ اور بنی نوع انسان کی حقیقی خدمت ہوگی۔ اس بندۂ خدا نے جہاد کے اصول میں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کے لئے ہمیں تیار کر لیا ہے۔ اور ہم نے عہد کر لیا ہے کہ ہم صحابہ کرام کے اصول پر جہاد کریں گے۔ ہم کو کسی کی حکومت چھین نے کی خواہش نہیں اور نہ کسی کی دولت کی خواہش ہے۔ ہم کو صرف ہندوستان مسلمان کرنا ہے اسی میں ہندوستان کے ہر فتنہ کا علاج ہے۔ اس کام کے لئے ہماری جانیں قربانی کے لئے حاضر ہیں ہر بادشاہ ہندوستان میں مسلمان ہو کر حکومت کر سکتا ہے۔ حاکموں کو حکومت مبارک۔ بادشاہوں کو بادشاہت مبارک ہے صرف شرط اسلام کی ہوگی۔ ورنہ جزیہ دیں۔ ان دو باتوں سے بھی انکار کیا جائے گا تو لامحالہ یقینی کو جہاد کرنا (تلوار اٹھانی پڑیگی)

ڈیلی پہاڑ چڑھ کر بتیس (۳۲) میل ایک دن میں طے کر کے شنوائی پہنچے۔ دوسرے دن پہاڑیں چڑھتے ہوئے اُتلا پہنچے۔ تیسرے دن آخری پہاڑ مہابن عبور کرنے کے ارادے سے پہاڑ پر پیدل چلنے کی سکت نہ پا کر میں اور سید قاسم صاحب گڑھ نگر وٹے دو خچر لیے۔ گیارہ بجے پہاڑ چڑھنا شروع کیا۔ چونکہ خدا ہماری جان کا محافظ تھا باوجود خچروں کے کئی دفعہ پہاڑ سے راستے میں لڑھک جانے کے ہم صحیح سلامت رہے۔ بارہ بجے چوٹی پر پہنچے۔ چار بجے نیچے دامن میں اتر کر قیام کیا۔ چوتھے دن صبح نکل کر شام کے وقت اسمس پہنچ گئے۔ یہاں سے میر عبداللہ صاحب کے ذریعے میں نے اپنے تمام مبائعین کے نام یہ حکم بھیجا کہ آج کے دن کے لیے بیعت لی گئی تھی۔ ہجرت کرو۔ فاسق ہونے سے بچو اور میں نے ان کو بشارت کی بناء پر یہ لکھ بھیجا کہ ایک ماہ کے اندر سب نکل جاؤ۔ صحیح سلامت یہاں پہنچ جائیں گے۔" (سورۂ کہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

وہ حکم نامہ بنام مبائعین درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ ط یقاتلون فی سبیل اللہ ویقتلون ویقتلون قف وعدا علیہ حقا فی التوراۃ والانجیل والقرآن ط ومن اوفی بعھدہٖ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہٖ ط وذالک ھو الفوز العظیم ٥ ۹/۱۱۱

حکمنامہ بنام مبائعین

فرزندان توحید! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ چودھویں صدی کا موعودہ ظلمت کدۂ دہر دجالی فتنوں سے حد درجہ کا تیرہ و تاریک ہوگیا

جو مسلمان دین کے اس کام میں حصہ لیگا وہ دین و دنیا کی دولت پائیگا۔ جو مسلمان اس میں حصہ نہیں لیگا وہ دنیا و آخرت دونوں جگہ پر ذلیل و خوار ہوگا۔ اے مسلمانان ہند ایسی صورت میں آپ کا فرض ہے کہ ایمان کی خاطر غلام ملک سے نکل جاؤ فتنوں سے بچ جاؤگے طاقت پیدا ہوگی۔ جہاد کروگے۔ اگر کوئی ذریعہ نہیں ہے یا کاروبار نے روک دیا ہے تو فراغ دلی سے مہاجرین اور مجاہدین کی امداد کرو اسی میں خیر ہے اس اشتہار کے پہنچانے والے ہمارے خاص لوگ ہیں۔ ان کے پاس قرضہ حسنہ کی رسائد اور وثیقہ ہے ہم نے ایسے مہتم بالشان کام کے لئے ہندوستان سے پانچ لاکھ روپیہ قرضہ حسنہ کی درخواست کی ہے۔ جو شخص اس میں حصہ لیگا اس کو بعد قبضہ خزائن مبشرہ مضاعفت در مضاعفت دیا جائے گا۔ ان تمام کاروبار کا مرکز اسمس علاقہ یاغستان بنایا گیا ہے۔ ایک لاکھ کے قریب ہم مجاہدین کے معتقدین یاغستان میں ہیں۔ ان میں بارہ ہزار مسلح فوج رہتی ہے اس دینی حکومت کے سردار امیر مجاہدین ایداللہ بنصرہٖ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب ہیں اور راقم اس طاقت کا مدار المہام ہے یہ جماعت ایک سو پندرہ سال سے یاغستان کے پہاڑوں میں امن و سلامتی سے زندگی بسر کر رہی ہے۔ دشمنان اسلام کے اوس پر بے انداز حملے ہوئے کوئی دشمن اب تک ہم پر غالب نہیں آیا۔ اسکی وجہ خاص یہ ہے کہ یہ باغ حضرت سید احمد بریلوی صاحب رحمت اللہ علیہ کا لگایا ہوا ہے۔ کوئی طاقت اس کو مٹا نہیں سکتی۔ اقتضاء زمانہ کی وجہ گذشتہ چند سال سے اس پر بادِ خزاں چل رہی تھی جسکی وجہ سے ہماری امیدیں مایوسی سے بدل گئی تھیں اس مصیبت کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی عزت میں آکر ہمارے پاس حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب حیدرآبادی کو بھیجدیا جنہوں نے گرتی ہوئی جماعت کو اُٹھالیا۔ آپ کے ولولہ خیز مواعظ معرفت سے لبریز درس قرآن کریم نے ہم میں دوبارہ قرن اولیٰ کی روح پھونک دی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ ہمارے خاندان کے ارکان اور معہ امیر صاحب مجاہدین ایداللہ بنصرہٖ اور جمیع سرداران مجاہدین نے اور جمعیت کے چھوٹے اور بڑے نے آپ کے بشارات اور نشانات دیکھ کر یہ تصدیق کی ہے کہ جس انسان کے آمد آمد کی بشارت ہم میں ایک زمانہ سے چلی آرہی ہے وہ یہی بزرگ ہستی ہے لہذا ہم سب مولانا صدیق دیندار صاحب کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہوچکے ہیں۔ لہذا اس علاقہ کی تنظیم کماحقہ ہوچکی ہے۔ اور اب ہم نے دیگر قبائل کی طرف رُخ کیا ہے جہاں سے ہمیں دعوتیں آئی ہیں۔ درحقیقت دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ علاقہ یاغستان میں جمعیت مجاہدین ہی ایک روح رواں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بطفیل رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دل دیا ہے۔ تقویٰ و طہارت دیا ہے۔ اور اپنے فضل و کرم سے آلات حرب کافی تعداد میں دیا ہے اور اپنے لطف و کرم سے اب ایک روحانی رہبر بھی دیا ہے۔ ہمارے آلات حرب دقیانوسی نہیں ہیں بلکہ موجودہ زمانہ کی ہر ہتیار ہمارے پاس موجود ہے مثلاً مشین گن۔ بم۔ گیارہ فیری رئفل۔ روس اور فرانس کی جدید رئفلیں جس سے ہم ہوائی جہازیں گراتے ہیں۔ ابتک ہم نے متعدد جہازیں ان رئفلوں سے گرا چکے ہیں۔ زہریلی گیاس اور اسی کے دفعیہ کا سامان اور بار برداری کے مختلف جانوریں سدھائے ہوئے گھوڑے ان تمام سامان کے ساتھ ہمارا اللہ ہم پر مہربان ہے۔ اے مسلمانانِ ہند ہمارا لاکھوں روپیہ کا خرچ ہے۔ ہم مجاہدین کی جانی اور مالی امداد کرو۔ اللہ تعالیٰ بہت قریب میں فتوحات دینے والا ہے۔ اسکے حصہ دار بنو۔ انشاءاللہ چندماہ میں آزاد قبائل کی تنظیم ہوجائیگی جس کی بدولت ہندوستان مسلمان ہوجائیگا۔ جس سے ہر فتنہ اور فساد کا علاج ہوگا فقط بقلم خود

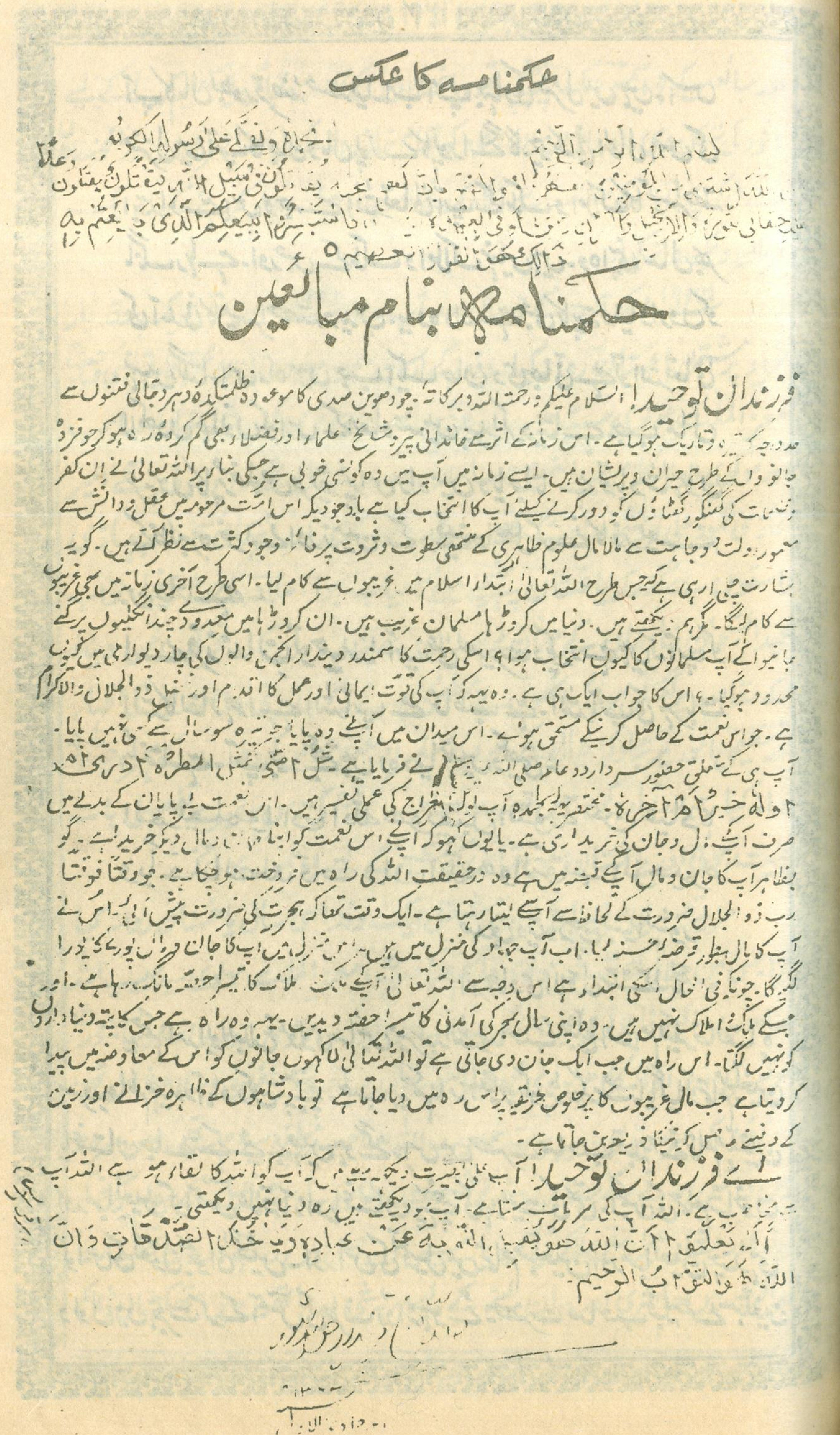
مورخہ ۱۲ ربیع اول ۱۳۵۵ھ

بشرح دستخط۔ برکت اللہ صاحب

مدارالمہام جمعیت عالیہ مجاہدین ہندیہ

ہے۔ اس زمانہ کے اثر سے خاندانی پیرومشائخ علماء اور فضلا بھی گم کردہ راہ ہو کر خوفزدہ جانوروں کی طرح حیران و پریشان ہیں۔ ایسے زمانہ میں آپ میں وہ کونسی خوبی ہے جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کفر وظلمات گھنگور گھٹاؤں کو دور کرنے کے لیے آپ کا انتخاب کیا ہے باوجود یہ کہ اس اُمت مرحومہ میں عقل و دانش سے معمور دولت و وجاہت سے مالا مال علوم ظاہری کے منتہی سطوت و ثروت پر فائز وجود کثرت سے نظر آتے ہیں۔ گو یہ بشارت چلی آرہی ہے۔ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ابتداء اسلام میں غریبوں سے کام لیا۔ اسی طرح آخری زمانہ میں بھی غریبوں سے کام لے گا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ دنیا میں کروڑہا مسلمان غریب ہیں۔ ان کروڑہا میں معدودے چند انگلیوں پر گنے جانے والے آپ مسلمانوں کا کیوں انتخاب ہوا؟ اس کی رحمت کا سمندر دیندار انجمن والوں کی چاردیواری میں کیوں محدود ہو گیا؟ اس کا جواب ایک ہی ہے۔ وہ یہ کہ آپ کی قوت ایمانی اور عمل کا اقدام اور فضل ذوالجلال والاکرام ہے۔ جو اس نعمت کے حاصل کرنے کے مستحق ہوئے۔ اس میدان میں آپ نے وہ پایا جو تیرہ سو سال سے کسی نے نہیں پایا۔ آپ ہی کے متعلق حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مثل امتی کمثل المطر لا ادری اولہ خیر ام آخرہ۔ مختصر یہ کہ بحمدہ آپ لوگ معراج کی عملی تفسیر ہیں۔ اس نعمت بے پایاں کے بدلے میں صرف آپ کے مال و جان کی خریداری ہے۔ یا یوں کہو کہ آپ نے اس نعمت کو اپنا جان و مال دیکر خرید لیا ہے۔ گو بظاہر آپ کا جان و مال آپ کے قبضہ میں ہے وہ درحقیقت اللہ کی راہ میں فروخت ہو چکا ہے۔ جو وقتاً فوقتاً رب ذوالجلال ضرورت کے لحاظ سے آپ سے لیتا رہتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ ہجرت کی ضرورت پیش آئی۔ اُس نے

حکمنامہ کا عکس



بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible]

حکمنامہ بنام مبائعین

فرزندان توحید! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چودھویں صدی کا موعود ظلمتکدہ دہر دجالی فتنوں سے معمور ہو کر تاریک ہو گیا ہے۔ اس زمانہ کے اثر سے خاندانی پیر و مشائخ علماء اور فضلاء بھی گم کردہ راہ ہو کر خوفزدہ جانوروں کی طرح حیران و پریشان ہیں۔ ایسے زمانہ میں آپ میں وہ کونسی خوبی ہے جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کفر وظلمات کی گھنگور گھٹاؤں کو دور کرنے کیلئے آپ کا انتخاب کیا ہے باوجودیکہ اس امت مرحومہ میں عقل و دانش سے معمور، دولت و وجاہت سے مالا مال علوم ظاہری کے منتہی سطوت و ثروت پر فائز وجود کثرت سے نظر آتے ہیں۔ گو یہ بشارت چلی آرہی ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداء اسلام میں غریبوں سے کام لیا۔ اسی طرح آخری زمانہ میں بھی غریبوں سے کام لیگا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ دنیا میں کروڑہا مسلمان غریب ہیں۔ ان کروڑہا میں معدودے چند انگلیوں پر گنے جانیوالے آپ مسلمانوں کا کیوں انتخاب ہوا؟ اس کی رحمت کا سمندر دیندار انجمن والوں کی چاردیواری میں کیونکر محدود ہو گیا۔ اس کا جواب ایک ہی ہے۔ وہ یہ کہ آپ کی قوت ایمانی اور عمل کا اقدام اور فضل ذوالجلال والاکرام ہے۔ جو اس نعمت کے حاصل کرنے کے مستحق ہوئے۔ اس میدان میں آپ نے وہ پایا جو تیرہ سو سال سے کسی نے نہیں پایا۔ آپ ہی کے متعلق حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مثل امتی کمثل المطر لا ادری اولہ خیر ام آخرہ۔ مختصر یہ کہ بحمدہ آپ لوگ معراج کی عملی تفسیر ہیں۔ اس نعمت بے پایاں کے بدلے میں صرف آپ کے مال و جان کی خریداری ہے۔ یا یوں کہو کہ آپ نے اس نعمت کو اپنا جان و مال دیکر خرید لیا ہے۔ گو بظاہر آپ کا جان و مال آپ کے قبضہ میں ہے وہ درحقیقت اللہ کی راہ میں فروخت ہو چکا ہے۔ جو وقتاً فوقتاً رب ذوالجلال ضرورت کے لحاظ سے آپ سے لیتا رہتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ ہجرت کی ضرورت پیش آئی۔ اس نے [illegible]

اے فرزندان توحید! [illegible]

آپ کا مال بطور قرضۂ حسنہ لیا۔ اب آپ جہاد کی منزل میں ہیں۔ اس منزل میں آپ کا جان و مال پورے کا پورا لگے گا۔ چونکہ فی الحال اس کی ابتداء ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کے ملک و املاک کا تیسرا حصّہ مانگ رہا ہے۔ اور جس کے ملک و املاک نہیں ہیں۔ وہ اپنی سال بھر کی آمدنی کا تیسرا حصّہ دیدیں۔ یہ وہ راہ ہے جس کا پتہ دنیاداروں کو نہیں لگتا۔ اس راہ میں جب ایک جان دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ لاکھوں جانوں کو اس کے معاوضہ میں پیدا کر دیتا ہے۔ جب مال غریبوں کا پُرخلوص طریقہ پر اس راہ میں دیا جاتا ہے تو بادشاہوں کے ظاہرہ خزانے اور زمین کے دفینے حاصل کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

اے فرزندانِ توحید! آپ علی بصیرت دیکھ رہے ہیں کہ آپ کو اللہ کا لقاء ہوا ہے اللہ آپ سے مخاطب ہے۔ اللہ آپ کی ہر بات سُنتا ہے۔ آپ جو دیکھتے ہیں وہ دنیا نہیں دیکھتی۔

الم یعلموا انّ اللّٰہ ھو یقبل التّوبة عن عبادہٖ
ویأخذ الصدقات وانّ اللّٰہ ھو التّوّاب الرّحیم ۝

صدیق دیندار چن بسویشور
۲۱ر جمادی الاوّل ۱۳۶۳ھ

یہ حکم نامہ ابو البلاغ مولوی سائیں میر عبداللہ صاحبؒ مبلّغ اسلام لیکر خانقاہِ سرورِ عالم حیدر آباد دکن پہنچے۔ جب یہ حکم نامہ مبلّغین کو پڑھ کر سُنایا گیا تو تمام مبلّغین یاغستان جانے کے لیے بے چین ہو گئے۔ اِس میں حضرت صاحب قبلہؒ نے تمام مبلّغین اور مبائعین کو اسمٓس علاقہ آزاد یاغستان پہنچنے کی ہدایت کی تھی۔ انجمن کی تمام شاخوں کو اس کی نقول بھجوائی گئیں۔ اور اس کی تعمیل میں تمام مبلّغین اور مبائعین چند ہی دنوں میں ہجرت کر کے اسمٓس کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت صاحب قبلہؒ نے مبلّغین

اور مبائعین کو جو اسمٓس تک پہنچے تھے، یاغستان کے مختلف قبائل کی تنظیم کرنے کے لیے وفود کی شکل دی۔ بعد ازاں ان وفود کو تمام خانوں، ملکوں، صاحبزادوں اور اخوندزادوں سے مل کر اپنی آمد کے مقاصد سے آگاہ کرنے اور جذبۂ جہاد بیدار کرنے کے لیے ایک فرمان دیکر روانہ کیا۔

۱۹۳۶ء کی ہجرت کے نو سال بعد آپ نے ۱۹۴۵ء میں مزید ایک وفد چار افراد پر مشتمل یاغستان روانہ کیا۔ وفد کے ارکان میں مولوی غازی محمود علی قریشی صاحبؒ، معز الملت مولوی سیّد حبیب اللہ صاحب، مولوی محمود شاہ خان صاحب اور مولوی ابو الکلام عبدالغنی حامدؒ صاحب شامل تھے۔ اس وفد کے امیر غازی محمود علی قریشی صاحبؒ تھے۔ یہ وفد دشوار گذار اور انتہائی سخت پہاڑی راستوں سے گذر کر یاغستان پہنچنے میں کامیاب ہوا۔ علاقہ باجوڑ پہنچا، نواب عبدالسبحان خار خاں کے مہمان رہے۔ ان سے پندرہ دن تک تحریک انجمن دیندار کے مقاصد پر گفتگو ہوئی۔ انھوں نے مطمئن ہونے کے بعد اپنی رضامندی کے اظہار اور تنظیمی امور پر تبادلۂ خیال کے لیے اپنے سفیر اور معتمدِ خاص کو وفد کے ہمراہ حیدرآباد روانہ کیا۔ حیدرآباد دکن میں حضرت صاحب قبلہؒ کی اس سفیر سے تفصیلی بات چیت ہوئی اور یاغستان میں قبائل کی تنظیم کے لیے راہ ہموار ہوئی۔

مزید تیسری مرتبہ پانچ افراد پر مشتمل ایک وفد اسی سال یاغستان روانہ کیا گیا جس میں جلال الامّت مولوی قاسم صاحبؒ، معز الملت مولوی سید حبیب اللہ صاحب، ابو الوفا مولوی عبدالشکور صاحب، ابو العرفان مولوی سیّد عبدالقادر صاحب محدث امرتسری اور ابو الکلام مولوی محمد عبدالغنی حامد صاحبؒ مبلّغین اسلام شامل تھے۔ اس وفد کے امیر معز الملت مولوی سیّد حبیب اللہ صاحب مبلّغ اسلام تھے۔ صوبۂ سرحد میں داخل ہونے کے بعد اس وفد کو حکومتِ برطانیہ نے بٹ خیل کے مقام پر گرفتار کیا۔ اور پشاور جیل میں لاکر قید کر دیا۔ بیس دن جیل میں رہے دورانِ تحقیقات عدالت میں حاضری اور بیان لینے کے لیے ہر پیشی پر ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر

بازاروں میں گشت کی صورت میں لے جایا جاتا رہا۔ بعد تحقیقات مکرّر صوبہ سرحد نہ آنے کا مچلکہ لیکر رہا کر دیا گیا۔

حضرت صاحب قبلۂ عالمؒ نے ۱۹۴۶ء میں چوتھی مرتبہ معشوقِ ربّانی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب آزاد اور ابو الکلام مولوی محمد عبد الغنی حامد صاحبؒ مبلّغینِ اسلام کو قبائل کا تنظیمی پروگرام دیکر یاغستان بھیجا۔ آپ دونوں اس دفعہ سرحد پار کر کے ایک خطرناک راستہ طے کرتے ہوئے چراغ یاغستان علامہ امیر الدین شنکر گلؒ کے مقام ڈبر تک پہنچے۔ یہاں پر غازی محمود علی قریشی صاحب مبلّغ اسلام کی سرپرستی میں وفد پہلے ہی موجود تھا جو علامہ امیر الدین صاحبؒ کے مقام کو مرکز بنا کر کام کر رہا تھا۔ مولانا امیر الدین علیہ الرحمہ ایک جیّد عالم تھے۔ پورے آزاد علاقے پر ان کا اثر تھا۔ انھوں نے حضرت صاحبؒ کی بیعت کی تھی۔ ان واقعات کو آپؒ نے یوں منظوم فرمایا۔

جا کے باجوڑ کے شاہ سے ملے کنگی خاں سے
اور ان سے بھی جو رہتے تھے وہاں چھُپ چھُپ کر
اُن سبھوں نے یہ کہا ہم میں ہے اک علامہ
خوب ان کا ہے اثر خان و ملک شاہوں پر
جس نے آزاد کیا غزوہ سے افغانوں کو
تاج رکھا ہے سرِ شاہ امان اللہ پر
سارے شاہوں کے خطابوں کا ہے دینے والا
اور علماء و مشائخ کا زبردست لیڈر
جاؤ پہلے اُسے بل مار کے اپنا کرلو
پھر تو آزاد علاقہ ہے تمھارا ہی گھر
بولا بابائے ڈبر نام امیر الدین ہے
شنکر گل اُن کو کہا جاتا ہے یاں پر اکثر

وہ ہے علامۂ دہر اور فقیرِ کامل
گورنمنٹ چونکتی ہے نامِ مبارک سُن کر
سارے اوصافِ حمیدہ کا ہے حامل بندہ
ہے بڑا ان کے توکّل کا اثر سرحد پر
یہ خبر پاتے ہی پہنچے جو ہمارے فقراء
مردِ مولا ملے فقراء سے بغل گیر ہوکر
خوب اچھی ہوئی خاطر و مدارات اُن سے
خوب سُنتے رہے قران توجہ دے کر
آپ نے صاف بیاں کردیا سترہ دن بعد
اپنی بے لوثی سے اور ہو کے ریا سے باہر
کاٹے ہیں سترہ برس میں نے قرآں دانی میں
میں تو حیران ہوں قرآں کی بشارت سُنکر
زندگی پیش وہی کرتا ہے جو ہو زندہ
گر نہ ہو زندہ تو پھر آئے سمجھ میں کیونکر
آپ لوگوں سے ہی سمجھا اِسے سترہ دن میں
سن کے یہ بات کہا اُن سے سبھی نے مل کر
ہم تو ذرّات ہیں اس نور کے جس نے ہم کو
دی ہے تعلیم قرآں منہ سے خدا کے سُنکر
ایسے انسان کی میں دل سے بیعت کرتا ہوں
دستخط کردیئے یہ کہہ کے بیعت نامے پر
واقعی ان کی بیعت سے ہی مچی پھر یوں دھوم
آئے بیعت میں سبھی اُن کا یہ فرمان پڑھ کر

میں نے بیعت کی ہے اے یاغیو[1] بیعت کرلو
بھیجا لکھ لکھ کے ہر اک خان و ملک کے در پر

کام اتنا کیا بس وفد یہ واپس آیا
محضر ایک لایا بہت دستخطیں تھیں اس پر

دوسرے وفد کے قائد بھی قریشی ہی تھے
لے کے فرمانِ جہاد آئے غواں پار ہوکر

صاف فرمان میں یہ لکھا تھا میں نے اُن کو
بعد تبلیغ یہ ہجرت ہے ہوئی تنگ آ کر

اپنے فرمان میں یہ شرط لگادی میں نے
آؤ میدان میں کابل کو بھی ہمراہ لیکر

باادب ہو کے کھڑے میرا وہ فرمان لیا
پہلے چوما پھر اسے رکھا سر آنکھوں پر

کھول کر اس کو پڑھا اور یہ اقرار کیا
اس کی تعمیل کروں گا میں ہی موقعہ پاکر

تیسرے وفد کے قائد تو حبیب اللہ تھے
پئے تنظیم خراساں چلے فرماں لیکر

راستے میں انھیں برٹش نے رکاوٹ ڈالی
اور دکن لوٹ کے پھر آئے مچلکہ دے کر

دن تباہی کے قریب آگئے برٹش پر
اور راجے بھی تباہ ہو گئے ایک اک کر کر

(نشاۃ الاخریٰ۔ غیر مطبوعہ)

---

[1] پٹھان

فقیر ایپی سے ملاقات

اِس دفعہ علامہ امیر الدین صاحب اور مبلغین اسلام کے باہم مشورہ سے یہ طے پایا کہ وزیرستان، تیرا اور مسعودی قبائل اور میدان کے قبائلی علاقوں کا دورہ کیا جائے اور اس علاقے میں حاجی فقیر ایپی صاحبؒ سے مل کر یاغستان میں کام کرنے کے راستے کھولنے کے لیے ابوالکلام مولوی محمد عبدالغنی حامد صاحبؒ اور معز الملت مولوی سید حبیب اللہ شاہ صاحب کو منتخب کیا گیا یہ دونوں ڈبر سے انتہائی پُرخطرہ راستوں سے گذر کر میراں شاہ ہوتے ہوئے مختلف صاحبزادوں، اخوندزادوں، ملکوں اور خانوں سے ملتے ہوئے دتہ خیل پہنچے جہاں انگریزوں کی چھاؤنی تھی۔ ایک رات وہاں ہوٹل میں گذار کر ایک تنگ اور طویل درے سے گذر کر دو روز بعد ان کے مقام "گروویک" پہنچے۔ جہاں حاجی فقیر ایپیؒ قیام فرماتے تھے۔ یہ حاجی صاحب کے نام سے مشہور تھا۔ انھوں نے ہزاروں مجاہدین اکٹھا کر کے ایک طویل مدت تک انگریزوں سے لڑائیاں لڑی تھیں۔ اس لیے یہ وزیرستان، تیرا، مسعودی اور میدان کے قبائلی علاقوں میں بڑی شہرت رکھتے تھے۔ یہاں پہنچتے ہی پیر صاحب مانکی شریف سے ملاقات ہوئی۔ وہ فقیر ایپیؒ سے ملکر واپس لوٹ رہے تھے۔ وفد کو دیکھتے ہی وہ جان گئے کہ یہ دیندار انجمن کے مبلغینِ اسلام ہیں۔ انتہائی خوش ہو کر ان سے بغلگیر ہوئے اور کہا "میں نے فقیر ایپی کو دو قومی نظریہ کی تائید کرنے اور ریفرنڈم میں پٹھانوں اور ان کے مریدوں کو پاکستان کے قیام کی حق میں ووٹ ڈالنے کے لیے ہمخیال بنانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ میرے ہمخیال نہ ہو سکے۔ اس لیے مجھے امید نہیں ہے کہ آپ حضرات کا بھی وہ ساتھ دیں گے"۔ وفد نے انھیں جواب دیا "انشاء اللہ ہم یہاں سے ناکام نہیں جائیں گے"۔ یہ وفد فقیر ایپی کا مہمان رہا۔ ان سے پندرہ دن تک روزانہ صبح دس بجے ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ حضرت صاحب قبلہ عالمؒ کا پروگرام تھا کہ علاقہ آزاد یاغستان سے برطانوی حکومت اور ہندوستان کے تمام راجہ مہاراجاؤں کو دعوتِ اسلام دی جائے اور برطانوی حکومت کے صدر مرکز دہلی میں ایک اسلامی وفد بھیج کر دعوت اسلام

دی جائے۔ اس کے انکار پر جزیہ دینے کی شرط رکھی جائے ان دو۲ شرطوں کے انکار پر جہاد فی سبیل اللہ کا اعلان کیا جائے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے فقیر ایپی صاحبؒ کی شخصیت کو انتہائی اہمیت حاصل تھی تاکہ وزیرستان کے مختلف قبائل کی تنظیم ہو سکے۔ جب وفد نے انہیں تفصیلی پروگرام پیش کیا تو انھوں نے اظہارِ اطمینان کر کے حضرت صاحب قبلہؒ کے ساتھ مل کر کام کرنے اور اپنے مجاہدین کو اس مقصد میں کام پر لگانے کا عہد کیا اور علامہ امیر الدین شنکر گلؒ کے نام ایک جوابی خط لکھا اور اپنے دو۲ افراد کے حفاظتی دستے کے ہمراہ وفد کو واپس کیا۔ اور اس طرح یہ وفد واپس ڈبر پہنچا چراغِ باغستان علامہ امیر الدین شنکر گلؒ نے اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا اور اس کے بعد یہی وفد دوبارہ فقیر ایپی صاحبؒ کے پاس پہنچا۔ اس دفعہ ان سے اور بھی تفصیلی بات چیت ہوئی۔ یہ ہماری تحریک سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انھوں نے اپنا ایک خط لکھ کر دیا جس میں حضرت صاحب قبلہؒ کے مقاصد کی تکمیل کے لیے اپنی اور اپنی جماعت کی مدد کا مکمل یقین دلایا گیا تھا۔ فقیر ایپی صاحبؒ نے اس دفعہ حضرت صاحب قبلہؒ کو باغستان آ کر مرکز بنانے کی دعوت دی۔ نیز جہاد فی سبیل اللہ کے کام میں مشترکہ جدوجہد کا یقین دلایا تھا۔ اس خط میں فقیر ایپی صاحبؒ نے واضح طور پر لکھا تھا کہ:

> "میرے دو۲ آدمی اور آپ کے دو آدمی ان پر آپ ہی کے ایک فرد کو امیر بنا کر اس طرح پانچ افراد کا ایک وفد دعوتِ اسلام دینے کے لیے وائسرائے ہند کے دربار میں دہلی جائے گا۔ حجتِ اسلام کے بعد بصورتِ انکار آئندہ کے اقدام کے بارے میں مل جل کر کام کیا جائے گا۔"

اس خط میں فقیر ایپی صاحبؒ نے اپنے بیس ہزار مسلح مجاہدین کی پیشکش کی تھی۔ یہ خط حضرت صاحب قبلہؒ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور فقیر ایپی صاحبؒ سے اپنی گفتگو کی تفصیلات سے آگاہ کیا اس طرح تنظیم سرحدات کے پروگرام کو آگے بڑھانے میں مدد ملی۔

خطوط بسلسلہ تنظیم جہاد فی سبیل اللہ

وہ جنگجو آزاد قبائل جنہوں نے تاریخ کے ہر موڑ پر ہندوستان کی بے دینی کو دین سے بدلا ہے ان کے متعلق ترجمانِ حقیقت ڈاکٹر محمد اقبال نے فرمایا کہ

> فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
> یا بندۂ صحرائی یا مردِ کہستانی!

انھیں قبائل میں سید السادات حضرت مولانا صدیق دیندا صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہندوستان اور حکومت ہند (انگریز) کو مسلمان کرنے کے لیے بارہ سال کی طویل جدوجہد کے دوران چار لاکھ غیور پٹھان مجاہدین اسلام کی جمعیت بعنوان "تنظیم جہاد فی سبیل اللہ" تیار کی۔ حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز اور آپؒ کے بیعت کردہ قبائل کے مایہ ناز عالم دین چراغِ باغستان مولانا امیر الدین شنکر گلؒ قبائل کے دیگر سرداروں اور آپ کے قریبی ساتھیوں نے تنظیم جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ایک دوسرے کو خط لکھے ان میں سے جو ہمیں دستیاب ہوئے ہیں وہ درج کئے جا رہے ہیں۔

اعلان جہاد فی سبیل اللہ
بنام جمیع غازیان اسلام علاقہ آزاد قبائل

(فارسی سے ترجمہ)

وھو القاھر فوق عبادہٖ

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ

وکفیٰ باللہ شھیداo محمد رسول اللہ والذین معہٗ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

ترٰھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا ۲۹ تا ۲۸

فرمان جہاد فی سبیل اللہ

مقدمہ — اعلان جہاد بملک ہندوستان

منجانب فقیر امام الجہاد صدیق دیندار چن بسویشور
بنام جمیع غازیانِ اسلام علاقہ آزاد (برسرحد ہندوستان)

السّلام علیکم رحمتہ اللہ وبرکاتہ

ہم تمام مسلمانانِ عالم جانتے اور دیکھتے ہیں کہ اسلام یتیم و بیکس بے یار و مددگار ہو کر کسمپرسی کی حالت میں کافروں کے پنجہ میں گرفتار ہے کافروں کا ظلم و تشدد حد سے تجاوز کر چکا ہے قرآنی فیصلہ تھا کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو۔ یہ اقتدار یک قلم ہمارے ہاتھ سے نکل کر کفار کے ہاتھ میں چلا گیا ہے۔ اس حال میں ایک قیامت برپا ہے کیا عرب کیا عجم ہر مسلمان کو ہم قعر مذلت میں گرفتار دیکھتے ہیں اس منحوس زمانہ میں نام نہاد خلافت بھی ناپید ہو چکی ہے۔ میں علی البصیرت کہتا ہوں کہ مسلمانوں کا موجودہ زمانہ میں کوئی دستگیر نہیں مسلمانوں کا ہر قوم و قبیلہ خس و خاشاک کی طرح پراگندہ و پریشان ہے۔

اے غازیان اسلام! اس حال میں ہم کو ناامید نہ ہونا چاہئیے کیونکہ ہمارے نبی خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور ہمارا دین مکمل دین ہے۔ اور ہماری کتاب خاتم الکتب ہے۔ ہم کو قرآن کریم نے

ص۱۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ تعالیٰ گواہ بس ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم۔ تو انہیں رکوع کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے وہ اپنے رب کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔

شہداء علی الناس کہا ہے۔ یحشر الناس علیٰ قدمی[2] کی بشارت پر ہم کو کامل الیقین ہے کہ لوائے حمد ہمارے ہی ہاتھوں سے بلند ہوگا اور حسب فرمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل انبیاء یومئذٍ تحت لواء[3] ہر قوم اسلام کے جھنڈے کے نیچے پناہ لے گی اس پر دلیل وجئنا بک علیٰ ھٰؤلاء شھیدا[4] ہے دست قدرت کے تصرف سے تمام نبیوں کی قومیں ہندوستان میں جمع ہیں اگر ہم اقوام ہند کو مسلمان کرلیں تو مذکورہ بالا بشارت کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ میں یہ بات از خود نہیں کہتا اس بارے میں مجھے متواتر بشارات ہیں ان بشارات کی بناء پر میں نے تحریک تبلیغ اسلام کو بیس سال سے عمل میں لایا ہے مجھے بشارت ہے کہ تمام ہندوستان مسلمان ہوگا اس تحریک کو کفار ہند نے ناقابل برداشت جان کر اس کی بیخ کنی میں کوئی مکر و کید باقی نہ رکھا لیکن اس تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے ہم نے عزم صمیم کے ساتھ انتہائی کوشش کی۔ کئی جگہ ہماری زبان بندیاں ہوئیں کئی جگہ ہم قید خانے گئے۔ متعدد جگہ گرفتار ہو کر ضمانت یا مچلکہ پر رہا ہوئے۔ اس تحریک کے لئے ہم پابرزنجیر بازاروں میں کھینچے گئے ان ناگفتہ بہ اسباب کی وجہ تبلیغ اسلام بند ہوئی تنگ ہو کر حدیثوں کی بشارت کی بناء پر آزاد علاقہ میں ہم نے ہجرت کی تاکہ قوتہائے اسلامیہ کی تنظیم کرکے علم جہاد بلند کریں۔ اسی ایک ذریعہ سے ہندوستان کو مسلمان کریں۔ حسب فرمان رب ذوالجلال قاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ[5] o اس مسدودیت تبلیغ اسلام کے فتنہ کو فرو کریں۔ الحمد للہ ہمارے ارادے نے نمایاں نتیجہ نکالا وہ یہ کہ چند ماہ کی کوشش سے علاقہ آزاد کے غازیوں نے ہماری آواز پر لبیک کہہ کر حسب فرمان رب ذوالجلال وابتغوا الیہ الوسیلہ وجاھدو فی سبیلہ[6] o مجھ فقیر کے ہاتھ پر امام الجہاد کے اعتقاد سے بیعت کی۔

اے غازیانِ اسلام! الحمد للہ میرے رویاء کے غازی عبد السبحان خان صاحب عرف

ص۱۔ عالم انسانیت پر گواہ۔ ص۲ تمام عالم انسانیت کا حشر میرے قدموں پر ہوگا (حدیث)

ص۳۔ اس دن تمام انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے (حدیث)

ص۴۔ اور تجھ کو ہم ان پر گواہ لائیں گے۔ ۴/۴۵

ص۵۔ ان سے لڑو کہ فتنہ ختم ہو جائے اور ان کا کل دین اللہ کے لئے ہو جائے۔ ۸/۳۹

ص۶۔ اور اس کا قرب چاہو اور اس کی راہ میں جہاد کرو۔ ۵/۳۵

شاہجہاں نواب خار نے نہایت اعتقاد علم سے بیعت کی۔ اس کے بعد میرے رویاء کے مطابق علامہ امیرالدین خاں صاحب ڈبر ملقب بہ مولوی شنکر گل میری بیعت میں داخل ہوئے۔ اس مردِ روشن ضمیر ہر دلعزیز نے علماء ملکاں و خانانِ علاقہ آزاد کے نام خطوط لکھے جن میں تاکید اکید فرمائی کہ میں نے اس پیر کامل کی بیعت کی ہے آپ سب بیعت کریں۔ اس مرد خدا نے مراسلہ تنظیم پر اس بات کا اظہار کیا کہ میں اس امر کا منتظر تھا کہ ایک شخص پیدا ہو وہ قرآن شریف کے احکام میں کوشش کرے اور اپنے تقویٰ سے قرآن شریف پر عمل کرے۔ تمام مخلوق کو تبلیغ کرے امید برآئی شکر ہے۔ نیز اس مبشر و بشیر نے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا لکھ بھیجا ہے۔

"محترمایان اس حدود کے رہنے والے پیر و جوان جنہوں نے قدیم زمانہ سے اسلام کی خدمات کی ہیں پیر صاحب قبلہ کے وقد سے وعدہ کیا کہ جب کبھی امر و حکم فرمان ہمارے مرشد حقانی سے ہمیں ملے ہزارہا ہزار رن ہر کنارے بصورت سیلاب روانہ ہوں گے۔"

مجھے ایک اور خط بمعہ بیعت نامہ مولوی نواب میراجان المتخلص بہ سیال اس مضمون کا ملا۔

"خیرخواہِ اسلام دیندار انجمن کے نمائندوں سے ملاقات ہوئی۔ انجمن کے نصب العین سے واقفیت حاصل کر کے بہت ممنون ہوا۔ عین انتظار کے وقت مسلمانوں کے خوابیدہ جسد میں روح اسلاف پیدا ہونے والی ہے۔ اس بشارت سے عموماً مسلمانانِ عالم بالخصوص مردانِ مجاہد مسرور و مطمئن ہوئے اور ہوتے ہیں اس لئے یہ فداکار اسلام اپنے مذہبی فرائض پر نظر کرتے ہوئے حاضر ہے کہ اسلام کی مقدس راہ میں بہترین و صمیم ترین مساعیات سے دریغ نہ کرتے ہوئے نہایت ایمانداری بحیثیت ایک اولاد صالح صحیح اسلام کی خدمت کر دکھاؤں گا۔ دیندار انجمن اور اس کی وہ تحریک سے جو راہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے موافقت کر کے اپنے خلوص کے مرتبہ کا اظہار کرتے ہوئے قدم آگے بڑھاؤں گا بر اسلہ تنظیم پر جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اقرار کرنے والے دیگر غازیانِ اسلام حسب ذیل ہیں۔

ملا خیر محمد ساکن قریہ وڈگرام سالارزئی۔ محمد امان خاں ساکن قریہ دارسیام اسمار علاقہ

افغانستان، سعید اللہ مولوی صاحب دشاگی۔ فتح خان خیل۔ مولوی رحمان اللہ شنگر گل۔ غازی حاجی بلیدار خان یاٹ مالائی۔ محمد عبدالسبحان خاں پشد بالوقرہ۔ محمد قمر خاں قریہ خونہ۔ جان پاشا جان ولد یتیم جان ساکن ڈنڈ۔ سید احمد شاہ بادشاہ نواسہ ڈانڈو کئی بابا۔ شیخ صاحب ملا جان طوفان شاہ۔ ملک سکندر خاں ساکن سنگوڈیرہ۔ ملک خشکی یار خاں ساکن بارد۔ طوطی خان ولد طور شاہ ساکن وڈگرہ۔ ملک محمد اکبر خاں قوم لرسدین۔ سید احمد فدا کارِ ملت۔ قاضی ملا جان ساکن ملکانہ بالوقرہ جان صاحب قبیئ علاقہ بالوقرہ۔ ملک محمد زماں خاں لڑواگئی۔ حکیم شرزلے لرام دک۔ ملک محمد حیدر خاں ہلال خیل، ملک خان زادہ ماموند۔ رحیم اللہ صاحب الحق صدر جمعیۃ العلماء اغان خیل مرکز چینگی۔ دلاور خان کٹکے خان۔ شیر عالم خان قلعہ سرکار چارمانگ۔ قاضی عبدالقادر ساکن زگڈیری۔ غازی معصوم جان صاحب خانِ نواگئی۔ حکیم قاضی عبدالحمید خاں مٹی قوم موسیٰ خیل۔ ملا امیر گل مٹی۔ مولوی محمد امین خاں درصوراں۔ جمعہ گل جان صاحبزادہ ڈنڈ۔ استاد عبدالغنی۔ ملک مراد خان موسیٰ خیل مٹی۔ ملک عبدالرسول خاں۔ ملک جمروز خاں۔ گلاب خاں، ملک نعمت خاں بیدمنی، ملک عبداللہ جان۔ ملک جلال خان بیدمنی ملک اسلم خاں، قبیلہ شمشا۔ ملاں صاحب محمد گل شمشا۔ ملک لعل محمد اسپینکی تنگی۔ ملک تحول خاں بیدمنی ملک گلاب دین اسپینکی تنگی۔ ملک حبیب خاں اسپینکی تنگی۔ ملک رام گل اسپینکی تنگی۔ ملک داد خاں اسپینکی تنگی۔ ملک سردار خاں بابازئی۔ ملک ولید خاں شمشا۔ مولوی عبدالسبحان ساکن درسک، حافظ شمس الحق صاحب قاضی مت شاہ مبارک باجوڑ۔ سید زین العابدین ولد سید بہاؤالدین عرف سید شاہ سپہ سالار دیر فاتح جندول علاقہ افغانستان۔

غازیان اسلام بمطابق آیت لیغیظ بہم[ص۱] الکفار۔ کفار ہماری تنظیم و تحریک سے غیظ و غضب میں آئے ہوئے ہیں۔ کیا حکومت برطانیہ اور کیا راجگان ہند۔ دس سال پیشتر جب میں افغانستان میں تھا بخوف سلبِ حکومت، حکومت برطانیہ نے مجھ کو مکر و کید سے گرفتار کر کے میرے وطن واپس گیا۔ اور بلدۂ حیدرآباد میں قید رکھا ہے تاکہ تحریک دیندار مٹ جائے کفار کو معلوم نہیں کہ وہ درخت جو دستِ ربّ ذوالجلال سے نشو و نما پایا ہے اس کا بے ثمر ہونا محال ہے۔

الحمدللہ ہماری تحریک کو رب العالمین نے اپنے ہاتھ سے بار آور کیا ہے۔ اس تھوڑی سی مدت

ص۱ - کفار غیض و غضب میں آتے ہیں۔

میں مطابق حدیث چالیس مومن مبعوث ہوتے ہیں چنانچہ جمعیت اسلام کا حدیبیہ سے واپس کیا جانا اسلام کی تقویت کا باعث ہوا اسی طرح مچلکہ پر ہماری باغستان سے واپسی تقویت اسلام کا باعث بنی ہے اسی سال میں نے ایک وفد غازی محمود القریشی سپہ سالارِ عساکر اسلامیہ کی قیادت میں غازیانِ اسلام کی بیداری کے لئے علاقہ آزاد کو بھیجا۔ الحمدللہ ان مخلصوں کے ہاتھ سے علاقہ آزاد کی تنظیم مکمل ہوئی میرا مقصد حاصل ہوا پھر میں نے دوسرا وفد بادشاہان قوم افغان کی تنظیم کے لئے معز الملت حبیب اللہ صاحب کی قیادت میں بھیجا تھا راستہ میں بمقام چکدرہ حکومت برطانیہ نے ارکان وفد کو گرفتار و پابہ زنجیر کرکے مچلکہ لیا اور واپس کیا ہے اس حرکت سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نہیں چاہتی کہ مسلمانانِ عالم بیدار ہوں اور مجاہدین اسلام، اسلام کے جوہر دکھائیں۔ کفار کو بذریعہ جہاد مسلمان کریں وہ چاہتی ہے کہ کفر کی عمارات پائیدار رہیں اور کفر کے بازار میں اسلام ذلیل و خوار ہوکر مٹ جائے مسلمان ہمیشہ ہمیشہ کیلئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے محروم ہوں اور تذلیل و ہتک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم برقرار ہے۔

اے غیر تمندانِ اسلام ! اصول بیعت رضوان پر بیعت کرنیوالو حکومت برطانیہ کی طرف سے اسلام کی مسدودی اس طرح ہے جیسے قرن اولیٰ میں حکومت ایران تبلیغ اسلام میں سدّراہ ہوئی تھی قرنِ اولیٰ کے غازی چاہتے تھے کہ سارا ایران مسلمان ہوجائے ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ کل ہندوستان مسلمان ہو۔ اس پرنور زمانہ میں باقرار انّ اللہ اشتریٰ من المؤمنین[ص۱] انفسھم واموالھم بانّ لھم الجنّۃ ط یقاتلون فی سبیلہٖ فیقتلون و یقتلون ہ علم جہاد بلند کرکے بذریعہ جنگ فتنہ مسدودیت تبلیغ اسلام کو فرو کیا اسی طرح اس پُرفتن زمانہ میں اللہ تبارک و تعالے چاہتا ہے کہ اس فتنہ مسدودیت تبلیغ اسلام یعنی کفار ہند کو۔۔۔ اب قرآن و احادیث کے اصول کی بناء پر رب العزت سے علم پاکر تم کو حکم دیتا ہوں کہ

اپنے عہد جہاد فی سبیل اللہ کے پورا کرنے کے لئے حکومت برطانیہ سے مقاتلہ کریں
یہاں تک کہ وہ مسلمان ہوکر ہمیں اپنے کاموں میں سہولت پہنچائے۔

ص۱ ۔ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں اس کے بدلے میں ان کے لئے جنّت ہے وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں تو مارتے ہیں اور مرتے ہیں۔ $\frac{111}{9}$

میں نے یہ حکم نامۂ جہاد سپہ سالار عساکر اسلامیہ غازی محمود علی قریشی کے ذریعہ بھیجا ہے۔

یہ فرمان پہنچتے ہی تمام بیعت و اقرار کرنے والے اپنے ایفائے عہد کے لئے بصورت جرگہ جمع ہوں اور امیر منتخب ہو۔ اس کے بعد والیانِ ریاستہائے سوات، دیر، چترال و افغانستان کو اس امر سے خبردار کرکے ان کو تعاون کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے مجبور کریں تمام آلات حرب ایک جگہ جمع کریں پوری تیاری کے بعد ایک وفد دربار وائسرائے میں حکومت برطانیہ کے قبول اسلام کے لئے بھیجا جائے ہندوستان کو جہاد کے ذریعہ مسلمان کرنے کا مسئلہ درپیش کرکے کہیں کہ ہم کو مادہ سے کوئی سروکار نہیں ہے ہم یہ نہیں چاہتے کہ قوم انگریز ہماری حاکم نہ رہے اس لئے کہ عقل و دانش اور تدبّر امور مملکت میں کسی قوم کو ہند کی شہنشاہی کے لئے بجز قوم انگریز اہل نہیں پاتے ۔ کیا کریں ہندوستان کے فتنۂ ارتداد نے اور تبلیغ اسلام کی رکاوٹ نے ہم کو حکومت برطانیہ کے مقابلہ پر آمادہ کیا ہے۔ اس وقت مقدمہ کے فیصلے کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ قوم انگریز مسلمان ہوجائے اور اعلان قبول اسلام تخت سے کیا جائے اگر یہ امر حکومت برطانیہ پر بارِ گراں گزرتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ اپنی قوت ہمارے حوالے کردے تاکہ اقوام ہند کو بہ آسانی بذریعہ جہاد مسلمان کریں ۔ اگر حکومت اس امر سے راضی نہ ہو تو امیر وفد کو چاہیئے کہ تحریر ناراضی حاصل کرے تاکہ بوقت عمل سند رہے۔ اس کے بعد اس مضمون کا اعلان جہاد حکومت کے حوالے کرکے پُرسکون واپس آجائیں۔

ہم نے ممکنہ کوشش سے حکومت ہند کو مشورہ دیا کہ بغیر جنگ و جدال کے فیصلہ اسلام کے حق میں ہو ہم اس کو راضی نہیں پاتے اس لئے مجبوراً ملک ہندوستان میں اعلان جہاد کرتے ہیں۔ اس امر میں ہم کو قرآن کریم کا حکم ہے۔ قاتلوا[ص۱] الذین یلونکم من الکفّار ولیجدوا فیکم غلظۃ ہ اس دلیل سے کافرانِ ہند کو ہم بہت قریب پاتے ہیں۔ قاتلوھم حتّیٰ لاتکون فتنۃ[ص۲] و یکون الدّین کلّہٗ للہ اس دلیل سے تبلیغ اسلام کی رکاوٹ کا فتنہ ختم ہونے تک ملک ہندوستان میں جہاد

ص۱ ۔ پہلے اپنے قریب کے کافروں سے جہاد کرو اور وہ کفار تم میں سختی دیکھیں۔ $\frac{123}{9}$

ص۲ ۔ ان سے اتنا لڑو کہ فتنہ ختم ہوجائے اور ان کا کل دین اللہ کے لئے ہوجائے۔

کرنا فرض ہے۔

اے غازیانِ اسلام! کوشش کرو فتح ہمارے حق میں لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ کان حقًا علینا نصر المؤمنین[1]۔ ہم سے ربّ ذوالجلال وعدہ بھی کرتا ہے۔ ان یکن منکم عشرون[2] صابرون یغلبوا مائتین الخ۔ کفار کی نسبت کہا ہے قاتلکم الذین کفروا[3] ولولّوا الادبار۔ تحسبہم جمیعًا وّ قلوبہم[4] شتّٰی۔

اے غازیانِ اسلام ایمان رکھو۔ وکفی اللہ المؤمنین[5] القتال ط وکان اللہ قویًّا عزیزًا۔ ان تنصروا[6] اللہ ینصرکم ویثبّت اقدامکم۔

وسلام وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

ربّنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربّنا ولا تحمل علینا اصرًا کما حملتہ علی الّذین من قبلنا ربّنا ولا تحمّلنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنّا واغفرلنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین ط

دستخط

صدیق دینداؔر چن بسویشور

۸ شوال المکرم ۱۳۶۴ھ

ص۱۔ مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے۔ ۴۸/۳۰

ص۲۔ اگر تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے۔ ۶۷/۸

ص۳۔ اور اگر وہ جو کافر ہیں تمہارے ساتھ جنگ کرتے تو پیٹھیں پھیر دیتے۔ ۴۸/۲۲

ص۴۔ تو انہیں اکٹھا سمجھتا ہے اور ان کے دل علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ۱۴/۵۹

ص۵۔ اور جنگ میں اللہ مومنوں کے لئے کافی ہے اور اللہ تعالٰی طاقتور غالب ہے۔ ۲۵/۳۳

ص۶۔ اگر تم اللہ کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط کر دیگا۔ ۷/۴۷

تنظیم قوتہائے اسلامیہ

بنام جمیع غازیانِ اسلام ونوّابین وسلاطینِ دنیائے اسلام

(فارسی سے ترجمہ)

وھو القاھر فوق عبادہٖ

یا ایّھا الّذین آمنوا اتّقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ[1]

مراسلہ از صدر دفتر حزب اللہ دار الخلافت حیدرآباد دکن — واقعہ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

مقدمہ تنظیم قوتہائے اسلامیہ } منجانب فقیر صدیق دیندار چن بسویشور امام الجہاد وامام الناس بنام جمیع غازیان اسلام ونوابین وسلاطین دنیائے اسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

دنیا جانتی ہے کہ کل عالم اسلام کا خصوص ہندوستان کا بلحاظ سیاست مایۂ ناز باعث فخر سرحدات کا آزاد علاقہ رہا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس خطہ کے رہنے والے اسلام اور اسلام کے پیشتر بھی ہندوستان کی بےنوری کے وقت کام آئے۔ الحمد للہ احادیث میں بھی بقیادت مہدی علیہ السلام غلبہ کی جو بشارت ہے وہ اسی خطہ کے مسلمانوں کی قسمت میں لکھی گئی ہے موجودہ زمانے کی عالمگیر لڑائی جس میں کفار دوزخ کی درخواست ھل من مّزید جواب خوشی خوشی دے رہے ہیں اس عالمگیر قوت کی چکی میں گھن کی طرح مسلمان بھی پسے جا رہے ہیں ان کو اس قیامت خیز طوفان سے بچانے کے لئے اور کافروں کو مسلمان کرنے کے لئے اللہ تعالٰی نے اس فقیر کو امام الجہاد اور امام الناس بنا کر کھڑا کیا ہے اس کی روحانیت کے شعبوں سے ایک یہ ہے کہ اس نے (۳۰) کروڑ ہندوؤں کو مسخر کر لیا ہے وہ ایک غلبہ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ انشاء اللہ تعالٰی وہ جوق در جوق یدخلون فی دین اللہ افواجًا[2] کی صورت میں مسلمان ہوں گے دوبارہ یہ فقیر برنبائے بشارت کہتا ہے کہ عالم اسلام میں یہ آزاد علاقہ کا ایک ہی خطہ ہے جو مسلمانانِ عالم کو غلامی سے چھڑا لے گا۔

ص۱۔ اے ایمان والو اس کا قرب چاہو اور اس کی راہ میں جہاد کرو۔ ۳۵/۵

ص۲۔ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوئے۔

اور دنیا کو مسلمان کرے گا۔ لہٰذا یہ فقیر اس غازی قوم کو بحیثیت امام الجہاد خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے فاتحانہ حیثیت سے دنیا پر چھا جانے کا وقت آگیا ہے ان کے سرداروں کا فرض ہے کہ وہ اس امر سے واقف ہوکر اپنے ساتھیوں کو واقف کرا کر جان و مال کی قربانی کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تیار ہو جائیں اس عہد واثق کی اقراری دستخط یا مہر اس محضر پر ثبت کر دیں اور امرھم شوریٰ بینھم[1] کے اصول پر وہ ایک وقت مقررہ پر مجلس مشاورت کریں۔ اور فرمان رب ذوالجلال قاتلوا الذین[2] لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق ۵ ۲۹ ۹ جس کی تفسیر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

امرت[1] ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ فاذا فعلوا ذالک عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللہ (عن ابن عمر۔ بخاری، کتاب الایمان) کو مدنظر رکھ کر کافر بادشاہوں کے دربار میں ایک وفد کے ذریعہ دعوت اسلام پہنچائیں اور ان کو سنا دیں۔ اگر وہ مسلمان ہو جاتے ہیں تو ان کی حکومت و سطوت وجاہ وجلال علیٰ حال باقی رہے گی۔ بصورت انکار ان کو متنبہ کر دیں کہ مسلمان بر سر حکومت آنے کے بعد دنیا میں اب کسی کافر بادشاہ کا کوئی اقتدار باقی نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا باجگزار بن کر جزیہ ادا کرتے ہوئے ماتحت ہوکر رہ جاؤ بصورت اطاعت فرمان حتیٰ یسمع کلام اللہ[3] کی تکمیل میں ان کی درسگاہیں بالکل مسدود کر دیں صرف قرآن کریم ان کو سنا دیں۔ اور نہ کسی جانور پر وہ سواری کریں۔ وہ ہمیشہ پیدل چلیں۔ ذلیل و خوار کر کے رکھیں تا کہ یہ ذلت کا احساس ان کو اسلام کی طرف متوجہ کر دے۔ اس

ص[1]۔ اور ان کا کام آپس میں مشورے سے ہوتا ہے۔ ص[2]۔ ان سے جنگ کرو جو اللہ پر ایمان نہیں لائے اور نہ یوم آخرت پر اور نہ ہی ان چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیں اور نہ سچے دین کو اختیار کرتے۔ ص[3] مجھے حکم دیا گیا ہے میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں کہ وہ اس بات کی گواہی دینے لگیں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اس بات کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں پس جب وہ یہ باتیں کرنے لگیں گے تو مجھ سے ان کے جان اور مال محفوظ ہو جائیں گے ص[4] یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔

فیصلہ پر کافر بادشاہ راضی نہ ہونے کی صورت میں جہاد کا اعلان کر دیں تیاری کی کافی مہلت دے کر حملہ آور ہو جائیں۔ میدان جنگ میں سنت رسولؐ اور قرآن کے اصول کے مطابق اپنی بیویوں کو ہمراہ رکھنا چاہیئے چونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کی عورتیں کافر کے لئے حرام ہیں اپنے اس قانون کی لاج میں وہ غیور اللہ مسلمانوں کو شکست دے گا اور نہ ان کی بیویاں کافروں کے ہاتھ لگیں گی۔ جس طرح اس نے اصحاب فیل کو ہلاک کر کے بیت الحرام کو خود بچا لیا۔ اسی طرح مسلمان عورتوں کی حرمت اپنے ذمہ لے گا۔ کافر کو نزدیک آنے نہیں دیگا۔ قاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ[1] کے حکم کی بنا پر جب تک مسلمان نہ ہو جائے جہاد موقوف نہ کرے۔

انشاء اللہ تعالےٰ میں اس وقت آپ میں رہوں گا۔ بعد جنگ کے تنظیمی احکام مطابق قرآن جاری ہوں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

صدیق دیندار چن بسویشور

ص[3]۔ ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے اور ان کا کل دین اللہ کے لئے ہو جائے۔

امیر یاغستان مولوی امیر الدین شنکر گلؒ کے نام

(فارسی سے ترجمہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

محب الفقراء رفیق الاتقیاء ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ فی العسر والیسر۔

السلام علیکم رحمتہ اللہ و برکاتہٗ۔

فقیر نے فرمان پر آپ کے خوشی کا اظہار اور روح پرور ذمہ داری کے الفاظ دیکھ کر بہت مسرور ہوا دل سے دعا نکلی معلوم ہوا کہ قوم افغان کے مرکز میں آپ کا وجود بڑی برکتیں لیا ہوا ہے سب سے بڑی برکت یہ کہ جہاد فی سبیل کے لئے روز ازل سے مامور شدہ قوم افغان کی باگ اللہ تعالےٰ نے آپ کے ہاتھ میں دی ہے۔ معز الملت حبیب اللہ صاحب آپ کا خط لیکر یہاں آنے سے پیشتر میں نے ایک خواب دیکھا کہ۔

علاقہ آزاد کی عورت میرے نکاح میں دی گئی ہے اس نسبت کے بانی غازی محمود علی القریشی ہیں۔ علاقہ آزاد کے کل انسانوں نے آپ پر بھروسہ کر کے آپ کو اس کام کے لئے انتخاب کیا ہے کہ آیا یہ فقیر آزاد علاقہ کی عورت کو سنبھالنے کے قابل ہے یا نہیں؟ میں گھوڑے پر سوار ہوں۔ ایک طرف سے آ رہا ہوں سامنے غازی محمود علی القریشی کھڑے ہیں اور آپ دوسری طرف سے گاڑی میں آتے ہیں۔ آپ نے مجھے دیکھا اور سر جنبانی سے پسند کر کے چلے گئے۔ اس کی تھوڑی دیر بعد ۔۔۔ میرے بائیں ہاتھ میں اپنا سیدھا ہاتھ ڈال لیکر چلے گئی۔ اس کی تعبیر یہ کہ آزاد علاقہ کی حکومت آپنے مختار بن کر میرے حوالے کر دی ہے۔

معز الملت سے میں نے یہ خواب بیان کیا اور آپ کا حلیہ بتایا۔ واقعی وہی ہے جو آپ کا ہے آپ کے وجود کے علم کے بعد ہم فقیروں نے شکریہ میں دوگانہ پڑھا ہے۔ مبالغہ کے الزام سے مبرّہ ہوتے ہوئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ موجودہ زمانے میں واقعی دین کے امیر آپ ہی ہیں آپ کے

علاقہ میں جس پر تمام دنیا کے مسلمانوں کی نظر لگی ہوئی ہے سب سے بڑا امیر دنیائی حیثیت سے امیر افغانستان ہے۔ وہ بھی اس فقیر کے لائے ہوئے امر اسلامی کی طرف آپ کی ذات سے توجہ کرے گا یہ آخری کوشش ہے جو آپ کے ذمہ ہے وہ ایک خطۂ زمین کا امیر ہے آپ الحمدللہ دین کے امیر ہیں، امید ہے کہ آپ اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے کل قبائل میں حتیٰ کہ بادشاہوں کے درباروں میں ایک وفد کے قائد بن کر بہت جلد پہنچ جائیں گے اور اس فقیر سے جو امام الجہاد ہے سلک عقیدت جوڑ دیں گے۔ اس کا عملی ثبوت یہ ہوگا کہ یہ طاقتوں کے سروار عقیدت کے اظہار کے لئے قربانی کر کے اس فقیر کی مجلس مشاورت بلدۂ حیدرآباد میں جو عید قربانی کے دوسرے دن ہونے والی ہے شریک رہیں گے۔ اس مجلس میں قائدین دین متین و لیڈران اسلام خصوص مشائخین صوبۂ سرحد رہیں گے۔ امید کہ اس جلسہ کی کامیابی کا سہرا آپ کے سر ہوگا۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

فقط

صدیق دیندار چن بسویشور

المرقوم ۷ رشعبان ۱۳۶۴ھ

شاہِ افغانستان امیر ظاہر شاہ کے نام

(فارسی سے ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے ھوالظاہر! تو امیر ظاہر کے ذریعہ سے لیظہرہٗ[1] علی الدین کلہ کی بشارت کو پورا کر۔

محب الفقراء رفیق الاتقیاء امیر قوم افغان ادام اللہ دولتہٗ وسلطنتہٗ

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اے امیر قوم افغان! مژدہ ہو کہ بعض اولیاء اللہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو افغانی لباس میں دیکھا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اب غلبۂ اسلام کا کام افغانوں کے ذریعہ سے ہوگا۔ خواہ وہ آزاد علاقہ میں رہتے ہوں یا غلام علاقہ میں۔ اولیاء اللہ دکن نے آٹھ سو سال پیشتر بھی لکھا ہے "افغان قوم دیندار حمٰن لسوالیشور کی رہبری میں ہندوستان آئے گی۔ ہندوستان کے کل ذات والوں کو مسلمان کریگی۔ ترپتی ووالی بھنڈار جیسے عظیم الشان خزانوں کی مالک ہوگی۔ ہندوستان ہمیشہ کے لئے آزاد ہو گا"۔ ایک دفعہ اسلام نے ملحد کیش عالمگیر تہذیب کو برباد کرنے کے لئے صحرائی قوم عرب سے کام لیا اور اب اعادہ اسلام کے زمانہ میں یوروپین دجالی تہذیب کی بیخ کنی کے لئے آزاد علاقہ کے پٹھانوں سے کام لے گا۔ جس کو حقیقت شناس شاعر بے بدل علامہ اقبال نے ایک شعر میں بیان کیا ہے ؎

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی ۔ یا بندۂ صحرائی یا مرد کوہستانی

الحمدللہ رب ذوالجلال نے کثیر بشارتوں کے ساتھ اس فقیر کو امام الناس بنا کر کھڑا کیا ہے منجانب اللہ بطفیلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایک روحانی تعلق ہر ملک کے مسلمان کے لئے ہوگا۔ جس سے جہاد قائم ہوگا جس سے شدّ و مد سے اور ظلم و جور سے پہاڑوں کی طرح سر اٹھائے ہوئے کفر کا صفایا ہوگا اور اسلام کی حقانیت و صداقت کا دنیا

---

[1] ۔ اس دین کا غلبہ تمام ادیانِ عالم ۔

کو علم ہوگا۔ یہ قرآن اور احادیث میں لکھا ہے۔

اے امیر ابن امیر! امید ہے کہ جو طاقت آپ کی باقی رہ گئی ہے وہ باقیات الصالحات سمجھ کر دین کے کام میں لگائیں گے۔

فقط۔

صدیق دیندار چن لسوالیشور

---

[1] ۔ ظاہر شاہ کو حضرت مولانا اور مولوی امیر الدین شنکر گل کے علاوہ قیام پاکستان کے بعد اللہ کے ارادے سے باخبر کرنے کے لئے مبلغین اسلام کے دو وفود پاکستان سے افغانستان گئے۔ لیکن ظاہر شاہ نے پہلے وفد سے جو سرفروش مولوی عبدالروف صاحب اور صاحبزادہ مولوی سید نور اللہ حسینی پر مشتمل تھا۔ اور دوسرے وفد سے جس میں معز الملت مولوی سید حبیب اللہ شاہ صاحب اور شہزادہ مولوی حبیب بن وحید صاحب شریک تھے ملنے سے انکار کر دیا جب کہ تیسرے وفد کو جس میں سرفروش مولوی عبدالروف صاحب اور صاحبزادہ سید صیاد الحسن صاحب شریک تھے سردار داؤد نے نہ صرف ملنے سے انکار کیا بلکہ سکھوں کو مسلمان کرنے کی پاداش میں جیل میں ڈال دیا۔ خدا کی شان دیکھئے کہ ان فقراء کی بات تسلیم نہ کر کے انھوں نے خدائی عذاب مول لیا آج ظاہر شاہ غیر مسلم ملک میں پناہ گزین ہے اور سردار داؤد قتل کر دیا گیا۔ ان سربراہوں کی ناعاقبت اندیشی کی بدولت وہ افغان قوم جو بت شکن تھی آج دہریوں کے شکنجے میں ہے لیکن دوسری طرف خدا کا ارادہ عملی صورت اختیار کر کے لاکھوں افغان مجاہدین کی شکل میں مزید نیچے اترنے کے لئے بیقرار ہے (ادارہ)

والیٔ چترال کے نام

(فارسی سے ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

محب الفقراء رفیق الاتقیاء ادام اللہ دولتہٗ و سلطنتہٗ،

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ فقیر صدیق دیندار چن بسویشور کثیر بشارتوں کا حامل بن کر بے انداز زمین و آسمان کے نشانوں کے ساتھ روشن سورج کی طرح "ھُدًی لِّلنَّاس" کی دعویدار کتاب قرآن کریم کو ہاتھ میں لیکر کھڑا ہے۔ سُنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق تبلیغی میدانوں میں کافروں سے ستایا گیا۔ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی زبان بندیاں ہوئیں، ضمانتوں پر رہا ہوئے۔ جیلوں میں ڈالے گئے۔ محض اس بنا پر کہ وہ کافروں کو محبت کے ساتھ مسلمان کرتے ہیں، آخر سنت رسولؐ کے مطابق آزاد علاقہ میں ہجرت کرنا پڑا اللہ نے اس ہجرت کا پھل یہ دیا کہ آزاد علاقہ کے بڑے بڑے سرداروں نے ملک و خوانین، نوابوں نے بیعت کی۔ علماء و مشائخین نے اس بات کے اقرار نامے لائے کہ وہ ہندوستان کو مسلمان کرنے کے لئے آخری حربۂ اسلام یعنی جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تیار ہیں حتیٰ کہ علامہ امیر الدین صاحب جیسے انسان نے بیعت کر کے کہدیا کہ

" اجراء ایں امر اسلامی در باجوڑ مہمند صوات دیر قاشکار کہتان افغانستان تا آفریدی وزیرستان عوام کردم منتظر ایں بودم کہ یک شخص پیدا شود کہ در احکام قرآن شریف سعی کند کہ بہ تقویٰ عمل بہ قرآن شریف کند و ہمہ مخلوق را تبلیغ بدہد۔ امید حاصل شد۔ انجمن دیندار بہ صدر صدیق دیندار شد شکریہ "

اے میر چترال! ہندوستان کے ہندو دس پر بیس سال سے تبلیغی محبت کافی طور پر

پیر صاحب آف رجوعیہ شریف کی آمد پر قوم افغان کو دعوتِ استقبال کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ — نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

افغان قوم کو خوشخبری

اے قومِ افغان! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ

ہم دکن کے رہنے والے ہندو و مسلمان ہمارے مقدس کتابوں کی بنا پر بشارت دیتے ہیں کہ قوت کے حامل تم ہو، زمین کے خزانوں کے وارث تم ہو، حدیث کی بشارتوں کی بنا پر ماوراء النہر سندھ ندی کے پار رہنے والے خراسان پہاڑوں کے یعنی یاغستان اکران، بلتستان اور دردستان کے رہنے والے پہاڑوں کے فتحان ہندوستان کے وارث ہوں گے، برف کے چٹانوں میں ظاہر ہو گا۔ اے قوم افغان خوش ہو جاؤ تمہ دین اسلام پھیلنے کی تمنا کر رہا ہے اور ادھر ہندوستان کے رشیوں اور منیوں نے تمہارے دکن میں بڑی شان و شوکت سے آنکی بشارت دی ہے والی ہندار اور ترپتی کے ... کے خزانوں کی نکالنے کی بشارت دی ہے۔ اس مضمون میں متعدد بشارتیں ہیں دیکھو کتاب خزائن مشتہرہ آپ کی قسمت کے جاگنے کا وقت آگیا، اس لائحہ عمل کی تیاری کے لئے آپ کے پیر زبدۃ السالکین عارف کامل صاحبزادہ پیر ولایت محمد خان صاحب سجادہ رجوعیہ شریف بمبئی تشریف لا رہے ہیں جنکی آنے کی خبر اخباروں کے ذریعے شائع ہو چکی ہے وہ حیدر آباد کا دورہ کر کے واپس ہونے ہیں قریب میں بمبئی آئیں گے، تمام قوم افغان کا فرض ہے کہ اس باخدا بزرگ تمہارے بخت کو جگانیوالے پیر کا پرتپاک استقبال کریں اور بمبئی میں ایک دھوم مچا دیں۔ وہ آپ کے کام کا پروگرام تیار کریں گے۔ اور اپنے پرمعارف کلام سے آپ کو مستفیض فرمائینگے۔

ممبران دیندار انجمن

ابو الخیر میر حسن سجادہ بسواپٹن، ابو البرکات سید ناظر حسین سجادہ بوریچہ شریف سائیں میر عبد اللہ سجادۂ نواں شہر ایبٹ آباد۔ ابو الرفان صوفی سید عبد القادر سجادہ توحید گنج۔ پنڈت بسپا اپوروہ ملک مندر چوکی مٹھ، پنڈت دیوپا پنڈت راچپا۔ ہرے مٹھ سوامی ریون سدپا

المرقوم ۱۸- محرم الحرام سنہ ۱۳۶۴ھ

ہو چکی ہے۔ اب یہ ملک جہاد چاہتا ہے اس خیال سے ہم قوتہائے اسلامیہ کی تنظیم کے لئے اٹھے ہیں۔ یہ فقیر آپ کو ایک نیک انسان دیکھتا ہے۔ آپ کی دولت و حکومت و قوت اس کام میں پیش پیش رہیگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی کل طاقتیں ملکر ہندوستان کو مسلمان کریں ہم انگریزوں کو حکومت کے لحاظ سے کمال اہلیت کی قوم دیکھتے ہیں ان کو ہندوستان کا شہنشاہ ہمیشہ کے لئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی مصیبتوں کا حل اور آئندہ خوشگوار فضا میں ان کی زندگی کا حل اسی میں ہے کہ مسلمان ہو جائیں۔ ان کے حق میں ہماری طرف سے دعوتیں اور موعظۂ حسنہ کما حقہٗ ہو چکی ہیں۔

اے بادشاہ چترال! امید ہے کہ آپ ہماری آواز پر لبیک کہیں گے اور اس کام میں پیش پیش رہیں گے۔

فقط

صدیق دیندار چن بسویشور

۷ شعبان سنہ ۱۳۶۴ھ

بادشاہِ دیر کے نام

(فارسی سے ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبّ الفقراء رفیق الاتقیاء ادام اللہ دولتہٗ و سلطنتہٗ

السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

اے بادشاہ دیر! مسلمانوں کی بڑی بڑی سلطنتیں ختم ہو گئیں۔ اب جو سلطنتیں رہ گئی ہیں۔ وہ مسلمانوں کی سلطنتوں میں غریب سلطنتیں ہیں۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ اب اسلام کی خدمت کے کام آئیں گی۔ کیونکہ بشارت ہے کہ بدا الاسلام غریباً سیعود غریباً ایک مسلم کی جو طاقت ہے وہ اللہ کے نذر ہے اس اصول سے فیج اعوج میں مسلمانوں نے غفلت کی جس کی وجہ سے ان کا وقار جاتا رہا۔ کافر مسلط ہو گئے۔ اسوقت کفر کا ظلم و جبر اس قدر بڑھا ہے کہ مسلمانوں کے عاقبت کے مالک ہونے کی بشارت نہ ہو تو ان کا شمار بھی مردہ قوموں میں آجاتا ہے۔ چونکہ یہ امت اللہ کے کام کے لئے منتخب اُمت ہے۔ اس وجہ سے اللہ نے اس فقیر کو اسلام کی کامیابیوں کی بشارتوں کے ساتھ کھڑا کیا ہے اس کی صداقت کا ثبوت یہ ہے کہ فاٰذرہٗ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہٖ[1] کی مماثلت پوری کرتی ہوئی بیس سال سے یہ جماعت کھڑی ہے۔ یہ وہی کام کر رہی ہے جو قرن اولیٰ کی جماعت نے کیا۔ اب مقدر ہے کہ اسی ایک جماعت کے ہمتوا ہونے سے دوبارہ اسلام بام عروج پہ پہنچ سکتا ہے۔

آپ کو معلوم ہے کہ ہندوستان ایک زرخیز ملک ہونے کی وجہ سے ہر طاقت کی نگاہ اس طرف لگی ہوئی ہے۔ اسی ایک دیوی پر لاکھوں انسانوں کی بھینٹ چڑھی اور چڑھ رہی ہے۔ شکر خدا کا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا آئی۔ وہ اس

[1] ۔ پھر اسے مضبوط کیا سو وہ موٹی ہوئی پھر اپنے نالوں پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔ ۲۹/۴۸

بات کی بشارت ہے کہ ہندوستان تمام مسلمان ہوجائے گا اور وہ قوتہائے اقوام کا آماجگاہ بننے سے بچ جائے گا۔ اس ملک کو بہترین آئین سے چلانے کے لئے قوم انگریز سے بڑھ کر کوئی قوم نظر نہیں آتی ان کا نظم و نسق قابل تعریف ہے ایسی صورت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کو پورا کرنے کے لئے ان کو اسلام کے بتلائے ہوئے طریقہ اُدعُ الیٰ سبیلِ ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن[1] پر کاربند ہو کر ان کو مسلمان کرلیا جائے۔ اس کے بعد کل ہندوستان مسلمان ہوگا۔ فقیر نے دعوۃ اور وعظ حسنہ کا حق پورا پورا ادا کردیا ہے۔ اس کا حال ہمارے وفد کی زبانی معلوم ہوگا۔

چونکہ ہمیشہ اسلام نے جہاد کا کام۔۔۔ فتنہ انگیز تہذیب دنیا سے بچی ہوئی رہی۔

اے بادشاہ دیر! اب اللہ چاہتا ہے کہ قوم افغان سے کام لے اس کی صداقت میں بعض اولیاء اللہ ہند نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو افغانی لباس میں دیکھا ہے۔ اور اس حقیقت کا انکشاف شاعر بے بدل علامہ اقبال نے بڑی خوبی سے کیا ہے وہ کہتا ہے

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی - یا بندۂ صحرائی یا مردِ کوہستانی

امید ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو بصیرت دے گا۔ آپ اپنی موجودہ طاقت کو دین کے کام میں لگائیں گے اور ثوابِ دارین کے مستحق ہوں گے۔

فقط

صدیق دیندار چن بسویشور

---

[1] اپنے رب کے رستے کی طرف حکمت اور اچھے وعظ سے بلاؤ اور ان کے ساتھ اس طریق پر بحث کرو جو نہایت عمدہ ہو۔ $\frac{۱۲۵}{۱۶}$

نوّاب عبدالسبّحان خان تحصیلدار صاحب خارؔ کے نام

(فارسی سے ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مُحبّ الفقراء رفیق الاتقیاء تحصیلدار صاحب خارؔ زاد علمہ وفضلہ

السّلام رحمتہ اللہ وبرکاتہٗ!

آپ کا خط پہنچا۔ اللہ کے کام میں آپ کے بیقرار دل کا اندازہ لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ سے وہ کام لے جو ہمارے اور آپ کے اندازے سے بڑھ کر ہو۔

اے فدائی اسلام۔ اے عاشقِ رسول الثقلین! اے خیر اعظم بن کر عظیم الشان طاقتوں کو زلزلے سے بچانے والے انسان! اب وقت آیا ہے کہ حضور انور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی غلامی کا حق ادا کرے۔ یہ فقیر اس کا سامان لایا ہے اس سے کماحقہٗ فائدہ اٹھائیے۔ اللہ تعالےٰ نے حقیقت کے انکشاف کے بعد آپ میں ایک روح پیدا کی ہے جس سے آپ بڑی بڑی طاقتوں کو ہمارے لئے ہموار کرسکتے ہو۔

ہندوستان کے دائرۂ اسلام میں آنے کی کامیابی کا سہرا آپ کے سر ہوگا۔ امید ہے کہ آپ پوری قوت سے اٹھینگے..... ہماری طرف سے اسلام کی کامیابی کی خوشخبری دیکر اٹھائیں گے حتیٰ کہ دولتِ خداداد کو خدا کے کام میں لگائیں گے آپ اس علاقہ میں اس حد تک ولولہ وجذبہ پیدا کریں کہ ایک کثیر تعداد سرداران غازیان اسلام کو ہماری مجلس مشاورت جو حیدرآباد میں عید قربان کے دوسرے دن ہونے والی ہے شریک کرائیں گے۔ آپ کی بیعت اللہ اور اس کے رسول کے پاس قبول ہے۔ آپ مقبول بندے ہو۔ اللہ آپ سے زیادہ دین کا کام لے۔

فقط۔

صدیق دیندار چن بسویشور

مورخہ ۷، شعبان المعظم ۱۳۶۲ھ

رسید اعلانِ جہاد

جب فرمانِ اعلانِ جہاد فی سبیل اللہ امیر پاغستان مولانا امیر الدین صاحب شنگر گل کو ملا تو آپ نے اس فرمان کو بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا اور پھر سر پر رکھ لیا اور پڑھنے کے بعد اسے قبائلی سرداروں اور علماء کی طرف اس رسید اور بیعت نامہ کے ساتھ روانہ کیا۔ یہ رسید ذیل میں دی جا رہی ہے۔

نقل رسید اعلانِ جہاد

(فارسی سے ترجمہ)

میں نے اس اعلانِ جہاد یعنی امر بہ نصرت اسلام کا مطالعہ کیا، چونکہ یہ عین مطابق قرآن و حدیث ہے اسے قبول کیا۔ اس کی سعی و تکمیل میں کسی وقت بھی دریغ نہ کروں گا اور ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ غریب ہو یا امیر بادشاہ ہو یا نواب قرآنی احکام میں فرق نہیں ہے اور حکم خبر میں بادشاہ و غریب یکساں ہیں۔ خاص علمائے کرام پر امر بالمعروف فرض عین ہے باقی کل اہل دانش و اشرافِ قوم مثل خان و ملک امیر و نواب اپنا فرض مناسب جاہ و جلال اور عزت کہ درگاہ رب العزت سے عطا ہوئی ہے، کے مطابق ظاہر و نمایاں ہو کہ مجاہد بے ریا، متوکل بے پرواہ پیر صاحب حضرت صدیق دیندار دکن تمہارے حق میں دعائے خیر و برکت اور تمام مسلمانوں خاص طور پر افغانوں کی کامل توجہ سے کامیاب و فتح مند ہوں۔ یہ جواب و رسید اور بیعت نامہ جملہ اہل سرحدات ہے

شرحد ستخط

مولوی شنگر گل امیر الدین

موسم سرما کی شدّت سے یہاں کاروبار معطل ہے مجاہد کامل نے سرِ دست رسید روانہ کی ہے

شرحد ستخط امیر الدین

المرقوم ۲۶ ربیع الاوّل ۱۳۶۵ھ

نواب شاہجہان خان آف باجوڑ کے نام

(فارسی سے ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

واقع ۲۳ رجمادی الاوّل ۱۳۶۴ھ

نشان مجازیہ نمبر ۱۶۱/۲

منجانب فقیر صدیق دیندار چن بسویشور } مقدمہ

بخدمت جناب نواب شاہجہاں خانصاحب خار خان باجوڑ } تنظیم قوتہائے اسلامیہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کی بیعت اللہ اور اس کے رسول نے قبول کی ہے آپ اپنے علاقہ میں سابقون الاوّلون سے ہیں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنا ہمارا یہی کام ہے اللہ ہمارے ہر فرد سے معجزہ نما عمل چاہتا ہے آپ کے فرستادہ مصاحب سے کل حالات کا علم ہوا سرحدات کی تنظیم میں تیزی کی ضرورت ہے امید ہے کہ آپ بہت جلد چند ماہ میں تحریک کو بام عروج پر پہنچائیں گے آپ کے وجود کو میں اس قابل دیکھتا ہوں کہ وائسرائے کے دربار میں بحیثیت مبلغ اسلام برائے اتمام حجت قرآنی پہنچا ہوا ہے اور آپ کو مربنائے بشارت جو ڈیڑھ سال پیشتر اس فقیر کو ہوئی تھی بکلّی منّ وعن ہی پارہا ہوں وہ خواب غازی ابوالکلام کے خط میں لکھ کر بھیجوں گا اور آپ کے حسب خواہش مبلغین میں اضافہ کیا جائے گا یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قرنِ اولیٰ میں صرف ایمان ہی آمیوں کو دنیا کا فاتح اور معلّم بنایا اور اس اعادہ میں پھر وہی ایمان ہمکو دنیا کا فاتح اور معلم بنائے گا۔ کان حقاً علینا نصر المومنین[1] کی شرط ہے جو کبھی شکست کی صورت نہیں دکھاتی یہ ہماری تحریک منجانب اللہ بشارتوں کی بنا پر ہے ہم سے اللہ کے وعدے ہیں اور ہمکو یقین ہے وہ وقت پر پورے ہونگے اور کبھی ہم شکست نہیں کھائیں گے ہمارے ساتھیوں کو شکست کا وہم و گمان نہیں ہونا چاہیئے۔

وما توفیقی الاّ باللہ العلی العظیم۔

فقط

صدیق دیندار چن بسویشور

[1] - مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے

سپہ سالار جمعیت حزب اللہ غازی محمود علی قریشی صاحبؒ مبلغ اسلام کا خط حضرت مولاناؒ کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از ڈیر علاقہ باجوڑ

روز شنبہ ۱۳۶۵ھ

۱۲ جمادی الثانی

حضور قبلہ عالم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ‘

قبل اس کے ہماری اطلاعیں حضور کی خدمت میں بھیجی گئی تھیں غالباً پہنچی ہونگی۔ ہم اپنے کام میں ہمہ تن مصروف ہیں حالات ہمارے سازگار ہیں حکومتوں میں ہماری طرف سے اطمینان پیدا ہو رہا ہے فرمان مبارک کا ہر جگہ احترام کیا گیا معزّ الملت مولوی حبیب اللہ صاحب معشوق ربانی مولوی محمد اسماعیل صاحب قبائل میں دورہ کر کے آئے ہیں۔ قبائل میں ہماری کافی شہرت ہوگئی ہے۔ ہر جگہ ہماری عزت کی گئی اپنے اقرار پر مضبوط اور قائم ہیں۔ بالکل آمادہ ہیں معزّ الملت اور محمد اسماعیل صاحب آزاد کی پشتو زبان میں تقریریں ہوئیں ہر جگہ اپنے حالات کا علم پشتو زبان میں واضح کیا گیا لوگوں نے ان کی زبان دانی کی بیحد تعریف کی۔ فرمان مبارک سُنکر لوگوں نے ہر جگہ لبیک کہا حضور کا انتخاب جو مولوی محمد اسماعیل صاحب کا ہوا نہایت کارآمد اور ہر طرح مفید ثابت ہوا۔ مولوی صاحب آف ڈیر کو حسب الحکم حضور قبلہ امیر جو بنایا گیا تھا وہ سنا دیا گیا۔ انہوں نے فرمان مبارک کو چوما اور سر پر رکھ لیا وہ کہتے ہیں تم لوگوں کو حضرت قبلہ اتنے بلند مقامات پر پہنچا دیئے ہیں کہ جو کام ہو رہا ہے وہ کام نہیں معلوم ہوتا اگر کوئی حکومت اتنا کام کرنا چاہتی تو لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی نہ کر سکتی تھی۔ افغانستان دیر وغیرہ کی مثالیں ہماری چشم دید ہیں۔

ہم تینوں برادران بہت ہی خوش ہیں کہ اللہ تعالٰے نے اس کام کے لئے ہمارا انتخاب کیا ورنہ اس کی درگاہ میں ہزاروں تھے۔ ہم صرف اللہ تعالٰے کی رضا کے خواستگار ہیں۔ ہمارے

لئے حضور کی رضامندی اللہ تعالٰے کی رضامندی ہے۔ گزشتہ سال میں ہی افغانستان میں بدامنی پھیلی ہوئی تھی ابھی تک اس کا اثر باقی ہے۔ نوابوں اور خانوں میں دجّالی اثر سے خانہ جنگیوں کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مولوی صاحب ڈیر کو بھی ان کے معاملات میں حصہ لینا پڑتا ہے۔ اس لئے ہمارے خیال میں ان کی سستی معلوم ہوتی ہے اگر ان کو پورے طور پر ہمارے کام کے لئے لگانا ہے تو ان کو نوابوں اور خانوں سے چھڑا لینا چاہیئے کیونکہ ان کے لنگر اور گھر کو ان سے مدد ملتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے ماہواری یکمُشت روپے ان کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔ ہمارا تو وہی آدمی کام کر سکتا ہے۔ جو بے نیاز ہو۔ مولوی صاحب خود اپنی ذات سے بالکل بے پرواہ ہیں انہوں نے کوئی سوال نہیں کیا نہ اشارۃً نہ کنایۃً کہا ہمارا ایسا خیال ہے کہ ان کو قومی جھگڑوں سے بالکل چھڑا لیا جائے تاکہ ہمارے کام کی دھن لگی رہے۔ ہمارے کم از کم دو آدمی مردان، پشاور، ہزارہ وغیرہ میں کام کرتے رہیں اور مرکز مردان یا پشاور کو بنالیں تو ہمکو یہاں کا علم وقتاً فوقتاً دینے کے لئے اور حضور کے ارشادات اور ہندوستان کے حالات حاصل کرنے کے لئے آسانی ہوگی تفصیلی حالات مولوی محمد اسماعیل صاحب آزاد سُنا دیں گے ہماری جانب سے تمام انجمن کے مُبلغین، عورتوں، بچوں اور پیرانی ماؤں کو حسب مراتب سلام علیک۔

فقط

سپہ سالار جمعیت حزب اللہ

غازی محمود علی قریشی مبلغ اسلام

دیندار انجمن آصف نگر حیدرآباد دکن، محلہ گلشن اولیاء

حالِ مقیم ڈیر آزاد باجوڑ۔

یاغستان

سجّادۂ سرحدات ابوالبلاغ مولوی سائیں میر عبداللہ صاحب مبلّغ اسلام کا خط حضرت مولانا کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبّ الفقراء رفیق الاتقیاء حضور قبلہ عالم دام فیوضہٗ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج پانچ دن سے میں رحوعیہ[ص۱] میں مقیم ہوں۔ بحث مباحثہ ہوتا رہا نتیجہ میں تین صورتیں اختیار کیں جن کا مفہوم تقریباً ایک ہی نکلتا ہے۔

(۱) پیر محمد ولایت خان صاحب۔ سجادہ نشین جن کی رائے کا خط ارسالِ خدمت ہے۔

(۲) جناب پیر سلطان العارفین خان صدر نوجوان حیدرون کی رائے مندرجہ ذیل ہے۔ آپکی رائے ہے کہ ایک بورڈ قائم کیا جائے اور اس میں کا ہر ایک ممبر پچاس ہزار افغانوں کی بھرتی پیش کرے گا اس بھرتی کی تعداد لاکھوں بلکہ کروڑوں تک پہنچ سکتی ہے۔ اس میں کے چند ممبروں کے نام بھی پیش کئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں اور ساتھ ہی ملکی یا قومی لحاظ سے اس بورڈ میں حسب ضرورت ممبر بڑھائے جا سکتے ہیں پیر محمد کامران صاحب ایم ایل اے صدر افغان۔ پیر محمد سلطان العارفین صدر نوجوانانِ افغان۔ سلطان محمد خان جرنل افغان۔ سعادت خان، معتبر قوم افغان۔ تاج محمد خان نمبردار چنبہ۔ محمد اکبر خان ممبر پنچایت دیہہ۔ مدت خان معتبر حویلیاں۔

غرض اول بورڈ قائم کیا جائے اس کے بعد کام شروع کیا جائے جس قدر بھرتی کی آپ کو ضرورت ہوگی مہیا کی جائے گی ورنہ صرف لٹریچر یا اشتہار بازیوں سے کام لینا چاہیں تو مسلمانوں کے پاس بہتر لٹریچر اور پروگرام قرآن کریم موجود ہے جس کو تمام دنیا کے مسلمانوں نے بالائے طاق رکھ دیا ہے آپ کے لٹریچر کو پڑھ کر بھی ردّی کی ٹوکری میں ڈالا جائے گا۔ اس لئے لازم ہے کہ اس طرف خاص طور سے توجہ فرمائینگے

ص۱۔ خانقاہ رحوعیہ شریف۔

جس طرح آپ نے علم سے لوگوں پر احسان کیا ہے اس طرح اس کام کو عملی صورت سے شروع کر دیں ہم جانتے ہیں کہ آپ کے پاس مال نہیں ہے مگر ہندوستان سے مال لے کر افغانوں کی بھرتی کا سامان کریں نہیں تو شاہ میر عثمان علیخان سے اعلانِ خلافت کرا کر ان سے اس کام کی بنیاد ڈالیں کیونکہ بغیر امیر کے مرنا جینا حرام ہے زیر اثر خلافت مرنا شہادت اور جینا غازی بننا ہے اگر آپ ایسا کر سکیں تو لازم ہے کہ آپ ہندوستان سے ہجرت کر جائیں کیونکہ گورنمنٹ نے مجبور ہو کر کانگریس کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں گاندھی کو الہ آباد میں لا کر اس کو کہا ہے کہ ہم سب تم کو دیتے ہیں مگر جاپان کے خلاف محاذ قائم کرو کیونکہ اب تمام قومیں جاپان کے خلاف لڑنا نہیں چاہتیں غرض ہندوستان میں حکومت کانگریس کی ہو گی جو کہ آپ کی اور ہر مسلمان کی ہلاکت کا باعث ہے۔ غرض ہندوستان کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔ جب ہماری باری آئے گی تو دیکھیں گے۔ ہم اس لئے کچھ نہیں کر سکتے کہ نہ تو ہمارے پاس روپیہ ہے نہ ہتھیار اور نہ ہی فنی تربیت اس کے لئے کروڑوں اور اربوں روپے کی ضرورت ہے ورنہ آپ تبلیغ کرتے جائینگے وقت مقررہ تک تبلیغ میں آپکے خادموں کی تیاری کمال ہے۔ جس سے کسی کو انکار نہیں ہر ایک شخص صدیق یا اس کے ساتھی نہیں بن سکتے۔

(۳) پیر محمد محراب خاں صاحب سجادہ نشین موڑہ شریف کی رائے ہے کہ خلافت کے جھنڈے کے نیچے میں اپنے لاکھوں مرید دے سکتا ہوں جو کہ پنجابیوں اور میری پہاڑی قوموں میں جس میں لونڈ کٹر لال بسواڑہ علاقہ پنچھ۔ نیولی۔ کشمیر۔ وزیرستان۔ آفریدی۔ مہمند وغیرہ پر مشتمل ہوں گے۔ اور میں بھی انہی بورڈ کے تحت کام کر سکتا ہوں اور اگر حضرت صاحب اس کام کو جلدی کرنا چاہیں تو جلدی اس بورڈ کو بلا کر مشاورت کمیٹی کر کے کام شروع کر دیں۔

قبلہ عالم! میرے چند روزہ مشاورت میں ان لوگوں سے پتہ چلا ہے کہ ہم تیار ہیں اور میں بھی۔ مگر یہ ہر کام کے لئے روپیہ کے خواہشمند ہیں صرف روپیہ ہی تھا جو ابھی تک پیر صاحب کی تشریف آوری میں ہر طرح بلکہ اور بیشمار لوگوں کے سدّ راہ ہوا۔ یہ ہے نقشہ۔

غرباء کا طبقہ تو ہر حالت میں ساتھ ہے مگر ان کو بھی مالی امداد کی ضرورت ہے اس کمیٹی کا اب آگے جا کر مجھے کام کرنا ہے۔ جواب پر عمل پیرا ہوں گا۔ جملہ احباب کی خدمت میں السلام علیکم۔ دُعا کا خواستگار

فقط۔ فقیر میر عبداللہ مبلغ اسلام (سرحد)

صاحبزادہ سر عبدالقیوم (مرحوم) سابق وزیر اعظم سرحد کا خط حضرت مولانا رح کے نام

ایبٹ آباد

مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۳۵ء

مہربان من جناب مولوی صاحب سلامت

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا میں یاد آوری کا مشکور ہوں۔ آپ یقین مانیں کہ مجھے آپ کی تحریک کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ خدا کرے کہ مسلمانوں میں پھر وہی اسلامی اخوّت پیدا ہو۔ جن کی برکت سے ان اکناف کی زمین میں فروغ ہو۔ دنیا کے لئے ایک روحانی طاقت ثابت ہووے۔

اُمید کہ آپ کی جماعت کی کوششیں بارآور ثابت ہوں گی اور مسلمانوں کو پھر اپنے اسلاف کے نقش قدم پر گامزن ہونے کا موقع ملے گا۔ زیادہ والسلام۔

تحریر خود

آپ کا صادق بہی خواہ

عبدالقیوم عفی عنہٗ

نظام حیدر آباد دکن کے نام امیر باغستان رح کا خط

(فارسی سے ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعلیٰحضرت جلالۃ الملک آصف جاہ سابع خلد اللہ ملکہ وسلطنتہٗ

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اے سرمایہ افتخار مسلمانانِ عالم! اس زمانے میں جب کہ اطراف وجوانب میں ہمارے سامنے فتنے نمودار ہو تے ہیں اور مسلمان مثل زین العابدین بے بس اور نرغۂ کفّار میں ہیں آپ کا وجود عالی مسلمانانِ ہندوستان کی امیدگاہ ہے اور آپ کی شان وشوکت کہ محض بخشش خداوندی اور رشکِ تیغ عالمگیر ہے کہ ابھی تک کفرستانِ ہند میں مسلمانوں کا نام وشان سیاسی اور مذہبی طور پر باقی ہے، بطور خاص یہ خبر اعلیٰحضرت کے لئے باعثِ فخر ومباہات ہے کہ ایک مرد مولا کہ جس کا وجود بادشاہوں کی موت کے مترادف ہے اپنے قلم سے آپ کے حق میں آپ کو خلیفہ علیٰ منہاج نبوت تحریر کیا ہے اور وہ مقام آپ کو دیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی متلو کو دعا میں دہرایا گیا ہے کہ واجعل لی من لدن نک سلطانا نصیراہ۔ $\frac{۸۰}{۱۷}$

اے دکن کے بادشاہِ معظم! میں دوبارہ آپ کی توجہ مولانا صدیق دیندار چن بسو یشور صاحب کی طرف منعطف کراتا ہوں کہ ان کا وجود کفارانِ ہند پر بالخصوص اور اقوام عالم پر بالعموم حجت اسلام منجانب اللہ ہے اور یہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے اور وہ ہندوستان میں فتنۂ ارتداد کے خلاف اس طرح کمربستہ ہیں اور اب تک انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ بادشاہوں سے بھی ممکن نہ ہو سکا تھا اور بے شک یہ کارنامہ صرف فقراء کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

میں آزاد قبائل کے علاقے میں، جو اب تک مسلمانانِ ہند کی ہر مصیبت میں وسیلۂ نجات بنتے رہیں، مقیم ہوں اور سالارزئی نسب رکھتا ہوں اور اس عطائے خداوندی پر حیران ہوں کہ ان قوموں کے دل میں میری محبت ودیعت کی گئی ہے اور میں نے اب تک اسلام کی جو خدمت کی ہے حکومت

ہند اس سے اچھی طرح واقف ہے۔

اس پُرخطر زمانے میں جب کہ اسلام کی صداقت، علماء، فقراء اور رہبران قوم کی نظر میں اس حد تک مشکوک ہو چکی ہے کہ وہ بزعم خود یہ سمجھنے لگے ہیں کہ اسلام کا عروج قرنِ اوّل کے لئے مخصوص تھا جو آج کے دور میں ممکن نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ مسلمانانِ عالم اسلام کی اجتماعیت سے بے بہرہ ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنی قومیتوں کے مختلف حلقے بنا لئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضرت پیر صاحب موصوف نے ہمارے دلوں میں وہ یقین پیدا کر دیا ہے کہ قرن اول کا وہ انقلاب جس نے اقوام کی تقدیریں بدل دی تھیں اور جس کے اسباب مدبّرین اور سیاست دانوں کے لئے آج تک ناقابل فہم ہیں کہ وہ کیونکر ہوا۔ اسی قسم کا انقلاب ہم برپا کریں گے تاکہ دنیا مزید ایک ہزار سال تک اس کے سمجھنے سے قاصر رہے۔

چونکہ عین انتظار کے عالم میں ہمارے جسموں میں اسلام کی روح حضرت صاحب موصوف کی شکل میں جلوہ گر ہوتی ہے جو اگرچہ اس وقت آپ کی حکومت بہ ایمائے فرنگی قید ہیں، لیکن کیا خوف ہے۔ ان کے اخلاق حمیدہ اور ہدایات مجھ تک ساعت بہ ساعت پہنچتی رہتی ہیں اور میرا جذبہ روزانہ ترقی کرتا ہے اور میرے گرد لوگوں کا ہجوم روز بروز بڑھتا ہے اگرچہ میں حضرت صاحب قبلہ کے جسم سے محروم ہوں، کیا غم ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم پُرانوار مدینہ منورہ میں مدفون ہے لیکن آپ کا نام نامی پانچوں وقت سنا جاتا ہے اسی وجہ سے میں نے علاقہ آزاد کی تمام اقوام، یعنی نوابوں، خانوں، ملکوں، غازیوں سمیت مولانا موصوف کی بحیثیت امام الجہاد بیعت کر لی ہے اور اسی علاقے کی تنظیم پیر ومرشد کے حکم کے مطابق مکمل طور پر انجام کو پہنچا دی ہے اور اب ایک ایسے وفد کی ترتیب میں مصروف ہوں جسے وائسرائے کے دربار میں حکومت ہند کے سامنے قبول اسلام کی دعوت پیش کرنے کے لئے بھیجیں گے تاکہ اتمام حجت ہو جائے اور ہم پر جہاد فی سبیل اللہ کی راہ کھل جائے اور اسلام کی شان وشوکت اپنی پوری آب وتاب سے دوبارہ جلوہ افروز ہو اور قرآن حکیم کی بشارتوں اور احادیث کی تکمیل ہو۔

اے بادشاہ! حکومت افغانستان اگرچہ میری قومی حکومت ہے اور میں اکثر ملاقات کے لئے وہاں حاضر ہوتا رہتا ہوں اور اس میں میرا حلقہ اثر بھی موجود ہے لیکن خوب جانتا ہوں کہ یہ حکومت اسلامی

کاموں کو محض اپنے اندازے کے مطابق کرتی ہے اور اگرچہ میں قوم سالارزئی کا ایک صحرانشین ہوں اور میں نے دنیا کی سیاحت نہیں کی لیکن میں نے سُنا ہے کہ والاجاہ کی حکومت اسلامی کارناموں میں ہمیشہ گوئے سبقت لے جاتی ہے اور یہ امر اس کی دیرینہ روایات میں شامل ہے لہٰذا امید رکھتا ہوں کہ آپ کی حکومت سے مقصد ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کی تکمیل ہو اور آپ کا وجود مبارک وموعود اس زمانہ آخر میں عثمان ثانی ثابت ہو اور قوم افغان کے آپ کی حکومت سے تعاون کے نتیجے میں پیر ومرشد کا وہ مقصد پورا ہو جو دینی ہے، کیونکہ وقت کا تقاضا یہی ہے۔

فقط

شرح دستخط

علامہ امیر الدین مولوی شنکر گل سالارزئی باجوڑ بالوقرہ

۹ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ

نوٹ:۔ افسوس کہ نظامِ دکن اسلام کے اس اہم فریضۂ جہاد فی سبیل اللہ میں تعاون نہ کر کے نہ صرف ریاست حیدر آباد دکن سے ہاتھ دھو بیٹھے بلکہ مسلمانانِ ہند کے گلوں میں غلامی کا طوق بھی ڈلوا گئے۔

صا $\frac{۵۵}{۲۴}$

علامہ مشرقی کے نام امیر باغستان رح کا خط

(فارسی سے ترجمہ)

اے قائدِ ہند! اے قائدِ تحریکِ خاکساران!

السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہ'

یہ یاد رہے کہ موجودہ زمانہ میں مادّی ترقی سے ہر چہار طرف ایسا فساد برپا کیا ہے کہ بحر و بر و فضا میں بھی امن نہ رہا۔ اس شور و غوغا میں مسلمان مثلِ شیر نیستان پریشان ہیں۔ اس بدحالی میں مقصد و منزل کو بھول کر ہر غول بیابانی کو اپنا رہبر جاننے لگے ہیں۔ صداقتِ اسلام ان کے لئے جو دائمی تھی ایسی مشتبہ ہوگئی کہ اس کو قرنِ اولی سے مختص کر دیا۔ یورپ کے دہریوں کے مانند اپنی راہِ ترقی ترکِ مذہب میں سمجھنے لگے ہیں اگرچہ ان کے منہ سے نعرۂ مسلمانی نکلتے ہیں لیکن ان کے قلوب روحِ اسلام سے خالی ہو چکے ہیں۔ جس کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بادیہ نشینانِ عرب میں پھونکا تھا جس کے ذریعہ انہیں وہ عروج نصیب ہوا کہ قیصر و کسریٰ کے خزائن ان کی پابوسی کرنے لگے اور ان کے غلام تختِ حکومت پر جلوہ افروز ہوئے، اسوقت ہندوستان پر حریصانِ مغرب کی نگاہ پڑی ہے اور ہندوستان نے جو استادانِ مغرب سے سبق لیا تھا وہی عملاً اختیار کر کے کفِ افسوس ملتے ہیں۔ بالآخر کافرانِ ہند اس خیال پر متفق ہوئے کہ۔

مسلمانوں کے لئے دو راہیں ہیں، ترکِ اسلام یا ہندوستان سے ہجرت۔ ہندوستان ہندوؤں کے لئے ہے دورِ موجودہ میں بین الاقوامی اصول کے بموجب ہر قوم اپنے ملک میں حکومت کی مالک ہے۔ فی الواقع مسلمانوں کے قلوب مجروح اور انہیں بے غیرت بنانے کے لئے ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر بازار گندہ ذہنی گرم کر دیا اور ذریعہ لٹریچر و لیکچر اور پروپیگنڈہ تذلیل و تحقیر ایسا کیا کہ جس کی نظیر ہمیں اب تک نہیں ملتی۔ مسلمانوں کو چاہیئے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہار تقدیس و تحمید میں دیوانہ وار نکل کر فتنہ کفر مذکورہ بالا جو فتنہ اشد من القتل تھا سعی بلیغ سے فرو کرتے۔ لیکن برقی

مادّیت نے انکی نظر کو ایسا خیرہ کر دیا تھا کہ ظلمت کفر میں یہ اندھے ایسے گھر گئے کہ مغربی سیاسیات جس کی بنا مکر و دجل پر ہے اختیار کر لی۔ کنگ۔ کنٹری نیشن، بتان نو تراشیدہ کی پرستاری میں جان توڑ کوشش کی اور اسلامی عالمگیریت سے بے بہرہ ہوئے۔

آپ کی تحریک اصول جہاد فی سبیل اللہ کی بنا پر اور ہندی مخلصین و مجاہدین جذبہ فی سبیل اللہ آپ کی پیروی کر لی۔ لیکن مکر و دجلِ انگریز آپ کی تحریک کی سدِّ راہ ہوئی اور بدنامۂ وزارت مسلمان آپ کی تحریک کو غیر قانونی قرار دیکر ہر ظلم و تشدّد کو اپنے پر روا رکھا۔

اے مخلص من! ایسا کیوں ہوا؟ آپ جانتے ہو کہ ہٹلر و مسولینی نے جاپان کی معیت میں ایسا ہی عروج حاصل کر لیا تھا۔ لیکن انگریزوں نے زبردست طاقت کی پرواہ نہ کر کے مکر و فریب سے ہر با قوت سے تاخت و تاراج کر دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے انگریز مادّی طور پر کوئی اندیشہ نہیں کرتے لیکن روحانیتِ اسلام سے ایسے خائف ہیں کہ۔

فقیر بے ضرر جو موجودہ سیاست سے کوئی تعلق نہیں رکھتا تبلیغ و اشاعت اسلام میں ہی منہمک رہا اور اس خوبی سے دلائل و بینیات لئے سوئے کفار میں تبلیغ فرما کر ہزارہا کو حلقہ بگوش اسلام کر دیا جس کے باعث حکومت ہند نے آپ کی تقریر و تبلیغ پر حکم امتناعی صادر کر دیا اور جب یہ فقیر مولانا صدیق دیندار صاحب نے ہمارے ملک میں ہجرت کی تاکہ آزاد قبائل میں تنظیم حدود علاقہ کر کے علمِ جہاد فی سبیل اللہ بلند کرے اور کفارانِ ہند کو مسلمان بنائے تو انگریزوں نے والیانِ ریاست، صوات و دربند سے سازش کر لی اور آپ کو اب تک حدود صفائی بلدہ حیدرآباد دکن میں نظر بند کر رکھا ہے۔ لیکن وقتاً فوقتاً آپ کے متعدد اخلاق و ہدایات بفضل خدا ہمیں برابر پہنچتے رہے ہیں اور ہمارے جذبات میں روز افزوں اضافہ کرتے رہے ہیں اگرچہ کہ ہم اس وجود سے محروم ہیں تو کیا مضائقہ جس طرح جد انور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں زیر زمین مدفون ہے۔ نام مبارک پنجوقت اذان میں سُن رہے ہیں۔ انگریز فقیر سے اسقدر دہشت زدہ ہیں چونکہ وہ جانتے ہیں نصرت خداوندی اسکے شامل حال ہے

اے مدبر ہند! آپ کے آئین سیاسی جیسا کوئی دوسرا اصلح کن آئین نہیں بنا سکتا۔ مصیبت یہ ہے غلامی میں شمشیریں اور نہ کوئی تدبیریں کام آتی ہیں آپ جانتے ہیں کوئی قوم گداگری سے منزل آزادی تک نہیں پہنچتی ہے اگر ایسا ہوتا تو غلام پائے تخت قیصر روم طلب کر لیتے اور حاکم بن جاتے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آزادی ہند میں آزادی اسلامی ممالک مثل ایران و عرب، مصر، الجیریا، بربر، وغیرہ پوشیدہ ہیں۔ مغربی بیوپاری نے اپنے راستہ کو محفوظ کرنیکی غرض سے ممالک اسلامی پر قبضہ کر رکھا ہے اگر اس تاخیر کو ہندوستان میں ناکامیاب کر دیا جائے تو دول اسلامی کا قبضہ اس کے لئے تحصیل حاصل ہوگا۔ اور یہ ممالک پورے پورے آزاد ہو جائیں گے۔ ہماری کامیابی سے فی الواقع ہندوستان ہی کی کامیابی نہیں بلکہ عالم اسلامی کی کامیابی ہے۔ اس کام کے لئے آزاد قوم جو المرد بادیہ نشین درکار ہیں تاریخ عالم میں اب تک مہذب شہریوں سے اس طرح کا کام نظر نہیں آتا اس سے صرف مدعا یہ ہے کہ ان قوموں پر تہذیب دجال کا اثر نہ رہے یہ قوم تجارت میں بھی گرفتار نہ رہے۔ چنانچہ آپ جانتے ہیں کہ ہم پختون قوم علاقہ آزاد کے سوا زمین پر کوئی قوم نہیں۔ ہمارا رعب اُن کے قلوب میں ایسا ودیعت کر دیا ہے جو جرمن و جاپان سے نہ ڈرنے والے ہمارے نام سے لرزاں ہیں۔ سینہ پھٹ جاتا ہے چونکہ یہ قوم فقیر کی پیرو ہے اس کے حکم پر موت۔ سے بازی کرتی رہتی ہے۔ اس دور انقلاب میں اس علاقہ کے کارفرما فقراء واصل بحق ہوئے ہیں اور میرے لئے صحیح رہنمائی کرنے والا فقیر ہے اور ایسا ہی ہونا چاہئیے تھا۔ عین انتظاری میں میری بشارت بموجب مولانا دیندار صاحب نے میرے پاس وفد بھیجا۔ علاقہ آزاد کے نوابان و خانان و ملکان و غازیان کی معیت ہی میں نے اس پیر کامل کی بیعت کر لی ہے۔ اور اب ایک وفد کی تیاری میں ہیں۔ جس کو حکومت ہند کی قبول اسلام کی دعوت کے لئے دربار وائسرائے ہند میں بھیجیں گے۔ اتمام حجت پر اعلان جہاد فی سبیل اللہ حسب فرمان امام الجہاد پیر صاحب قبلہ کیا جائیگا۔

اے خالد! انشاء اللہ ہم حضرت موصوف امام الجہاد کی رہنمائی میں تقدیر ہند کو بدل دیں گے اگر دہریان مغرب موجودہ ترقی حاصل نہ کرتے اور ہم ان پر غالب آجاتے تو یہ کوئی معجزہ اسلام نہ ہوتا۔ معجزہ تو یہ ہوگا کہ موجودہ زمانہ جوہری بم میں ہمارا جذبہ ایمان ہمیں بیقرار کر دیا ہے۔ اور اس طرح ضرب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لگائیں گے کہ دنیا جوہری بم کو فراموش کر دے گی۔

اور دنیا ہزار ہا سال گرداب تفکر میں حیران و غلطان رہے گی۔ یہ کیا اسباب تھے جو یہ انقلاب رونما ہوا۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں بجز آپ کی تحریک کے کوئی اور تحریک ہم سے تعاون نہ کر سکے گی۔

اپنی پوری طاقت سے ہم سے تعاون کرو۔ حقیقت میں یہی خدمت خلق ہے کہ انہیں حلقہ بگوش اسلام کریں اور دنیا میں ہم ایسا امن وامان قائم کریں کہ ہزار ہا ہزار سال یادگار رہے۔ اور درود و سلام ہم پر پڑھے جائیں اور ہم طوفان بحر کے مانند ٹوٹ پڑیں۔ اور موجودہ فرعون کی بنیاد کو تہہ و بالا کر دیں۔ اور یہ یقین ہمارے دلوں میں بوسیلہ پیر کامل موصوف پیدا ہوا ہے۔ کہ مجاہد فی سبیل اللہ صورت شکست نہیں دیکھتا ہے۔

طرقۃ اللعین جہاں برہم زند

کس نمی آرد کہ آنجا دم زند

شرح دستخط

امیر الدین مولوی شنگر گل مقیم ڈبر

سالارزئی باجوڑ بالوقرہ

مرقوم ۹ رجمادی الثانی ۱۳۶۰ھ

فقیر ایپی کا خط
امیرِ یاغستان رح کے نام

جناب والاشان مولانا صاحب امیرالدین شنگر گل دام فیوض؛

السّلام علیکم کے بعد آپ کے معاملہ سے فدوی خوش پسند ہوا اور مشکور ہوں باقی حالات رقعہ ہذا سب خاص اشخاص ہیں... آپ کے خدمت میں ارسال ہوئے تمام حالات سے فدوی زبانی، تحریری..... سمجھا دیں پھر بحضور فدوی روانہ فرمائیں۔

دوم بات یہ ہے کہ یہ کارروائی اس زمانہ میں سخت مشکل ہے لیکن خدا پر آسان ہے زیادہ فدوی کو دعا فرمادیں۔

فقط

شرح دستخط

حاجی سلطان

مرزا علی خان

یکم محرم ۱۳۶۶ھ۔ او زیرستان

گاندھی جی کے نام
امیرِ یاغستان کا خط

(فارسی سے ترجمہ)

بخدمت محترم گاندھی جی مہاراج

سلام کے بعد آپ جیسے فدا کار برائے آزادی ہندوستان کی خدمت میں عرض ہے کہ اہل یورپ بے انصاف، بے رحم مردم خور اور جانسوز ہیں اور تمام اہل مغرب سفاک ہیں، ان کے پاس نہ قانونِ انصاف نہ ان کا کوئی دین مذہب ہے۔ کیسا قانون انہوں نے جو قانون بنایا ہے جان سوز اور تباہ کن بنایا ہے یہ آرام کا قانون نہیں بلکہ بے آرامی اور پریشانی کا قانون ہے۔ خواہ روس ہو خواہ امریکہ یا خاص انگلستان کہ ہندوستان پر قابض ہوئے اور اس وقت سے جب کہ یہ لامذہب دہریئے، بیباک اور بے حیا ہندوستان پہنچے، نجات آرام اور خوشحالی ہندوستان سے رخصت ہو گئی۔ کوئی ان کے ظلم سے نالاں اور پریشاں ہے اور کوئی ان کی خدمت سے نالاں اور فریاد کناں ہے کہ اپنا خون مفاد انگلستان کے لئے بہاتا اور سپہ گری کے جوہر دکھاتا ہے لیکن اس کے متعلقین بھوک سے روتے ہیں۔ یورپ کے ان بے دین دہریوں کے ظلم و تعدّی کو دفع کرنے اور ہندوستان کی آزادی کے لئے کابل اور ہندوستان کے درمیان رہنے والے افغانوں کا اس قدر خون بہا ہے کہ کوہ و دشت کی زمین ہمارے خون سے سرخ ہے اور ہماری شہادت کے واقعات سے تاریخ کی کتابیں بھری پڑی ہیں، دوسری چیز آپ کا وجود محترم ہے کہ سالہا سال سے ہندوستان کی آزادی کے بے انتہا سعی بلیغ کی ہے اور یورپ کے ان خونخواروں اور بے انصافوں کے جو جور و ستم اٹھائے ہیں، قابلِ شکریہ اور مناسب وقت پر ہیں ہم افغانانِ سرحد آپ کی فداکاری کے ممنون و مشکور ہیں۔ اگرچہ ہمارے اور آپ کے درمیان مراسلت و مکالمت کا کوئی سلسلہ نہیں لیکن آپ کی کوششوں کا کوئی پہلو ہماری نظر سے مخفی نہیں ہے مگر افسوس صد افسوس کہ ان قربانیوں کا جو ہم نے کیں اور اس فداکاری کا جو آپ نے کی نتیجہ اور ثمر نہیں ملا۔ انگلستان کا ظلم ہندوستان سے کم نہیں ہوا اور آزادی نصیب نہ ہوئی اس کا سبب اس کے سوا کیا ہے کہ ہندو قوم نے خون کی قربانی نہیں دی اور اگر وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آئندہ جانوں کی قربانی دیں گے تو جھوٹ بولتے ہیں یہ ان کی خاصیت نہیں ہے

وہ محض چالاکی سے لین دین کرتے اور آپ کو فریب دیتے ہیں۔ آج کل ابوالکلام کانگریس کے صدر ہیں ابوالکلام کے معنی عربی زبان میں سخن کے باپ کے ہیں یعنی ایک چالاک مقرر۔ یہ کام یعنی آزادیٔ ہندوستان محض سخن سے حاصل نہ ہوگی اس کے لئے ابوالقتال۔ ابوالسیف، اور ابوالسخاوت درکار ہے اور ایک دیندار شخص جو مقتدائے عالم ہو مطلوب ہے لہٰذا درخواست کرتا ہوں کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے آپ کا پیر صاحب قبلہ صدیق دیندار چن بسویشور دکن سے اتفاق امر لازم ہے اس صورت میں کہ اسلام آسمانی دین ہے اور تمام انسانوں کا قانون ہے قرآن آسمانی کتاب ہے آسمان سے آیا ہوا اسلام خالص ہمارا دین نہیں بلکہ جملہ بنی آدم اور جن وانس کا دین ہے۔ چونکہ اسلام خالق پاک کا دین ہے اس لئے ایک قوم کا دین نہیں ہے۔ یہ بات آپ کے لئے طعن آمیز نہیں ہے کہ آپ اس پاک خدا اور اپنے خداوند کے دین کو قبول کر لیں۔ جیسے ہی آپ صدیق دیندار کے ساتھ شریک اسلام ہوں گے آپ سے یورپ کو جواب دینا ممکن ہو جائے گا اور ہندوستان کامل آزادی حاصل کرے گا۔ کیونکہ صدیق دیندار روح کی طرح ہم اہل مشرق کے جسموں میں جاری و ساری ہیں وہ مقتدائے عالم اور ہم افغانوں نے مجموعی طور پر ان کی بیعت کر لی ہے ہم نے ہندوستان میں قیام پذیر انگریز حکام پر تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ایک وفد کی تشکیل کی ہے پیر صاحب صدیق دیندار اگرچہ دکن میں ہیں لیکن مثل جسم اطہر پُرانوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مدینہ منورہ میں مدفون ہے لیکن پانچوں وقت کی اذانوں میں مشرق سے مغرب تک ان کا نام سنا اور لیا جاتا ہے اسی طرح بغیر ملاقات کے ہر شخص ان کا مخلص مرید در پروکار ہو گیا۔ آپ اسلام قبول کر لیں کہ دین خدائے پاک اور آپ کے خالق کا ہے اور آپ کا دین ہے جو آپ کے لئے آسمان سے آیا ہے تنہا ہمارے لئے نہیں آیا ہے اس کے بعد ایک دم شرق و غرب کی جنگ شروع ہوگی اور مشرق مغرب پر غالب ہوگا کیونکہ اہل شرق نے یورپ کے ہاتھوں بے حساب مصائب برداشت کئے ہیں۔ یورپ بے اتفاقی کا عاری ہے اور محض ظاہری اسباب پر مغرور ہے، ان کے پاس نہ عقیدہ ہے نہ دین نہ ایمان اور وہ خدائے پاک کے دشمن ہیں ان کے لشکر میں اہل مشرق کی اکثریت اور خود ان کی قلت ہے مگر افسوس صد افسوس۔ آپ کا صدیق دیندار سے اتفاق اور اسلام میں ان کے ساتھ آپ کی شرکت لازم ہے کیونکہ آپ کے قبول اسلام سے تمام اہل مشرق متحد ہو جائیں گے۔ ایک ہی نعرہ ہوگا۔ زمین مشرق آپ کے اتفاق سے لرز جائے گی اور یورپ سرنگوں ہو جائے گا۔ اپنے طور پر اندازہ کر لیجئے آپ کے اسلام

جہاد فی سبیل اللہ کے اشتہار کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وقالوا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہٗ واورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین ۔

دور اسلام کا ماضی حال و مستقبل

عہد حاضرہ کے مسلمانوں کیلئے لائحہ عمل

برادران اسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ظہور اسلام کے وقت مادی دنیا اسی طرح زوروں پر تھی جس طرح اب ہے یعنی اقلیت پر اکثریت غالب آ رہی تھی۔ غریب کو دنیا میں جینے کا کوئی حق نہیں تھا اس وقت اللہ رب العلمین نے اس فساد کو دور کرنے کیلئے بسطۃ فی العلم والجسم والے قیصر و کسریٰ کے مقابل ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم کے مصداق غریب امیوں میں اپنے رسول کو بھیجا جس کا دین اللہ کا دین ہے۔ اس نے محض تقویٰ کو تفوق کا معیار ثابت کرنے کے لیے ان غریب امیوں کو دولت ایمان سے مالا مال کیا اس ایمان کی بدولت انہوں نے ہر کثرت پر غلبہ حاصل کیا کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ چونکہ وعدہ کان حقا علینا نصر المؤمنین کا تھا اس لیے انہوں نے کبھی شکست کی صورت نہیں دیکھی ان کا حال یہ تھا کہ الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ اس روحانی جذبے نے قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ دیئے ان غریبوں نے بارہ سال کے اندر چھتیس ۳۶ ہزار قلعے فتح کر کے بتایا کہ غریبوں کو بدرجۂ اولیٰ جینے کا حق حاصل ہے اسلام غریبوں کے ہی گلے کا ہار ہوا کرتا ہے اور ہمیشہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ فرمایا آقائے نامدار حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے

بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ

برادران اسلام! آپ خوب جانتے ہیں کہ اسلام اللہ کا دین ہے اور وہ کامل دین ہے چونکہ ہر کامل چیز کا اول و آخر ایک ہی ہوا کرتا ہے اس اصول کی بناء پر اسلام کا جو دور اول ہوگا ویسے ہی اس کا دور آخر ہوگا اس کا تسلسل لا منتہی ہے وہ دنیا کے ہر عالمگیر عذاب کیوقت عود کرتا ہے چنانچہ ظہور اسلام کے زمانہ میں اسی طرح بر و بحر میں فساد تھا جس طرح اب ہے اور ایسا ہوتا رہے گا جب کبھی ایسا ہوگا اسوقت اللہ رب العلمین اپنے بندوں پر رحم کر کے ان لڑائیوں کو جہاد فی سبیل اللہ سے بدل دیا کرے گا۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس زمینی دیوتا کے بھینٹ چڑھانے کیلئے جرمن پوری طاقت سے برطانیہ کے خلاف اٹھا ہے اور برطانیہ اس کی مدافعت کر رہا ہے۔ اور اسی طرح جاپان بھی اسی زمینی دیوتا کا پجاری بنکر مخلوق خدا کو اس کی راہ میں قربان کر رہا ہے اسکی مدافعت میں نوع انسان کا بے انتہا خون بہ رہا ہے! اس ظلمات کی گھنگور گھٹاؤں والے بے پناہ طوفان میں ان گم کردہ راہوں کی عقل و فراست و تدبر رفوچکر ہو چکے ہیں ان کی غلط کاریوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دوزخ کی درخواست ھل من مزید پر لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین کہہ رہا ہے یہ مخلوق مادیت کے جذبہ میں دیوانی ہو گئی ہے وہ کسی کا سننا نہیں چاہتی اب انکو اللہ سنائیگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون۔

تاریخ شاہد ہے کہ مجاہدین کا انتخاب منجانب اللہ ہوا کرتا ہے۔ دور اول میں اسلام بشارتوں کی بناء پر مکہ سے اٹھا اور مدینہ منورہ کی بشارتوں والی مشہور جنگجو قوم کے دلوں کو نور ایمان سے منور کر کے بر و بحر میں اٹھے ہوئے فساد کے دفعیہ کا انکو ذمہ دار گردانی کر انکو ابھارا اور ان سے اپنا کام لیا اسی طرح زمانہ موجودہ میں بشارتوں کی بناء پر اسلام دکن سے اٹھا ہے مشہور اور بشارات سے بھری ہوئی جنگجو قوم افغان کو نور ایمان سے منور کر کے موجودہ فساد کے دفعیہ کا انکو ذمہ دار گردانکر ابھار رہا ہے

برادران اسلام! ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلامی بڑی بڑی طاقتیں اگر غلام نہیں ہیں تو وہ کفار کے معاہدوں میں جکڑی ہوئی فرود ہیں مگر یہ جنگجو غازیان اسلام کا یاغستان کا علاقہ ہے وہ ہمیشہ سے آزاد رہا اور آزاد ہے چونکہ غلامی اور اسلام دو متضاد چیزیں ہیں۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اب اگر اسلام پھولے گا اور پھلے گا تو وہ آزاد علاقہ ہی میں پھولے پھلے گا الحمد للہ، وہ آزاد علاقہ ہم فقراء دیندار انجمن کے زیر اثر ہے جسکا ثبوت یہ ہے کہ آزاد علاقہ کے ذی اثر سرداروں نے خود حیدرآباد پہنچ کر کھلے الفاظ کیساتھ پبلک میں اعلان کیا کہ "ہم مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کی رہبری میں کام کر رہے ہیں اور وہ ہمارے رہنما اور رہبر ہیں" لہٰذا ہم نے اسکے علاج کے لئے یہ تجویز کی ہے کہ یاغستان کے غازیوں کی ٹریننگ جدید طرز پر انہی کے علاقہ میں دیکر انکو تیار رکھا جائے تاکہ سارے یورپ کے تیار کردہ ۶۰ لاکھ گورکھا کا جواب ہو اور اسلام و مسلمانان ہند کے خطرہ کے وقت ان سے کام لیا جائے اس طرح اس قوت کے ذریعہ ہر اندرونی خطرہ

. اور بیرونی حملہ کو روکا جائے اور اس ملک پر بہترین طریقہ سے حکومت کر نیوالی قوم انگریز کو مسلمان کر کے انکی صلاحیتوں سے کام لیا جائے حاکم اور محکوم
ایک دین ہو۔ ہندوستان کے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک اسلام کا پرچم لہرائے۔

دور اوّل میں اسلام نے ریگستان کے رہنے والے غریبوں سے کام لیا۔ اب دور آخر میں پہاڑوں میں رہنے والے غریب آزاد پٹھانوں سے کام لینا
چاہتا ہے اس کام کی بشارات ہندو اور مسلمانوں کی کتب میں بے شمار ہیں دریائے ھیمو سے لنڈی کوتل تک جسقدر پٹھان بستے ہیں ان کے نام کی بشارات
ہیں۔ ترجمانِ حقیقت علامہ اقبال نے ایک شعر میں اس مسئلہ کو حل کیا ہے ؎

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی — یا بندۂ صحرائی (عرب) یا مردِ کوہستانی (یاغی)

نعمت اللہ شاہ ولیؒ نے فرمایا ؎

اعراب تیز آئند از کوہ دشت ہاموں — سیلابِ آتشینی از ہر طرف روانہ

دکن کے ترسٹھ[۶۳] اولیاء اللہ نے کہا ہے۔

"دیندار چن بسویشور کے زیر کمان ہیمو خان۔ رومی خان اور لنڈی خان دکن کو آئینگے۔ اسّی کروڑ کا خزانہ ترپتی سے نکالیں گے ایک ...
ایک ذات کو ایک کردینگے"

برادران اسلام! یہ تحریک کیا ہے؟ غیرت حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلّم کا سمندر ہے جو جوش زن ہے

(۱) یہ تحریک ہندوستان کو حقیقی معنوں میں جنت نشان کر کے چھوڑیگی کیونکہ یہاں سے حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ٹھنڈی ہوا آئی ہے۔

(۲) یہ تحریک حضرت امام حسین علیہ السلام کی آرزوئے تبلیغ ہند کو پوری کر کے چھوڑے گی۔

(۳) یہ تحریک حضرت سید احمد بریلویؒ کی تمناؤں کو پورا کرے گی

(۴) یہ تحریک حضرت سید جمال الدین افغانیؒ کی کوششوں کو بار آور کردے گی۔

— برادران اسلام! منجانب اللہ یہ ایک عظیم الشان تحریک ہے سینکڑوں بشارتوں کی حامل ہے۔ غازیان یاغستان لاکھوں کی تعداد
میں صدّیق کی آواز پر لبیک کہنے کے لیے تیار ہو چکے ہیں دولت ہندوستان سے کروڑہا روپیوں کا مطالبہ ہے جس کی اپیل شائع ہو چکی ہے۔ یہ
تحریک جسقدر اہمیت رکھتی ہے اسیقدر شاندار قربانی چاہتی ہے امید ہے کہ مسلمانان ہند مومنانہ فراست سے کام لیکر سابقون الاوّلون
کے نقش قدم پر گامزن ہونگے۔ اس کام کے لئے ایک وفد آپ کے پاس آرہا ہے اس سے تفصیلی گفتگو فرما سکتے ہیں فقط۔

صدّیق دیندار چن بسویشور

قبول کرنے سے انگریز کا رنگ زرد ہو جائے گا اور اس کے بدن کا خون خشک ہو جائے گا۔ آزادی ہند آپ کے
قبول اسلام پر منحصر ہے۔ اگر اسلام قبول کریں گے تو ہندوستان آزاد ہوگا ورنہ انگریز کا محکوم رہیگا
آپ کی ان کوششوں سے جو آپ نے ہندوؤں میں کیں کام نہیں بنا اور نہ بنے گا اچھی طرح سمجھ لیجیئے
زیادہ احترام

شرح دستخط

مولوی امیر الدین شنگرگل سالارزئی باجوڑ بالوقرہ

۱۲ ر جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ

ان خطوط کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے کہ اُس ماموربن اللہ بزرگؒ نے قبائل
میں کیسی روح جہاد فی سبیل اللہ پھونکی تھی کہ وہ تن من دھن کی بازی لگانے کو تیار ہو گئے۔
آج اس ماموربن اللہ کی عزت ہیں اور انھیں کی محنتوں کے ثمر کے طور پر اللہ تعالےٰ افغان
پٹھانوں کو سرزمین پاک پر لایا ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ احادیث صلی اللہ علیہ وسلم و اولیاء اللہ کی
بشارتوں کا عملی نمونہ بنکر یہ غیور پٹھان ہندوستان کو مسلمان کریں گے یہی اعلان اہل ہنود کی مذہبی کتب
پکار پکار کر کر رہی ہیں کہ ۱۲ لاکھ یاغی (پٹھان) ہندوستان کو بذریعہ جہاد فی سبیل اللہ مسلمان کریں گے
اور یہی بشارت حضرت نعمت اللہ شاہ کرمانیؒ نے بھی دی ہے۔ چنانچہ آج بھی پاکستان اور آزاد قبائل میں
حضرت مولانا قدس سرہٗ العزیز کے رفقاءِ کار کام کر رہے ہیں تاکہ آپؒ کا یہ الہام جلد از جلد عملی صورت
اختیار کر سکے۔

"ہندوستان تمام مسلمان ہونے والا ہے"

ہندوستان تمام مسلمان ہونے والا ہے

اللہ تعالیٰ نے ۱۱ر جولائی ۱۹۳۴ء کو حضرت مولانا سید صدیق دیندار قدس اللہ سرہُ العزیز پر ہندوستان کے مستقبل کو بذریعہ بشارت منکشف کیا کہ "ہندوستان تمام مسلمان ہونے والا ہے"۔ اس آسمانی ارادے اور بشارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روبعمل لانے کے لیئے اس عظیم الشان نے اپنی تبلیغی مساعی میں رات دن ایک کر دیئے تاکہ مشرکین ہند کے قلوب آقائے نامدار منبع انوار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک سے منور ہوں۔ ہندوستان جنت نشان بن جائے اور سرزمین مشرکین ہند سے کلمۂ حق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدائیں سُنائی دیں کیونکہ آج سے چودہ سو سال قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کے مقدر کی نوید مبارک واضح فرمادی تھی کہ

"میں عرب میں ہوں لیکن عرب مجھ میں نہیں۔ میں ہند میں نہیں لیکن ہند مجھ میں ہے اور مجھے ہند سے ٹھنڈی ہوا آرہی ہے۔"

بقول اقبالؒ

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

آپ نے اپنے کام اور نقشۂ ہندوستان کے اصل رموز و حقائق سے پردہ اُٹھاتے ہوئے فرمایا:

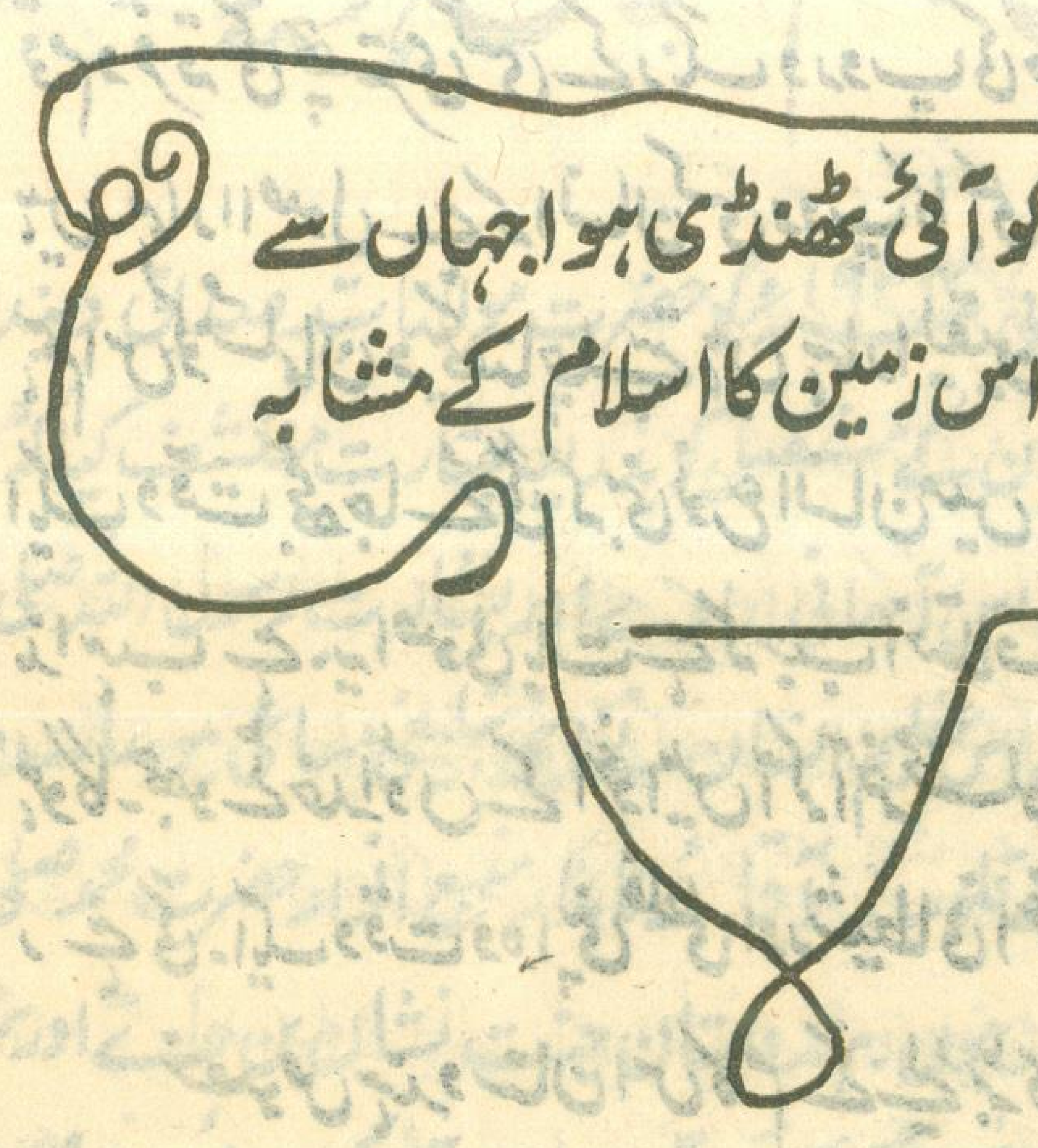
"ہم دیندار انجمن والوں کو کسی ملک و مالک سے کسی ذات پات سے کسی قوم و فرقہ سے کسی رنگ و روپ سے کوئی عداوت نہیں اور نہ ہم

ان میں سے کسی کام میں اپنے کو مصروف کر کے اپنا وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ زمانہ کے پیدا شدہ یہ مختلف خدائیں ہیں۔ اس لحاظ سے ہم کسی ملک و مالک کی دستار کسی ذات و پات لباس کسی قوم و فرقہ کی چھتری کسی کے رنگ و روپ کی چادر کو مذہب کا کفن سمجھتے ہیں۔ ہمارا اصول ہے کہ انسان کسی روپ کا بھی ہو یا کسی قوم و قبیلہ کا ہو۔ ہم اس کو مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں ہمارا یقین ہے کہ یہ نادان مخلوق ایک وقت سمجھ جائے گی کہ بنی نوع انسان میں بنائے مخاصمت اختلاف مذاہب ہے۔ یہ اصولی بات ہے کہ جب اختلاف مٹ جائے گا امن قائم ہوگا۔ جھوٹے خداؤں کے اغوا میں آکر مخلوق خدا کب تک چکر میں رہے گی۔ ایک وقت وہ اپنی غلطی اور شیطانی اغوا کو سمجھ جائے گی۔

خصوصاً ہندوستان اس کام کے لیئے بڑی سرعت سے ادھر آرہا ہے وہ دن قریب ہے کہ جب پورا ہندوستان دین اسلام کے جھنڈے تلے آجائے گا۔

"فقیر علی بصیرت کہتا ہے کہ موجودہ پُرفتن زمانہ کا یہ ایک واحد علاج ہے۔ اس سے غفلت کر کے بے معنی لحاظوں کے پردوں میں جس قدر طاقتوروں کی طاقت صرف کی جائے گی وہ بے نتیجہ رہے گی کیونکہ موجودہ فسادات و نفسانیات کی ہوا مذہبی اختلافات کی وجہ سے بگڑی ہے۔ بہت دن اس کو تدبر والے اپنی تدبیر سے سنبھالے آخر سوال یہ ہے کہ اس تحقیقات کے بعد ہندوستان کس مذہب پہ آئے گا مختصر جواب یہ ہے کہ دنیا امن و سلامتی چاہتی ہے۔ اسلام ہی ایک مذہب ہوگا کیونکہ قدرت نے خاکہ ہندوستان میں یہ صورت رکھی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ نقشہ حسب ذیل :-

خاکہ ہندوستان جس میں ہندوستان کے اسلامستان ہونیکی بشارت ہے



۱۔ سیام - آسام - برما مشابہ — ا
۲۔ بنگالہ مشابہ — س
۳۔ دکن اور سیلون مشابہ — لا
۴۔ کراچی اور سندھ مشابہ ا — م
۵۔ کشمیر اور سرحد مشابہ۔
۶۔ چینی سرحد مشابہ۔ — و
۷۔ وِندھیاچل پہاڑ مشابہ — زبرِ لا
۸۔ جاوا اور سماٹرا مشابہ — زیر الف اسلام کے"

(روحانیات اسلام اور آریہ سماج تحریک ۱۴-۱۶)

اسی سلسلے میں آپ نے ۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء میں آزاد قبائل سے ایک اشتہار نکالا جس میں نقشہ کے ذریعے سمجھایا گیا تھا کہ ہندوستان کیسے مسلمان ہوگا یا اللہ کے ارادے کیا ہیں۔ ہم اس اشتہار کا عکس شائع کر رہے ہیں تاکہ اہل پاکستان جان لیں کہ ہندوستان کا مقدر کیا ہے۔

آزاد قبائل میں شائع ہونے والے پمفلٹ کا عکس


لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بشریٰ للمؤمنین
ہندوستان تمام مسلمان ہو جائیگا

یَوْمَ یَجْمَعُکُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِکَ یَوْمُ التَّغَابُنِ۔ (سورہ تغابن)
جس دن کو وہ تمہیں جمع ہونے کے دن کیلئے جمع کریگا وہ دن تغابن (کامپٹیشن) کا دن ہے
رَبَّنَا اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ
اے مسلمانو جب تم میں سے لوگ اپنے دین سے مرتد ہونے لگیں (فتنہ ارتداد) تو اللہ تعالیٰ قریب ہی ایک قوم کو کھڑا کریگا جس کو اللہ چاہتا ہوگا اور وہ اللہ کو چاہتے ہونگے اور وہ مسلمانوں پر نرم رہیں گے اور کافروں پر سخت وہ جہاد فی سبیل اللہ کرینگے۔ اور کسی کی ملامت سے نہیں ڈرینگے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے (سورہ مائدہ رکوع ۸)

عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُوْا الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَکُوْنُ مَعَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ (احمد بن حنبل والنسائی وضیاء عن ثوبان کنز العمال)
ترجمہ۔ میری امت کے دو گروہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آگ دوزخ سے محفوظ کر دیا ہے۔ ایک گروہ تو وہ ہے جو ہند میں جہاد کریگا اور دوسرا گروہ حضرت عیسیٰ کے ساتھ ہوگا

تغابن
عیسائی ہندوستان کو عیسائی بنانا چاہتے ہیں اور آریہ ہندوستان کو آریہ بنانا چاہتے ہیں۔ اور سکھ ہندوستان کو سکھ بنانا چاہتے ہیں اور لنگایت ہندوستان کو لنگایت بنانا چاہتے ہیں۔ یہ مذاہب آپس میں اصولاً ایک دوسرے کے ضد واقع ہونیکی وجہ ممکن نہیں کہ ایک ہندوستانی ان چاروں مذاہب کو اختیار کرسکے اس تغابن کا فیصلہ وہی مذہب کریگا جو اپنے اندر ان چاروں مذاہب کو ضم کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ الجنۃ تحت ظلال السیوف کے اصول پر جہاد اس کا معجزہ ہوگا۔ یہ معجزہ مسلم نے ایک دفعہ دنیا کو دکھایا ہے۔ اب وہ مسلم دوبارہ دکھائیگا

ہندوستان میں مذہبی تغابن

مقام دینداران
برہانے حدیث یخرج ناس من المشرق فیوطئون للمہدی سلطانہ۔ عبداللہ بن حارث
چند لوگ مشرق سے نکلیں گے اور غیر علاقہ میں وطن بنائینگے تاکہ وہاں مہدی کیلئے سلطنت قائم کریں

آدم کے جوتے
درندوں کے فسادات کو مٹا کر زمین پر امن قائم کیا

برٹش کی حکومت نے
ہندوستان کے راجاؤں اور بادشاہوں کے آپس کے جھگڑوں کو مٹا کر امن قائم کیا

عیسائی

دینداروں کا وجود
ہندوستان کی عوام کے مذہبی فسادات کو مٹا کر امن قائم کرے گا۔
فاعتبروا یا اولی الابصار

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ
نیک لوگوں کی حفاظت کیلئے بروں کو برباد کرنا بہترین اخلاق ہیں
نیکوں کو بچانے کیلئے اور بروں کو ناش کرنے کیلئے اور تمکین دین کیلئے ہر زمانہ میں میں آتا ہوں۔

خاکہ نقشہ ہندوستان
اسلام کے مشابہ ہے
ہندوستان
(۱) سیام۔ برما۔ آسام حرف الف کے مشابہ ہے۔
(۲) بنگالہ حرف شین کے مشابہ ہے (۳) دکن اور سیلون حروف لام الف کے مشابہ ہے
(۴) کراچی اور سندھ حرف میم کے مشابہ ہے (۵) کشمیر اور شمال مغربی سرحد تنوین کے مشابہ ہے
(۶) چینی سرحد جزم اور زبر کے مشابہ ہے (۷) جاوا اور سماٹرا زیر کے مشابہ ہے

منجانب اراکین آستانہ دیندار اں علاقہ یاغستان ٹپہ دربند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۲ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہندوستان تمام مسلمان ہونیوالا ہے

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ

موجودہ زمانہ میں کوئی بتا نہیں سکتا کہ کسی خطہ زمین پر دینی حکومت بھی ہو۔ ہم کفار سے سوال نہیں کرینگے کہ تمہاری کوئی حکومت دینی کیوں نہیں ہے کیونکہ ان سے دین چھینا گیا ہے۔ سوال تو ہمارا ان مسلمانوں سے ہے جن کے ہاتھوں میں حکومتیں ہیں اور کھلی طور پر بلا کھٹکے صرف دنیائی حیثیت سے حکمران ہیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ تم اگر حکومت کرو تو دین کے لئے کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یعنی مسلمانوں کی حکومت صرف تمکین دین کیلئے ہے اور فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَۃً یعنی اے مسلمانو جب تم اپنے علاقہ میں حکومت کے ذریعہ سے دین تمکین کر لو تو اس کے بعد تمہارے قریب کی کافر حکومتوں سے لڑو چاہئے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں حکومت آئی تو آپ نے اعلان کیا اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِذَا قَالُوْھَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ (ترمذی ابوداؤد بخاری مسلم) میں حکم دیا گیا ہوں کہ میں انسانوں سے جنگ کیا کروں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہدیں اور جب یہ کہدینگے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو بچا لیا سوائے حق اسلام کے۔ یہ دینی حکومت خلفائے راشدین کے زمانہ تک چلی بعد میں دنیا دار بادشاہ پیدا ہوئے اب تک وہی حال ہے۔ اب بفضل رب العلمین پھر دینی حکومت کے دن آئے ہیں بقول مخبر صادق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم قرن اولی اور قرن آخر یہ ہی رنگ کا ہے جیسا کہ فرمایا بدأ الاسلام غریبا و سیعود غریبا اور فرمایا مثل امتی کمثل المطر لا ادری اولہ خیر ام اٰخرہ۔ اور فرمایا میرے بعد تیس سال تک علی منہاج نبوت خلافت چلیگی اور آخر زمانہ میں پھر علی منہاج نبوت خلافت چلیگی۔ میں آدم علیہ السلام کے پانچ ہزار چھ سو سال بعد آیا ہوں خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم یعنی تین صدیاں صحابہ تابعین تبع تابعین اچھے عقائد پر رہیں گے اس کے بعد ایک ہزار سال تک قوم فیج اعوج یا نہج اعوج کا زمانہ ہے اس کے بعد قرن آخر ہے یعنی چودھویں صدی قرن آخر ہے اس صدی میں پھر دینی بادشاہت قائم ہوگی اسلام اس طرح پھیلیگا جس طرح میرے قرن میں پھیلا ہے پہلے اتمام حجت ہوگی بعد اسی طرح اسلام اپنی قوت کے معجزے دکھائیگا قرن اولیٰ میں پہلی دینی حکومت کیلئے اللہ نے ایسا خطہ زمین انتخاب کیا تھا جہاں جنگجو آزاد قبیلے بستے تھے اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ دینی حکومت قائم کرنیکے لئے ویسا ہی آزاد قبائل والا علاقہ صدیوں سے رکھ چھوڑا ہے اور اسی خطہ زمین کے بارے میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان دہی بھی کی ہے وہ یہ مہدی خلیفۃ اللہ کا نام سنو تو برف کے چٹانوں پر بیٹھے جاؤ اور اس سے ملکر جہاد کرو اس سے معلوم ہوا کہ وہ ہمالیہ کے پہاڑوں کا آزاد علاقہ ہے جہاں برف کے پہاڑ ہیں وہاں عربستان کی طرح آزاد قبائل آباد ہیں اور ایسے ہی جنگجو ہیں اس بات کی تائید میں اولیاء اللہ و کن کے متعدد اقوال ہیں جیسا کہ محمد سرور رحمۃ اللہ علیہ جن کا مزار گوڑ یگل میں ہے لکھا ہے کہ صدیق عبداللہ (حسن بسو بشور) پٹھانوں کے علاقہ کو جائیگا اور ہندوستان کے مذہبی فسادوں کے لئے پٹھانوں کو لیکر دکن واپس آئیگا۔ اور جمیل احمد رحمۃ اللہ علیہ (اجمیل) نے لکھا ہے کہ دیندار لوگ پٹھانوں کے پاس جائیں گے اور کام کے اور سجھدار پٹھانوں کو ساتھ لیکر میسور کو مضبوط پکڑینگے۔ ایک سو ایک ذات کو ایک کرکے اور ترتیبی اور والی بھنڈار کے خزانے نکالیں گے۔

ان قبائل کو بیدار کرنیوالے کدہر سے آئیں گے اس کی نسبت آپ نے فرمایا ہے یَخْرُجُ نَاسٌ مِّنَ الْمَشْرِقِ فَیُوَطِّئُوْنَ لِلْمَھْدِیِّ سُلْطَانَہٗ (عبداللہ بن حارث بن جزء کنز العمال صفحہ ۱۸۶) یعنی حضور نے فرمایا چند لوگ مشرق سے دنیا کی حکومتوں سے بیزار ہوکر مغرب کی طرف ہجرت کرینگے اور غیر علاقہ میں وطن بنائیں گے وہاں کسی کی حکومت نہیں ہوگی وہاں مہدی کی سلطنت قائم کریں گے قرآن کریم نے اس قوم کی کارگذاریوں کا پورا نقشہ اس طرح کھینچا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (مائدہ رکوع ۸) یعنی فرمایا اے مسلمانو ایک زمانہ آئیگا تمہاری حکومت نہیں رہے گی تاکہ تم مرتد کو قتل کر سکو ایسے زمانہ میں فتنہ ارتداد ہوگا کثرت سے مسلمان مرتد ہو جائیں گے اس فتنہ کو فرو کرنیکے لئے کوئی جہاد قائم کرنیوالا نہ ہوگا۔ اس وقت ایک قوم کو جن پر کسی کی حکومت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس قوم کا حاکم بنکر اس فتنہ ارتداد کو فرو کرنیکے لئے اس قوم کو اپنے ہاتھ میں لیکر آئیگا اس قوم کے لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنیوالے ہونگے اور ان سے اللہ تعالیٰ محبت کریگا وہ مسلمانوں سے نرم دل رہیں گے اور کافروں پر سخت۔ وہ اسلام پھیلانے کے لئے صحابہ کرام کی طرح جہاد کرینگے اور ملامت کرنیوالوں سے یعنی غلامی کی وجہ سے ماحول کے اثرات کے ماتحت بعض نام کے جہاد فی سبیل اللہ کو برا سمجھیں گے۔ ایسے لوگوں کی ملامت کی کوئی پرواہ نہ کرکے وہ اپنے کام میں لگے رہیں گے یہ خاص فضل ہے رب العلمین کا جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اللہ واسع اور علیم ہے۔ الحمد للہ بمصداق قرآن کریم و حدیث کے اراکین آستانہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ مشرقی حکومتوں کی سختیاں گیارہ سال برداشت کرکے غلامی کے پھندے توڑ کر مغرب کی طرف ہجرت کرکے اس دلیر قوم میں آملے ہیں جس کی بشارت اللہ اور اس کے رسول نے اور اولیاء اللہ نے دی ہے تاکہ وہاں دینی حکومت قائم کریں اب انشاء اللہ تعالیٰ قرن اولیٰ کا نقشہ دنیا کے سامنے آئیگا۔ اب ہمارے پیارے رسول حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تذلیل کرنا اور اسلام پر حملہ کرنا اسلام کے رسول کے حمایتوں کا خون بہانا کس قدر گراں پڑ معلوم ہوگا اور مرتد بے ایمانوں کا حشر کیا ہوگا وہ بھی معلوم ہوگا۔ اب وہ دن قریب ہیں کہ مومن بندے آرام سے زندگی بسر کرینگے اور ہر گوشہ دنیا میں تمکین دین ہوگی

۳

اللہ والوں پر جس قدر خوف طاری تھا اسی قدر امن ہوگا قرن اولیٰ میں جس طرح ریگستان میں ٹھیکر فدایان اسلام بنے تھے۔ تمام ایران اور ترکستان مسلمان ہونے پر یقین کرتے تھے اب بھی وہی فدایان اسلام ہندوستان کے مسلمان ہونیکا یقین کرتے ہیں

یہ اشتہار غیر مسلم کے لئے دعوت اسلام کا رقعہ ہے اور ہر مسلم کے لئے بیداری کا تازیانہ ہے جو مسلمان اس تمکین دین میں حسب حوصلہ حصہ نہیں لیتا وہ اپنا آپ جوابدہ ہے۔ وہ شخص وہ دن مد نظر رکھکر زندگی بسر کرے کہ وہ ایک دن دینی حکومت کے سامنے لایا جائیگا اور وہ مسلمان جو صدق دل سے اپنی ذمہ داری سے بڑھکر حضرت ابوبکر صدیق رض کی طرح اپنا جان و مال بیدریغ راہ اللہ میں خرچ کرتا ہے وہ دنیا ہی اجر پائیگا۔ اور جو لوگ گھر بار چھوڑ کر ہماری آواز پر لبیک کہہ کے نکلیں گے ان کے لئے اجر بے حساب ہے۔ وہ لوگ اگر زندہ رہیں تو غازی ہوں گے اور مریں تو شہید۔ ہم بفضل خدا مومن ہیں۔

گذشتہ گیارہ سال سے مشرقی دنیا یعنی ہندوستان کی ہر گورنمنٹ کو ہم اپنے اصول بتا چکے ہیں ہمکو دنیا کی کوئی خواہش نہیں اور نہ ہم کسی گورنمنٹ کے خلاف ہیں۔ ہم دنیا میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ جانتی ہے کہ وہ ہندوستان کے ایک سو ایک ذات کی آپس کی خونی دشمنی کو کچھ بھی دور نہ کر سکی اور نہ کوئی سوسائٹی اور سماج انجمن یا لیگ اس کا علاج کر سکی مختلف مذہبی درندوں کی بدی میں ہندوستان گھرا ہوا ہے چوطرف سے یہ درندے اسکو پھاڑ کر کھا رہے ہیں۔ زمینی حکومت زمینوں کو مبارک ہو جو زمینی حکومت ہمارے اس روحانی کام کے آڑے آجائیگی وہ تباہ ہو جائیگی۔ کیونکہ یہ آسمانی فیصلہ ہے۔ اس فیصلہ کا یقین کرنا چاہتے ہو تو فلسفہ کائنات پر غور کرو۔ انسان کے پیدا ہونے کے پیشتر زمین پر درندوں کا یہ حال تھا کہ یہ ببر و شیر و چیتے و بھیڑئے آپس میں اتفاق کرکے زمین کے جانوروں کو بانٹ کر کھا سکتے تھے اور نہ آپس کا کشت و خون بند ہو سکتا تھا۔ وہ عزیز و حکیم اللہ ہے اس کے انتظام کے لئے انسان کو پیدا کیا جو ان سب کو لیکر چلنے والا تھا اس نے ان درندوں کو ایسا پیٹا کہ وہ اپنی حیثیت بھول گئے۔ ببر اپنی گوی میں جا چھپے اور شیر اپنے غاروں میں گھس گئے اور چیتوں نے اپنے گھروں میں پناہ لی اور بھیڑئے اپنے دروں میں جا بیٹھے اسی طرح اللہ رب العلمین نے آدم کے وجود سے زمین کا انتظام کیا ایسا ہی ایک منظم وجود ہم زمینی حکومتوں کے فساد کے وقت بھی دیکھتے ہیں چنانچہ چند صدیاں پیشتر ہندوستان میں زمینی حکومتوں کی دھن میں ایک طرف مسلمان ہندوستان کو کھا جانا چاہتے تھے دوسری طرف مرہٹے اس کو ہضم کرنے بیٹھے تھے ایک طرف سکھ اس کو نگل جانے والے تھے اور ایک طرف لنگایت اس کو ضبط کرنا چاہتے تھے اس چوکھا لڑائی میں اللہ کی غریب مخلوق تباہ و برباد ہو رہی تھی قدرت نے اس کا انتظام اس طرح کیا ان سب کو لیکر چلنے والی طاقت برٹش گورنمنٹ پیدا ہوئی اس حکومت نے ان چاروں کو ایسا پچھاڑا کہ یہ چاروں اپنی چوکڑی بھول گئے۔ ہر ایک حملہ آور اپنا سا منہ لیکر اپنے اپنے گھر میں جا بیٹھا۔ اس طرح ہندوستان میں امن قائم ہوگیا چونکہ برٹش گورنمنٹ کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں تھا اور ادہر ہندوستان مذہبی ملک تھا۔ جسمانیات کی جنگ کی بے فکری نے ان میں مذہبی جنگ شروع کردی ایک صدی سے مذہبی فساد اس قدر بڑھا کہ ہندوستان میں اسی مرض کی وجہ سے اخلاق خراب ہو رہے ہیں روحانیات کا ستیاناس ہو رہا ہے۔ پیشوایان اقوام پر دل کھولکر حملے ہو رہے ہیں۔ مقدس مقامات کی بے حرمتی کیجا رہی ہے چونکہ برٹش گورنمنٹ جسمانیات کا مرقع تھا [illegible] روحانیات کا علاج غیر ممکن تھا اسی وجہ سے اس میدان میں اس گورنمنٹ نے ہتھیار ڈالدیئے۔ ہندوستان کی مختلف سیاسی انجمنوں نے بھی اقوام ہند کے مذہبی فسادات جو ہندوستان کی سیاسی حقیقی تباہی و بربادی کا باعث ہوئے ہیں دور نہ کر سکے چنانچہ سیاسیات کا دعویدار گاندھی جیسے انسان کی بھی اس مذہبی لڑائی کی وجہ سے ڈنک گر چکے ہیں۔ تمام دنیا دیکھ رہی ہے ہندوستان میں یہ مذہبی تصادم نے کس قدر ہیبت ناک اور خطرناک شکل اختیار کی ہے۔ آریہ سماجی یہ چاہتے ہیں کہ تمام ہندوستان کی ذاتوں کو مٹا کر ہر قوم کے پیشوا کو کھپا کر ہر مقدس کتاب کو جلا کر اپنا الو سیدھا کریں یعنی چار وید ہی دنیا میں باقی رکھیں اور اس کے ماسوا جو کچھ ہے وہ حرف غلط کی طرح دنیا سے مٹا کر چھوڑیں۔ اس ارادہ کو پورا کرنے کے لئے اپنے ہتھیار تیز کر رہے ہیں۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ سکھ مذہب والے جو خود کو ہندوستان کی آگ کہتے ہیں۔ کل ہندوستان کے باشندوں کو سکھ بنانا چاہتے ہیں۔ اس کام کے پورا کرنے کے لئے وہ اپنی ہتھیار تیز کر رہے ہیں اور ایک طرف عیسائی بلائے عظیم بنکر ہندوستان کے غریب و امیر کو گھیر لیا ہے۔ اور ہر قوم کے خدا کو کونے لگا کر اپنے خدا کے بیٹے کو تخت نشین کرنا چاہتے ہیں اس کام کے لئے جان و مال کھپا رہے ہیں اور ایک طرف لنگایت گوشت خوری کو دنیا سے مٹا کر اپنے دہرم کا نشان پتھر کا لنگ پورے ہندوستان کے انسانوں کے گلے میں باندھنا چاہتے ہیں اس کام کے لئے انہوں نے لاکھوں روپوں کا فنڈ جمع کیا ہے اور پوری مستعدی سے جماعتیں بناکر کام کر رہے ہیں۔

لہذا

ایسے مذہبی تغاین کے زمانہ میں ضروری ہوا کہ جسطرح ببروں اور شیروں اور چیتوں اور بھیڑیوں کے فسادات کے زمانہ میں۔ انسان جامعیت کی صورت والا سب لیکر چلنے وجود آیا ان تمام درندوں کو کچلکر زمین پر امن قائم کیا اور مرہٹوں اور مسلمانوں اور سکھوں اور لنگایتوں کی حکومتوں کے فسادات کے زمانہ میں سب کو لیکر چلنے والی برٹش گورنمنٹ آئی ان فسادیوں کو تہ تیغ کرکے امن قائم کیا۔ دنیا جانتی ہے کہ گورنمنٹ کی مذہبی آزادی کے اعلان کیوجہ سے ہندوستان میں آریہ عیسائی اور سکھ و لنگایت اقوام میں ایسے مذہبی تغاین و تصادم کے زمانہ میں ایک ایسی طاقت کا ظہور ہونا چاہئے تھا جو ان سب کو لیکر چلنے والی ہو اس کے وجود سے ہندوستان میں مذہبی امن قائم ہو جائے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ وہ طاقت کونسی ہے وہ طاقت دہرم کے ادہیکاری یا دیندار وں کی ہے۔ چونکہ آدم کو زمین پر امن قائم کرنے کے لئے درندوں سے ایک حد تک کشت و خون کرنا پڑا اور برٹش گورنمنٹ کو سکھوں مرہٹوں لنگایتوں اور مسلمانوں میں حکومتی امن قائم کرنے کے لئے ایک حد تک کشت و خون کرنا پڑا۔ اسی طرح مذہبی امن قائم کرنے کے

٣

لئے ایک مدتک کشت وخون کرنا پڑے گا جس کو اصلاح دین میں جہاد کہتے ہیں۔ یہ جہاد کا مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے مذہبی فسادات کے زمانہ میں ہر مذہب کا یہ عام اصول رہا ہے کہ بزور شمشیر اس فساد کو دبائے۔ چنانچہ ہندوں کے مقدس اوتار رام جی اور کرشن جی نے بھی اسی جہاد کے ذریعہ مذہبی امن قائم کیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جہاد کے ذریعہ سے ہی مذہبی امن قائم کیا موجودہ زمانہ کے دہرم کے اودہی کاری جب ان کو دینی حکومت ملیگی تو جہاد کے ذریعہ سے ہی امن قائم کریں گے یہ مذہبی لڑائی عین رحمت ہے انسان کے تقاضا فطرت میں لڑائی ایک اخلاق کا بہترین پہلو ہے۔ اور وہ درحقیقت فضل رب العالمین ہے۔ گو بعض انسانوں کو جہاد کے نام سے کراہت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ انسان جانتا ہے کہ وہ نادانی سے بعض ایسی چیزوں سے محبت کرتا ہے۔ جس سے اسکو نقصان پہونچتا ہے۔ اور نادانی سے بعض ایسے چیزوں سے کراہت کرتا ہے جس سے اس کو فائدہ پہونچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو انسان کے کسی چیز کے چاہنے اور نہ چاہنے کی پرواہ نہیں وہ اپنا کام آپ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ علیم ہے اور کھلے طور پر مسلمانوں کو حکم دیا ہے۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اے مسلمانوں جسطرح روزہ نماز حج زکوٰۃ فرض ہے۔ اسطرح جہاد بھی تمہارے لیئے فرض ہے۔

(۱) اے حاکمان وقت ہمارے مشکور اور ممنون ہو جاؤ کہ جو کام تمہارے ہاتھ سے نہیں ہو سکتا تھا وہ کام اراکین آستانہ سرور عالم والے کر رہے ہیں۔

(۲) اے ساجیو۔ اے انجمنو! تمہاری آرزو یہیں تھیں کہ ہندوستان ایک ذات ہو جائے وہ تم سے ہو نہیں سکتا۔ تمہاری آرزوں کو پورا کرنے کے لئے اراکین دولت دین متین سر بکف اٹھے ہیں انکے مشکور ہو جاؤ۔

(۳) اے کانگریس اور لیگ والو خوش ہو جاؤ جو مسئلہ تم سب مل کر حل نہ کر سکتے تھے وہ اراکین آستانہ سرور عالم والے حل کرنے کھڑے ہیں ان کے ممنون احسان رہو۔

خوش ہو جاؤ اے ہندوستان کے باشندو تمہارے ہمیشہ کے جھگڑے مٹنے والے ہیں۔ ہندوستان میں دہرم مہاراج قائم ہونیوالا ہے۔ آسمان کی جنت اُجاڑ ہو جائیگی اور زمین پر جنت سنواری جائیگی۔ چو طرف اللہ کے کلام کا چرچا ہوگا۔ اولیا اللہ کی کثرت ہوگی۔ شیطان کا کھیل بند ہوگا۔ اور مذاہب عالم کو اپنے اندر لینے والا اعلیٰ وجہ الکمال ان کی ربوبیت کرنیوالا دین اسلام تمام ہندوستان میں ہوگا۔ مبارک ہو اے ہندوالو پھر امن وسلامتی کا بادشاہ عرش معلاء سے اُتر رہا ہے۔ اے مسلمان بھائیو اب تمہارا خوف امن سے بدل جائے گا۔ تمہارے دین کی تمکین ہوگی۔ تمہارا فرض ہے کہ جان ومال سے ہم ف۔ ایان اسلام کا ساتھ دیں۔ یاد رکھیں جو اسوقت ہمارا ساتھ نہیں دے گا۔ ہم اس سے حساب لیں گے۔

اے مسلم حاکمان وقت ہم جانتے ہیں کہ آپ لوگ موجودہ زمانہ میں دینی حکومت قائم کرنے سے عاجز ہیں اور آپ مسلمان ہونے کی وجہ سے آپ کے جان ومال وقوت میں دینی حصہ ضرور ہیں۔ از روئے قرآن کریم وحدیث جو دین کا حصہ نکلتا ہے۔ وہ [illegible] دو تاکہ باز پرس سے بچ جائیں۔ بفضل رب العالمین از روئے بشارات قرآن کریم واحادیث جمعیت زودر [illegible] کے لئے اور ان کی تعلیم دینی کے لیئے ایسے مقام پر مدرسہ بنایا ہے۔ جس کے سایہ میں تمام روئے زمین کی حکومتیں پرورش پاتی ہیں۔

ہمارے مرکزین لاہور۔ حیدرآباد دکن۔ بنگلور اور دھارواڑ میں ہیں۔ ان سب کا صدر مرکز دھلی میں ہے۔ اور آستانہ سرور عالم مسلم ٹاؤن لاہور سے ہمارا اخبار المسلم نکلتا ہے۔ ہم صرف نیک لوگوں کو مفسدوں کے مفسدہ پردازی سے بچانے کے لئے یہ اعلان بھی کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس فرقہ بندی لعنت ہے اور خصوصاً فتنہ قادیان کو فتنہ دجال سمجھتے ہیں۔ اور حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب کو ہندو اقوام چن بسویشور کہتے ہیں۔ وہ جمعیت المسلمین کے سرپرست ہیں۔ ان کا دعویٰ نہ مہدی کا ہے اور نہ مسیح کا ہے۔ اور اس حال پر اب تک گیارہ سال گذر گئے۔ اس پر بھی بدگمانی کرنے والا ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ وما علینا الا البلاغ۔

المرقوم ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء

منجانب

سید شاہ شجاع نبیرہ شہزادہ بخارا معتمد دیندار انجمن آستانہ سرور عالم علاقہ یاغستان

(پوسٹ دربند)

(مطبوعہ محبوب المطابع برقی پریس دہلی)

حکومت برطانیہ کا خطرناک ترین دشمن

حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنی جماعت کو قرنِ اولیٰ کی طرز پر ہر مصیبت و پریشانی سے گزارا۔ بھوک و پیاس، خوف و ہراس اور مال و املاک کے نقصان کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہر ہر قدم پر اپنے ساتھ دیکھیں۔ آپؒ اور آپؒ کے رفقاء کفر کے ہر اس مقام پر پہنچے جہاں ان کی آمد پر کفار میں غیظ و غضب پیدا ہوتا۔

آپ کی ہجرت قبائل اور وہاں تنظیم جہاد فی سبیل اللہ کے قیام کی وجہ سے حکومتِ برطانیہ اس قدر غیظ و غضب میں آئی کہ تین لاکھ روپے کا جدید بجٹ صوبہ سرحد کی کونسل میں منظور کروا کر ہر گذرگاہ سرحد پر اور پورے ہندوستان میں انتظامیہ اور سی آئی ڈی پولیس کا جال بچھا دیا۔

سید عبدالجبار شاہ والی استھانہ کے ہاں ایک مرتبہ آپ مہمان رہے تھے انہیں بھی حکومت برطانیہ نے انسپکٹر جنرل پولیس کے ذریعے متنبہ کیا کہ اگر وہ دوبارہ آپ کو اپنا مہمان رکھیں گے تو وہ آپ کی بستی کو تباہ کردے گی۔ ابھی سات ماہ بھی نہ گذرے تھے کہ قبائل کی اس تنظیم سے برٹش گورنمنٹ بری طرح گھبرا گئی اور آپ کو حکومت برطانیہ کا خطرناک ترین دشمن MOST DANGEROUS ENEMY OF BRITISH EMPIRE قرار دیا گیا۔

حکومتِ برطانیہ کی سازش

جب آپ اور مبلغین اسلام نے آزاد قبائل میں ہندوستان کو مسلمان کرنے کے لئے غیور پٹھان مجاہدین میں جذبہ جہاد فی سبیل اللہ پیدا کرنا شروع کیا تو حکومت برطانیہ بوکھلا گئی چنانچہ حکومت برطانیہ نے برٹش انڈیا سے نکل جانے کا حکم جاری کیا جس کی نقل درج ذیل ہے

حکم نامہ

(انگریزی سے ترجمہ)

غیر ملکیوں کے ایکٹ (ایکٹ III ۱۸۶۴ء) کی دفعہ ۳ کی مندرجات کے تحت گورنرانِ کونسل یہ ہدایت جاری کرتے ہیں کہ صدیق عرف چن بسو لیشور ساکن محلہ کاچی گوڑہ حیدر آباد شہر فوری اور لازمی طور پر برٹش انڈیا سے نکل جائے۔

عمر	تقریباً ۵۰ سال
والد کا نام	امیر حسین
آنکھوں کا رنگ	سیاہ
قد	۵ فٹ ۴ انچ
رنگت	گندمی
جسامت	دبلا پتلا
شناختی نشان	دائیں رخسار پر تل، دائیں کندھے پر ایک سرخی مائل تل۔ سامنے کے اوپر نیچے کے دانت ٹوٹے ہوئے۔

بحکم گورنران کونسل

چیف سکریٹری حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ

سول سکریٹری

۴ر دسمبر ۱۹۳۶ء

پشاور

شمالی ڈویژن۔ سرحدی صوبہ

اس حکم نامہ کے باوجود آپؒ نے قبائل میں تنظیم جہاد فی سبیل اللہ کا کام جاری رکھا یہاں تک کہ قبائل کے بیشتر سرداروں نے آپ کے ہاتھ پر بیعتِ جہاد فی سبیل اللہ کی چنانچہ حکومت برطانیہ نے آپ کی گرفتاری کے لئے چالیس ہزار روپے کے انعام کا اعلان کیا اور گورنر سرحد نے آپؒ کی گرفتاری کے احکامات جاری کئے اور انگریزوں نے نواب دربند کے ساتھ مل کر سازش کی۔ اس سازش کے تحت نواب دربند نے آپ کو اسمس سے شنگھائی دعوت پر بلا کر انگریزوں کے ہاتھوں گرفتار کروا دیا۔ آپ نے اس سازش کو یوں تحریر فرمایا ہے۔

"میں نواب دربند فرید خاں کی دعوت پر اپنے مستقر اسمس سے شنگھائی سات بجے شام آیا۔ یہ دعوت فریب نہیں تھی بلکہ عداوت یزید تھی۔ میں اور میرے ساتھی چار احباب[1] کھانا کھا کر سو گئے۔ رات کے گیارہ بجے پولیس کے سپاہیوں نے دھاوا مار کر ہم کو پکڑ لیا ساتھ ہی شمال سے رعد و برق کے ساتھ ابر اٹھا میں نے بدبخت گرفتار کرنے والوں کو کہا "اے بے ایمانو! ایک مبلغ اسلام، فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ انسان کو دھوکہ دے کر پکڑ کر انگریز کے ہاتھ میں دے رہے ہو نہ وہ کچھ کر سکتا

---

[1] غازی محمود علی قریشی سپہ سالار عساکر اسلامیہ۔ غازی رحمت خان۔ غازی سید احمد حسین مہاجر اور غازی محبوب حسین مبلغین اسلام

ہے۔ نہ تم کچھ کر سکتے ہو۔ اس ابر کو جو بجلیوں کے ساتھ آیا ہے معمولی نہ سمجھو یہ تم پر عذاب کی صورت میں آیا ہے۔ تم پر عذاب آ کر رہے گا اور حکومتِ برطانیہ نے جو فرید خاں کے ذریعے مجھے گرفتار کروایا ہے وہ بھی برباد ہو جائے گی۔ ایسا ہی ہوا چند دن کے اندر کل سپاہی خانہ برباد ہو گئے۔ برطانیہ دجّال ہندوستان میں اپنا گدھا چھوڑ کر بھاگ گیا۔"

(اللہ کا مستقر۔ غیر مطبوعہ)

گرفتاری کے بعد فارن ایکٹ کی دفعہ لگا کر آپ کو نظام حیدر آباد دکن کے حوالے کیا گیا اور حکومت برطانیہ کی طرف سے نظام دکن کو ایک مراسلہ بھیجا گیا جس میں تحریر تھا۔

"یہ صدیق دیندار چن بسویشور شہر حیدر آباد محلہ آصف نگر کے رہنے والے ہیں انھوں نے ہماری سرحد بلا پاسپورٹ عبور کر کے آزاد قبائل کی تنظیم شروع کر دی جو ہمارا تختہ الٹ جانے کے مترادف تھی۔ ہم نے لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بڑی محنت سے ان کو گرفتار کر کے واپس کیا ہے ان کو ادھر مت آنے دو۔"

(اللہ کا مستقر۔ غیر مطبوعہ)

اس کے بعد آپ کو حکومت نظام نے حیدر آباد دکن کی ٹھگی جیل میں سخت قید تنہائی میں ڈال دیا۔

آزاد قبائل میں گرفتاریاں

حضرت مولانا قدس اللہ سرہٗ العزیز نے آزاد قبائل میں تنظیم جہاد فی سبیل اللہ قائم کرنے کے لیے جب غیّور پٹھانوں میں جذبۂ جہاد فی سبیل اللہ کی روح پھونکی تو انگریز گورنمنٹ نے بوکھلا کر مختلف ہتھکنڈوں سے آپؒ اور آپؒ کے ساتھیوں کو گرفتار کیا اور زیر حراست رکھا ان افراد کی مختصر فہرست درج ذیل ہے۔

★ سیّد السادات حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ قدس اللہ سرہٗ العزیز

آپؒ نے ۱۹۳۶ء میں آزاد قبائل میں ہجرت فرمائی۔ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ریاست دربند میں برٹش گورنمنٹ نے آپؒ کو گرفتار کیا۔ مقدمہ چلا اور دو ماہ ایبٹ آباد جیل میں زیرِ حراست رکھنے کے بعد پولیس کے پہرے میں واپس حیدر آباد دکن میں لا کر حکومت نظام کے حوالے کر دیا جس نے آپؒ کو ٹھگی جیل میں رکھا۔

★ ذو المعارج مولوی سیّد رسول صاحب مبلّغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے ۱۹۳۵ء میں آزاد قبائل میں ہجرت کی گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد کی عدالت میں مقدمہ چلا۔

★ ابو البلاغ مولوی سائیں میر عبد اللہ صاحب مبلّغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ سجادۂ سرحدات

آپ نے ۱۹۳۵ء میں آزاد قبائل میں ہجرت کی۔ گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد کی عدالت میں مقدمہ چلا۔ دوبارہ ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ گرفتار کئے گئے مقدمہ چلا اور مردان جیل میں زیر حراست رہے۔

★ مسیح الملّت سیّد سراج الدین صاحب مبلّغ اسلام

آپ نے ۱۹۳۵ء میں آزاد قبائل میں ہجرت کی۔ گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد کی عدالت میں مقدمہ چلا۔ دوسری مرتبہ ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی ریاستِ دربند میں

گرفتار ہوئے مقدمہ چلا اور ہری پور جیل میں زیرِ حراست رہے۔

★ جلال الامت مولوی محمد قاسم علی صاحب مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی۔ گرفتار ہوئے اور ایبٹ آباد کی عدالت میں مقدمہ چلا۔ دوسری بار ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی ریاستِ دربند میں حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ مقدمہ چلا اور ہری پور جیل میں زیرِ حراست رہے تیسری بار ۱۹۴۵ء میں آزاد قبائل جاتے ہوئے سرحد پر پولیس نے گرفتار کیا اور پشاور جیل میں قید ہوئے۔

★ ابو الکلام مولوی غازی محمد عبد الغنی صاحب جامد مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی۔ ہری پور میں گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد جیل میں ڈالے گئے۔ دوسری بار ۱۹۳۶ء میں ریاستِ دربند میں پولیس نے گرفتار کیا۔ ہری پور جیل میں نظر بند رہے۔ ۱۹۴۵ء میں تیسری بار ہجرت کی سرحد پر گرفتار ہوئے اور پشاور جیل میں سزا کاٹی۔

★ معز الملت مولوی سید محمد حبیب اللہ شاہ صاحب مبلغ اسلام

آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد جیل میں قید ہوئے۔ ۱۹۳۶ء میں دوسری بار ہجرت کی ریاست دربند میں گرفتار ہوئے۔ ہری پور جیل میں نظر بند رہے۔ تیسری بار ۱۹۴۵ء میں سرحد میں گرفتار کیا گیا اور پشاور جیل میں قید ہوئے۔

★ مولوی صوفی احمد حسین صاحب مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی۔ گرفتار ہوئے اور پشاور جیل میں نظر بند رہے دوسری بار ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ ریاستِ دربند میں گرفتار ہوئے اور ہری پور جیل میں ڈالے گئے۔

★ ابو البیان مولوی محمد عبد القادر صاحب منگل ہائی مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد جیل میں زیرِ حراست رہے

دوسری بار ۱۹۳۶ء میں پھر ہجرت کی ریاست دربند میں گرفتاری ہوئی اور ہری پور جیل میں پہنچایا گیا۔

★ ماہر الادیان خوش بیان مولوی سید عبد الجبار صاحب مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی۔ گرفتار ہوئے۔ پشاور جیل میں قید کئے گئے۔

★ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ تندگراہ

آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی۔ گرفتار ہوئے۔ پشاور جیل میں قید ہوئے۔

★ دربانِ رسول اللہ مولوی غازی محمود علی قریشی صاحب مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ سپہ سالار عساکر اسلامیہ

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ ریاستِ دربند میں حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز کے ساتھ گرفتار ہوئے اور حضرت مولانا ہی کے ساتھ ایبٹ آباد جیل میں نظر بند رہے۔

★ ابو الوفا مولوی محمد عبد الشکور صاحب مبلغ اسلام سالار فوج اسلام

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ ریاستِ دربند میں گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد جیل میں نظر بند رہے دوبارہ ۱۹۴۵ء میں ہجرت کی سرحد پر گرفتار ہوئے پشاور جیل میں زیرِ حراست رہے۔

★ ابو نعیم مولوی سجاد حسین صاحب مبلغ اسلام گلن پیٹی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ ریاستِ دربند میں گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد جیل میں قید ہوئے۔

★ مولوی محمد غوث صاحب مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ آلدوری

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ ریاست دربند میں گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد جیل میں زیرِ حراست رہے

★ غیورِ قوم مولوی عبد الحمید صاحب مبلغ اسلام گلن پیٹی

آپ نے ۱۹۳۶ء ہی میں ہجرت کی۔ ریاستِ دربند میں گرفتار ہوئے اور ایبٹ آباد جیل میں نظر بند رہے۔

★ اسد اللہ مولوی عبد الغنی صاحب مبلغ اسلام گلن پیٹی

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ ریاستِ دربند میں گرفتار ہوئے۔

ایبٹ آباد جیل میں زیرِ حراست رہے۔

★ واقفِ حقائق مولوی سیّد امام صاحب مبلّغ اسلام

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ ریاستِ دربند میں گرفتار ہوئے۔ ہری پور جیل میں قید ہوئے۔

★ غازی مولوی میر محمد قاسم صاحب مبلّغ اسلام شیخ رومی ایبٹ آبادی

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ ریاستِ دربند میں گرفتار ہوئے۔ ہری پور جیل میں پابند سلاسل رہے۔

★ مولوی غازی رحمت خان صاحب مبلّغ اسلام حیدر آبادی

آپ نے ۱۹۳۶ء میں مع بیوی وغیرہ کے ہجرت کی۔ حضرت مولانا قدس اللہ سرہٗ العزیز کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد جیل میں نظر بند رہے۔

★ مولوی غازی سیّد احمد مہاجر صاحب مبلّغ اسلام عثمان آبادی

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ حضرت مولانا قدس اللہ سرہٗ العزیز کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد جیل میں زیرِ حراست رہے۔

★ سرفروش مولوی عبدالرؤف صاحب صابر مبلّغ اسلام ٹمکوری

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی ہری پور میں گرفتار ہوئے اور ایبٹ آباد جیل میں نظر بند رہے۔

★ عاشق رسولؐ مولوی محمد عبدالرزاق صاحب مبلّغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ گلن بیٹی

آپ نے ۱۹۳۶ء میں مع بیوی بچّوں کے ہجرت کی۔ صوبہ سرحد میں گرفتار ہوئے۔ پشاور کی عدالت میں مقدّمہ چلا بعد میں مردان جیل میں بیوی اور بچّے کے ہمراہ نظر بند رہے۔

★ مولوی محبوب علی صاحب مبلّغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ حیدر آبادی

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ گرفتار ہوئے۔ حضرت مولاناؒ کے ساتھ ایبٹ آباد کی جیل میں پابند سلاسل رہے۔

★ ابوالمتین مولوی موسیٰ شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ مبلّغ اسلام

آپ نے ۱۹۳۶ء میں بیوی بچوں کے ہمراہ ہجرت کی۔ راستہ میں راولپنڈی کی پولیس نے گرفتار کیا۔

★ ابوالعرفان فاضلِ امّت شیخ الحدیث مولوی صوفی سیّد عبدالقادر صاحب محدث مبلّغ اسلام امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے ۱۹۴۵ء میں ہجرت کی۔ گرفتار ہوئے۔ پشاور جیل میں قید رہے۔

★ مولوی غازی عبدالحمید صاحب عرف ماموں مبلّغ اسلام عثمان آبادی

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ گرفتار ہوئے۔ ہری پور جیل میں سزا کاٹی۔

★ مولوی غازی عبدالوہاب صاحب مبلّغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ حیدر آبادی

آپ نے ۱۹۳۶ء میں مع بیوی بچوں کے ہجرت کی گرفتار ہو کر ہری پور جیل میں زیرِ حراست رہے۔

مولوی غازی عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ ٹمکوری

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ گرفتار ہو کر ہری پور جیل میں نظر بند رہے۔

★ مولوی غازی محبوب حسین صاحب مبلّغ اسلام حیدر آبادی

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ حضرت مولانا قدس اللہ سرہٗ العزیز کے ساتھ ریاستِ دربند میں گرفتار ہوئے ایبٹ آباد جیل میں پابند سلاسل رہے

★ غازی عبدالجلیل صاحب مبلّغ اسلام عثمان آبادی

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ ریاستِ دربند میں گرفتار ہوئے۔ ہری پور جیل میں زیرِ حراست رہے۔

★ مولوی صوفی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مبلّغ اسلام حیدر آبادی

آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد کی جیل میں قید رہے۔

★ مولوی عبدالرحیم صاحب مبلّغ اسلام بنگلوری

آپ نے مع بیوی بچّوں کے ہجرت کی۔ گرفتار ہوئے۔ ہری پور جیل میں نظر بند رہے۔

★ پنڈت مولوی محمد بڈھن صاحب مبلّغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ بردوری
آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی اور صوبہ سرحد میں گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد کی جیل میں پابند سلاسل رہے۔

★ محمد محبوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ گدگ
آپ ہجرت کے دوران صوبہ سرحد میں گرفتار ہوئے۔ ایبٹ آباد کی جیل میں زیرِ حراست رہے۔

★ عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ ٹمکوری
آپ کو صوبہ سرحد میں پولیس نے گرفتار کیا۔ ایبٹ آباد کی جیل میں قید رہے۔

★ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ گلن بیٹی
آپ کو صوبہ سرحد میں پولیس نے گرفتار کیا۔ مقدمہ چلا اور مردان کی جیل میں نظر بند رہے۔

★ عبدالرشید صاحبؒ گلن بیٹی، عبدالرزاق صاحبؒ گلن بیٹی، محمد سعید صاحبؒ گلن بیٹی، عبدالرشید صاحب گلن بیٹی، مولوی محمد عثمان صاحب آلدوری، سلطان محمود صاحب آلدوری، محمد عثمان صاحب آلدوری اور عبدالجلیل صاحبؒ آلدوری نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ ریاست دربند میں گرفتار ہوئے اور ایبٹ آباد جیل میں پابندِ سلاسل رہے۔

★ مولوی محمد جعفر صاحب مبلّغ اسلام آلدوری، عبدالشکور صاحب آلدوری، محمد غوث صاحبؒ گلن بیٹی، غلام احمد صاحبؒ گلن بیٹی اور عبدالرحیم صاحبؒ گلن بیٹی ہجرت کے دوران صوبہ سرحد میں گرفتار ہوئے اور مردان جیل میں پابندِ سلاسل رہے۔

★ عبدالباسط صاحبؒ آلدوری، عبدالبشیر صاحبؒ آلدوری، محمود صاحب بنگلوری، عبدالرؤف صاحبؒ گلن بیٹی اور ہجو صاحبؒ پیش امام گدک نے ہجرت کی اور راولپنڈی کے مقام پر گرفتار ہوئے۔

★ امام القوم مولوی محمد عثمان نذیر صاحب مبلّغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ آلدوری، مولوی قادر ولی صاحبؒ مبلّغ اسلام آلدوری، نور اللہ شریف صاحبؒ اور عبدالعزیز صاحب آلدوری نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی۔ اٹک کے مقام پر گرفتار ہوئے کیمبلپور کی عدالت میں مقدمہ چلا اور پابند سلاسل ہوئے
جہاں حضرت مولانا قدس اللہ سرہٗ العزیز اور آپؒ کے ساتھیوں نے آزاد قبائل میں ہجرت کی وہیں آپ کی دو زوجۂ مبارکہ نے بھی ہجرت کی۔

★ آپؒ کی زوجۂ کلاں حضرت سیدہ قلندرہ صدیقہ تاجدار بیگم صاحبہ عرف متا رحمۃ اللہ علیہا نے اپنی ایک گود کی بچی بی بی سیدہ تاج النساء علیہ الرحمۃ اور دو بچوں مولوی صاحبزادہ سیّد ضیاء الحسن صاحب مبلّغ اسلام اور صاحبزادہ غازی سیّد خورشید حسین صاحب کے ہمراہ ۱۹۳۶ء میں ہجرت فرمائی۔ اٹک کے مقام پر گرفتار ہوئے کیمبلپور کی عدالت میں مقدمہ چلا۔

★ آپؒ کی دوسری زوجۂ مبارکہ حضرت ہاجرہ بیگم صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے اپنی چھوٹی بچی بی بی سیّدہ زاہدہ بیگم صاحبہ اور بچّہ صاحبزادہ مولوی سیّد امانت حسین صاحب کے ہمراہ ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی اور سرحد میں گرفتار ہوئیں۔

حکومتِ برطانیہ کو دعوتِ اسلام

حضرت مولانا نے جارج پنجم کو بذریعہ وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن و لارڈ لینلتھگو و ڈیوک آف گلوسٹر، اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ جب کرپس مشن ہندوستان آیا تو آپ نے اپنا ایک تبلیغی وفد جو ڈاکٹر مذاہب مولوی محمد یٰسین علی صاحب اور ابوالوفا مولوی عبدالشکور صاحب سالارِ فوجِ اسلام مبلغینِ اسلام پر مشتمل تھا مع دعوتی خط روانہ فرمایا جس میں کہا گیا کہ حکومت برطانیہ پر جو بلا آئی ہے اس کی وجہ صرف قبولِ اسلام سے انکار ہے ان بلاؤں کے ٹل جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ وہ مسلمان ہو جائے نتیجتاً تمام مسلمان جبرالٹر سے لیکر جزائر شرق الہند تک تمھارے بے دام کے غلام بن جائیں گے۔

دعوت اسلام کے یہ خطوط جن کا انگریزی سے ترجمہ کیا گیا ہے ہدیۂ قارئین ہیں تاکہ انھیں معلوم ہو کہ اس مامور من اللہ فقیر نے کس بے باکی و حق گوئی سے حکومتِ برطانیہ پر اسلام کی حجت کی۔ قبول اسلام کی صورت میں کامیابی کی نوید سنائی اور انکار کی صورت میں بربادی کی خبر دی

وائسرائے ہند کے نام پہلا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

از دیندار انجمن — واقع ۲۱ر ستمبر ۱۹۳۹ء
محلہ آصف نگر — مطابق شعبان ۱۳۵۸ھ
حیدر آباد دکن

منجانب : فقیر صدیق دیندار چن بسویشور

مقدمہ : امدادِ درخواست برائے دفعِ بلائے آسمانی بر دولتِ برطانیہ

بخدمت ہز اکسیلنسی وائسرائے ہند
نمائندۂ تاجِ برطانیہ

سلامٌ علیٰ من اتبع الھدیٰ

بجواب اپیل مورخہ ۳ر ستمبر ۱۹۳۹ء بذریعہ نشر صوتی شملہ۔ ترقیم ہے کہ یہ بلائے آسمانی جنگ کی صورت میں جو پڑی ہے اس کو دفع کرنے کے لئے برطانیہ کی ہر دوست دولت اور ہر ماتحت طاقت ہاتھ بٹانے کے لیے تیار نظر آرہی ہے۔ حتیٰ کہ کانگریس اور لیگ بھی کہ حال میں جو اپنے اپنے مطالبوں سے گورنمنٹ کو تنگ کر رہے تھے ایسے موقع پر اپنے مطالبوں سے دستکش نظر آرہے ہیں اور سرکار نظام نے جانی اور مالی امداد کے علاوہ اس بلائے آسمانی کو دعاؤں کے ساتھ ٹالنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے یعنی ہر ممکن ذریعہ سے علاجات تجویز کیے جارہے ہیں یہ حقیقت ہے کہ اگر اس مرض کی تشخیص نہ کی گئی ہو تو تمام تجویز کردہ نسخے

بے کار ثابت ہوں گے۔

فقیر علی بصیرت کہتا ہے کہ ان تمام حکیموں نے مرض کی کوئی تشخیص نہیں کی۔ یہ حقیقت ہے کہ سیاسی حالات کی پیچیدگیوں کی ہنگامہ آرائیاں وجہ جنگ قرار دینا انھیں لوگوں کا کام ہے جن کو مالک الملک ذوالجلال والاکرام کا علم نہیں ہے۔ اس نے اپنے بندوں کو جنگ کی وجوہات کا علم ہونے کے لئے محض اپنے فضل سے اپنی ہر ایک کتاب میں سلطنتوں کے مدّوجزر کا مفصل حال لکھ دیا ہے۔ باوجود اس کے دنیادار لوگ اس سے لاپرواہی کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کے مطابق اپنی طرف سے خاص الخاص بندوں کو وقت پر ضرورت کے لحاظ سے مبعوث کرتا ہے وہ اپنی ذات سے اس واجب الوجود قادر مطلق مدرک بالذات کے ارادہ کو اپنی علمی تفسیر سے ظاہر کر دیتے ہیں ۔ اور یہ ابدی امر ہے کہ ڈوبنے والی طاقت اس اعلامیہ منجانب اللہ کی مخالفت کر کے ایذا رسانی پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اس کی پاداش میں وہ ڈوب جاتی ہے۔

اے لارڈ لنلتھگو! آپ کو اللہ تعالیٰ امر متنازعہ فیہ میں اپنے راز کا علم دینا چاہتا ہے، وہ اس طرح کہ پہلے مثالوں سے۔ پھر اپنی ذات واجب الوجود سے اس کی ضرورت اس کو اس وجہ سے ہوتی ہے کہ آپ نے اپنی اپیل میں اعلان کیا ہے کہ "فتح اسلحہ ہی سے نہیں حاصل کی جائے گی ہم سب کو اندرونی، روحانی قوتوں پر بھروسہ کرنا پڑے گا۔"

(ماخوذ از پیام نشر صوتی شملہ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء)

اے لارڈ لنلتھگو! خوب غور سے سنو۔ اللہ کی کتابوں میں بڑی بڑی طاقتوں کی تباہی کا ذکر ہے۔ ان سب میں تباہی کا ذکر صرف ایک روحانی انسان کی مخالفت اور ایذا رسانی دکھائی گئی ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ نمرود اپنے اسلحہ کا بھروسہ چھوڑ کر روحانی انسان حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ لیتا تو اس کی ریاست ڈوبنے سے بچ جاتی وہ یہ نہ سمجھا تھا کہ اس کو اطراف سے دشمن جنگ پر جو آمادہ کر رہے ہیں اور اس کو اس آگ میں کود کر تباہ ہونا ناگزیر تھا۔ وہ صورت صرف اس وجہ سے پیدا ہو گئی تھی کہ اس نے ایک روحانی انسان کی جو اس کی اور اس کی قوم کی نجات کے لئے

آیا تھا مخالفت کی اور ایذا رساں ہو گیا۔ جس کی سزا میں وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ اس سنت پر صالح علیہ السلام کے زمانہ میں شداد جیسے صاحب سطوت شہنشاہ سے اس قادر مطلق کا برتاؤ ہوا اور اسی سنت پر موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون جیسے قاہر شہنشاہ سے اس رب ذوالجلال کا برتاؤ ہوا۔ اسی سنت پر عیسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں حکومت روما سے اس عزیز و حکیم اللہ کا معاملہ ہوا۔ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے زمانہ میں پرتھوی راج سے اس قادر مطلق کا برتاؤ ہوا اور حضرت صوفی سرمدؒ کے زمانہ میں سلطنت مغلیہ کے ساتھ اس علی و کبیر کا برتاؤ ہوا۔ اسی سنت پر اس فقیر کے زمانہ میں حکومت برطانیہ سے اس مالک الملک کا برتاؤ ہو رہا ہے عقلمند اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس راز سے واقف ہیں۔ اس فقیر کو گورنمنٹ برطانیہ سے جو ایذا رسانی ہوئی اس کے واقعات حسب ذیل ہیں:۔

موجودہ زمانہ دہریت میں انسانوں کی خود نمائی اور سرکشی حد سے بڑھ گئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مادہ روحانیت کو کھا جائے گا۔ ایسے تنگ و تاریک زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے بشارات کے ساتھ موعودہ سنہ و تاریخ اور دن میں اپنے بندے صدیق دیندار چن بسویشور کو موعودہ جسمانی و اخلاقی و روحانی، (۵۶) نشانات کے ساتھ اور زمین و آسمان کی۔ (۹۶) شہادتوں کے ساتھ ہندوستان میں مبعوث فرمایا۔ میرے مامور من اللہ ہونے کی صداقت کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ نہ مجھے حکومت کی خواہش ہے نہ میں نے اب تک کسی سیاسی تحریک میں حصّہ لیا۔ میرے مدنظر صرف انسانوں کا تزکیہ نفس ہے جو میں کرتا ہوں، اپنی بشارت کی بنا پر کرتا ہوں مجھ سے مکالمہ الہیہ جاری ہے۔

مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۳۴ء میں تہجد کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے مکالمہ سے معلوم کرایا کہ ہندوستان تمام مسلمان ہونیوالا ہے" اور میرا دعویٰ چن بسویشور ہندوؤں کے شاستروں اور پرانوں کی بنا پر ہے۔ میرے متعلق ۱۲ ہزار فقرات میں پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ سنت اللہ کے مطابق اقوام دکن نے شدّت سے میری مخالفت شروع کی اور اللہ کے پاک بندے کمال تدبر کا اظہار کر کے معدودے چند میرے ساتھ ہو گئے ہیں اور میری جماعت کا بڑھنا اغیار میں ہیجان کا

باعث ہوا۔ اس کی بنا پر دکن کی حکومتوں نے میری زبان بندی کی۔ بعض جگہ مجھ کو ضمانت پر رہا کیا گیا۔ میں ان جکڑبندیوں اور ایذا رسانیوں سے تنگ آکر بمع اپنے چند ساتھیوں کے آزاد علاقہ یاغستان میں گوشۂ تنہائی میں زندگی بسر کرکے اور ہندوستان کے مسلمانوں کے مصیبت کے وقت آزاد علاقہ کی طاقت کو کام میں لانے کے خیال سے ہجرت کی۔ اس بات کا ثبوت صاحبزادہ عبدالقیوم مرحوم سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد کے خط سے آپ کو ملے گا۔ جس کی نقل ذیل میں درج ہے۔

نقل مُطابق اصل

ایبٹ آباد ۱۸ / مئی ۱۹۳۵ء

مہربان من جناب مولوی صدیق دیندار چن بسویشور صاحب سلامت

السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا۔ یادآوری کا مشکور ہوں۔ آپ یقین جانیں کہ مجھے آپ کی تحریک کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ خدا کرے کہ مسلمانوں میں پھر وہی اسلامی اخوت پیدا ہو جس کی برکت سے ان اکناف زمین میں فروغ ہو اور دنیا کے لئے ایک روحانی طاقت ثابت ہو۔ اُمید کہ آپ کی جماعت کی کوششیں بارآور ثابت ہوں گی اور مسلمانوں کو پھر اپنے اسلاف کے نقش قدم پر گامزن ہونے کا موقع ملے گا۔ زیادہ والسلام

آپ کا صادق بہی خواہ

(شرح دستخط) صاحبزادہ سر عبدالقیوم عفی عنہ، وزیر اعظم صوبہ سرحد

اس خط سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔ کسی سرکار سے کوئی عداوت و بغاوت نہیں۔ اس کام کو روبہ عمل لانے کے لئے دکن سے یاغستان کا رُخ کیا۔ بذریعہ نواب دربند جن کے وزیر سید عبدالجبار شاہ تھے ان کے ہمراہ فرنٹیر گورنمنٹ میں پہنچا۔ وزیر اعظم اور گورنر کے مشورہ سے چند مریدوں کے ساتھ آزاد علاقہ کو گیا۔ چونکہ ہندو میرے خطرناک دشمن بن چکے تھے۔ انھوں نے ہمارے خلاف پروپیگنڈہ شروع کیا۔ چونکہ انھوں نے

ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ہماری تحریک کو ہندوستان کے باہر کرایا تھا۔ اب مسلمانوں کی خصوصاً پٹھانوں کی منظم طاقت کو ہمارے ساتھ شریک عمل دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ اس ظالم پروپیگنڈے نے سرحد کے بعض صاحب اقتدار عہدیداروں کو بدظن کروایا۔ آزاد علاقہ میں میری طاقت کا بڑھنا میاں گل والئی صوات اور محمد فرید خاں والئی دربند کی پریشانیوں کا باعث ہوا۔ کیوں کہ معزول شدہ والئی صوات سید عبدالجبار شاہ صاحب اور معزول شدہ والئی دربند اورنگ زیب خان، یہ دونوں میرے مُرید ہوگئے، اور ادھر ہندو پروپیگنڈے کی وجہ سے بدگمانی کے شکار شدہ صاحب اقتدار عہدیداران صوبہ سرحد نے میری موجودگی کا جائز اور ناجائز طریقوں سے فائدہ اٹھایا۔ سبقت کرکے نواب دربند نے مجھ کو گرفتار کرواکے سرحدی گورنمنٹ کے حوالے کیا۔ برٹش نے اپنے معاہدہ کے خلاف ایبٹ آباد جیل میں دو ماہ سے زائد رکھا۔ بعد تحقیقات میں اور میرے ساتھی بے جرم ثابت ہوئے۔ پھر ہم سے سرحد کے داخلہ سے باز رہنے کا مچلکہ لے کر چھوڑ دیا۔ اور مجھ کو فارنر ایکٹ لگا کر گورنر کی کونسل نے حیدرآباد بھیجدیا۔ ——————— اور اس گورنمنٹ کے ایما پر نظام گورنمنٹ نے چار ماہ سے زائد خفیہ لائن میں مقید رکھ کر سات صد روپیہ نقد اور اٹھارہ ہزار کی مالیت والی زمین کی مکفولی کے ساتھ تین اشخاص کی معتبر ضمانتیں لے کر شہر حیدرآباد میں نظر بند رکھا ہے۔

اَے لارڈ لنلتھگو! جب روحانیت کے بادشاہ کو کوئی مادی بادشاہ ایسی ایذا رسانی و مصیبت میں ڈالے تو وہ مادی گورنمنٹ کس طرح آرام و چین سے حکومت کرسکتی ہے۔ وہ روحانیات کا منبع دولت برطانیہ کے قلم سے مصیبت میں رہے۔ ایسی صورت میں وہ کونسا دعا گو انسان ہوگا جس کی دعا اس معاملہ میں کارگر ہوگی۔

اے گورنمنٹ برطانیہ! اگر آرام و چین سے حکومت کرنا چاہتی ہے تو اس مامور من اللہ کی ایذا رسانی کی جو تجھ سے خطا ہوئی ہے اس پاداش میں میں تجھ سے کچھ نہیں چاہتا صرف یہ کہ تو توبہ کرکے اللہ کے دین اسلام میں داخل ہو۔ ... اے مدبران مملکت تم خود جانتے ہو کہ موجودہ حالات سیاسیات برطانیہ کی عاقبت خوشگوار ہونے کے لئے زبان حال سے یہی پکار رہے ہیں۔ جس کے

کان سُننے کے ہوں سُنے۔ اور جس کے دل سمجھنے کے قابل ہوں سمجھے۔

وما توفیقنا الّا باللہ

فقط

فقیر مامور من اللہ

صدیق دیندار چن بسویشور

خانقاہ سرور عالم۔ دیندار انجمن

آصف نگر۔ حیدرآباد دکن

(کسرِ صلیب صہ ۲ تا ۸)

والسرائے ہند کے نام دوسرا خط

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

از صدر دفتر دیندار انجمن — واقع ۱۳ مئی ۱۹۴۰ء

(آصف نگر۔ حیدرآباد دکن)

بخدمت ہز اکسیلنسی وائسرائے ہند

سلامٌ علیٰ من اتبع الھدیٰ

ہز مجسٹی جارج ششم شہنشاہ ہند نے موجودہ مصائب جنگ کے دفع ہونے کے لئے اپنی رعایا سے دعا کی اپیل کی ہے جس کو اس فقیر نے اخباروں میں دیکھا۔ ایسے موقع پر فقیر کا فرض ہے کہ حقیقتِ دعا سے آپ لوگوں کو واقف کرائے اور مجھے اس بات کی ذمہ داری اس وجہ سے ہے کہ میں اس مسئلہ سے کماحقہ واقف ہوں۔ ایسے اہم موقع پر جب کہ مادیّات کا پورا زور ختم ہو چکا ہے۔ فتحیابی صرف اللہ کے ہاتھ رہ گئی ہے۔ اگر میں صحیح رہنمائی نہ کروں تو اللہ کے پاس جوابدہ رہوں گا۔ اس وجہ سے فقیر نے قلم اٹھایا ہے' امید ہے کہ آپ یہ خط ہز مجسٹی شہنشاہ تک پہنچا دیں گے۔

مسئلہ استجابِ دعا

اجیب دعوۃ الداع اذا دعانِ فلیستجیبوا لی والیؤمنوا بی لعلّھم یرشدون ۝ $\frac{۱۸۶}{۲}$

میں دعا کرنے والے کی دعا کو جب وہ مجھے پکارتا ہے قبول کرتا ہوں پس چاہیئے کہ میری فرمانبرداری کریں اور چاہیئے کہ مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ہدایت پائیں۔

دعا کے اصول

(۱) وہی شخص اپنی پکار کا جواب سُن سکتا ہے جو مجیب تک اپنی پکار کو پہنچائے۔

(۲) مجیب جس شان کا ہو اسی شان کی اس سے درخواست کی جاتی ہے۔

(۳) چونکہ اللہ پاک ہے لہذا پاکوں کو ہی وہاں رسائی ہو سکتی ہے۔

(۴) اللہ رب العالمین کے رسل و رسائل کا ریڈیو جس انسان کے دل سے لگا ہوا ہے۔ اس گھر سے اگر آواز عرش معلّیٰ تک پہنچانی ہو تو اس کو معبودان باطل سے پاک کر دو۔ پھر پکارو۔ بالراست وہ آواز عرش معلّیٰ تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ شخص جس کا دل دنیا طلبی سے بھرا ہوا ہے اس کا دل شیطان کا گھر ہے ایسی صورت میں وہ جو دعا کرتا ہے اندھیرے میں پھینک دی جاتی ہے گویا وہ اندھیرے میں تیر مار رہا ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کا انسان سے دنیاوی معاملات میں کلام نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دنیا چلانے کے لئے نہیں پیدا نہیں کیا گیا ہے۔ دنیا طلبی اس کا فطرتی تقاضا ہے۔ اس کے عقب میں دین ہے جس کے لئے اس کی تخلیق ہوئی ہے۔ شیطان کا تسلط بھی انسان پر اس وقت تک رہے گا جب تک وہ دنیا میں لگا ہوا ہے۔

(۶) ایک بندہ کا اللہ سے شہنشاہیت کا بھی مانگنا اس سے حقیر ہے کہ ایک رعیّت اپنے بادشاہ کے دربار میں پہنچ کر ایک پیالی چائے کی درخواست کرے۔

(۷) اللہ تعالیٰ اس چیز کی خواہش نہیں کرتا کہ زمین پر کون بادشاہت کر رہا ہے۔ ہاں اس بادشاہ کی خبر ضرور لیتا ہے جب وہ کسی فقیر سے گستاخی کرتا ہے۔

(۸) جب وہ فقیر کو تکلیف دیتا ہے تو اس سے ملک چھین کر دوسرے کو دیتا ہے۔ اس زمین پر اب تک جس قدر سلطنتیں برباد ہوئی ہیں اس میں یہی راز مضمر تھا تورات و بائبل اور قرآن کریم

اس کو وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔

(۹) کسی سلطنت میں مادّیات کی حد تک خوبی ہو اور وہ سلطنت کسی فقیر کی بد دعا کی زد میں نہ آتی ہو وہ از خود چلتی ہے۔ اس وقت کسی دنیا دار اور دیندار کی دعا کی ضرورت نہیں ہوتی، جب کوئی سلطنت کسی فقیر کی زد میں آ جائے پھر کون ہے دعا سے اس کی مشکل کشائی کرنے والا؟

فقیر ہز مجسٹی کو اس اصولی بیان کے بعد بتانا چاہتا ہے کہ آپ دربار رب ذوالجلال میں اس پکار کو خواہ اپنی ریاست کے لئے ہو، خواہ اپنی ذات کے لئے۔ کسی کامل انسان کے ذریعہ سے پہنچایئے۔ کوئی زمانہ اس وجود سے خالی نہ رہا۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ وہ دربار رب ذوالجلال میں رسائی رکھتا ہو۔ ثبوت یہ ہے کہ اس سے مکالمہ مخاطبہ رب ذوالجلال جاری ہو۔ دنیا سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو۔ اس کی جماعت میں وارث انبیاء پیدا ہوتے ہوں۔ نہ ان کو کوئی خوف ہو اور نہ کوئی حزن ہو۔ ان کا ذریعہ معاش کوئی نہ ہو۔ توکل علی اللہ زندگی بسر کر رہے ہوں۔ اگر آپ کو اپنی ریاست کی سلامتی کی دعا کروانی ہو تو ایسے فقیر کے دربار کو خود تشریف لایئے یا اپنے نمائندہ کو بھیجیے۔ کمال عاجزی اور انکساری سے دعا کے طلبگار ہو جایئے وہ فقیر جو شرائط پیش کرے گا اس کو بسر و چشم قبول کیجیے۔ دعا کی ہر وقت یہی سنت رہی ہے موجودہ زمانہ میں بفضل رب العالمین صرف میں ہی ایک انسان ہوں جو اس نعمت سے مالا مال کیا گیا ہوں آپ کی حکومت جس میں سورج نہیں ڈوبتا اسکے دائم قائم رکھنے کا گر اس فقیر کے پاس ہے۔ یہ فقیر آپ کے نااہل حکّام کے ہاتھوں ستایا گیا ہے اور قید کیا گیا ہے۔ درحقیقت یہ تہلکہ اسی وجہ سے ہو رہا ہے۔ دنیا اس کو نہیں جانتی ہاں دنیا اتنا ضرور جانتی ہے کہ فقیر وہ[ص۱] کر سکتا ہے جو خدا کر سکتا ہے۔

ص۱ حضرت پیران پیر غوث الاعظم دستگیرؒ نے بھی فرمایا۔ بلاد اللہ ملکی تحت حکمی و حکمی نافذٌ فی کلِّ حالی (قصیدۂ غوث الاعظم) ترجمہ:۔ اللہ کے جتنے شہر ہیں وہ میرے حکم کے تحت ہیں اور میرا حکم ہر زمانہ پر چل رہا ہے۔

طرفۃ العین جہاں برہم زند　　　کس نمی آرد کہ آنجا دم زند

؎۱ فاھلکنا اشد منھم بطشاً ومضیٰ مثل الاولین ○ $\frac{۸}{۴۳}$

نوٹ:- مخفی مبادفقیر نے قبل ازیں ذریعہ تحریر ۲۱ ستمبر ۱۹۲۹ء اس خصوص میں خلاصہ اطلاع دی ہے۔ اس سے غفلت کا نتیجہ شدتِ جنگ ہے۔

فقیر

مامور من اللہ

صدیق دیندار چن بسویشور

(کسرِ صلیب صـ ۸ تا ۱۱)

؎۱ سو ہم نے انھیں ہلاک کر دیا جو قوت میں ان سے زیادہ تھے اور پہلوں کی مثال گذر چکی ہے۔

ڈیوک آف گلوسٹر کے نام

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ○
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

آصف نگر　　　۱۱ر جون ۱۹۴۲ء
حیدرآباد دکن　　　۱۶ امرداد ۱۳۵۱ ف

ہز رائل ہائنس ڈیوک آف گلوسٹر
نمائندۂ تاجِ برطانیہ

سلامٌ علیٰ من اتّبع الھدیٰ

چونکہ آپ بحیثیت نمائندہ سلطنت برطانیہ ہندوستان تشریف لائے ہیں اور آپ کا شہنشاہ ملک معظم سے خونی رشتہ بھی ہے گویا آپ اپنے گھر کے کام کے لئے ذمہ دارانہ حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اس لئے فقیر نے موقع و نزاکت وقت کا لحاظ کرتے ہوئے یہ مناسب سمجھا ہے کہ آپ کی گورنمنٹ کی ان لاپرواہیوں سے مطلع کروں جن کی وجہ سے برطانیہ کے مملوکہ ملک یکے بعد دیگرے قبضہ سے چلے جا رہے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ جب ملک معظم نے ۱۹۴۰ء میں جنگ کی مصیبت سے بچنے کے لئے ہر مقدس مقام کے رہنے والوں سے اور ہر مذہبی شخص سے دعا کرنے کی درخواست کی اور اس سے قبل ۱۹۳۹ء میں وائسرائے بہادر نے بھی اسی قسم کی دعا کی درخواست کی۔ اس وقت میں نے ان دونوں کو بالتفصیل جواب دے کر یقین دلایا تھا کہ آپ دونوں اس بلائے آسمانی کے دفعیہ کے لیے دنیا بھر کے پیروں مرشدوں سے، پادری اور رہبانوں سے دعا کروائیں۔ میں علیٰ البصیرۃ کہتا ہوں کہ اس

معاملہ میں ان کی کوئی دعا رکارگر نہ ہوگی اور فقیر نے دعویٰ سے کہا تھا کہ اس معاملہ میں دعا ر کی کنجی میرے ہاتھ میں ہے کیوں کہ گورنمنٹ برطانیہ نے مجھ فقیر کو سیاسی آدمی سمجھ کر سیاسی قیدیوں جیسا برتاؤ کیا۔ جیل سے رہا کر کے اب تک نظر بند رکھا ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ تحقیقات کے بعد ہر طرح علم حاصل کر چکی ہے کہ مجھ کو سیاست سے کوئی تعلق نہیں اور نہ میں نے کبھی کسی سیاسی ادارے سے تعلّق رکھا ہے۔ برطانیہ گورنمنٹ نے بدقسمتی سے مجھ کو اس طرح چھیڑا ہے جس طرح ابراھیم علیہ السلام کو نمرود نے اور حضرت صالح علیہ السلام کو شداد نے اور حضرت موسیٰؑ کو فرعون نے اور عیسیٰؑ کو رومن گورنمنٹ نے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کو پرتھوی راج نے اور صوفی سرمدؒ کو مغلیہ حکومت نے۔ اور نتیجہ وہی نکل رہا ہے جو وہاں نکلا تھا۔ گورنمنٹ نے اگر کانگریس کے کسی لیڈر کو سزا دی تو اللہ کو اس سے کوئی رنج نہیں۔ اگر کوئی کشمیر کمیٹی کا صدر بن کر گورنمنٹ کا مقابلہ کیا تو اس کی سرکوبی میں اللہ کو کوئی ناراضگی نہیں۔ اگر کوئی مغلیہ حکومت دوبارہ ہندوستان میں قائم کرنے کے لئے گورنمنٹ میں چھیڑ چھاڑ کی اور سرکار نے اس کو سزا دی تو اس سے اللہ خفا ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر کثرت اور قلت کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے سرکار کا مقابلہ کیا اور سرکار نے اس کو دبایا تو اس سے اللہ ناراض نہیں ہو سکتا۔ اللہ دیکھتا ہے کہ اس کا مخلص بندہ نہ حکومت کی خواہش کرتا ہے اور نہ وجاہت کی اور نہ دنیا کے کسی خطۂ زمین پر وہ حکمران رہنا چاہتا ہے۔ پھر وہ گورنمنٹ سے ستایا جائے تو اس میں اللہ کی یہی سنت رہی کہ ایسے سخت گیر کو ہلاک کرے اور بتائے کہ اللہ کی طاقت ایسی ہوتی ہے۔

اے ڈیوک صاحب! میرا معاملہ بالکل سنت انبیاء کا ہے۔ اس کی تفصیل ملک معظم اور وائسرائے کے نام میرے خطوط سے ظاہر ہوگی، دونوں خطوط منسلک ہذا ہیں۔ میرے خیال میں میرے خطوط کو جو بروقت میں نے روانہ کئے تھے۔ گورنمنٹ کے کارپردازوں نے نہ وائسرائے کو پہنچایا اور نہ ملک معظم کو اس لاپرواہی نے تین سال کے اندر اندر ہانگ کانگ کھویا ملایا۔ جاوا۔ سماٹرا اور انڈومان کھویا۔ سنگاپور برما کھویا۔ معلوم نہیں یہ لاپرواہی اور کیا کیا کھوتی

ہے۔ آپ اگر دانشمند ہیں تو تمام مادّی تدابیر کو چھوڑ کر جو اَب تک بے پھل ثابت ہوئی ہیں۔ اللہ سے تعلقات جوڑ کر اللہ سے اُمید رکھ کر فقیر کی ایذا رسانی کا علاج کروا کر دُعا کے لئے آئیں گے۔

فقط

فقیر مامور من اللہ

صدیق دیندار چن بسویشور

(کسر صلیب ص ۱۱ تا ۱۴)

کرپس مشن کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ
نحمدہٗ ونصلّی علےٰ رسولہ الکریم ؕ

دیندار انجمن صدر مرکز
آصف نگر ۔ حیدر آباد دکن

منجانب :- فقیر صدیق دیندار چن بسو ایشور امام الناس

بخدمت ممبرانِ وزارتی وفد
نئی دہلی

سلامٌ علیٰ من اتبع الھدیٰ

اے ممبران وزارتی وفد! خوب یاد رکھو دنیا بے ثبات ہے۔ لوگ جس قدر اپنی عقل کے تعمیر کردہ قلعے اس بے ثبات ہستی پر بنائیں گے، بے ثبات ہی رہیں گے۔ قانون فطرت اٹل ہے۔ ناقابل تبدیل ہے۔ ہمیشہ کے لیے قائم ہے۔ اس فطرت اللہ کی بنیاد اللہ کی ذات پر ہے۔ یعنی اللہ کی ذات کے سہارے یہ کل کائنات کا منڈل کھڑا ہے۔ ہر معلول کے لیے ایک علت ہے۔ دماغ کے زاویوں کی جکڑ بندیوں سے جس علت کے بال و پر باندھے جاتے ہیں وہ اپنے تصورات کے بت ہیں۔ ایسی صورت میں طالب و مطلوب دونوں ضعیف ہیں۔ ہمارے پاس ان تصورات کے تار مکڑی کے تار سے بھی کمزور ہیں۔ خواہ وہ سات سو سروں کے سوچے

ہوئے قوانین ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ وہی ہے جو بلا روک تھام آزادانہ طرز پر اپنے بندوں کو ان کی انتہائی عقل کی پروازی کی مہلت دے تاکہ وہ گرتے ہوئے اللہ پر الزام نہ لگا سکیں، اس کے بعد محرومی اور مایوسی کی حالت میں ہدایت کی طرف رجوع کر سکیں۔ دریں حال انسانی زندگی کے مقصد کو پہچانیں اور کام کو لگ جائیں

اے ممبران وزارتی وفد! اس مدوجزر کی حقیقت ہم اللہ کی کتابوں میں دیکھتے ہیں دنیا دار کی تاریخ ان حقائق کو ظاہر کرنے سے عاجز ہے۔ آپ نے تورات میں دیکھا ہوگا لکھا عاد و ثمود کی طاقتیں محض ابراہیم علیہ السلام اور صالح علیہ السلام کے انکار اور ایذا رسانی کی وجہ سے تباہ ہو گئیں انجیل نے حواریوں کو بشارت دی اور رومن گورنمنٹ جس نے صلیب کا حکم دیا۔ اس کے حق میں انذار پیش کرتی ہے اور نتیجہ حسبہ نکلا۔ اس گورنمنٹ کے بعد کوئی عالمگیر حکومت نظر نہیں آتی سوائے گورنمنٹ برطانیہ کے اس کے زوال کے آثار بھی نمودار ہیں اور وہ ہر بلا میں گرفتار ہو گئی۔ اب ان کی تدبیریں جواب دے چکی ہیں۔ کوہستان کے سفر کی طرح جب ایک عظیم المثال پہاڑ مختلف تدبیروں سے پار کرتے ہیں تو دوسرا ایک اور بڑا شیطان کھڑا ہوا نظر آتا ہے۔ اپنی تدبیریں ختم کر کے جب چل چل پڑا تو اشتراکیت کی بلا کا گرفتار اٹلی نے رعایا برطانیہ کو اینٹھ لیا ہے۔ کامن ویلتھ اپنا سامنہ لے کر رخصت ہو رہی ہے۔ قلیل قوم انگریز کی پرورشی کا دارومدار حکمرانی پر تھا سرمایہ داری پر تھا۔ اس کی رحلت ناگزیر ہو گئی ہے، لہذا، مدبران قوم اپنی قوم کو ہندیانہ پر مجبور کر رہے ہیں۔ دوسری طرف قلت کو کثرت سے بدلنے کے لیے عیسائی مشنریوں کو پوری طاقت سے چلانے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ ہر طرف سے لاکھوں کی تعداد میں عیسائیوں کو ہندوستان میں بسایا جا رہا ہے۔ یہ تدبیر کئے آمدی کئے بیر شدی کے ادبار سے بدل جائے گی۔ نہ ہندوستان عیسائی ہوگا نہ توطن پذیری مسئلہ سوراج سے فائدہ اٹھا سکتی ہے، یہ سب کچھ اس وجہ سے ہو رہا ہے کہ مرکز کرناٹک میں مخلصاً للدّین ایک بندہ کو حکومت برطانیہ نے ۱۲ جگہ زبان بندیاں کر دیں۔ سنگین ڈاکوئی کو جس طرح دن رات گرفتار کرتے

ہیں اس طرح اس کو گرفتار کیا، عدالت میں کھینچا گیا، ضمانت پر رہا کیا گیا۔ اپنی جان بچا کر جب ہندوستان سے باہر زندگی بسر کرنا چاہا تو اس کو مکرو کید سے پھر پکڑ لیا۔ چوروں کی طرح ایبٹ آباد جیسی سخت جیل میں رکھا اب تک وہ ضمانت پر رہا ہو کر نظر بند قید ہے حالانکہ اس کا کوئی قصور نہیں، صرف قصور اگر ہے تو اس کا اتنا ہی ہے کہ آپ کو اور آپ کی رعایا کو اسلام کی دعوت دیتا ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں کو بشارت دیتا ہے اور غیر مسلموں کو انذار سناتا ہے۔

اے ممبران وزارتی وفد ! یہ فقیر علی بصیرت کہتا ہے کہ ان مشکلات کا حل قوم انگریز کے مسلمان ہوجانے میں ہے جس کی طرف اس فقیر نے آپ کی قوم کو آپ کے قیصر کے توسط سے اور سابقہ وائسرائے کے توسط سے چند سال پیشتر بلایا تھا، اب دوبارہ بلا رہا ہے۔ اس ایک روحانی انقلاب سے جبرالٹر سے لے کر جزائر ہند تک جتنے مسلمان ہیں وہ بلا تنخواہ آپ کے سپاہی بن جائیں گے۔ ترکستان اور ایران وافغانستان اور کل محکوم سلطنت ہائے اسلامیہ روس اور چین آپ کے ہمدرد ہوجائیں گے۔ سب سے بڑھ کر نعمت غیر مترقبہ یہ کہ جب آپ مسلمان ہو کر یورپ اور امریکہ کو مسلمان کرنے لگ جائیں گے، پورا یورپ اور امریکہ آپ کا ہوجائے گا۔ اس عمل سے آپ کی قوم میں غوث قطب اور اولیا روابدال کھڑے ہوجائیں گے۔

اے ممبران وزارتی وفد ! یہ فقیر قوم برطانیہ کو بار بار اسلام کی دعوت اس وجہ سے دے رہا ہے کہ وہ خوبصورت اور بیدار مغز مسلمانوں سے لپٹی ہوئی قوم کو دوزخ میں جاتے ہوئے دیکھنا نہیں چاہتا اور نہ ان کی تباہی دیکھ سکتا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں مسلمانوں کی ایسی محسن قوم کو اللہ تعالیٰ اگر وہ راضی وخوشی سے اسلام میں داخل ہوتے ہوئے نہ دیکھے تو بالجبر وہ اسلام میں داخل کرے گا یہ بھی اس کا احسان ہے۔ محسن کو اس کی نادانی پر نہ چھوڑ کر اس کام میں تشدد کرنا بھی اس کی رحمت کا سامان ہے کیوں کہ اسلام کے نبی رحمۃ للعلمین ہیں بایں وجہ جہاد فی سبیل اللہ رحمت کا دوسرا نام ہے۔

اے ممبران وزارتی وفد ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفیق اور رعایا پرور پیدا کیا ہے۔

ہندوستان کی ہمدردی آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔ یہ ہمدردی بہترین نتیجہ نکالے گی۔ آپ ضرور مجلس دستور ساز بنالیں گے۔ مگر ہندوستان مذہبی ملک ہونے کی وجہ سے مذہبی احساسات کے تلاطم میں اس کا وجود پریشان رہے گا اور حکومت کو پریشان کرے گا۔ اس کا علاج یقیناً قوموں کو ہندیانہ سے نہیں ہوگا بلکہ اس کا علاج صرف ہندوستان کو مسلمان کرنے سے ہی ہوسکتا ہے۔ دریں حال قوم انگریز کی قیصریت دائم قائم رہے گی بشامت ہے، یہ بھی بجز جہاد فی سبیل اللہ کے نہیں ہوگا۔ بانی اسلام حضور منبع انوار کو ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا کا آنا وہ اسی رحمت کی طرف اشارہ کرتا ہے آپ یقین مانیے یہ ہو کر رہے گا۔ خوش قسمت وہ ہیں جو اس کا ساتھ دیتے ہیں۔

اے ممبران وزارتی وفد ! اس امن کی حامی وحدت انسانی کی واحد حامل دعوت آپ کے قابل غور و فکر ہے۔ یہ اسلام ہی کی برکت مسلمان طاقتیں آپس میں نہیں لڑا کرتیں۔ کبھی یہ نہیں ہوسکتا ایران ترکستان پر حملہ آور ہو یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ افغانستان کبھی ترکستان اور ایران پر حملہ آور ہو۔ اسلام کی نعمتوں کے احسانوں میں سے یہ ایک احسان ہے، کاش کہ یورپ کی حکومتیں مسلمان ہوتیں تو وہ آپس میں اس طرح نہ لڑتیں جس طرح دول اسلامیہ الفت ومحبت سے ہیں اسی طرح رہتیں بنی نوع انسان کا اس طرح بے دریغ خون بہایا نہ جاتا۔ میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اہل دل بصیرت کے پاس یہ نکتہ قابل غور ہے۔

اے ممبران وزارتی وفد ! آپ خوب یاد رکھو کہ مسلمانوں میں جو جوہر ہے جس کی چھیڑ سے وہ دنیا کو زیر وزبر کرسکتے ہیں، کیا ہے وہ صرف احسائی مذہب ہے اس میدان میں وہ ذمہ دارانہ حیثیت سے نکلتے ہیں دنیا کو کافر کہنا اور خود کو مسلمان کہنا صرف انھیں کی ذات کی حد تک ہے۔ کسی مذہب والے کو یہ حق نہیں پہنچ سکتا اور نہ وہ یہ بات کہہ سکتا ہے۔ یہ نکتہ بڑی حقیقت پر مبنی ہے جس کا علم صرف فقیری سے حاصل ہوسکتا ہے۔ یاد رکھو روحانی تعلیم سے اس کو پاسکتے ہیں۔ یہ دنیا کو معلوم ہے کہ انسانوں کو مذہب کے لئے مارنا اور مرنا صرف اسلام نے سکھایا جس

نے یہ اصول باندھ دیا ہے کہ مارے غازی مرے شہید اور دنیا نے یہ بھی دیکھا ہے اس عمل کا حقیقت پر مبنی ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ مسلمان جب دین کا نام لے کر نکلتا ہے تو وہ کبھی شکست نہیں کھاتا۔

فقط

مامور من اللہ

فقیر صدیق دیندار چن بسویشور

المرقوم ۸ ار اپریل ۱۹۴۶ء

(کسرِ صلیب صـ ۱۴ تا ۱۹!)

قبولِ اسلام کے خط کے تشریحی مراسلہ کا عکس

To

The Secretary

Cubinet Deputation

Viceroys House

New Delhi.

Sir,

May we request you to kindly place the accompanying letter from His Holiness Maulana Siddiq Deendur Chen Badshwer before the Parliamentary Delegation and oblige.

We remain,

Honorary Workers in the cause of God

M-Yasin ali

12th April, 1946.

Deputationists Deendar Anjuman

Asif Nagar, Hyderabad (Deccan)

Present address:

Mosafir Khana

Tis Hazari,

Delhi.

دعوتِ اسلام بنام ممبرانِ وزارتی وفد، نئی دہلی کا عکس

Deendar Anjuman,
Asifnagar,
HYDERABAD DN.

Dated

From

Moulana Siddiq Deendar Chanbaswaishwer,
Deendar Anjuman Asifnagar,
Hyderabad-Deccan.

To

The Honourable Members of the British Cabinet.

"Peace be on him who follows the guidance"

Oh! Members of the Cabinet! Remember, the world is impermanent. The castles built by the people thru brain planning on the impermanent basis, will prove to be impermanent in the end. The laws of nature are permanent, unchangable and everlasting. They are dependent upon God's personage. The existence of this whole universe is based on the personage of God. Every effect has a cause. The causes based on mere brain powers are nothing but their imaginery idols. In such a case the seeker and the sought are both defective. The imaginary threads in our consideration are weaker than the threads of the spiders web, even though they might be the rules and regulations devised by the seven hundred powerful heads.

God gives time to his servants and leaves them free without hindrance in their span of thinking to its highest pinnacle so that they should not charge God while they are falling down, and after this they may turn themselves towards guidance in their helpless and hopeless conditions. In such circumstances, they may come to know the real object of human life and thereby apply themselves to its cause.

Oh! Members of the cabinet! We can see the reality of rise and fall of the nations in the books of God. The history of the worldly people is lacking to disclose this reality. You might have seen in the Taurah (old testament) it is written that the power of Ad and Samood are destroyed merely on account of their disbelief in and pains-giving to Abraham and Saleh, the prophets (May peace be on them). The Gospels give good news to the believers and gave warnings to the Roman Government that issued order for the crucification of Jesus Christ (May peace be on him) and result came out as the same. After that no powerful and universal Government is found except the British.

become your sepoys without pay.

The Turks, the Iranians, the Afgans and all the Islamic States which are dependent, also the Russians and the Chinese will become your sympathisers and friends. More than all when you after embracing Islam convert Europe and America you will get unlimited blessings that is the whole of Europe and America will be yours. By this action many saints, sages and holy persons will also rise in your nation.

Oh! the Members of the Cabinet! This fakir invites the British nation towards Islam often and often, because he does not like to see this beautiful and enlightened nation enlaped with the Muslims, either going into the hell or being destroyed. I see that if such a beneficient nation towards Muslims does not embrace Islam by its will and pleasure God will make this nation embrace it by force and power. This also is a blessing and it is an act of mercy on his part to use power in this case while the beneficient one is ignorant of this consequence, as the prophet of Islam is a mercy to all the nations. Hence the fighting in the cause of Allah is turned as a mercy in other words.

Oh! Members of the cabinet. Allah has created you as lovers and protectors of the subjects. Allah has highly filled the sympathy of India in your hearts. This will bring the best results. You will necessarily form an assembly of legislature, but India being a religious country on account of the religious collision its existence will be in chaos and finally leave the Government in perplexity. The remedy for this will be sought by Indianizing different nations but the actual remedy for this is to make India embrace Islam. In this case the British nation will maintain its Imperialism firmly for ever. There are good news that this too will not be brought about without fighting in the cause of God. The coming of the fresh pleasant weather from India to the founder of Islam hints towards this merciful action. You be assured that this will take place. Lucky are they that will co-operate in this cause.

Oh! the Members of the Cabinet! This invitation which is helpful for peace and prosperity and which is the only single solution for the unity of the human race and is left for your able consideration and

دعوتِ اسلام کے خط کی رسید وصولیابی کا عکس

Office of the Cabinet Mission

Received the letter from Maulana Siddiq Deendar Chanbasaweshwar Deendar Anjuman Asifnagar Hyderabad Dn.

Rahman
12.6.46.

tegrity. This is only the blessed peculiarity of Islam that Muslim wers will not collied among themselves. It never be seen that the rks invading Arabs, it is impossible that Iranians would invade urks and it does not become that Afghans will root out Turks and Persians. It is one of the boons and blessings of Islamic beneficence. Alas! Had the powers of Europe become Muslims they would not have collided among themselves. Just as Islamic powers are in mutual love, even now these also would have been and in this merciless way the blood would not have been shed. I will for the second time give press on this point that the people of understanding and wisdom would give their valuable attention towards this.

Oh! Members of the Cabinet. Remember well, The spirit in Muslims by enflaming which they can upset the whole world is only the perception of religion. In this field they start with a full responsibility. To call all nations of the world infidels and ascribe themselves to be the believers is only left for their choice. No other religious [illegible] can claim this, nor he can speak it out. This point is based on transcendental reality, the knowledge of which can only be either attained by Islamic saintship, or you can achieve it by the spiritual knowledge. The world knows that only the religion of Islam teaches men to fight for and die for the sake of religion. This religion alone has got it as a principle that one who dies is a martyre and one who fights is a Gazi (victorious) the world has seen that when a Muslim starts with this spirit of action, he never surrenders, is a dictum based upon reality.

حضرت مولانا نے برٹش گورنمنٹ کو خلوص دل سے دعوتِ اسلام دی لیکن نہ ماننے کے باعث یہ آواز ان کی تباہی کا پیش خیمہ بنی چنانچہ حضرت مولانا نے فرمایا " انگریز ہندوستان سے بھاگ جائے گا" جس پر نواب بہادر یار جنگ بہادر نے یہ تاریخی جملے کہے "مولانا! میں آپ کی ہر بات پر ایمان رکھتا ہوں لیکن اس بات کا کافر ہوں کہ انگریز یہاں سے چلا جائے گا۔ یہ جتنا اوپر سے نظر آتا ہے اس کی جڑیں اتنی ہی گہری بھی ہیں۔ انگریز ہندوستان سے ابھی دو سَو سال تک نہیں جا سکتا۔"

لیکن دنیا نے دیکھا کہ آپ کے فرمان کی لاج میں انگریز ہندوستان سے چلا گیا۔ وہ حکومت جس کی سلطنت میں سورج نہیں ڈوبتا تھا اس ماموز من اللہ فقیر کی طرف سے دی گئی دعوت اسلام کو قبول نہ کرنے کی صورت میں اس کا سورج ڈوب گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے انکار کی پاداش میں صرف ہندوستان سے ہی نہیں بلکہ سارے ایشیا سے اس قوم منافقین کو نکلنا پڑا۔

فما بکت علیھم السمآءُ والارض وما کانو منظرین ٥ $\frac{۴۴}{۲۹}$	ترجمہ: نہ تو ان پر آسمان و زمین کو رونا آیا اور نہ انھیں مہلت دی گئی۔

جیسے ترجمانِ حقیقت علامہ محمد اقبالؒ نے یوں کہا ؎

اعجاز ہے کسی کا یا گردشِ زمانہ
ٹوٹا ہے ایشیا میں سحرِ فرنگیانہ

اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مشکلات کا حل اور اولیاءِ اللہ کی ایک ہزار سالہ محنتِ شاقہ کا ثمر پاکستان کی صورت میں لیلۃ القدر کی مبارک ساعتوں میں دیا۔ چنانچہ قیامِ پاکستان کے موقع پر نمازِ شکرانہ ادا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہماری تبلیغ نے قیامِ پاکستان کی صورت میں ہجرت اور اس کے بعد جہادِ فی سبیل اللہ کا راستہ صاف کر دیا ہے۔ پاکستان ہم فقراء کی دعاؤں کا نتیجہ ہے اور اب جہاد عالمِ اسلام کا مسئلہ ہے جنھیں یہ فرض جلد یا بدیر ادا کرنا ہی پڑے گا۔ آپ کی تصنیف "روحِ اسلام" اسی تڑپ کا اظہار ہے۔

راجگانِ ہند کو دعوتِ اسلام

حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کی سرکردگی میں ۲۷ رجب المرجب ۱۳۶۵ھ کو سالانہ مشاورتی جلسہ منعقد ہوا جس میں فیصلہ ہوا کہ ہندوستان کے کُل چھ سَو راجہ مہاراجاؤں کو دعوتِ اسلام دی جائے اور کہا جائے "تم اسلام قبول کر لو۔ قبولیت کی صورت میں تمھیں دین و دنیا کی دولت ملے گی اور عدمِ قبولیت کی صورت میں نہ تم رہو گے نہ تمھارا تخت و تاج۔"

اس فیصلہ کے تحت اوائلِ شعبان میں دیندار انجمن کے ستّر مبلغینِ اسلام پر مشتمل ۲۰ وفود ان راجاؤں کو دعوتِ اسلام دینے کے لیے روانہ ہوئے۔ اکثر راجاؤں نے دعوتِ اسلام کو سُنا، بعض نے سننے سے انکار کیا اور بعض نے قید و بند کی سزا دی۔ مبلغین کے چند وفود جو مختلف راجاؤں کے دربار میں پہنچے مختصر روداد کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

- غازی سیّد احمد صاحب اور پنڈت رفیع الدین صاحب راچپّا مبلغینِ اسلام نے اودھے پور کے راجہ کو دعوتِ اسلام دی جس پر راجہ نے غیظ و غضب میں آکر جرمانہ کے علاوہ دو ماہ اپنی قید میں رکھا۔
- غازی محمود شاہ خان صاحب، مولوی عیسیٰ میاں صاحب، پنڈت رفیع الدین صاحب راچپّا، محمد قاسم صاحب مستری اور محمد عثمان صاحب مستری نے راجہ صاحب مرج جونیر کو دعوتِ اسلام دی۔ راجہ صاحب نے خوشی اور خندہ پیشانی سے سُنا۔
- مولوی شیخ داؤد صاحب اور پنڈت شجاع الدین صاحب مبلغینِ اسلام

راجگانِ ہند کو بھیجے گئے خطِ دعوتِ اسلام کا عکس

ھو — بسم اللہ الرحمن الرحیم — مبا

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

انما یؤمن بآیاتنا الذین اذا ذکروا بها خروا سجدا وسبحوا بحمد ربهم وهم لا یستکبرون



[illegible] His Holiness Moulana Siddiq Deendar Chanbasweshwar

بنام بہاؤ آف رادرگ (دکن)

यदा यदाहि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत ॥ अभ्युत्थानम् अधर्मस्य तदा [illegible] ॥७॥

اے بھارت جب [illegible] جاتی ہے اور بے دینی بڑھ جاتی ہے تو اس وقت اس کے سدھارنے کے لئے میں کسی شکل میں ظاہر ہوتا ہوں

परित्राणाय साधूनां विनाशाय च दुष्कृताम् ॥ धर्म संस्थापनार्थाय सम्भवामि [illegible] ॥८॥ भगवत गीता

سادھو دوست پرشوں کو [illegible] کے لئے دشمنوں بے ایمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اور تمکین دین کی غرض سے ہر زمانہ میں میں ظاہر ہوتا رہوں گا۔

भरत खण्डे [illegible] श्री [illegible] प्रदेशे कृष्ण गोदावर्योः [illegible] विष्णु

اقدس آپ [illegible] کورم [illegible] وامن پرشرام۔ رام۔ کرشن۔ بودھ اوتاروں کے بعد (شالی ویپ عربستان) سے منتقل ہو کر

[illegible] कृष्ण। बौद्ध। [illegible]

نے کا مقام حدود ہندوستان علاقہ دکن میں سمت شمال مشرقی سرشیل کرشنا اور گوداوری کے درمیان ہے

[illegible] تمام نبیوں کی نعتیں پانچیں تھا لے مرتبہ صدیقیت کی [illegible] میں بیعت کرنے والے نیچ جائیں گے [illegible] آئیگا ماننے [illegible] کرنے کے لئے [illegible]

[illegible] جہاد کرے بادشاہوں سے مقابلہ کرنے کے لئے [illegible]

[illegible] ان کو موتیوں کا ہار پہنایا جائے گا۔ اور جو مستقل طور پر ساتھ دیں گے [illegible] الاعذاب ہوگا۔ اور [illegible] اوتار کو مانکر روگردانی کریں گے اُن کے لئے سخت [illegible] (موشیور)

سلام [illegible] الہدیٰ

اے بہار [illegible] جس کو حجت و ہجرت میں بیس سال گزر گئے اس نے گزشتہ وسال جہاد کی طرف توجہ کی

[illegible] کا تحت رہے گا۔ [illegible] مہلت ہے آپ مان لیجئے جس کے صلہ میں آپ کی دولت مضاعف در مضاعف ہوگی آرام و چین سے زندگی بسر کریں گے بصورت انکار آپ

[illegible] کرنے کے لئے کیلاس پربت میں (۶۰) لاکھ یاگیوں کی قوت کا سیلاب تیار ہو چکا ہے۔

[illegible] کا ثبوت یہ ہوگا کہ آپ اپنی ریاست کی آمدنی کا عشر بطور نذرانہ داخل کریں گے فقط

صدیق دیندار چن بسویشور

خانقاہ سرورِ عالم آصف نگر حیدرآباد دکن

مرقوم [illegible] رجب المرجب [illegible]

نے رام ورگ کے راجہ کو دعوتِ اسلام دی۔ درباریوں کے ذریعے سے حال سنا اور بوجہِ علالت ملاقات نہ کرسکے۔ یہی وفد میسور کے مہاراجہ کے پاس گیا۔ مہاراجہ نے مصروفیات کی بناء پر ملاقات نہ کی۔

➤ پرتاب گڑھ کے راجہ کو مولوی محمد افضل شریف صاحب و غازی رحمت خان صاحب مبلغینِ اسلام نے مسلمان ہونے کی دعوت دی۔ راجہ صاحب نے بڑی آؤ بھگت کی اور خوشی کا اظہار کیا مزید برآں اپنے دوست راجہ ٹھیری گڑھوال کے نام انھیں دو مبلغین کے ذریعہ ایک خط بھیجا جس میں تحریر تھا۔

"یہ مبلغین جگت گرو آشرم (خانقاہِ سرورِ عالمؐ) حیدرآباد دکن سے آئے ہوئے ہیں انھوں نے مجھے ایک مذہبی سبق دیا ہے اور موضوع بحث نہایت دلچسپ ہے اس وفد سے گفتگو کرکے آپ خوش ہوں گے۔"

راجہ صاحب آف ٹھیری گڑھوال سے ملاقات ہوئی۔ راجہ صاحب مذہبی بیان سُن کر بہت خوش ہوئے وفد کو ایک نوٹ لکھ کر حوالے کیا کہ گفتگو مذہبی انکشافات کا باعث ہوئی اور بڑی ہی دلچسپ تھی۔

➤ غازی مولوی محمد عبدالجلیل صاحب اور بلاغ المبین غازی فتح محمد خان صاحب مبلغینِ اسلام نے راجہ صاحب چھترپور کو دعوتِ اسلام دی۔ بہت محبت سے پیش آئے ایک گھنٹہ تک تبلیغی مضمون سُنا اور تعجب سے کہا:

"میں ان چیزوں کو آج ہی دیکھ رہا ہوں میری عمر میں یہ پہلا موقع ہے مجھے مذہبی معلومات کم ہیں آپ نے ہمارے اوتار کے ایسے نشانات اور دلائل پیش کیے ہیں کہ میں اس ذات سے انکار نہیں کرسکتا اگر انکار کروں گا تو گنہگار ہو جاؤں گا۔"

➤ معین الملت مولوی نوازش علی صاحب، مولوی حفیظ الدین صاحب، مولوی سعیدالدین صاحب اور مولوی محبوب علی صاحب مبلغینِ اسلام نے راجہ صاحب

آف بودھ کو دعوتِ اسلام دی راجہ نے کہا:

"سوچ کر جواب دوں گا۔"

یہی وفد جمکھنڈی کے راجہ کے پاس گیا راجہ نے خوشی کا اظہار کیا اور پھر یہی وفد راجہ صاحب آف سانگلی کے پاس گیا۔ راجہ نے غور کر کے جواب دینے کا وعدہ کیا۔

نیپال کے مہاراجہ کو دعوتِ اسلام دینے کے لیۓ ذوالمعارج مولوی سیّد رسول صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب عثمان آبادی مبلغینِ اسلام گئے۔ نیپال کی سرحد پر گرفتار ہوئے۔ وہاں کے مسلمانوں نے ایک ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کروایا۔ مہاراجہ نیپال سے ذوالمعارج مولوی سیّد رسول صاحب نے تار اور ٹیلیفون کے ذریعے رابطہ قائم کیا مہاراجہ نے بلوایا اور دربار میں ملاقات کی۔ جب مہاراجہ کو بتایا گیا کہ:

"اسلام قبول کر لیں ورنہ بصورتِ انکار آپ کا تخت رہے گا نہ تاج۔"

یہ سُن کر مہاراجہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور پھر کہا:

"اچھا میں اس کو سمجھنے کی کوشش کروں گا۔"

اور مہاراجہ صاحب نے پھر چار دنوں کے بعد ملنے کی خواہش ظاہر کی جس میں مہاراجہ کے علاوہ ان کا صرف ایک وزیر موجود تھا۔ دورانِ گفتگو مہاراجہ نے کہا:

"آپ کے جو دلائل ہیں اس کا ہم انکار نہیں کر سکتے۔ میں تحریری جواب بعض وجوہات سے نہیں دے سکتا۔ حضرت صاحب کو میری طرف سے بہت بہت سلام پہنچایئے۔"

مہاراجہ نے مزید کہا:

"اللہ جب یہی چاہتا ہے کہ سالم ہندوستان مسلمان ہو جائے تو ہم نہیں بچ سکتے۔ ہم طاقت والے ہیں۔ اگر آپ قوت کی

کرامت دکھائیں تو میں آپ کا ساتھ دوں گا۔"

اور وعدہ کیا کہ

"میں اپنا نمائندہ حضرت صاحب کے پاس بھیجوں گا۔"

مبلغینِ اسلام کا ایک وفد جو مولوی محمد محبوب صاحب، مولوی سیّد غوث صاحب اور مولوی سیّد عبدالقیوم صاحب پر مشتمل تھا، نے حسبِ ذیل راجاؤں کو دعوتِ اسلام دی۔

راجہ پنڈورہ نے ملاقات کی دربار میں دیوان، درباریوں اور پنڈتوں کے سامنے باعزت طریقے سے خیر مقدم کیا۔ تین گھنٹے گفتگو رہی اور حضرت مولاناؒ سے آکر ملنے کا وعدہ کیا۔

سکتی اور پاروتی پورم کے راجاؤں نے ان مبلغینِ اسلام سے ملنے سے انکار کر دیا۔

سہارن گڑھ کا راجہ احترام سے پیش آیا۔ اپنا مہمان رکھا اور تبلیغی اثرات کے تحت اسلامی دعوت کو قبول کیا۔

بامرہ اسٹیٹ کے راجہ نے نہ صرف ملنے سے انکار کیا بلکہ ان مبلغینِ اسلام کو پولیس کے ذریعے گرفتار کروا کے اپنی حدودِ ریاست سے نکلوا دیا۔

مئے ہر کے راجہ کو مولوی محمد غوث صاحب اور مولوی سیّد احمد صاحب مہاجر نے دعوتِ اسلام دی۔ راجہ عزت سے پیش آیا۔

ریاست بالنسواڑہ کے راجہ نے ملاقات کرنے سے انکار کیا اور مولوی محمد افضل شریف صاحب اور غازی مولوی رحمت خان صاحب مبلغینِ اسلام کو پولیس کے ذریعے گرفتار کروا کے حدودِ ریاست سے باہر نکلوا دیا۔

اکل کوٹ کے راجہ نے مولوی ذوالفقار علی صاحب اور غازی مولوی محمد مرتضیٰ شریف صاحب مبلغینِ اسلام سے ملنے سے انکار کر دیا اسی وفد نے راجہ آف اوندھ سے ملاقات کی۔ راجہ نے مسلمان ہونے سے انکار کیا۔

- پنڈت مولوی عبداللہ صاحب النّاوری اور مولوی عیسیٰ میاں صاحب مبلغینِ اسلام نے راجہ آف جھتر کو دعوتِ اسلام دی راجہ نے پندرہ روز بعد جواب دینے کا وعدہ کیا۔

- ابوالبرکات مولوی سید ناظر حسین صاحب اور عاشقِ رسول مولوی محمد عبدالرزاق صاحب مبلغینِ اسلام نے راجہ آف بانسڈہ اسٹیٹ ضلع سورت کو قبول اسلام کی دعوت دی۔ راجہ بہت سختی سے پیش آیا اور اس نے کہا:

"جب گردن پر آپ کی تلوار آئے گی اس وقت دعوتِ اسلام قبول کی جائیگی۔"

- دیوگڑھ، باریہ، کچھ، بھُوج، بھاونگر اور جام نگر کے راجاؤں کو مولوی صوفی احمد حسین صاحب، سرفروش مولوی عبدالرؤف صاحب اور مولوی سید عبدالجبار صاحب نے دعوتِ اسلام دی۔ انھیں مبلغینِ اسلام سے مہاراجہ کشمیر نے ملنے سے انکار کیا۔

- مہاراجہ پٹیالہ کو ابوالمجاہد مولوی محمد شفیع صاحب مبلغ اسلام نے دعوتِ اسلام دی۔ مہاراجہ پٹیالہ نے فتح کے دور میں استقبال کرنے کا وعدہ کیا۔

- معزّ الملّت مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب مبلّغ اسلام نے دیوداس کے راجہ کو دعوتِ اسلام دی۔ راجہ عزّت واحترام سے پیش آیا۔

علاوہ ازیں کپورتھلہ، گونڈل، ڈھوان، راجکوٹ، کولاپور، بڑودہ اور اندور کے راجاؤں پر حجّتِ اسلام ہوئی۔ غرض ہندوستان کے چھ سو (۶۰۰) راجاؤں اور مہاراجاؤں کو دعوتِ اسلام دے کر حضرت مولاناؒ نے اپنی تبلیغی ذمہ داریوں کو پورا کیا۔

(ماخوذ از خطبۂ استقبالیہ۔ بین الاقوامی مذہبی کانفرنس
مورخہ ۲ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ)

دعوتِ اسلام قبول نہ کرنے کے جرم میں چند ہی سالوں میں ہندوستان کے تمام راجے مہاراجے اپنی اپنی سلطنتوں کے ساتھ بیخ و بن سے اکھڑ گئے۔ آج سرزمینِ ہند پر کسی راجہ کی ریاست قائم نہیں ہے۔

فاعتبروا یا اُولی الابصار

غزوات

قیام پاکستان کے بعد انگریزوں نے اپنے یار وفادار نظام حیدرآباد دکن کے ساتھ تاریخ کی بے مثال عہد شکنی کی اور انھیں کمیونسٹوں، کانگریسیوں، جن سنگھیوں اور ہندی سرکار کے غنڈوں کے سپرد کر دیا جنھوں نے حیدرآباد کی سرحدوں پر مسلمان آبادیوں پر حملے شروع کر دیئے مسلمانوں کا بے دریغ خون بہایا اور لوٹ مار کا بازار گرم کیا۔ ان علاقوں میں جہاں رضاکار اور حیدرآباد کی پولیس بھی مسلمانوں کی مدد کرنے سے گھبراتی تھی حضرت مولانا صدیق دیندار صاحبؒ نے وہاں اپنے رفقاءِ کار کو جوابی کارروائی کا حکم دیا اور ۲۷ مقامات پر جارحانہ اقدامات سے کفارِ ہند کے حوصلے پست کئے۔

آپؒ فرماتے ہیں:

"اگر ہم ایسے زمانہ میں سوائے نظام علاقہ کے اور کہیں رہتے تو غزوات کر بھی نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ آزاد سلطنت کو یونین نے آزاد رکھنا نہیں چاہا۔ نظام نے خود کو آزاد رکھنے کے لیے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے۔ ایسے خلفشار کے زمانے میں سولہ کروڑ کا مال لوٹا گیا۔ ڈیڑھ ہزار آدمی مارے گئے۔ پانچ سو چوکیاں جلادی گئیں۔ بائیس مسلمانوں کو زندہ جلادیا گیا ایسی بدامنی کی حالت میں میں نے اپنی جماعت کو حکم دیا کہ جاؤ جنھوں نے ہم کو لوٹا ہے ان کو لوٹو اور مارو۔ سنّتِ رسول ﷺ کی تکمیل میں ستائیس غزوات ہوئے۔"

(سورۂ الکہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

ضرورت غزوات

غزوات کے لیے تین شرطیں

تحریک دیندار انجمن جو تبلیغ اور ہجرت کے دو ارتقائی مراحل سے گذر چکی تھی اس کیلئے لازمی تھا کہ وہ سنت رسولؐ کے مطابق تیسرے جوہر یعنی غزوات کے مراحل سے بھی گذرے غزوات کے لیے تین شرطیں لازمی ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ غزوات انھیں سے کیے جاتے ہیں جن پر اسلام کی حجت کردی گئی ہو اور تبلیغ اسلام کی راہ میں دشمنانِ اسلام سے مبلغین اسلام کو ہمہ قسم کے مصائب اور مشکلات برداشت کرنے پڑے ہوں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ایسے علاقہ سے غزوات کئے جاتے ہیں جہاں کی زمین آزاد ہو اور کسی کے تسلط میں نہ ہو بالفاظِ دیگر ایک آزاد اور خود مختار سلطنت ہو۔

تیسری شرط یہ ہے کہ جن پر اسلام کی حجت قائم کی جا چکی ہو ان دشمنانِ اسلام کی جانب سے مبلغین اسلام کے مسکنوں پر پے در پے حملے کئے جا رہے ہوں ان کے مالوں اور جانوں کو خطرہ لاحق ہو اور جوابی کارروائی کے طور پر اُن سے غزوات کرنا ضروری ہو گیا ہو۔

سنتِ رسولؐ کی اتباع میں ۲۷ غزوات کی تکمیل

سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں غزوات کے اِن تین شرطوں میں شرط اوّل کی تکمیل کے لیے ہندوستان کے علاقہ کرناٹک، علاقہ تلنگانہ، اور علاقہ مہاراشٹرا ہی موعودہ تھے اس لیے کہ یہاں لنگایت قوم بستی ہے جو کروڑوں

کی تعداد میں ہے۔ انکی منتظر موعود شخصیت "مولینا صدیق دیندار چن بسو ایشور" اور آپؐ کے رفقاء کار نے ۱۳ سال تک ان پر اسلام کی حجت پیش کی تھی اسی مدت میں آپؐ اور آپؐ کے رفقاء کار پر دشمنانِ اسلام کی جانب سے مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے، زبان بندیاں ہوئیں جیلوں میں ڈالا گیا، حوالات میں رکھا گیا قتل کے اقدامات کئے گئے اُن کی خواب گاہوں پر حملے کئے گئے تاکہ وہ ہلاک ہوں غرض یہی وہ دکن کا علاقہ تھا جہاں سے غزوات کی تکمیل ہوتی تھی اور بالآخر فقراء کے ہاتھوں پوری ہوئی۔

دوسری شرط اس طرح پوری ہوئی کہ ریاست حیدرآباد پر سے حکومتِ برطانیہ کا تسلط ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے نتیجہ میں ختم ہوا تھا انگریزوں کا قانون اُٹھ گیا تھا ریاستیں آزاد ہو گئی تھیں۔ سربراہ مملکت آصفیہ میر عثمان علی خاں نے اپنے فرمانِ شاہی کے ذریعے حیدرآباد ریاست آزاد رہنے کا اعلان کیا اُدھر رضوی حکومت نے بھی اپنے رضاکاروں کو یونین کے مقابلہ کے لیے تیار کیا یہی وہ موقع تھا کہ جب مسلمانوں کی خودمختاری اور آزادی کو خطرہ لاحق تھا اور یہی وہ حالات تھے جن کی وجہ سے دشمنان اسلام کی سرکوبی کے لیے غزوات کا ہونا ناگزیر تھا. لہذا یہیں سے سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مبلغین اسلام نے کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کیا یوں ۲۷ غزوات کی تکمیل ہوئی۔

تیسری شرط یہ ہے کہ ایک آزاد ریاست کی سرحدات پر منظم حملے کئے جا رہے ہوں اور مسلمانوں کی آزادی چھن جانے کا خطرہ لاحق ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا یونین کی جانب سے ریاست حیدرآباد کی سرحدات پر منظم حملے شروع ہوئے ایسے عالم میں جبکہ مسلمانوں کو غلام بننے پر مجبور کیا جا رہا ہو اور ارادتاً سرحدات میں بدامنی پیدا کی جا رہی ہو تو وہاں کے مسلمانوں پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی آزادی اور عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے کمربستہ ہوں اور یہی وجہ ہے کہ آپؐ اور دیندار انجمن کے مبلغین و مجاہدین کو اِس خطرہ سے نمٹنے کے لیے

غزوات کے میدان میں کودنا پڑا چنانچہ ۲۷ غزوات جو سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اعادہ اسلام کی صورت میں ہوئے اس کے تمام وجوہات اور مقام و تعین کے بارے میں خود بانی تحریک دیندار انجمن حضرت مولانا صدیق دیندار قدس سرہٗ العزیز نے اپنی کتاب "نشاۃ الاخریٰ" میں اجمالی طور پر بیان کیا ہے. جس کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ دیندار انجمن کے مبلغین کو غزوات کے میدان میں کس لیے آنا پڑا اور اس کے لیے محلِ وقوع سلطنتِ آصفیہ کیوں قرار پائی۔ بانئ تحریکؒ فرماتے ہیں۔

"ہم سے غزوات اللہ پاک نے قدرتی طور پر کرائے ورنہ ہم اور غزوہ اور وقوع حکومت آصف جاہی کسی کے سان و گمان میں نہیں آسکتا تھا۔ چونکہ اللہ ہم سے غزوات کرانا چاہتا تھا اس وجہ سے یونین کو ہندوستان پر قابض ہونے کے بعد اللہ نے اس "حکومت آصفیہ" کو اپنی ریاست کو آزاد رکھنے کا خیال دیا اور اُس پر وہ سختی سے ڈٹ گئی جس پر ذمہ دارانہ حکومت (یونین) کے خواہاں نے موقع پاکر بدامنی پیدا کی یہی وجہ ہمارے غزوات کی ہوئی وہ ہمارے غازیوں کے لقاء اللہ کا دن تھا وہ ہر غزوہ میں کامیاب رہے، ایک بھی زخمی نہیں ہوا اور نہ شکست ہوئی باوجود یہ کہ بعض دفعہ دشمن مسلح دس ہزار کی تعداد میں تھے اور غازیان معمولی ہتھیاروں سے صرف ۷۲ کی تعداد میں تھے۔"

(نشاۃ الاخریٰ صہ ۴۱ حاشیہ)

غزوات کیلئے ہدایات

حضرت صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز نے غزوات کے

غزوات کے موقع پر دی گئی ہدایات کا عکس

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ۔

ہدایات

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

ف ۱۔ غازی تک داڑھی لازمی ہے۔

ف ۲۔ کالا لباس سبز عمامہ ہمارا یونیفارم ہے۔

ف ۳۔ نماز کی پابندی شدت سے کرنی ہوگی۔

ف ۴۔ اطاعت امیر فرض اولین ہے

ف ۵۔ سلطنت آصفیہ کے ہندوؤں کی حفاظت ہمارا فرض ہے [illegible] باغی کا سر کچل دیا جائے

ف ۶۔ سرزمین ملک جو جارحانہ حملہ ہوگا اسی کا نام غزوات ہے۔

ف ۷۔ مال تقسیم صدر میں ہوگی حسب قانون قرآن کریم ہوگا

ف ۸۔ غازیوں کے گرد ہر جانب ہر ایک امیر کی سالاری [illegible] مختلف مقامات پر غزوات کرسکتے ہیں۔

ف ۹۔ تقسیم مال علی التسویہ ہوگا۔ بصورت قلت مال جس غازی کے گھر عیال و اطفال کی تعداد [illegible] لحاظ سے حصہ ملے گا دوسرے غزوہ کے مال سے اس کی تکمیل ہوگی۔ فقط المرقوم ۲۸ ربیع الاول

صدیق دیندار چن بسویشور

موقع پر مندرجہ ذیل ہدایات جاری کیں۔

"وَھُوَالقَاھِرُ فَوقَ عِبَادِہٖ

ھدایات

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُونَ بِاَنَّھُم ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللہَ عَلٰی نَصْرِھِم لَقَدِیْرُ ۙ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوا مِنْ دِیَارِھِم بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَقُوْلُوْا رَبُّنَا اللہُ ○ $\frac{8}{59}$

۱۔ غازی کے لیے داڑھی لازمی ہے۔

۲۔ کاہو کالباس سبز عمامہ ہمارا یونیفارم ہے۔

۳۔ نماز کی پابندی شدت سے کرنی ہوگی۔

۴۔ اطاعت امیر فرض اوّلین ہے

۵۔ سلطنت آصفیہ کے ہندؤں کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے باغی کا سر کچلا جائے

۶۔ بیرونِ ملک جو جارحانہ حملہ ہوگا اس کا نام غزوات ہے۔

۷۔ مال کی تقسیم صدر میں ہوگی۔ حسب قانون قرآن کریم ہوگی۔

۸۔ غازیوں کے بڑھ جانے پر ایک امیر کئی سالار بنا سکتا ہے اور اپنے اپنے دستوں کے ساتھ مختلف مقامات پر غزوات کر سکتے ہیں۔

۹۔ تقسیم مال علی التسویہ ہوگا۔ بصورت قلت مال جس غازی کے گھر عیال و اطفال کی تعداد کے لحاظ سے مال نہیں ملا ہے دوسرے غزوہ کے مال سے اس کی تکمیل ہوگی۔ فقط

صدیق دیندار چن بسو ایشور

المرقوم ۱۲ ربیع...."

معرکہ حق و باطل

جگدیو پور ایک قریہ ہے جو ضلع میدک میں واقع ہے۔ ۱۹۴۷ء میں یہ علاقہ

بڑے سیاسی منظم سازش کے حملوں سے دوچار رہا۔ ہندوؤں نے تہیہ کر لیا تھا کہ اِس (نظام) علاقہ کے سرحدات پر بدامنی پیدا کریں اور یونین میں جا کر پناہ لیں یہ سب کچھ خود یونین کے ایماء پر ہو رہا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ ریاست حیدرآباد کو یونین میں ضم کیا جائے اور ہندوستان ایک یونٹ بن جائے۔ ایسے خطرناک زمانہ میں ریاست پر حملہ آوروں نے پانچسو مقامی پولیس ناکے جلا دیئے۔ ڈیڑھ ہزار سے زائد مسلمان قتل ہوئے اور سولہ کروڑ روپے لوٹے گئے اُس زمانہ میں جب سرحدات پر بدامنی تھی جگدیو پور کے مسلمانوں نے بانئ تحریک حضرت مولینا صدیق دیندار صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز سے اپنی حفاظت کے لیے مدد طلب کی۔ بانئ تحریک قدس اللہ سرہٗ العزیز نے مسلمانوں کی جان و مال عزت و آبرو کے تحفظ کے لیے غزوات کا اعلان کیا۔ جگدیو پور کا محاذ مبلغین و مجاہدین دیندار انجمن اور کفار کے درمیان بسلسلۂ غزوات پہلا معرکہ تھا یہیں سے غزوات کی ابتداء ہوئی۔"

اِسی جگدیو پور کے غزوہ کی معرکہ آرائی پر روشنی ڈالتے ہوئے اور دشمن کی ہلاکت و غازیوں کی نصرت الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے بانئ تحریک فرماتے ہیں:

"جگدیو پور کے غزوہ کی خصوصیت یہ تھی کہ اِس غزوہ میں مجاہدین کی تعداد صرف ۲۷ تھی اور دشمنوں کی تعداد دس ہزار تھی، مجاہدین کے پاس ٹوٹے پھوٹے ہتھیار تھے اور دشمن عسکری اسلحہ سے لیس تھا۔ عصر کا وقت تھا ان میں میرے دو بچے بھی شامل تھے۔ چودہ[1] اور سولہ[2] سال عمر کے تھے۔ جب مقابلہ ہوا تو غازی دس دس فٹ کے فاصلہ پر کھڑے تھے۔ غازی محمود القریشی صاحب سپہ سالار تھے غازیوں کے پاس بارہ بوری بندوق صرف تین تھے باقی

ے۱ صاحبزادہ سید نور اللہ صاحب حسینی مبلغ اسلام

ے۲ صاحبزادہ سید امانت حسین صاحب مبلغ اسلام [redacted]

بھرمار بندوقیں تھیں ایک تفنچہ اور ایک ریوالور تھا اور ایک بھالا۔ مقابل میں دشمنوں کا کمانڈر جو پاپاریڈی تھا اِن کے پاس گیارہ فیری رائفل، مشین گن اور ٹامی گن تھے کمانڈر کے پاس برین گن اور مشین گن تھی اس کے مددگار کے ہاتھ میں ٹامی گن تھی۔ دشمنوں نے پہاڑوں پر مورچے قائم کئے تھے۔ اس قدر سخت مقابلہ ہوا کہ کمانڈر کا مددگار مارا گیا اور اپنی فوج سمیت کمانڈر بھی بھاگ گیا۔ دشمنوں کے پچیس آدمی مارے گئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ ادھر نہ ایک مجاہد شہید ہوا اور نہ زخمی ہوا۔ مجاہدین کے کانوں کے قریب سے گولیاں گذر جاتی تھیں اور اُدھر دشمنوں کے سینے چھیدتے جاتی تھیں۔

(نشاۃ الاخریٰ ص ۵۳ حاشیہ)

اِسی جگدیوپور کے غزوہ پر آپؒ نے چند اشعار منظوم فرمائے ہیں ملاحظہ ہوں

"تھا مقابل میں کمانڈر وہاں پاپاریڈی — گیارہ فیری چھ مشین گن بھی تھی، ٹامی گن تھا

تھی مشین گن و برن گن تو کمانڈر کے پاس — ہاتھ میں اس کے مددگار کے ٹامی گن تھا

گولیاں آتی تھیں بارش کی طرح دشمن سے — حکم گولی کو تھا بازو سے نکل جانے کا

ایک بھی ہم میں نہ زخمی نہ شہید ہوتا ہے — فوج دشمن میں تو پچیس ۲۵ کا لاشہ نکلا

اس کمانڈر کا مددگار گرا ہے جس دم — بھاگ نکلا ہے کمانڈر بھی و لشکر بھاگا

معجزہ آپؐ کا تھا غزوہ جگدیوپوری — لفظ "جگدیو" کے معنی ہیں جہاں کا مولیٰ

جگ کے مولیٰ تو محمدؐ ہیں یقیناً لاریب — اپنے ہی نام کی بستی میں کرایا غزوہ

ہم پہ اللہ و محمدؐ کی نگہبانی تھی — غازیوں کے لیے یہ ربّ کے لقاء کا دن تھا"

(نشاۃ الاخریٰ غیر مطبوعہ)

آپؒ کے ان مجاہدانہ اقدامات سے مشرکین ہند بوکھلا گئے اور اس تحریک کے خلاف سازشیں کرنے لگے، خود مرشدی و مولائیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ یلیماکنی کے میدان میں دشمن کی تعداد پچیس ہزار کی تھی اور ہمارے غازی ایک سو پینتیس تھے ہمارے رعب سے دشمن کی جمعیت بغیر مقابلہ کیے بھاگ گئی۔ دینداروں کا رعب کمیونسٹوں اور کانگریسیوں کو لرزہ براندام کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کانگریسی رکن نے اعلان کیا تھا کہ دینداروں سے کسی ایک کو بھی اگر کوئی زندہ لائیگا تو اس کو دس ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ اور اگر مردہ لائے گا تو پانچ ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔"

(سورۂ الکہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

مزید تحریر فرمایا کہ:

"سولہ کروڑ کا مال لوٹ لیا اور پانچ سو کروڑ گری اور پولیس کے ناکے جلا دیئے ڈیڑھ ہزار آدمیوں کو قتل کیا۔ سرحدوں پر لیوی موقوف کرادی۔ کمیونسٹوں میں کانگریسی بھی شریک ہو گئے۔ پٹیل پٹواری کے دفاتر تک جلا دیئے۔ ایسے منصوبہ بازی کے بدامنی کے زمانہ میں ہم محض مخلوقِ خدا پر رحم کر کے میدان میں نکل گئے جہاں ہمارا قدم گیا امن ہو گیا لیوی جاری ہوئی۔ ناکے قائم ہوئے۔ سرکاری کام چلنے لگا اور وہ ہم ہی واحد عسکری تنظیم والے تھے جو بیرون ریاست دشمنانِ اسلام کے اڈوں پر حملہ آور ہوتے تھے۔ وزیگاپٹنم کی تقریر میں پنڈت نہرو نے ہمارا نام خصوصیت سے لیا تھا۔ اور یہاں کونسل میں اس وقت ہمارا نام بیرونی حملہ آوروں کے نام سے مشہور تھا۔ ٹائمز آف انڈیا نے کانگریس لیڈروں کی رپورٹ میں لکھا تھا کہ دیندار دل والے فوج پولیس اور رضاکاروں سے زیادہ سخت ہیں۔ ان کی قوت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

(سورۂ الکہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)



حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز دورانِ گرفتاری ایک پولیس اہلکار کے ہمراہ

چنانچہ "ٹائمز آف انڈیا" اور "آل انڈیا ریڈیو" دیندار انجمن کے خلاف چیخ پڑے۔ اور رضا کار حکومت نے بھی آپؒ کے ساتھیوں کو اِس مجاہدانہ اقدام کی وجہ سے قید کر دیا۔ آخر ۱۷ ستمبر ۱۹۴۸ء کو بھارت کے حیدر آباد پر غاصبانہ قبضہ کے بعد رضا کاروں کا دور بھی ختم ہوا اور اِس خادم دینؒ کو اپنے ۲۰۳ ساتھیوں کے ہمراہ حیدر آباد سنٹرل جیل بمقام چنچل گوڑہ میں قید کر دیا گیا۔

ترملگری کورٹ کا فیصلہ

یونین حکومت نے پولیس ایکشن کے بہانے ریاست حیدر آباد کی سرحدات پر ۲۲ مقامات سے حملہ کیا اور قبضہ کر لیا۔ لاکھوں رضا کار مارے گئے۔ ہزاروں عورتوں نے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کی خاطر باؤلیوں میں کود کر جان دی سینکڑوں مساجد یا تو مندر بنا دیئے گئے یا ڈھا دیئے گئے۔ رضا کاروں کے لیڈر رسید قاسم رضوی اور لائق علی کابینہ کے تمام وزراء گرفتار ہوئے۔ ریاست کے سقوط کے ایک ہفتہ بعد انڈین یونین نے خانقاہ سرورِ عالم (دیندار انجمن) کا فوجی محاصرہ کیا بانی تحریک مولانا صدیق دیندارؒ اور آپؒ کے تمام رفقاء کار کو گرفتار کیا گیا۔ اُن میں سے بعض مجاہدین و مبلغین کو ۱۷ ماہ جیل میں رکھ کر رہا کر دیا گیا بعض اس سے بھی زائد مدت تک جیل میں رہے۔ اور بانیٔ تحریک حضرت مولانا صدیق دیندار قدس اللہ سرہٗ العزیز ۳ سال سے زائد مدت تک رہ کر رہا ہوئے۔

عدالت میں غزوات کا کھلا اعتراف

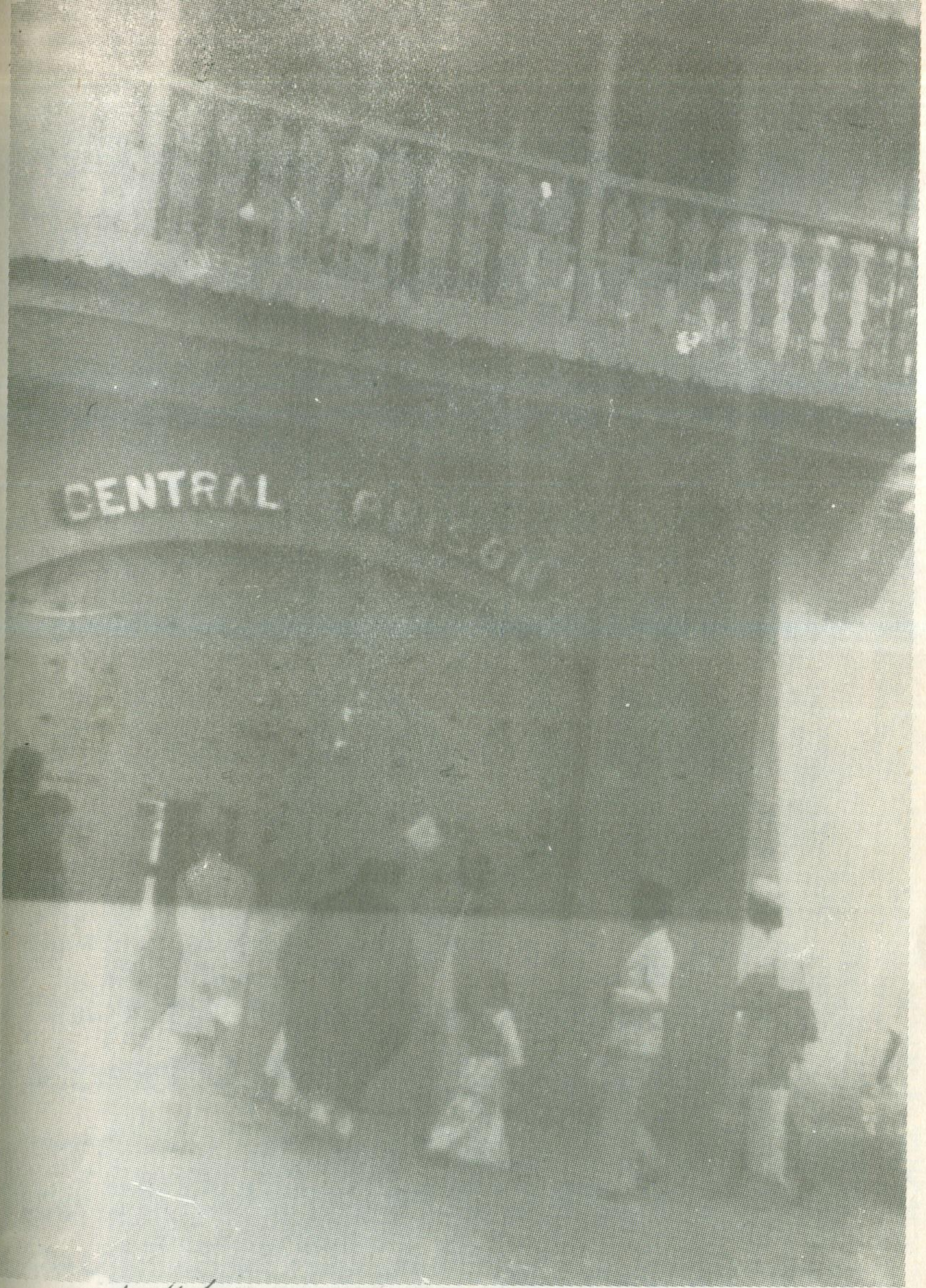
جیل کے دوران آپ پر یونین نے مقدمہ چلایا۔ ترملگری میں خصوصی

ٹربیونل قائم کیا گیا مقدمہ کے دوران بانیٔ تحریکؒ نے عدالت کے سامنے سنتِ رسولؐ کے مطابق ۲۷ غزوات کرنے کا کھلا اعتراف کیا اور صاف طور پر بتلایا کہ عدالت مجھے سزا نہیں دے سکتی اس لیے کہ یہ غزوات سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہیں اور موعودہ ہیں یہ نہ لوٹ مار تھی نہ ڈاکے تھے یونین حکومت نے پوری کوشش کی کہ آپؒ کو اور آپ کے رفقاء کار کو ڈاکے اور لوٹ مار کے جرم میں سزا دے دی جائے لیکن دوران مقدمہ وکیل کی جرح سے ٹربیونل کا تقرر ہی غیر قانونی قرار پایا اس وجہ سے یہ عدالت خود ہی برخواست ہوئی۔ آپؒ اور آپ کے ہمراہ تمام رضا کار لیڈر رہا ہوئے۔

اسماءِ گرفتار شدگان

بھارت کے حیدر آباد دکن پر غاصبانہ قبضے کے بعد حضرت مولانا اور آپ کے ۲۰۳ ساتھیوں کو گرفتار کر کے حیدر آباد سنٹرل جیل چنچل گوڑہ میں قید کیا گیا۔ ان مجاہدین میں سے ان افراد کے اسماء معہ وارڈ نمبر درج ہیں جو ہمیں پرانی دستاویزات سے حاصل ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	وارڈ نمبر ۱۵۔ بی کلاس
۱۔	سید السادات حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ قدس اللہ سرہٗ العزیز
۲۔	دربانِ رسول اللہ غازی مولوی محمود علی قریشی صاحبؒ مبلغ اسلام سپہ سالار عساکر اسلامیہ
۳۔	مسیح الملت غازی مولوی سید سراج الدین صاحب
۴۔	غازی مولوی شیخ محبوب علی صاحب اوور سیر مبلغ اسلام
۵۔	نصیر الدین غازی مولوی سید عبد القیوم صاحب مبلغ اسلام
۶۔	ابو احمد غازی مولوی غلام دستگیر صاحب مبلغ اسلام
۷۔	تلمیذ الرحمٰن غازی مولوی سعید بن وحید صاحب مبلغ اسلام



حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ قدس اللہ سرہٗ العزیز کو گرفتار کر کے سینٹرل جیل حیدر آباد دکن میں لے جایا جا رہا ہے۔

۸- حفظ الرحمٰن غازی ابوبکر عبداللہ صاحب مبلغ اسلام

۹- مصلح الدین شہزادہ مولوی حبیب بن وحید صاحب مبلغ اسلام

۱۰- کمال الدین غازی مولوی عتیق احمد صاحب سید مبلغ اسلام

وارڈ نمبر ۱۴ ۔ سی کلاس

۱- ذو المعارج غازی مولوی سید رسول صاحب مبلغ اسلام

۲- ڈاکٹر مذاہب غازی مولوی محمد یٰسین علی صاحب مبلغ اسلام

۳- خلیفۃ الرحمٰن غازی مولوی ڈاکٹر سید محبوب حسین صاحب مبلغ اسلام

۴- فاضل اجل احسن المناظرین غازی مولوی محمد واحد علی صاحب مبلغ اسلام

۵- معز الملت غازی سید محمد حبیب اللہ شاہ صاحب مبلغ اسلام

۶- ابو الکلام غازی مولوی محمد عبد الغنی حامد صاحب مبلغ اسلام

۷- ابو الوفا غازی مولوی عبد الشکور صاحب مبلغ اسلام

۸- شیخ رومی غازی مولوی میر محمد قاسم صاحب مبلغ اسلام

۹- ابو البرکات غازی مولوی سید ناظر حسین صاحب مبلغ اسلام

۱۰- جامع جمیع کمالات اسد اللہ غازی مولوی عبد الغنی صاحب مبلغ اسلام

۱۱- ابو المعارف غازی مولوی عظیم الدین صاحب مبلغ اسلام

۱۲- متوکل باللہ غازی مولوی ذو الفقار علی صاحب مبلغ اسلام

۱۳- غازی مولوی رحمت خان صاحب مبلغ اسلام

۱۴- ابو نعیم بلبل گلشن اولیاء غازی مولوی سجاد حسین صاحب مبلغ اسلام

۱۵- غیور قوم غازی مولوی عبد الحمید صاحب شہید مبلغ اسلام

۱۶- معشوق ربانی غازی مولوی محمد اسمٰعیل آزاد صاحب مبلغ اسلام

۱۷- عاشق رسول غازی مولوی عبد الرزاق صاحب مبلغ اسلام

۱۸- ولی الامت غازی مولوی عبد الجلیل صاحب مبلغ اسلام

۱۹- امام القوم غازی مولوی عثمان نذیر صاحب مبلغ اسلام

۲۰- غازی مولوی صوفی محمد شبیر حسین صاحب مبلغ اسلام

۲۱- قادر الکلام غازی مولوی عبد القادر افسر صاحب مبلغ اسلام

۲۲- غازی مولوی سید سجاد حسین صاحب مبلغ اسلام

۲۳ غازی مولوی صوفی محمد قاسم صاحب مبلغ اسلام

۲۴- روشن دل غازی مولوی روشن الدین صاحب مبلغ اسلام

۲۵- غازی مولوی خضر محمود صاحب مبلغ اسلام

۲۶- غازی مولوی طاہر اللہ صاحب مبلغ اسلام

۲۷- پنڈت غازی مولوی عبد اللہ النادری صاحب مبلغ اسلام

۲۸- فلاسفر غازی مولوی صوفی سید شاہ عالم صاحب گنجی مبلغ اسلام

۲۹- پنڈت غازی مولوی محمد رفیع الدین صاحب مبلغ اسلام

۳۰- معلم الاقدام غازی مولوی سیف اللہ صاحب مبلغ اسلام

۳۱- دربان گلشن اولیاء غازی مولوی پاپا میاں پہلوان صاحب مبلغ اسلام

۳۲- غازی مولوی سید محمد قاسم صاحب

۳۳- غازی قادر بیگ صاحب

۳۴- دربان حسین غازی مولوی محمد یوسف صاحب کھمم

۳۵- غازی شیخ محبوب صاحب گنجوٹی

۳۶- غازی محمد عبد الرحیم صاحب احمد پوری

۳۷- میزبان اولیاء غازی مولوی محمد غوث صاحب مبلغ اسلام

۳۸- غازی الغزآت مولوی محمد عثمان صاحب گنجوٹی مبلغ اسلام

۳۹- غازی غفور احمد صاحب

۴۰- غازی مولوی عبد الرشید صاحب مبلغ اسلام

۴۱- غازی عبد الرزاق صاحب ہنگل

۴۲۔ غازی محمد طاہر صاحب گگن پیٹی
۴۳۔ غازی مولوی محمد صالح صاحبؒ صادق مبلّغ اسلام
۴۴۔ غازی عبدالواجد صاحب
۴۵۔ غازی محمد سعید صاحبؒ خضر گگن پیٹی
۴۶۔ غازی عبدالرؤف صاحبؒ
۴۷۔ غازی مولوی عبدالجبار صاحب
۴۸۔ غازی مولوی سید حامد حسین صاحب خالد مبلّغ اسلام
۴۹۔ غازی عبدالجبار صاحبؒ
۵۰۔ غازی حفیظ الدین صاحب
۵۱۔ غازی فخرالدین صاحبؒ
۵۲۔ غازی حسن خان مانوی صاحب
۵۳۔ غازی عبدالحفیظ صاحبؒ
۵۴۔ غازی سید امیر صاحبؒ بالے صنوّر
۵۵۔ غازی محمد پاشا صاحب جین گدہ
۵۶۔ غازی مولوی عبدالقادر صاحبؒ کھمم
۵۷۔ غازی محمد باقر صاحب
۵۸۔ غازی شیخ جانی صاحبؒ
۵۹۔ غازی محمد امام صاحب امام چک بالاپوری
۶۰۔ غازی مولوی جان محمد صاحبؒ مبلّغ اسلام
۶۱۔ کمال الدین غازی مولوی محبوب علی صاحبؒ عثمان آبادی مبلّغ اسلام
۶۲۔ غازی بدرالدین صاحبؒ گگن پیٹی
۶۳۔ غازی محمد صاحبؒ ولد بنٹو صاحب
۶۴۔ غازی محمد صاحب ولد فیروز الدین صاحب

۶۵۔ غازی محمد قاسم صاحب
۶۶۔ غازی مجید خان صاحب
۶۷۔ غازی خواجہ میاں صاحب
۶۸۔ غازی فقیر محمد صاحب عثمان آبادی
۶۹۔ محی الدین غازی مولوی میراں صاحبؒ مبلّغ اسلام
۷۰۔ غازی محمد قاسم صاحب ولد محبوب علی صاحب
۷۱۔ غازی عبدالسبحان صاحب ولد مستان صاحب چک بالاپوری
۷۲۔ غازی زین العابدین صاحبؒ
۷۳۔ غازی محبوب علی صاحبؒ ولد محمد نظام صاحب
۷۴۔ غازی یعقوب علی صاحب
۷۵ غازی محبوب علی صاحب ولد شبیّر حسین صاحب کھمّم
۷۶ غازی مولوی محمد عبدالباسط صاحبؒ مبلغ اسلام
۷۷ غازی سیّد یوسف صاحبؒ
۷۸ غازی سیّد عبداللہ صاحبؒ
۷۹ غازی محمد خان صاحب
۸۰۔ غازی عبدالسبحان صاحب ولد حیدر حسین صاحب
۸۱۔ غازی شبیّر حسین صاحب ولد مولوی واحد علی صاحبؒ
۸۲۔ غازی عبدالغنی صاحب
۸۳۔ غازی حسین شریف صاحب نندیال
۸۴۔ سالارِ کشمیر غازی مولوی رحیم اللہ صاحب مبلّغ اسلام
۸۵۔ غازی عبدالمعبود صاحبؒ کھمم میٹ
۸۶۔ شیرِ اسلام غازی مولوی عبدالرحمان سرکل صاحب مبلّغ اسلام
۸۷۔ غازی سیّد عزیز الرحمان صاحب

۸۸ غازی مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ اسلام

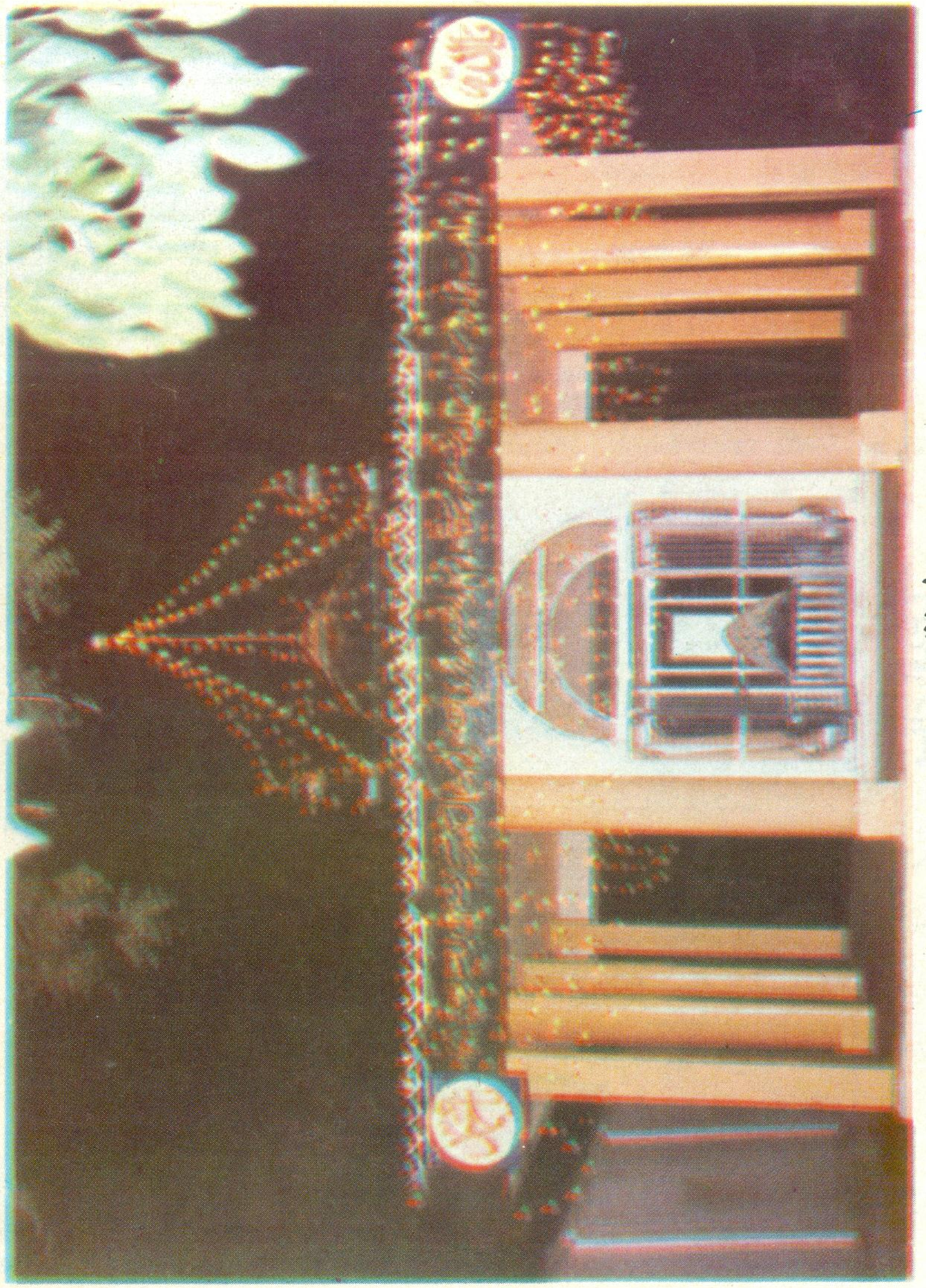
وارڈ نمبر ۱۳ - سی کلاس

۱- جلال الامت غازی مولوی قاسم علی صاحبؒ مبلغ اسلام
۲- غازی مولوی صوفی احمد حسین صاحبؒ سرمد مبلغ اسلام
۳- واقف حقائق پنڈت غازی مولوی سید امام صاحب مبلغ اسلام
۴- سرفروش غازی مولوی عبدالرؤف صابر صاحب مبلغ اسلام
۵- پنڈت غازی مولوی عبدالستار صاحبؒ مبلغ اسلام
۶- قاضی الاسلام غازی مولوی سید حسین صاحبؒ مبلغ اسلام
۷- معین الملت غازی مولوی نوازش علی صاحب مبلغ اسلام
۸- محبوبِ سُبحانی غازی مولوی محمد محبوب صاحب مبلغ اسلام
۹- غازی مولوی شمشیر خان صاحبؒ مبلغ اسلام
۱۰- حبیب اللہ غازی مولوی جعفر صادق صاحب اثمؒ مبلغ اسلام
۱۱- عاشقِ صدیق غازی مولوی محمد افضل شریف صاحبؒ مبلغ اسلام
۱۲- جلیل الامت غازی مولوی محمد ہاشم صاحبؒ مبلغ اسلام
۱۳- پنڈت غازی مولوی محمد دستگیر صاحبؒ سالار نارد منی مبلغ اسلام
۱۴- غازی مولوی محمد عیسٰی میاں صاحب مبلغ اسلام
۱۵- تارک الدنیا غازی مولوی رحیم الدین صاحبؒ مبلغ اسلام کمپونڈر
۱۶- غازی مولوی جہانگیر پیراں صاحبؒ مبلغ اسلام۔
۱۷- بلاغ المبین مولوی غازی فتح محمد صاحب مبلغ اسلام
۱۸- غازی مولوی شجاع الدین صاحب مبلغ اسلام
۱۹- غازی حسن خان صاحبؒ
۲۰- غازی عبدالقادر صاحب

۲۱- غازی سید احمد صاحب مبلغ اسلام
۲۲- غازی شیخ محبوب صاحب ولد شیخ فرید صاحب
۲۳- سجادہ غازی مولوی مرتضےٰ شریف صاحب مبلغ اسلام
۲۴- غازی مولوی شفیق احمد صاحبؒ
۲۵- غازی مولوی صوفی عبدالوحید خان صاحبؒ مجذوب مبلغ اسلام
۲۶- غازی محمد سرور صاحب
۲۷- غازی عبدالرشید صاحبؒ ولد غلام نبی صاحب مبلغ اسلام
۲۸- غازی سید محمود علی صاحب ولد سید محمد صاحب
۲۹- غازی محمد صاحب ولد چاند صاحب
۳۰- غازی عبدالوہاب صاحب مدراسی
۳۱- غازی عبدالحمید صاحب ولد محمد ہاشم صاحب
۳۲- غازی سید مصطفےٰ صاحب ٹمکوری
۳۳- غازی مولوی سید احمد صاحب دیندار مبلغ اسلام
۳۴- غازی محمد اسماعیل صاحب
۳۵- غازی سید عبدالرزاق صاحبؒ ٹمکوری
۳۶- غازی لاڈلے صاحب
۳۷- غازی عبدالحمید صاحب ولد عبدالرحیم صاحب
۳۸- غازی محمد صاحبؒ ولد مہتاب صاحب
۳۹- غازی عبدالغنی صاحبؒ ولد حیدر حسین صاحب
۴۰- غازی شیخ حیدر صاحبؒ چک بالاپوری
۴۱- غازی مولوی محمد امام صاحب مبلغ اسلام
۴۲- غازی محمد قاسم صاحب ولد شیخ احمد صاحب
۴۳- غازی مولوی امین خان صاحب مبلغ اسلام

۴۴- غازی محمد عثمان صاحب ولد مہتاب صاحب
۴۵- غازی عبدالقادر صاحب ولد بڈھن صاحب
۴۶- غازی مولوی سعید الدین صاحب سعید مبلغ اسلام
۴۷- غازی مولوی خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام زنگم پیٹ
۴۸- غازی عبدالحمید صاحب ولد محمد شریف صاحب
۴۹- غازی محمد ہاشم صاحب ولد شیخ احمد صاحب
۵۰- غازی عبدالرحمن صاحب ولد شیخ داؤد صاحب چک بالاپوری
۵۱- غازی محمد اسماعیل صاحب ولد میراں صاحب
۵۲- غازی محمد عثمان صاحب ولد محمد فاضل صاحب
۵۳- غازی کریم بیگ صاحب چک بالاپوری
۵۴- غازی فخر اللہ بیگ صاحبؒ
۵۵- غازی مولوی احمد بیگ صاحب ساقی مبلغ اسلام
۵۶- غازی محبوب بیگ صاحبؒ
۵۷- غازی سید غوث صاحبؒ ولد پاپا صاحب
۵۸- غازی عبدالقدوس صاحبؒ
۵۹- غازی عبدالغنی صاحب ولد محمد صاحب
۶۰- غازی محمد غوث صاحبؒ ولد محمد حیات صاحب
۶۱- غازی مولوی اکبر علی صاحب مبلغ اسلام
۶۲- غازی مولوی اصغر علی صاحب مبلغ اسلام
۶۳- غازی حسن صاحبؒ ولد قادر صاحب
۶۴- غازی محمد امین الدین صاحب
۶۵- حامل روح غازی عبدالجبار خان صاحب مبلغ اسلام
۶۶- غازی مولوی بہادر خان صاحب مبلغ اسلام

۶۷- غازی اسماعیل خان صاحب ولد حسین خان صاحب
۶۸- غازی محمد عبدالرشید خان صاحب ولد شریف خان صاحب
۶۹- غازی عبدالمنان صاحب
۷۰- غازی محمد عبدالرحمان صاحب
۷۱- غازی مولوی غیبی صاحب مبلغ اسلام
۷۲- غازی سید احمد صاحب ولد سید محمد صاحب
۷۳- غازی سعادالحق صاحب بنگالی مبلغ اسلام
۷۴- غازی عبدالرزاق صاحب ولد عبدالرسول صاحب
۷۵- غازی محمد جعفر صاحبؒ
۷۶- غازی عبدالکریم صاحب ولد شاہ صاحب
۷۷- غازی ضیاء الدین صاحب
۷۸- پرانا فقیر غازی مولوی عثمان علی صاحب ملتا مبلغ اسلام
۷۹- غازی شاد علی خان صاحب صوبہ سرحد
۸۰- غازی مولوی فقیر محمد صاحبؒ
۸۱- غازی عبدالشکور صاحب ولد محمد صاحب
۸۲- غازی امیر علی صاحب
۸۳- غازی مولوی رضا شریف صاحب مبلغ اسلام
۸۴- غازی عبدالرحمان صاحب ولد محی الدین صاحب
۸۵- غازی احمد شریف صاحبؒ
۸۶- غازی غلام محمد صاحب
۸۷- غازی فضل علی صاحبؒ
۸۸- کمال الدین صاحبؒ ولد نظام الدین صاحب
۸۹- غازی مولوی خلیل الرحمن صاحبؒ مبلغ اسلام



مزار اقدس

مرشدنا و مقتدانا اقدس مآب سید السادات المحی و محبینی حضرت مولانا صدیق دیندار

٩٠- غازی سید عبدالجلیل صاحب ولد عبدالقادر صاحب

٩١- غازی سید عبدالرحمان صاحبؒ ولد سید قاسم صاحب

٩٢- غازی عبدالسبحان صاحب ولد مرزا بیگ صاحب

٩٣- غازی سید کریم صاحبؒ ولد سید صاحب

٩٤- غازی عبدالرحمان صاحبؒ ولد مرزا بیگ صاحب

٩٥- غازی اسماعیل صاحب ولد گھوڑرو صاحب

٩٦- غازی ابوالحسن صاحبؒ ولد مولوی قاسم علی صاحبؒ مبلغ اسلام

٩٧- غازی فیاض الحسن صاحب

٩٨- غازی محمد شفیع صاحب الدوری

٩٩- غازی امام الدین صاحب سالار

١٠٠ غازی سید خیرات علی صاحبؒ

١٠١ غازی مولوی عبدالحکیم صاحبؒ امرتسری مبلغ اسلام

١٠٢ غازی صاحب لعل صاحب

وصال

رہائی کے دوؔ ماہ اور دس دن کے بعدیہ مبلّغ، مہاجر اور غازی مجاہد حضرت مولانا سیّد صدیق دیندار صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز اپنی پوری زندگی کو مسلمانوں کے عروج اور کفر کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کرنے اور ہمہ قسم کی تکالیف و مصائب کا سامنا کرنے کے بعد، ۱۰ رجب المرجب ۱۳۷۱ھ کو اپنی قیامگاہ دیندار انجمن آصف نگر۔ حیدر آباد دکن میں اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جاملے۔

انّا للہِ وانّا الیہِ راجعون

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

یہ دوؔ ماہ دس دن کا ایک ایک لمحہ آپ کے رفقاءِ کار کے اذہان کے گوشوں میں اس طرح محفوظ ہے گویا یہ کل کی بات ہو۔ ان دوؔ ماہ دس دنوں کے حالات سُن کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ تمام ضروری کام مکمل کروا کے اپنے اُس وقتِ مقررہ پر اپنی مرضی سے رخصت ہوئے ہوں۔

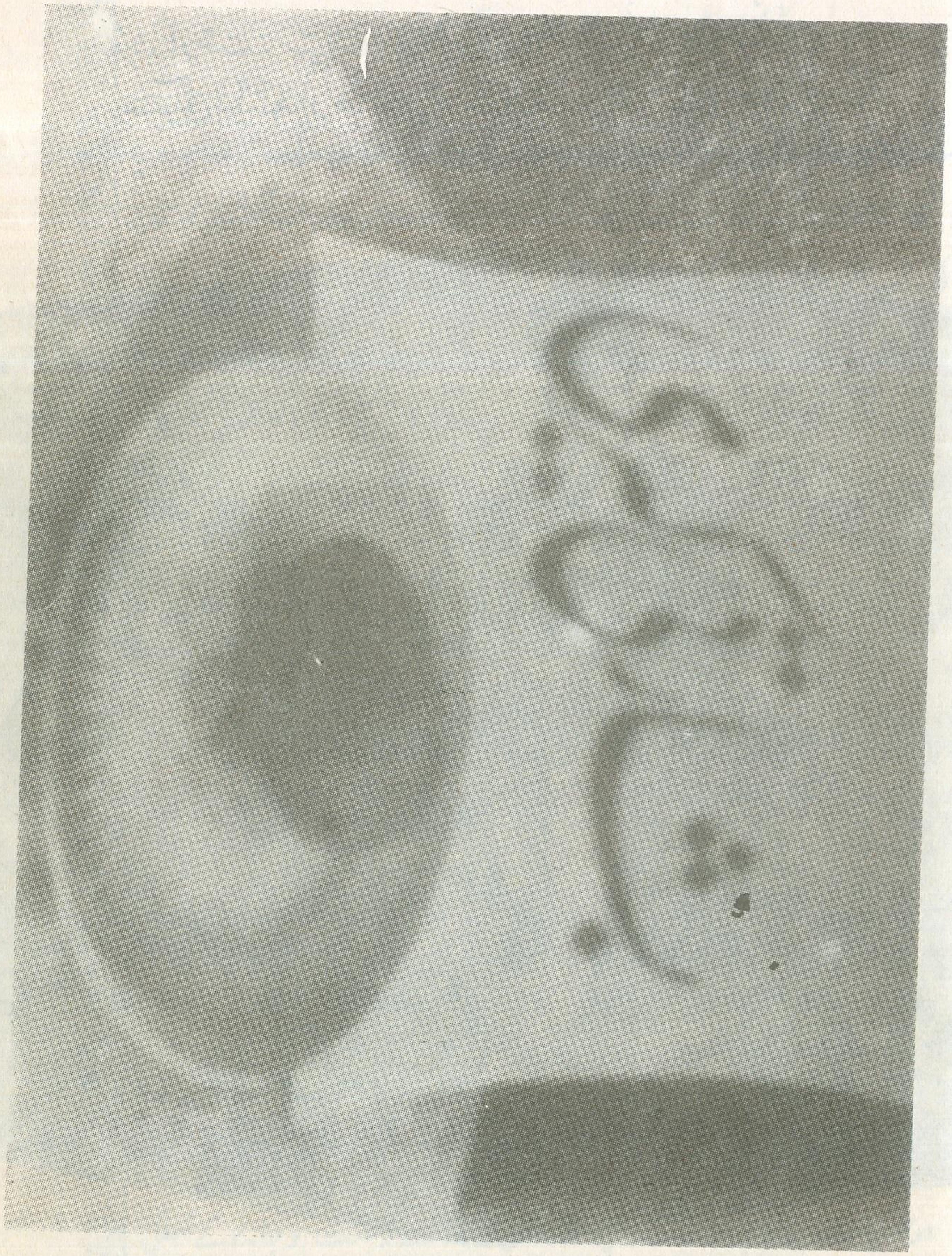
آپؒ اس دوران ایک مرتبہ باغ میں تشریف لے گئے۔ یہ باغ حضرت مولاناؒ نے خود اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا اور اپنے ہاتھوں سے خود ہی اسے سیراب کیا کرتے تھے۔ آپؒ باغ کے دوؔ درختوں کے درمیان ٹھنڈی ہوا میں لیٹ گئے۔ آپؒ کی زوجۂ کلاں حضرت تاجدار بیگم صاحبہؒ بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ آپؒ نے انھیں مخاطب کر کے فرمایا:

"یہ جگہ آپ مجھے دے دیں میں یہاں اپنے لیئے مکان بنانا چاہتا ہوں۔"

ایک بزرگ عورت بھی وہیں موجود تھیں۔ انھوں نے دریافت کیا کہ:



منزلِ اقدس
مرشدنا ومقتدانا اقدس مآب سید السادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا صدیق دیندار
صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز



"حضرت اتنا بڑا مکان رکھ کر آپ دوسرا مکان بنائیں گے ؟"

آپؒ نے جواباً فرمایا :

"میں یہاں جو مکان بنواؤں گا وہاں کوئی دوسرا نہیں آئے گا صرف میں رہوں گا۔"

آج انھیں دو درختوں کے درمیان آپؒ کی آخری آرامگاہ ہے۔

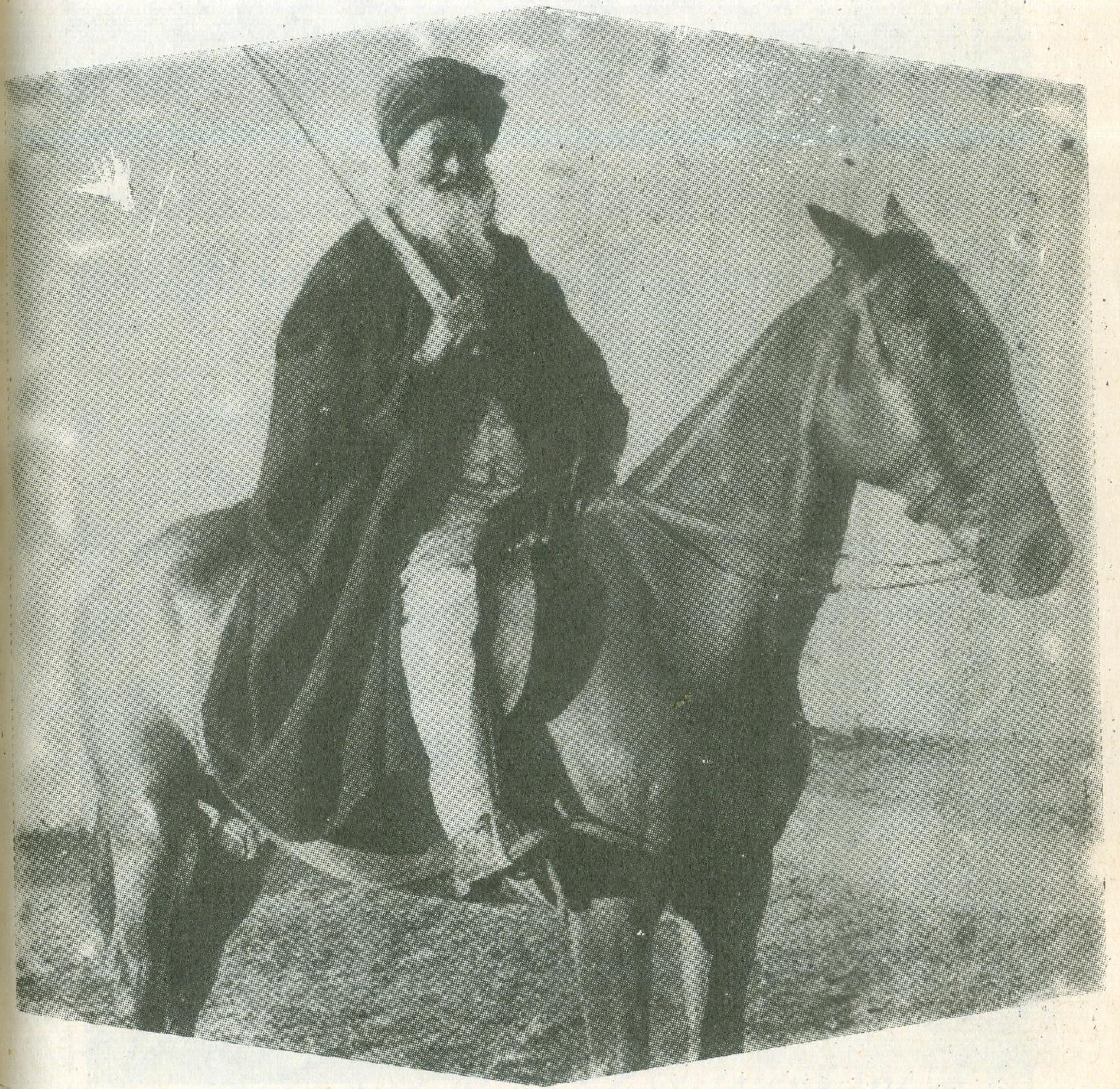
حضرت مولاناؒ نے وفات سے قبل خواب میں دیکھا کہ آپؒ کے لیئے ایک مکان دو آم کے درختوں کے درمیان بن رہا ہے ان درختوں پر کچّے (دکن کا مخصوص پھل) برابر کیریاں لگی ہوئی ہیں ایک کیری ٹوٹ کر گرتی ہے لیکن کام کرنے والے اتنے متقّی ہیں کہ وہ کیری کھاتے نہیں بلکہ ایک بچّہ کے ذریعے حضرت پیرانی ماں تاجدار بیگم صاحبہؒ کو بھجوادیتے ہیں۔ یہ خواب آپؒ نے وصال سے چندروز قبل ہی سُنایا۔

یہ خواب منّ وعن اس وقت پورا ہوا جب انہی آم کے دو درختوں کے درمیان حضرت مولانا کی لحد کھودی جا رہی تھی۔ چار افراد جن میں مولوی غیبی صاحب مبلّغ اسلام' عبداللطیف صاحب ، سراج صاحب اور ستّار خاں صاحب ولد اسماعیل خاں صاحب شامل تھے بڑی سرعت سے لحد کھود رہے تھے۔ جب کمر برابر لحد کھودی جاچکی تو ایک کیری اوپر سے ٹوٹ کر عین اس وقت مٹّی پر گری۔ غیبی صاحب نے یہ کیری ستّار خان صاحب کو دی اور ستّار خان صاحب نے حضرت پیرانی ماںؒ تک پہنچادی۔ یوں یہ بشارت پوری ہوئی۔ اس بشارتی کیری کی تصویر جو اُس وقت کھینچی گئی تھی منسلکِ ھذا ہے۔

جیل سے رہائی کے بعد بھی آپ کا وہی معمول تھا کہ صبح بعد نمازِ فجر مردوں کو درسِ قرآن دیتے گیارہ بجے سے ظہر تک عورتوں کا درس قرآن ہوتا اور مغرب کی نماز سے عشار تک مردوں کا دوسرا درس ہوتا۔ مگر جیل سے رہائی کے بعد آپ کے معمولات میں ایک فرق آگیا تھا کہ آپ دو پہر میں کھانے کے بعد قیلولہ نہیں فرماتے تھے۔ اور اس دوران آپؒ اپنے تخت پر دروازے کے قریب بیٹھتے تھے۔ جب پیرانی ماں حضرت تاجدار بیگم صاحبہؒ

بانئ تحریک

مُرشدنا و مقتدنا سیّد السادات الحسنی والحُسینی حضرت مولینا
صِدّیق دِیُندار صاحب قبلۂ عالم قدس اللہ سرّہٗ العزیز



نے دروازے کے قریب بیٹھنے کی وجہ دریافت کی تو آپؒ نے جواب میں یہ جملہ فرمایا کہ:

”نہیں میں جانے والا ہوں۔“

آپؒ نے خصوصاً ہندوستان کی مذہبی دنیا کے لیۓ اور عموماً تمام عالمِ انسانیت کے لیۓ امنِ عالم کے پانچ اصول دریافت کیۓ۔ جنھیں ”پنچ شانتی مارگ“ کا نام دیا انہی اصولوں کی وضاحت کے لیۓ آپؒ نے اس دو ماہ دس دن میں نقشوں کی تیاری کی۔ آپ اپنی علالت اور کمزوری کے باوجود ان نقشوں کی تکمیل میں مصروف رہے۔ جب پیرانی ماں حضرت تاجدار بیگم صاحبہؒ نے آپ کی بیماری کے سبب آپؒ کو روکنا چاہا تو آپؒ نے فرمایا:

”آج جو یہ کام ہو رہا ہے کل کوئی نہیں کر سکے گا۔“

جب یہ نقشے تیار ہو گئے تو آپ نے انھیں دیکھ کر فرمایا:

میں اب طوفانی دورے پر نکلنے والا ہوں۔ میرے ساتھ محمود علی صاحب، سیّد رسول، تاجدار بیگم اور نوراللہ میاں ہوں گے۔ ایسا نکلوں گا کہ حکومت کو کانوں کان خبر نہیں ہوگی۔ جمعہ کی نماز پڑھوں گا اور رات کو طوفانی دورے پہ روانہ ہو جاؤں گا۔“

ایک دن خواجہ حسین صاحب کپڑے والے نے آپ کے جُبّہ مبارک کے لیۓ سفید کپڑا بھیجا آپؒ نے وہ کپڑا اپنے سر پر شملے کی طرح باندھ لیا اور وہ شملہ اُٹھا کر حضرت پیرانی ماں تاجدار بیگم صاحبہؒ کے سر پہ رکھ کر فرمایا:

”اے میرے پنجابی دوست۔ السّلام علیکم۔“

پھر فرمایا:

”دورے میں میں سفید لباس پہنوں گا۔“

درحقیقت یہ تمام اشارات آپؒ کے اس دنیا سے رُخصت ہو جانے کے تعلّق سے تھے۔ آخری ہفتے میں آپ نے انجمن کے تمام صاحب اثر لوگوں سے اپیل کی کہ

”میں طوفانی دورے پر جا رہا ہوں اور اس دورے کے لیۓ میں

آخری مرتبہ آپ لوگوں سے چندہ مانگ رہا ہوں اس کے بعد نہیں مانگوں گا۔"

اسی دوران ایک مرتبہ آپ کے ایک ساتھی حافظ سید کلیم اللہ صاحب[۱] اپنے ایک بچے کے ساتھ کلیانی سے ملاقات کے لیئے آئے۔ یہ انتقال سے تقریباً آٹھ دن قبل کا واقعہ ہے آپؒ اُس وقت درس قرآن کریم دے رہے تھے اور غیب وشہادت کے فلسفہ پر خطاب فرما رہے تھے۔ دورانِ بیان حافظ صاحب کے لڑکے نے یہ فارسی مصرعہ پڑھا۔

ہر دم بہ لباسِ دیگراں یار بر آمد

حضرت مولاناؒ کو یہ مصرعہ اتنا پسند آیا کہ آپؒ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے بار بار یہ مصرعہ پڑھتے تھے۔ انتقال تک مختلف مواقع پر آپ یہ مصرعہ دہراتے رہے۔

حیدرآباد دکن کی اُس آخری جیل میں آپ نے سخت قید تنہائی میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ اشعار پر مشتمل اپنی زندگی کا نقشہ اور آنے والے دور میں انقلاباتِ عالم کو منظوم انداز میں بنام "نشاۃ الاخریٰ" قلمبند فرمایا۔ اور اسی دو مہینے دس دن میں آپؒ نے ان اشعار کی تشریح مکمل کروائی۔ یہ تشریح حاشیوں کے ساتھ منگل کے آخری درسِ قرآن میں مکمل ہوئی۔ اس دوران آپ نے مغرب کے بعد تمام پروگرام سختی سے روک رکھے تھے صرف نشاۃ الاخریٰ سنتے اور تشریح فرماتے تھے۔ دعوتیں جو مغرب کے بعد کی ہوتیں آپ اس پر ناراض ہوتے اور کئی دعوتیں اس طرح آپ نے منسوخ کردیں۔

حضرت مولاناؒ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی مرید آپ کے پیر چومے حتیٰ کہ اپنے جوتے کسی مرید کو نہیں اُٹھانے دیتے تھے لیکن وصال سے چند روز پہلے ایک

---

[۱] قاری حبیب اللہ صاحب خطیب جامع مسجد عمر فاروق نیو کراچی



حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ بخاری صاحب امام جامع مسجد دہلی حضرت مولانا سید صدیق دیندار صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے مزار مبارک پر حاضری دیتے ہوئے۔ آپ کے ہمراہ صاحبزادہ سید امانت حسین صاحب مبلغ اسلام موجود ہیں۔



مزارِ اقدس

مُرشدنا ومقتدانا تقدس مآب سید السادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا صِدّیق دیندار

صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز



حضرت پیر رضا حسن نظامی سید البخاری صاحب سجادہ نشین سلطان الہند حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا صِدّیق دیندار صاحب قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز کے عرسِ مبارک کے موقع پر مبلغینِ اسلام کے ہمراہ۔

دن آپ اکڑوں بیٹھے تھے کچھ حضرات آئے اور آپ کے پیر چومنے لگے۔ آپ نے انھیں اس وقت منع نہیں فرمایا۔ دربانِ رسول مولوی محمود علی قریشی صاحبؒ بھی اس وقت موجود تھے انھوں نے ان مریدین کو بہت سخت سست کہا آپؒ نے اس موقع پر فرمایا:

"چومنے دو! آج موقع ہے کل نہیں ملے گا۔"

چہارشنبہ کی پہلی تاریخ کو آپ بیمار ہوئے اور بعدازاں آپ بہت کمزور ہو گئے آپؒ نے اپنے منجھلے صاحبزادے سید نوراللہ حسینی صاحب کے ذریعے مولوی اسد اللہ عبدالغنی صاحب کو بلوایا اور فرمایا

"یا محمود علی صاحب کو بولو کہ خطبۂ جمعہ دو اور نماز پڑھاؤ۔"

مولوی محمود علی قریشی صاحبؒ ننگے پیر دوڑتے ہوئے آئے اور رونے لگے کہ "حضرت آپ کے ہوتے ہوئے میں کیسے نماز پڑھاؤں۔"

حضرت مولانا کے اصرار پر انھوں نے حکم کی تعمیل کی۔ آپؒ نے زنانی مسجد میں بیٹھ کر خطبۂ جمعہ سنا اور وہیں نماز ادا کی۔

انتقال سے تین دن قبل آپ نے تمام مبلّغین کو سختی سے حکم دیا کہ وہ دوروں پر نکل جائیں۔ تمام مبلّغین یکے بعد دیگرے دوروں پر نکل گئے۔ وصال کے روز صرف دو۲ مبلّغین دربانِ رسول مولوی محمود علی قریشی صاحب اور قادرالکلام مولوی عبدالقادر صاحب افسرِ انجمن میں موجود تھے۔ آپؒ کے انتقال کی جانکاہ خبر ۱۵ر جنوری ۱۹۵۲ء کو ریڈیو پاکستان نے بھی نشر کی۔

احاطۂ خانقاہِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ آپ کا مزارِ مبارک آج بھی بلاتخصیص مذہب وملّت مرجعِ خاص وعام ہے آپ کی قائم کردہ جماعت "دیندار انجمن" ہندوستان و پاکستان میں مسلسل کام کر رہی ہے۔ الغرض اتباعِ سنّتِ نبوی ؐ میں تبلیغ، ہجرت اور غزوات کے مراحل سے گذرنے کے



شریمان ستیہ بھگت سوامی آشرم وردھا (صوبہ مہاراشٹر انڈیا) حضرت مولانا قدس اللہ سرہٗ العزیز کے مزارِ اقدس پر حاضری دیتے ہوئے جبکہ مولوی سیّد منیر شاہ (پاکستان) فاتحہ پڑھ رہے ہیں

بعد آپؒ اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔

اللہ رب العالمین نے فقراءِ دیندار انجمن سے بھی یہ تینوں مراحل طے کروائے اب چوتھا مرحلہ جہادِ فی سبیل اللہ کا ہے جو کہ تمام عالم اسلام کا مسئلہ ہے اور جس میں غلبۂ اسلام کا راز پوشیدہ ہے وہی غیور اللہ اپنے دین اور رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت میں اپنے قوی و عزیز ہونے کا ثبوت دینے کے لیئے یہ عمل اپنے موعود وقت پر کروائے گا۔

نوٹ، حضرت مولانا رحؒ کی وفات کے راوی آپؒ کے صاحبزادے مولوی سید نور اللہ حسینی صاحب مبلّغ اسلام ہیں

حصّہ دوم

فتنۂ اجرائے نبوت کا سدِّ باب

اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا سید صدیق دیندار صاحب قبلۂ عالم قدس اللہ سرہُ العزیز کو بذریعۂ بشارت فتنۂ اجرائے نبوت کی اصلاح کی ذمہ داری بھی سونپی تھی۔ آپؒ نے میاں محمود خلیفہ قادیان کو بار بار دعوت اصلاح عقائد دی کہ توبہ کر لو کیونکہ آقائے نامدار منبع انوار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد دنیائے انسانیت اور مسلمانوں کو نہ کسی نئے یا پرانے نبی کی کوئی ضرورت ہے نہ ہوگی ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہر لحاظ سے کافی ہیں۔ آخر میں آپؒ نے میاں محمود کو متنبہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:-

"میاں جی ایک ایسی حکومت آئے گی جو تم کو قادیانیت بھلا کر چھوڑے گی"۔

آپؒ انتہائی درد سے تحریر فرماتے ہیں:-

" اسلام پر اس سے بڑا کوئی حملہ نہیں کہ آپ کے بعد ایک نبی کو کھڑا کرے اور ایک امتی کو احمد والی آیت کا مصداق گردانے اور ان کے انکار سے چالیس کروڑ مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھے۔ میں مسلسل آٹھ سال اس مسئلے پر بحث کر چکا ہوں اب حجت کوئی نہیں ہے یہ آسمانی فیصلہ ہے اور میں اس کام کے لیے بفضل خدا مامور ہوں اور خدا سے علم پا کر کہتا ہوں کہ جماعتِ قادیان اللہ کی طرف رجوع کرے اور اپنے اس غلط عقیدے سے باز آجائے ورنہ وعید ہے۔ یہ نئی بات نہیں ہے سنّت اللہ ہے۔ دین میں ضد نہیں ہوا کرتی۔ دین اللہ کا ہے نہ تمھارے گھر کا نہ ہمارے گھر کا۔ جو شخص منیب بن کر اللہ کے پاس آتا ہے اسی کو ہدایت ہوتی ہے"۔

(خادم خاتم النبیین صد ۱۷-۱۸)

چنانچہ آپ نے اس فتنۂ دجال کو ختم کرنے کے لیے تحریر و تقریر کے علاوہ کئی عملی اقدامات بھی کئے۔ ہم یہاں پر آپؒ کے چند واقعات پیش کر رہے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ آپؒ نے اس میدان میں کتنی محنت کی جس کی وجہ سے آپؒ کے خلاف قادیانیوں نے مخالفت کا طوفان کھڑا کر دیا۔ یہاں تک کہ دو بار قاتلانہ حملے بھی کئے اور جب بھی قادیان میں آپ کے ساتھی "پیغام اصلاح" لیکر پہنچے تو انھیں دھکے دیکر شہر قادیان سے نکال دیا گیا۔ جس پر آپؒ نے فرمایا:۔

"با انھوں نے میرے ساتھیوں کو دھکے دے کر نکالا ہے اللہ تعالیٰ انھیں شہر قادیان سے نکالے گا۔"

اس منظر کو دنیا نے دیکھا کہ احمدی کس طرح قادیان سے نکالے گئے۔

بانی دیندار انجمن قادیانیوں کی اصلاح کے لیے ہمیشہ سرگرم عمل رہے اور دلیلوں سے انھیں قائل کیا کئی قادیانی توبہ کرکے آپ کے ہاتھ پر بیعت کئے۔ آپؒ فتنۂ اجرائے نبوت کے تعلق سے فرماتے ہیں۔

" موجودہ زمانہ میں سب سے بڑا فتنہ فتنۂ قادیان ہے العیاذ با اللہ انھوں نے وہ ظلم ڈھا رکھا ہے کہ جب تک کوئی شخص مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان نہ لائے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج کافر مطلق ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ"۔ (روح اسلام صـ۴۳)

قادیانیوں کے عقائد فاسدہ خطرناک حد تک بڑھ گئے تھے حضرت مولاناؒ نے تحریر فرمایا کہ قادیانی کہتے ہیں:۔

" آپ مرزا صاحب بھی اپنی قبر سے اٹھ کر آئیں اور کہیں کہ میں نبی نہیں ہوں اس وقت بھی ہم یہی کہیں گے کہ ہم آپ کو نبی مان چکے ہیں ہم کو اطمینان ہو گیا ہے اب ہم بدلنے والے نہیں۔ یہ من گھڑت قصے نہیں ہیں بلکہ یہ واقعہ ہے حیدر آباد والے حافظ عبد العلی صاحب نے خود مجھ کو یہ جواب دیا تھا۔ ممکن ہے، بہت سے ایسے ہوں ایسی صورت میں

اللہ تعالیٰ یہ اپنے کاروبار انسانوں کے ذریعہ لگا دیکر خاموش بیٹھنے والا نہیں خصوصاً حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا حملہ جواب تک کسی غیر نے یا اپنے والے نے نہیں کیا تھا۔۔۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ کے دور کرنے کے لیے فقیر کے دل میں اتنا درد اور جوش پیدا کیا کہ شاید ہی کوئی مبلغ دنیا میں اتنے جوش والا نظر آتا ہو"۔

(خادم خاتم النبیین صـ۶)

چنانچہ آپؒ نے اس فتنہ کے سدباب کے لیے عملی اقدامات کا آغاز کیا۔ آپؒ تحریر فرماتے ہیں:۔

"۱۹۱۶ء کے جلسہ قادیان کا واقعہ ہے کہ اس سال مولانا سید محمد حسن صاحب نے فسخ بیعت کی تھی اور جماعت قادیان میں سخت تشویش کا حال تھا اور خلیفہ صاحب کو اس تشویش کو دور کرنے کے لیے پوری طاقت سے کام کرنا تھا۔ اس دن آپ نے تقریباً ۳ گھنٹے تقریر کی اور فرمایا کہ اگر میری گردن پر ہر دو طرف تلواریں رکھ دیں اور سید محمد احسن صاحب جیسے ۵۵ مولوی مل کر کہدیں کہ بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تب میں کہوں گا کہ بعد آپ کے ایک نبی آیا اور بھی نبی آئیں گے۔ غرض وہ دن ایسا تھا کہ اگر مخالف اس میدان میں کوئی آواز اٹھائے تو جان کی خیر نہیں تھی۔ اس میدان میں اس مسئلہ کے خلاف اشتہارات بانٹنے والے میں اور حافظ فضل احمد صاحب۔ اور مولوی عبد الحق صاحب تھے جب جلسہ برخواست ہوا لوگ مختلف راستوں سے نکلنے لگے میں نے فضل احمد صاحب سے کہا کہ اشتہارات بانٹنے کے لیے آپ ایک راستہ پر کھڑے ہو جاؤ اور مولوی عبد الحق صاحب ایک راستہ پر اور میں ایک راستہ پر کھڑا ہو جاتا ہوں پنجابی میں کہا کہ چیکروی ہون۔ محمودیاں جوش وچ بینگے

یعنی کہا کہ اب کچھ نہ کرو قادیانی لوگ میاں صاحب کا وعظ سننے کے بعد جوش میں ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس خاص کام کے لیئے بنایا تھا اس وقت ان کے بزدلانہ الفاظ سنکر اور جوش آیا یہ دونوں خاموش نکل گئے میں ایک راستہ پر کھڑا ہو گیا۔ اور اشتہارات تقسیم کرنے لگا۔ شریروں نے کل اشتہارات پر قبضہ کرنا چاہا میں نے تکرار کی انھوں نے تشدّد کی آخر مجھے گرایا اور اشتہارات چھین لیئے میں الحمد للہ کہکر وہاں سے نکل گیا۔ غرض اللہ تعالیٰ کسی کو کسی ایک کام کے لیئے انتخاب کرتا ہے تو اس کو حوصلہ بھی اسی قدر دیتا ہے۔" (خادم خاتم النبیین ص۷۶)

اس واقعہ کی تفصیل حضرت مولاناؒ نے یوں منظوم فرمائی ہے:

"تین گھنٹے رہی تقریر میاں صاحب کی ۔۔۔ اُس کا گٹھا لیئے میں سامنے ہی بیٹھا تھا
نوٹ کرتا تھا ہر اک بات میاں صاحب کی ۔۔۔ میری اس خاص دلیری پہ ہر اک دبتا تھا
مسئلۂ کفر و نبوّت پہ تھی ساری تقریر ۔۔۔ ان کے ہر جملہ پہ تھا واہ واہ سبحان اللہ
مسجدِ نور کے میدان میں تھا یہ جلسہ ۔۔۔ غالباً بارہ ہزار احمدی تھے واں یکجا
فسخ بیعت کے گڑاپے میں بڑے ڈھیٹ ہو کر ۔۔۔ آپ نے جذبہ کی حالت میں بہت بھڑکایا
کوئی جذبہ کبھی برہان نہیں ہو سکتا ۔۔۔ صرف کمزور مریدوں کے لیئے اک ڈھب تھا
یعنی فرمایا سنو دوستو میں کہتا ہوں ۔۔۔ "مرزا صاحب کی نبوّت کا ہے برحق مسئلہ
میری گردن پہ اگر لار کھیں تلواریں دو ۔۔۔ دشمنوں میں کبھی گھر جاؤں کہیں میں تنہا
سامنے میرے ہوں بچو نجہ محمد احسن ۔۔۔ اور کہیں لفظ نبوّت کا زباں پر مت لا
میں سرِ عام یہی بات کہوں گا سب سے ۔۔۔ آئیں گے اور ابھی ایک نبی ہے آیا"
سامنے بیٹھا ہوا میں جو یہ سب لکھتا تھا ۔۔۔ میرے اطراف جو دشمن تھا ہر اک جلتا تھا
ایک کو فکر ہوئی چھین لے مجھ سے وہ نوٹس ۔۔۔ اس لیئے گھورتا تھا اور مجھے تکتا تھا
ختم تقریر ہوئی لے کے میں گھٹا نکلا ۔۔۔ فسخ بیعت کا وہ اعلان سبھی میں بانٹا
نوٹس جو چھیننا چاہتا تھا مرے پاس آیا ۔۔۔ رہنے والا ہوں کہا خاص شہر پنڈی کا

ظاہرہ اپنے خلیفے کا مخالف بنکر ۔۔۔ مجھ کو جنگل کی طرف لے چلا باتیں کرتا
جبکہ ہم دونوں ہوئے سب کی نظر سے اوجھل ۔۔۔ بھائی جی نوٹس مجھے پڑھ کے سناؤ بولا
میں نے جب جیب سے وہ نوٹس نکالے باہر ۔۔۔ بولا "کنجر دا پتر" اور جھپٹا مارا
کھول کے چاقو کھڑا ہو گیا حملہ کرنے ۔۔۔ مجھ کو معلوم تھا حملہ یہ نہیں کر سکتا
کیونکہ قانون ہے ہوتا ہے منافق بزدل ۔۔۔ شکر ہے چیلا خلیفہ کا منافق نکلا
عشق تھا اس کو خلیفہ سے وہ شیدائی تھا ۔۔۔ فیض اس قربِ خلافت کا نفاق ہی نکلا"

(نشاۃ الاخریٰ۔ غیر مطبوعہ)

حضرت مولاناؒ نے فتنۂ اجرائے نبوّت کے رد میں درج ذیل منظوم دلائل ان الفاظ میں پیش فرمائے۔

"قادیاں سے جو نبوّت کی اٹھی ہے آواز ۔۔۔ اس کے سننے سے مسلمانوں کا سر چکرایا
فتویٔ کفر وہاں دعویٔ ابن اللہ تھا ۔۔۔ کفر و دجّالیت ہے ہم میں نبی کا دعویٰ
فائدہ دنیا میں مرزا کی نبوّت کا کوئی ۔۔۔ اور نہ قبر و قیامت میں حشر میں اس کا
کان میں کلمہ محمّد کا سناتے ہیں یہ سب ۔۔۔ کیا کسی نے کبھی مرزا کا بھی کلمہ پھونکا
ایک ہی کان نہیں کان دیئے دو اللہ نے ۔۔۔ ہے اذاں ایک میں قامت کے لیئے ہے دوسرا
دعوتِ تامہ دے نام محمّد کی تو ۔۔۔ استعانت کا نماز ایک ذریعہ تیرا
بچّہ کے کام کے، گھر میں تو محمد ہی ہیں ۔۔۔ کب نبی اور ہے مسلم کے کسی بچّہ کا
احمدی پھونکے تو کلمہ کوئی مرزا جی کا ۔۔۔ کیوں نہیں پھونکتے آخر ہے سبب اسکا کیا
ان کو معلوم ہے مرزا کی نبوّت کیا ہے ۔۔۔ اس لیئے بچّے کو اس بات سے بہرا رکھا
جب جواں ہوتا ہے مسلم تو نمازی بنکر ۔۔۔ قعدہ میں کہتا محمّدؐ ہی نبی ہے میرا
یاں بھی مرزا کی نبوّت کو ہر اک مرزائی ۔۔۔ سمجھا بیکار تبھی تو اسے اس نے چھوڑا
ہے جوانی میں بھی مرزا کی نبوّت بیکار ۔۔۔ گر وہ کچھ کام کی ہوتی تو مخاطب ہوتا
ہے خطاب اس کا نمازوں میں رسول اللہؐ سے ۔۔۔ غیر کے نام کو لینے کو گناہ ہے سمجھا
اس سے ظاہر ہے کہ مرزا کی نبوّت کیا ہے ۔۔۔ جو نہ دے کام جوانی میں تو پھر فائدہ کیا

جب مُسلماں نکلتا ہے مبلّغ بنکر — خواہ ہو احمدی یا اور کسی فرقے کا
کلمۂ طیبہ پڑھوا تا ہے ہر کافر کو — بھول جاتا ہے واں مرزا کا فسانہ سارا
اس سے ثابت ہوا تبلیغ کے میداں میں بھی — احمدی کا وہی کلمہ ہے رسول اللہ کا
یوں ہے میدان میں مرزا کی نبوّت بیکار — گر وہ کچھ کام کی ہوتی تو وہ منوا لیتا
جب مسلمان پہ آتا ہے نزع کا عالم — آخری دم میں زباں پہ ہے محمدؐ آتا
احمدی پر بھی جب آتا ہے نزع کا عالم — کہتا ہے صاف محمدؐ ہی رسول اللہ کا
اس سے معلوم ہوا نزع کے عالم میں بھی — ہے نبوّت مرے مرزا کی نکمّی واللہ
قبر میں دفن جب انسان ہے ہوتا اپنی — دو ملک آتے ہیں لینے کو پرکھنا اسکا
واں سوال ہوتا ہے من ربُّک پہلے اس سے — بعد کہتے ہیں کہ کیا دین ہے بندے تیرا
کرسی پہ ہوتے محمدؐ ہیں وہاں جلوہ گر — پوچھا جاتا ہے بتا کون ہے کرسی والا
جو وہاں آپ کو پہچان کے کلمہ پڑھ لے — اس پہ جنّت کا وہیں ہوتا ہے دروازہ وا
کیا بتاؤ کبھی مرزا بھی وہاں آتے ہیں — ان کی حجّت بھی ہے انساں پہ کہیں ہے لکھا
احمدیوں کو بھی یاں داخل جنّت کرنے — کوئی ذریعہ نہیں ذریعہ ہے رسول اللہ کا
احمدی کوئی خلاف اس کے نہیں کہہ سکتا — مسئلۂ قبر میں راسخ ہے عقیدہ اس کا
اس سے معلوم ہوا قبر کے گوشہ میں بھی — ہے نبوّت مرے مرزا کی نکمّی واللہ
احمدی ہے کوئی ایسا کہ جو یہ کہتا ہو — کہ قیامت میں بھی مرزا کا چڑھے گا جھنڈا
اس سے معلوم ہوا روز قیامت میں بھی — ہے نبوّت مرے مرزا کی نکمّی واللہ
حشر بعد اسکے جو ہوگا تو وہاں کیا ہوگا — یحشر النّاس علیٰ قدمی کا منظر ہوگا
حشر کے دن کے بھی مالک ہیں رسول اللہؐ ہی — پہلے اصحاب سے کچھ کم یہاں جمگھٹ ہوگا
کیا کوئی احمدی کہتا ہے کہ مرزا جی ہی — مالکِ حشر رہیں گے ہے عقیدہ میرا
اس سے معلوم ہوا حشر کے میدان میں بھی — ہے نبوّت مرے مرزا کی نکمّی واللہ
بچّہ کے کام میں مرزا کی نبوّت ناقص — اور جوانی میں بھی کچھ کام نہیں ہے اس کا

۵؎ امتحان

نہ تو تبلیغ کے میدان میں چلے کام اس سے — نزع کے وقت بھی کچھ کام نہیں ہے اس کا
قبر میں بھی یہ نبوّت نہ کسی مصرف کی — اور قیامت میں تو کچھ بھی نہیں فیضان اس کا
حشر میں بھی نہیں کچھ کام بنے گا اس سے — آخر ہے کام کوئی جس کا ہے اتنا چرچا
بس یہی کام فقط اس کا نظر آتا ہے — یہ نبوّت ہے فقط جھگڑے کا گورکھ دھندا
فائدے کے لیئے کرتا ہے ہر انساں جھگڑا — کوئی سوچے تو بھلا فائدہ کیا اس سے ملا

(نشاءۃ الاخریٰ۔ غیر مطبوعہ)

حضرت مولاناؒ نے یہی بات مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو ایک خط میں یوں لکھی :-

"غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ قادیان سے جاری شدہ نبوّت نہ ان کے نومولود بچّہ کے تکبیر و قامت کے کام آتی ہے اور نہ فرضیت نماز کے اور نہ وہ مجلس کے کام کی ہے اور نہ تبلیغ کے کام کی۔ نہ وہ نزع کے وقت کام کی ہے اور نہ تجہیز و تکفین کے وقت۔ نہ وہ قبر کے کام کی ہے اور نہ حشر کے۔ اگر یہ نبوت نبوت محمدؐیہ سے بڑی مانی جائے تب بھی بیکار ہے۔ برابری کی صورت میں بھی بے سود ہے۔ اگر چھوٹی ہے تب بھی بے فائدہ ہے۔ چونکہ اسلام کی نبوّت کافۃ اللنّاس ہے (ہدایت البالغہ ص۶)

آپؒ مزید تحریر فرماتے ہیں :-

"چونکہ قرآن کریم کے نزول کے بعد شریعت کا تکملہ ہوچکا ہے لہذا انسانوں میں نبی کہلانے کا حق باقی نہیں رہا۔ ذی ولایت کا پانے والا ہمیشہ شرک ہے فی النبوۃ محمدیہ مقدسہ مطہرہ سے ڈرتا رہے گا۔ دجال اور بے ایمان ہی ہوگا۔ وہ شخص کور باطنی کی وجہ سے یا شرارت اور فساد کی غرض سے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور تذلیل کرنے کی غرض سے مدعی نبوت ہوگا۔ چونکہ نبوّت روحانی بادشاہت ہے جب تمام دنیا کے لئے ایک شہنشاہیت قائم ہوگئی پھر دعویٰ بادشاہت بغاوت ہے---!!"

یہی وجہ تھی کہ بعد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدعی نبوت قتل کئے گئے اس کی دلیل یہ ہے کہ ولو تقول علینا بعض الاقاویل ۰ لاخذ نا منہ[1] بالیمین ۰ ثم لقطعنا منہ الوتین ۰ فما منکم من احد عنہ حاجزین ۰ ۴۴-۴۷/۶۹ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ذات بابرکت کے نسبت افتری کرنے پر رگ جاں کاٹ ڈالنے کا خوف دلایا جاتا ہے پھر وہ کونسا انسان ہے جو خدا پر افتری باندھے اور بچ جائے"

(خادم خاتم النبیین ص ۲)

"یہ اللہ تعالیٰ کا دستور رہا ہے کہ جب ایسے ایمانیات کا جھگڑا اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان معاملوں کو انسانوں کے منطق بازی پر نہیں چھوڑتا بمصداق اس آیت کے ما اختلفتم[2] فیہ من شیٔ فحکمہ الی اللہ ۱۰/۴۲ لولا کلمۃ سبقت من ربک الی اجل مسمی لقضی بینھم[3] ۰ ۱۴/۴۲ یعنی جب کبھی کسی ایمانی معاملات میں قوموں میں اختلاف پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اتمام حجت کے لیئے اپنے طرف سے ایک مامور کو کھڑا کر دیتا ہے۔"

(خادم خاتم النبیین۔ دیباچہ صفحہ ج)

"بعد ظہور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی آپ کے شان کے خلاف کہیں آواز اٹھی۔ اس کے دفعیہ کے لیئے اللہ تعالیٰ نے

---

[1] اور اگر وہ ہم پر بعض باتیں افترا کے طور پر بنا لیتا۔ اور ہم ضرور اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر اس کی رگ جان کاٹ دیتے پھر تم میں سے کوئی ہمیں روکنے والا نہ ہوتا۔

[2] اور جو تم کسی بات میں اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔

[3] اور اگر ایک بات تیرے رب کی طرف سے پہلے سے ایک وقت مقرر کے لیئے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔

مامور کو کھڑا کیا، اور اس کا علاج کروایا، اور آئندہ بھی یہی حال رہے گا۔

مثلاً حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں انسانوں میں یہ حال ہو گیا تھا کہ عام طور پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اہمیت لوگوں کے نظروں سے دور ہو رہی تھی، اور لوگ خشک ملّاین رہے تھے اور عام بات تھی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی غرض صرف قرآن کریم کا دنیا میں آنا تھا وہ تو آیا، لیجئے غرض تو حاصل ہو گیا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرویدہ ہونے میں کیا فائدہ ہے، ایسی بے عزتی اور ہتک شان حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے دیکھنا نہ چاہا، پیران پیر کو مامور کیا آپ نے اعلان کیا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت تو انسان کو حد درجہ کی ہے، مگر میں کہتا ہوں کہ جب تک کوئی شخص میرے ہاتھ پر بیعت نہ کرے اس کے لیئے آسمانی دروازے نہیں کھولے جائیں گے، اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس ہتک کو دور کر دیا، یہی حال ہر زمانہ میں رہا اب بھی اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو جو مامور کیا ہے، اس کی غرض بھی یہی ہے کہ ایک آواز قادیان سے اٹھی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی بلکہ حضرت مرزا صاحب آپ کے بعد ایک نبی آگئے یہ وہ ہتک ہے کہ اب تک ایسی ہتک کسی زمانہ میں نہیں ہوئی... ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق اس عظیم الشان فساد کے دور کرنے کے لیئے ایک ایسے مامور کا ظہور کیا جو ہر بات سے اس کا اہل ہے اور یہ خدا کے علم میں پہلے ہی سے منتخب تھا۔ اس وجہ سے اس نے جس قدر اس مسئلہ میں فکر کیا اور اس فساد کے دور کرنے کے لیئے کوشش کی شاید ہی کسی نے کی ہو۔"

(خادم خاتم النبیین ص ۴-۵)

ختم نبوت کے سلسلے میں ایک اور فیضان رحمت:

"یوں تو میں انکار ختم نبوت کے فساد کو یاد کرکے بعد نماز عشاء اور تہجد کی نماز کے بعد روتا رہتا تھا اور یہ دعا کرتا تھا کہ یا اللہ تو اپنے بندوں کو ہدایت دے۔ یہ مسئلہ بالکل پیچیدہ ہے تیرے بندے عام طور پر اس قدر خیالات کی وسعت نہیں رکھتے ناحق باطل کا شکار ہو رہے ہیں ان کی عاقبت خراب ہو رہی ہے اس کا انتظام آسمان سے فرما۔ اس طرح میں برسوں روتا رہا اور پوری طاقت سے کل پنجاب میں کام کیا مختلف حالات میں آسمانی تائیدات دیکھیں۔

منجملہ ان کے ایک یہ تائید کہ ایک رات اسی فکر میں روتا ہوا سو گیا (خواب میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس وقت میرے دل میں ڈالا گیا کہ جن کی ختم نبوت کا انکار کیا جا رہا ہے وہ خود تشریف لائے ہیں انھیں سے اس مسئلہ کا فیصلہ لے لے۔ اس خیال سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں ایک طوفان مچا ہے کہ آپؐ کے بعد ایک نبی آگیا۔ کیا واقعی آپؐ کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے ارشاد فرمائیے۔ آپ نے جواب دیا لام جیسے بھی پہلوان جو زندہ ہوتے وہ بھی کر ہی لیتے ایک بار غلامی میری یہ ایک موزوں شعر تھا، میں نے لکھ لیا، اور لام کے لفظ پر غور کیا۔ تفہیم ہوئی (ل) سے لوطؑ (الف) ابراہیم، (م) موسیٰ۔ اگر ایسے نبی بھی میرے بعد ہوتے تو نبی نہیں کہلا سکتے تھے، میری ہی غلامی کہ لیتے، یہ اردو حدیث اس عربی حدیث کے مطابق ہے یعنی لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی اس کے بعد دل میں ایک زبردست طاقت پیدا ہوئی اور کثرت سے ختم نبوت کے دلائل ملنے لگے تقریباً آٹھ سال اسی ایک مسئلہ پر بحث کرتا ہوا میدان میں کامیاب نکلا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔"

(خادم خاتم النبیین ص۷-۸)

حضرت مولاناؒ نے مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے نام ایک کھلے شائع کردہ خط میں تحریر فرمایا:

"مولوی صاحب! آپ[۱] کیا اور آپ کے میاں[۲] کیا حتیٰ کہ مرزا صاحب کیا ان میں سے کسی کو بھی اسلام کا علم نہیں گو یہ بات گراں گذرتی ہوگی۔ میں کام کر رہا ہوں علی البصیرت دیکھ رہا ہوں۔"

(ہدایت البالغہ ص۱۳)

"احمدیوں کا جو اللہ ہے وہ اسلام کا اللہ نہیں۔ احمدیوں کے جو رسول ہیں وہ اسلام کے رسول نہیں۔"

(ہدایت البالغہ ص۱۹)

حیدر آباد دکن کی چنچل گوڑہ جیل آپؒ کی زندگی کی آخری جیل تھی۔ انھیں ایام میں آپؒ نے درج ذیل اشعار قلمبند فرمائے۔ گویا ختم نبوت کے سلسلے میں آپؒ کی زندگی کا یہ آخری فیصلہ تھا۔

"ہوئی ختم خدمت تو عہدہ کہاں کا — نبی تھا وہیں کا تھا دعویٰ جہاں کا
تھا ہر ایک نبی خاص قوم و زماں کا — مریں جب وہ قوم میں نبی پھر کہاں کا
سراجاً منیرا نبی مسلماں کا — ہے کافی نہیں ایک سورج جہاں کا

نبی گر کوئی خود کو سمجھا ہوا ہے — یا اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے
رسولِ خدا نے یہ فتویٰ دیا ہے — وہ کافر ہے کاذب ہے دیوالیہ ہے
کہ شیطاں نے دامن میں اس کو لیا ہے — یا ابلیس مردود اس کا پیا ہے"

(مہر نبوت ص۲۳)

۱؎ محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور
۲؎ میاں محمود صاحب خلیفہ قادیان

آپ نے اعلان فرمایا :۔

"لوگ دیکھتے ہیں بعض کو رات دن کا تجربہ ہے کہ قادیانی لوگ خود کو احمدی کہلانا فخر سمجھتے ہیں۔ وہ کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ ان کی مسجد الگ، ان کا امام الگ، ان کی گادی الگ، ان کا خلیفہ الگ، اُن کی نماز جنازہ الگ، ان کے رشتے ناتے الگ، ان کے اعتقاد میں جو احمدی نہیں وہ کافر ہے، انکے اعتقاد میں اِسمہٗ احمد کے مصداق مرزا صاحب ہیں۔ مرزا صاحب ہی کے لئے میثاق النبیین ہوا۔ مرزا صاحب ہی نبی آخر الزماں ہیں لوگ یہ بھی دیکھتے ہیں اور اُن کو ہماری تحریک کا اٹھارہ سال کا تجربہ ہے ہم کسی بات میں مسلمانوں سے الگ نہیں ہیں۔

مندرجہ بالا قادیانی عقائد سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔"

(اعادہ اسلام صٓ)

"چونکہ میں بفضلہٖ صوفی ہوں۔ صوفی کسی کی مخالفت نہیں کرتا اپنے اصولوں کو مضبوط پکڑے ہوئے چلتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ مکاشفات کھلتے ہیں۔ اس وجہ سے دنیا والے نادانی سے اس کو مختلف نام سے پکارتے ہیں چونکہ میں نے اسلام پھیلانا اپنا فرض اولین قرآن کریم کے علم سے سمجھ رکھا ہے۔ کسی فرقہ سے مڈبھیڑ نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے لوگ مجھے قادیانی کہتے ہیں حالانکہ ان کو علم ہے کہ ہماری انجمن احمدی انجمن نہیں دیندار انجمن ہے اور ہم فتنۂ قادیان کو فتنۂ دجال سمجھتے ہیں۔ ہر قوم کا نبی ان کے دنیا و آخرت کے کام کا ہوتا ہے۔ قوم احمدیوں کا نبی نہ ان کی دنیا کے کام کا اور نہ آخرت کے کام کا۔ جب ان کے گھر بچہ پیدا

ہوتا ہے تو اس کے کان میں اشھد ان محمد رسول اللہ ہی پھونکتے ہیں۔ جب وہ جوان ہوتا ہے تو نماز میں السلام علیك ایھا النبی میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کو مخاطب کرنے کے لئے کہتے ہیں مجلسوں میں درود والی آیت پر اللّٰھمّ صلی علیٰ سیدنا محمدٍ ہی کہتے ہیں اور نزع کے وقت کلمہ طیبہ ہی پڑھتے ہیں اور قبر میں محمدؐ نبی ہی کہتے ہیں۔ اور حشر میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے جھنڈے کے نیچے ہی کھڑے ہوتے ہیں۔ اس طرح ان کے نبی مرزا غلام احمد صاحب نہ دنیا کے کام کے اور نہ آخرت کے کام کے صرف جھگڑے کے لیے یہ ڈھکوسلا نکالا ہے۔ میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد مدعی نبوّت کو کافر کاذب اور دجّال سمجھتا ہوں۔ نادان ہیں انسان جو مجھے قادیانی کہتے ہیں میں ہر فرقہ کی تعلیم سے واقف ہوں۔ ان کی بہتر چیزیں جو دین اسلام کی تبلیغ کے کام میں آتی ہیں وہ لیتا ہوں اور خود کو صرف مسلم کہتا ہوں میں کسی فرقہ میں مقید نہیں اور نہ میرا کوئی مسلمانوں میں دعویٰ ہے۔"

(دیندار چن بسویشور ص۔)

خادمانِ رسولُ الثقلین صلی اللہ علیہ وسلّم اور اولیاء اللہ کا یہ اصول رہا ہے کہ انھوں نے ہمیشہ اپنی سمت کا تعین خدا سے لقاء یعنی خواب و بشارات کے ذریعے کیا ہے حضرت مولاناؒ نے بھی ایک خواب کا تذکرہ کرتے ہوئے قادیانیوں پر حجت قائم کی۔

"جب میں خدمت خاتم النبیینؐ میں مصروف تھا جس کو ۶ سال گزر چکے تھے دیکھا کہ میں ایک شہر میں پہنچا ہوں۔ راستے پر لوگ دوڑے دوڑے جا رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ گڑبڑ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے ہیں اور وعظ فرما رہے ہیں۔ میں بھی دوڑتے ہوئے گیا، لب سڑک ایک مکان مشرقی رُخ کا ہے۔ اس میں لوگ جا رہے ہیں۔ میں بھی گیا، دیکھا حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم مغرب

کی طرف پیٹھ کئے ہوئے کھڑے ہو کر وعظ فرما رہے ہیں۔ سبز لباس ہے ۴۵ سال کی عمر معلوم ہوتی ہے۔ میں نے جوتے چھوڑنے کی جگہ پہنچ کر آہستہ سے السّلام علیکم کہا کیونکہ یہ خیال ہوا کہ وعظ ہو رہا ہے آواز سے سلام نہ کیا جائے اس کے بعد میں بیٹھنے کے لیئے بلا تامل آگے بڑھا۔ دیکھا کہ آپ کے سیدھے جانب ایک صف بیٹھی ہے۔ اور بائیں جانب ایک صف دیوار سے لگی ہوئی بیٹھی ہے۔ اور مجمع سامنے تقریباً تین ہزار کا ہے، دیکھا کہ سیدھے جانب والی صف میں چوتھی جگہ خالی ہے۔ میں وہاں جا کر ایک زانو بیٹھا، اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے چہرے سے دید لگائی اور دربار مبارک میں شریک رہنے کا فخر حاصل ہونے پر باغ باغ تھا۔ پندرہ بیس منٹ کے بعد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف انگلی سے اشارہ کر کے عوام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ جب تک کوئی شخص اس شخص میں فنا نہیں ہوگا۔ وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخواست ہوا، آنکھ کھل گئی۔ یہ مراتب فنائیت صرف خادم خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے ملے ہیں۔ ورنہ کوئی حقیقت نہیں۔ یعنی مطلب اس کا یہ ہے کہ منکران ختم نبوت کو یہ گمان ہوگا کہ ہم راستی پہ ہیں۔ یہ اس کو غلط ثابت کیا منکران ختم نبوت ہرگز ہرگز جادہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلّم میں نہیں آسکتے اس وقت آپ تک پہنچنے کے لیئے سیرت صدیقی کی ایک کھڑکی کھلی ہے۔ یہ ایک ایسا قطعی فیصلہ ہے، کہ ہر ایماندار کا دل کانپ جاتا ہے۔ اس خواب پر کوئی ایسا نہیں ہوگا۔ کہ یہ کہے کہ میں نے حضورؐ پر یہ افترئ باندھا ہے اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ حضورؐ نہیں تھے نفسانی دھوکہ ہے، کیونکہ ایک شخص علم دین سے واقف ہو اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلّم پر افترئ کرے ممکن ہی نہیں۔ اور دوسری بات یہ رہی، یہ نفسانی دھوکہ ہے، یہ بھی غلط ہے، کیونکہ حدیث

ہے من رانی فی المنام فقد رانی فی الیقظہ فان الشیطان لا یتمثل علی صورتی یعنی جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل ہو کر نہیں آتا۔“

(خادم خاتم النبیین ص ۸-۹)

حضرت مولانا قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنے عقائد مسلک کے بارے میں واضح اعلان فرمایا کہ :-

”(۱) ہم اللہ کو وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں

(۲) ہم حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور آپ کے بعد مدعی نبوت کو کافر و کاذب اور دجال سمجھتے ہیں۔

حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ کا دعوئ الوہیت ہے نہ نبوت نہ مسیحیت نہ مہدیت نہ کبھی کیا گیا اور نہ آئندہ کیا جائے گا۔

(۳) ہم اہل سنت والجماعت اور حنفی المذہب ہیں۔

(۴) ہم ہر فرقہ کے بزرگ کا دل سے احترام کرتے ہیں۔

(۵) ہم حضور سرور عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے کے بعد کسی اور پر ایمان لانا مد فضول سمجھتے۔

(۶) ہمارا کام غیر اقوام میں تبلیغ اسلام ہے۔

(۷) ہم مسلمانوں میں کسی قسم کے دعوئ کو ضلالت اور گناہِ عظیم سمجھتے ہیں۔

(۸) ہمارا کام مسلمانوں میں صرف ولولۂ تبلیغ پیدا کرنا ہے۔ “

(روز نامہ رہبر دکن ۱۳۴۸ھ حیدرآباد دکن)

” یہ مسلمانوں کا مسلّمہ مسئلہ ہے کہ نبوت ختم ہو چکی۔ اس امت میں



بانئِ تحریک

مُرشدی و مولائی سیّد السادات الحسنی والحسینی حضرت مولینا صدّیق دِیندار

اولیاء اللہ آتے رہیں گے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اللہ کا نام ولی ہے۔ اِس وجہ سے ولایت جاری ہے اور اللہ کا نام نبی اور رسول نہیں ہے اس وجہ سے نبوّت اور رسالت ختم ہونے والی تھیں ختم ہوگئیں۔" (اعادۂ اسلام التماس صفحہ)

"اب جو کوئی اولوالعزم کامل انسان آئے گا وہ خادم خاتم النبیّین ہی رہے گا۔ نئی امّت نئی بادشاہت نہیں قائم ہوگی۔ مدعی نبوّت کافر کاذب اور دجّال ہوگا۔"

(خادم خاتم النبیّین صفحہ ۱)

ہمعصر علمائے کرام و مشائخین عظام کی آراء

حضرت مولانا کو جہاں تبلیغِ اسلام کی راہ میں کفار کی طرف سے مشکلات اور تکالیف کا مسلسل سامنا کرنا پڑا وہاں اس وقت کے جید علماء و مفکرین کا بھرپور تعاون رہا۔ یہاں پر ہم آپ کے بارے میں چند حضرات کی آراء نقل کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا صوفی میر محمد سعید صاحبؒ

"جب مولانا میر محمد سعید صاحب نے (میرا) حال سنا تو انھوں نے میری بڑی عزت کی اور بڑے ادب سے دونوں ہاتھوں میں آپ نے ایک روپیہ رکھ کر نذر دیا۔ میں نے کہا جناب والا میں نے آپ سے علمِ قرآن سیکھا ہے اور آپ کی بیعت کی ہے اس لحاظ سے آپ میرے بزرگ ہیں آپ نے یہ ہر حرکت کیوں کی اس وقت انھوں نے کہا۔ ہاں! آپ نے میری بیعت کی ہے مگر میں آپ کا مقام کہاں سے لاؤں"۔

(دیندار چن بسویشور ص ۲۷)

مصورِ فطرت شیخ الہند حضرت مولانا خواجہ حسن نظامیؒ

"مولانا حسن نظامی صاحب نے جب یہ حال سنا اور پورے نشانات دیکھے تو اس وقت موجودہ مریدین کو آپ نے حکم دیا کہ کونو مع الصادقین یعنی اس انسان کے ساتھ ہو جاؤ اور آپ نے ایک ملاقات میں یہ بھی کہا کہ آپ کو اللہ بہت بڑھائے گا اس



سید السادات حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز کا
جبہ، عمامہ اور کلاہ مبارک۔

وقت میں آپ کا کس طرح ساتھ دیتا ہوں اس کے اظہار کے لئے اس وقت الفاظ نہیں ملتے ہیں۔"

(وینیدار چن بسو ایشور صٓ)

"مولانا صدیق دیندار چن بسو ایشور میرے پاس تشریف لائے تھے ایک طویل گفتگو کے بعد معلوم ہوا کہ آپ بناوٹی آدمی نہیں ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے عام طور پر ہندوستان کے لئے خصوصاً دکن کے لئے پورا تبلیغی سامان دیا ہے۔"

(درویش پرچہ۔ ماہ محرم ۱۹۴۴ء بحوالہ کتابچہ اظہارِ حق)

حضرت پیر سیّد غوث محی الدین قادری

"میسور علاقہ کے شیخ جن کا نام سیّد غوث محی الدین قادری عرف مدراسیا ہے اور جن کے اسّی ہزار مرید ہیں وہ بشارتوں کی بناء پر مجھے اپنی خانقاہ میں لے گئے اور گادی پر بٹھا دیا اور کہا کہ دو ماہ پیشتر اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ میں آپ کی ہر طرح مدد کروں میرے اسّی ہزار مرید ہیں آپ کے حوالے کرتا ہوں۔"

(دیندار چن بسو ایشور صٓ)

مشائخین اور سجّادگانِ بیجاپور

"ہم مولنا صدیق دیندار چن بسو ایشور سے دس سال سے واقف ہیں۔ آپ مخلص مسلمان ہیں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور صحابہ و آئمہ غوث قطب اولیاءُ اللہ کی نسبت جو ایک سچے مسلمان کے عقائد ہوتے ہیں وہ عقائد آپ کے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنا جان و مال اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کر دیا ہے۔

شرح دستخط

(۱) جناب سید صاحب جی صاحب خان بہادر پیرزادے بنچ مجسٹریٹ درجہ اوّل

(۲) سید شاہ مرتضیٰ احسینی صاحب العلوی سجادہ حضرت ہاشم پیر رحمۃ اللہ علیہ

(۳) مولوی سیّد شاہ مصطفیٰ احسینی صاحب العلوی برادر سجادہ حضرت ہاشم پیر رحمۃ اللہ علیہ

(۴) سیّد شاہ عظمت اللہ صاحب قادری مشائخ و جاگیردار گوڑسنگی

(۵) محمد ملتانی قادری صاحب جاگیردار ہتّر کیھال۔"

(اشتہار مطبوعہ مورخہ ۲۰ رجون ۱۹۲۹ء بحوالہ کتابچہ اظہارِ حق)

صدر الواعظین مولانا قاری سالم محمدی

فرمان یافتہ سند صدارت العالیہ

"میں نے مولانا صدیق دیندار چن بسو ایشور کے متعدد وعظ سنے ہیں اور کئی مہینوں سے ملاقات ہے اور میں نے آپ کی تصنیفات بھی پڑھی ہیں چنانچہ وہ مشہور کتاب جس کا نام خادم خاتم النبیین ہے اس کو بھی میں نے پڑھی ہے اور بہت غور سے پڑھی ہے ان تمام تحقیقات کے بعد مجھ پر اتنا کھلا کہ مولانا موصوف عالم ظاہر بھی ہیں اور عالم باطن بھی جیسا حدیثوں میں آیا ہے کہ

علماءُ امّتی کانبیاءِ بنی اسرائیل

وہ حقیقت آپ پر بالکل منطبق ہوتی ہے جو شخص آپ کی مخالفت کرتا ہے اس کا حال اس شخص جیسا ہے جو چاہ زم زم میں پیشاب کر کے شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے میری رائے یہ بھی ہے کہ ہندوستان جیسے کفرستان میں خصوصاً موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ اسلام کے لئے آپ کو مامور کیا ہے۔"

(جلسہ بمقام نامپلی۔ حیدرآباد دکن مورخہ ۱۴ رشعبان ۱۹۴۸ء بحوالہ کتابچہ اظہارِ حق)

تاجدارِ دکن آصف جاہ سابع میر عثمان علیخان کا فرمان

"صدیق دیندار چن بسو ایشور ممالک محروسہ میں وعظ کرتے رہیں۔۔"

تاریخ فرمان مبارک غرہ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ
بروز پنجشنبہ

مراسلہ معتمدی امور مذہبی نشان ۹۰۱ بابتہ فرمان المبارک مورخہ ۴ ہر دی ۱۳۳۶ ف"
(اظہارِ حق)

علامہ نواب بہادر یار جنگ بہادر

سردار حلقۂ مہدویہ

"ہمارے باپ دادا اپنے زمانہ میں ارنڈی کے تیل والا چراغ جلایا کرتے تھے اب بجلی کی روشنی نکلی ہے۔ پس میرا ایمان مولانا صدیق دیندار چن بسویشور کے بیان کے سامنے یہی نسبت رکھتا ہے۔ آج جو آپ کام کر رہے ہیں وہ خود آپ کے مقام کا پتہ دے رہا ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جان و مال سے آپ کی امداد کرے۔

یہ اسلام کی خوبی ہے کہ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایسے وجودوں کو پیدا کرتا رہا تاکہ اسلام کا شرف ظاہر ہو میں دیکھ رہا ہوں کہ مولانا موصوف نے ریاضت کی اپنا قلب پاک کیا بعد اس کے دوسروں کا قلب پاک کر رہے ہیں آپ کے قلب نے یہ طاقت پیدا کی کہ ہر مذہب اور ملت کا آدمی آپ کی طرف کھنچا چلا آرہا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو مولانا موصوف کا قلب دے۔

(جلسہ بر مکان مولوی سید ہدایت محی الدین قادری ناظم دار القضاء حیدر آباد دکن
(مورخہ ۲۷ رجب ۱۳۴۸ھ بحوالہ کتابچہ اظہارِ حق)

ایک اور موقع پر نواب بہادر یار جنگ بہادر یوں کہتے ہیں :-

"حضرت آپ کے تربیت یافتہ فقراء دلق فقیری میں مست۔ یہ ایسے متوکل فقراء ہیں کہ روکھی سوکھی اور چنے چبا کر بھی اشاعتِ اسلام کا ایک مقدس فریضہ انجام دینے میں تن من دھن سے مصروف ہیں۔" (جہاد فی سبیل اللہ اور مملکتِ خداداد پاکستان)

صاحبزادہ سر عبد القیوم وزیر اعظم صوبہ سرحد

"صوبہ سرحد کی ایک مشہور و معروف شخصیت صاحبزادہ سر عبد القیوم وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد جنھیں صوبہ سرحد کا سر سید کہا جاتا ہے۔ ۱۹۳۵ء میں مردان پولیٹیکل ایجنٹ مغل باز خان مرحوم کے مکان بغداد پہ ایک ضیافت میں باہم تفصیلی گفتگو کے بعد انتہائی مسرت سے کہا کہ واقعی آپ ایک مردِ کامل، مجاہد اسلام و فقیر کامل انسان ہیں۔ مجھے تنہائی میں ہندوستان کے مسلمانوں کا بھیانک مستقبل اور ان کے کشت و خون و ارتداد کا تصور ہمیشہ ستایا کرتا تھا۔ آج آپ کے پاس اس کا پائیدار مذہبی و سیاسی معقول و مناسب حل موجود پا کر مطمئن ہوا ہوں۔ انشاء اللہ اب میں مطمئن مروں گا۔"

(جہاد فی سبیل اللہ اور مملکتِ خداداد پاکستان)

شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ امرتسری

"مشہور اہلحدیث عالم دین مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم امرتسری نے ۱۹۳۵ء میں امرتسر میں اپنی ایک درس حدیث کی نشست ملتوی کی اور ہمیں تحریک کے اغراض و مقاصد کے بیان کا موقع عنایت کیا۔ بعد تقریر بوقت رخصت خوشی سے یوں گویا ہوئے کہ ہمیں کسی ایسے مامور کی ضرورت نہیں جو انگریزوں کی جوتیاں صاف کروائے، ہاں ہمیں یقیناً ایک ایسے مامور من اللہ کی ضرورت ہے جو انگریزوں سے لڑے اور بادشاہت دلائے۔ ہاں یہ بات آپ کے مرشد مولانا صدیق دیندار کی شخصیت میں پائی جاتی ہے ان کی ایک کتاب خادم خاتم النبیین میرے پاس موجود ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ میں ہم ان کے ساتھ ہیں۔"

(جہاد فی سبیل اللہ اور مملکتِ خداداد پاکستان)

الحاج مولانا سیّد محمدؐ بادشاہ حسینی صاحب قادری

خطیب مکہ مسجد حیدرآباد دکن

"مولانا صدیق دیندار چن بسویشور کا میں قدیم ملاقاتی ہوں آپ کے حالات سے واقف ہوں آپ ایک زبردست مبلّغ اسلام ہیں۔ میں آپ کے خلاف پرچہ بازی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اگر کچھ آپ کے بارے میں پوچھنا ہے تو میرے پاس آئے اور مجھ سے پوچھے۔"

(جلسہ منعقدہ احاطۂ زمرد بیگم حیدرآباد مؤرخہ ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۴۸ھ بحوالہ کتابچہ اظہارِ حق)

علامّہ نواب ضیاء یار جنگ بہادر

رکن ہائیکورٹ و سابق مفتی حیدرآباد دکن

"ہم ایک شخص سے کسی واقعہ کی نسبت شہادت طلب کرتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ اس نے اس واقعہ کو دیکھا ہے۔ مگر جب اس سے اس واقعہ کی نسبت دریافت کرتے ہیں تو وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے کچھ بھی دیکھا نہیں۔ اور ایک شخص نے بھی اسی واقعہ کو دیکھا ہے اور استفساراً پر کہتا ہے کہ ہاں میں نے دیکھا وہ واقعہ پورا پورا من وعن سنا سکتا ہے ان دونوں اشخاص کے دیکھنے میں فرق یہ ہے کہ شخص اول نے واقعہ کو ارادۃً نہیں دیکھا اسی وجہ سے دیکھکر بھی نہیں دیکھا اسی وجہ سے سنا نہیں سکتا شخص آخر نے اس واقعہ کو ارادۃً دیکھا ہے اسی وجہ سے اس واقعہ کو من وعن سنا سکتا ہے یہی حال مولانا صدیق دیندار چن بسویشور کا ہے آپ نے اسلام کی خوبیوں کو ارادۃً دیکھا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ اسلام کو ہر حقیقت سے بیان کر سکتے ہیں اور آپ کی ذات کی

نسبت میری یہ رائے ہے کہ۔

اس وقت ہندوستان کی فضا میں جو کفر اور ضلالت کی گھنگور گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں ان کو دور کرنے کے لیئے اللہ تعالیٰ نے آپ (مولانا صدیق دیندار چن بسویشور) کو پیدا کیا ہے۔"

(جلسہ مؤرخہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۴۸ھ حیدرآباد دکن بحوالہ کتابچہ اظہارِ حق)

حضرت پیر سیّد امین الحسناتؒ

سجّادہ نشین مانکی شریف

"حضرت امام الجہاد مولانا صاحب مدظلّہ، کی صدائے جہاد فی سبیل اللہ پر بمعہ اپنے متوسلین و مریدین کے دین اسلام کی راہ میں صفِ اول میں رہکر اپنی متاعِ عزیز جان و مال قربان کر دوں گا۔

(صوبائی مشاورتی اجلاس سرحد مسلم لیگ منعقدہ پشاور بحوالہ خطبۂ استقبالیہ بین الاقوامی مذہبی کانفرنس مورخہ ۲، ۳، ۴ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ)

شانِ فقر

ارشادِ ربانی ہے :

الشیطان یعدکم الفقرہ

ترجمہ :- شیطان فقیری سے ڈراتا ہے۔

آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی عمل یا اعزاز پر فخر نہیں کیا سوائے فقیری کے۔ آپ نے فرمایا :

الفقر فخری والفقر منی ہ	ترجمہ : فقیری میرا فخر ہے اور فقیری مجھ سے ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا

الفقر فخری فافتخر علی سائر الانبیاء والمرسلین ہ	ترجمہ : فقیری میرا فخر ہے اور میں اپنے فخر سے تمام انبیاء و مرسلین کے اعمال پر فخر کروں گا۔

فقیری کی عظمت اور اس کی کمال بلندی کا تعین کرتے ہوئے آپؐ نے مزید فرمایا

حب الفقراء من اخلاق الانبیاء وبغض الفقراء من اخلاق الفرعون ہ	ترجمہ : فقراء سے محبت رکھنا انبیاء کے اخلاق میں سے ہے اور ان سے بغض رکھنا فرعون کی خصلتوں سے ہے۔

آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہونے کا ذریعہ فقیری کو بتلایا۔ آپؐ کا ارشاد ہے

اذا تم الفقر فھو اللہ	ترجمہ : فقیری کا اتمام اللہ تعالیٰ کا اظہار ہے۔

اسی مقامِ فقر کے بارے میں ترجمانِ حقیقت علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ

نے یوں کہا ؎

فقر کے ہیں معجزات تاج سریر و سپاہ
فقر ہے میروں کا میر فقر ہے شاہوں کا شاہ

فقیر عشقِ خداوندی میں مست سورۂ اخلاص کی عملی تفسیر ہوتا ہے۔ اللہ کی راہ میں حائل ہونے والی ہر مادی رکاوٹ کو اپنی ٹھوکر سے اڑا دیتا ہے۔ مال و دولت کی خواہش، اقتدار کی ہوس، زن زمین کی طلب، اولاد کی محبت اور شفقت پدری کو اللہ کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیتا اور دنیا کی تمام خواہشات کو خدا کی راہ میں قربان کر کے ہر بات سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ سے کسی نے پوچھا کہ فقیری اور درویشی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا فقیری اور درویشی یہ ہے کہ اگر تمام عالم کا زر و مال فقیر کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو ایک پیسہ بھی وہ اپنے پاس نہیں رکھتا اور سب خدا کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے۔

فقیری کا کامل نمونہ سید السادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز کی ذاتِ اقدس بھی آپ اکثر فرمایا کرتے تھے :

”انجمن کے گیٹ میں داخل ہو کر اگر کوئی یہ فکر کرے کہ اللہ اسے کیسے کھلائے گا تو میرے نزدیک اس سے بڑا مشرک کوئی نہیں۔“

آپ کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ آپ فقیری پر نہ صرف خود عامل تھے بلکہ آپ نے اپنے ساڑھے تین سو ساتھیوں کو اس مقام کے رموز و حقائق سے روشناس کرا کے مقامِ فقیری پر فائز کیا۔

آپ نے خود فقیری کی تعریف اس انداز سے فرمائی :

”ہم الفقر فخری کی نشہ میں مست ہیں نہ گاؤں میں گھر نہ جنگل میں کھیت۔ دنیا کا حساب ترک ہو چکا ہے۔ لباس ایسا پہنے ہیں جس کی چوری کا اندیشہ نہیں۔ دنیا سے ایسے بے تعلق ہیں کہ حکومت کے اثر

سے بے نیاز ہیں۔ اللہ کی گود میں ہیں۔ کسی حاکم کی طلبی پر کبھی گئے نہیں یہی ایک نصرت ہے جو حکومتیں ہماری ٹھوکروں میں آرہی ہیں۔ اور پابوسی کو آئیں گی۔ مسلم کا مقام ہے جس کا دروازہ ہر کس و ناکس کے لیے کھلا ہوا ہے۔"

(سورۂ الکہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

مقامِ فقیری سے واقفیت کے لیے ذیل میں آپؒ کی زندگی کے چند واقعات درج کئے جا رہے ہیں۔

پہلا واقعہ :-

"ابتدائی دور میں دھاڑ واڑ ضلع کے مختلف قوم کے سادھو جو مجھ کو بٹھا کر خود دورے کرنا چاہتے تھے۔ میرا کہیں ٹھکانہ نہ ہونے پر بھاگ نکلے۔ لنگایت قوم کے کروڑ پتی مالدار جماعت نے مجھ میں چن بسو ایشور کے کھلے نشان دیکھ کر اپنے منصوبے لے کر اپنی مرضی کے موافق بنائے ہوئے پروگرام کی دھن میں سونے کا مٹھ بنا کر لالچ دکھا کر مجھ کو کھینچنا چاہا۔ جب میں نے صاف کہہ دیا میں تمھارے بنائے ہوئے سونے کے مٹھ میں بیٹھنا نہیں چاہتا تمھارے دل میں بیٹھنا چاہتا ہوں۔ اپنا سا منہ لے کر چلے گئے۔ اہل تشیع نے اپنے اندازے پر مجھے تول کر کھرے قدر روپیوں کا ڈھیر ڈالنے کا وعدہ کیا جب ان کے تول پر نہیں تلا پلٹ کر نہیں دیکھا۔ وہابیوں نے بنگال کی چودہ سو مسجدوں کا مالک بنانے کا یقین دلا کر اپنے وزن پر تولا۔ اس وزن پر جب نہیں آیا منہ چھپالیا۔ لاہور کی جماعت احمدیہ نے اپنے وزن پر مجھ کو تول کر لمبا چوڑا پروگرام پیش کیا۔ مصلح موعود مان کر بیعت بھی کرنا چاہا مسلم ٹاؤں کی ساٹھ ہزار کی ملک املاک دے کر بٹھانا چاہا۔ جب میں ان کے تول پر نہیں تلا لاپرواہ ہو گئے۔ قادیان والوں نے لاکھوں روپیوں کا آس بتا کر عمر کے ماتحت خالد بن کر دکن میں کام کرنے کو کہا جب میں نے اس کی پرواہ نہیں کی

خاموش ہو گئے۔ حیدرآباد اور دیوبند کے علماء نے مجھ کو اپنا پیشوا مان کر وسیع پیمانے پر تبلیغی ادارہ کا ایک پروگرام پیش کیا۔ میں نے ان کو جواب دیا کاٹھ کا الو کام نہیں آتا۔ اللہ نے مجھے پیشوا بنایا ہے یہ سُنکر منہ پھیر لیا۔ حضور نظام نے مجھے نہ پہچان کر کچھ وظیفہ جاری کر کے بالواسطہ تبلیغی کام لینا چاہا۔ آخر ان کے اندازے پر میں نہیں اُترا وظیفہ واپس ہو گیا۔ سر اکبر حیدری مجھے نہ پہچان کر اپنے اندازے پر تول کر میرے مطالبہ پر ترسٹھ ہزار کی منظوری خزانہ سرکار سے دے دی۔ میری حقیقت کے اظہار پر وہ رقم امور مذہبی کے محکمہ تک آکر واپس ہو گئی۔ میں ان تمام مخلصاً للہ خدمت پیش کرنے والوں کا مشکور ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ کسی کا اندازہ ضائع نہیں جائے گا۔ آپ سب کی نظر فاعل ذٰلک علیٰ پر تھی۔ اور میری نظر الا ان یشآء اللہ پر تھی۔"

(سورۂ الکہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

دوسرا واقعہ :-

"حیدرآباد آیا، ایک مولوی صاحب سے کام لینا چاہتا تھا۔ کیونکہ میں ان کو سمجھا ہوا ہوں، وہ اشاعت کے کام میں حیدرآباد کے روح رواں ہیں اور ایک علماء کی جماعت آپ کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ میں ان کی بڑی قدر کرتا ہوں۔ آپ کو بڑے حوصلے والا پایا، چونکہ ان کو آریہ اور عیسائی کے مقابلہ میں میدانیں گرم کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اس وجہ سے آپ ایک حد تک مسلمانوں کو ہی کافر اور ملحد کا فتویٰ دینا اپنا شعار بنایا ہے، جب میں پہنچا اور چن بسو ایشور اوتار اور کرشن اوتار کے قصے سنایا اور بھگوت گیتا کو قرآن کریم کے مطابق کئے ہوا دکھایا۔ اتنی وسعت آپ میں نہیں تھی، میرے

خیالات کو قادیانی نیچری خیالات ہیں کہہ کے ملحد اور مرتد کا خطاب دیا میں نے کہا کہ مولوی صاحب! میں قادیانی اور نیچری کے خطاب سے گھبرانے والا نہیں، میں خود کو لنگایت اور برہمن کہتا ہوں۔ آپ اور بھی گھبرائے اور مرتد مرتد کہا۔ میں نے کہا مولوی صاحب کیا مرتد وہی ہوتا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ علم قرآن دے، جس نے ایک قرآن مجید پر دو تفسیریں لکھ چکا ہو۔ آپ گھبرا کر کہنے لگے، کیا آپ کو علم قرآن ہے۔ میں نے کہا میں خود قرآن ہوں۔ اور ہمیشہ قرآن میں سیر کرتا رہتا ہوں، اس پر اور گھبرائے، کہا کہ آپ کو قرآنِ کریم کے علم کا دعویٰ ہے، تو میں قرآن کریم پیش کرتا ہوں، تفسیر کرو۔ میں نے کہا کہ الحمد للہ ایسا امتحان لو تب معلوم ہوگا۔ بفضل خدا ہر آیت پر ضخیم جلد والے اٹھارہ کتب لکھنے کی خدا نے طاقت دے رکھی ہے۔ ورس قرآن میری زندگی ہے آپ ایک معریٰ قرآن کریم لائے، اور سورہ مدثر میں ساُرھقہٗ صعوداً پڑھنے کے لیے کہا۔ میں نے کہا مولوی صاحب کوئی معنی والا قرآن کریم لاؤ جو ممکن ہے معنی کرنے میں آپ مجھ سے اتفاق نہ کریں، میں علم قرآن سناؤں گا۔ مولوی صاحب نے سمجھا کہ اس سورۃ میں الفاظ بہت ادق ہیں، ان کو معنی نہیں آتے اسی وجہ سے گریز کر رہے ہیں، کہا کہ جب معنی نہیں کر سکتے ہو تو مطلب کیا بیان کریں گے، میں نے کہا مولوی صاحب معنی تو آپ سے بہتر ایک جرمن فاضل یا ایک انگریز فاضل کر لیتا ہے، اور معنی تو ابوجہل کو بھی اچھے آتے تھے، معنی کر دینا کوئی خوبی نہیں۔ معنی آپ کا اور ہمارا مسلّمہ ہو لیکر آؤ پھر مطلب سمجھو۔ یہ سُنکر مولوی صاحب کو یقین ہوگیا کہ مجھے معنی نہیں آتے۔ اس وقت کہا کہ آپ بالکل نابلد ہو۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ آپ کو معنی نہیں آتے، میں نے کہا مولوی صاحب

مجھے معنی آتے ہیں، میں عمداً کرنا نہیں چاہتا، پھر کہا کہ اگر آپ ان آیات کا معنی کر دیں تو میں آپ کی بیعت کر لیتا ہوں، تب میں نے کہا۔ اب لاؤ۔ پھر قرآن کریم لیا اور ساُرھقہٗ صعوداً سے لے کر لفظی معنی کرنے لگا، جب علیھا تسعۃ عشرؕ تک پہنچا۔ اس وقت کہا کیوں مولوی صاحب! اب بیعت کر لیتے ہو، آپ نے کہا۔ میں نے بیعت کے لیے کب کہا تھا، یوں ہی تکرار تھی۔ اچھا میں حمام کر کے آؤں، پھر حمام میں گئے، اور واپس آکر کہا بیعت لینا چاہتے ہو۔ اب معنی کیجیے، میں نے دوبارہ انھیں آیات کے، معنی کئے، تب کہا کہ پہلے آپ نے یہ معنی نہیں کئے تھے۔ میں نے کہا کہ ایسا کمزور مرید مجھے نہیں چاہیے۔"

(خادم خاتم النبیین صد ۴۵-۴۶)

تیسرا واقعہ :-

"بنگلور کے دو لیڈر ایک کلامی صاحب دوسرے عباس خاں قابلِ ذکر ہیں۔ اپنے خیال میں مجھے میسور کا پیشوا بنا دیا تھا راز حقیقت کے منکشف ہونے کے بعد دونوں میرے پاس آئے۔ کلامی صاحب نے میری حرکت جو منجانب اللہ تھی ناراض ہو کر لیڈری کے گھمنڈ میں کہہ دیا کہ میں نے آپ سے تعلق توڑ لیا اور عباس خاں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ خاں صاحب آپ بھی اپنا تعلق مولانا صاحب سے توڑ لو۔ اس پر میں نے کہا ایک مثال بیان کرتا ہوں سُنو۔ ایک مچھر کچھ دیر بیل کے سینگ پر بیٹھے رہنے کے بعد بولا اے بیل اگر میں وزن ہوا ہوں تو کہدے اُڑ جاتا ہوں۔ بیل نے کہا اے نامعقول تو کب آکر بیٹھا اور کب اُڑ جائے گا مجھے کوئی خبر نہیں۔ اس

طرح میں نے ان دونوں سے کہا کہ آپ نے مجھ سے کب تعلق جوڑا ہے معلوم نہیں۔ میرا تعلق میرے اللہ سے جڑا ہوا بس ہے تم فاسق فاجروں کے لیڈر ہو۔ وہ گمراہی پسند اور تم گمراہ کن۔ میرے زور بازو بن نہیں سکتے۔ میری مجلس میں ان کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ میری دعا واجعلنا للمتقین ہے۔"

(سورۃ الکہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

چوتھا واقعہ

سرکشن پرشاد بہادر حیدر آباد دکن میں ایک بڑا وزیر تھا جو اعلیٰحضرت (نظام دکن) کا پروردہ تھا۔ تھا تو وہ ہندو مگر عربی، فارسی اور قرآنی تعلیمات سے واقف تھا اس نے کئی نعتیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھیں اس کی ایک نعت کا مقطع ہے۔

بت پرستی میں کٹی عمر تو پرواہ کیا ہے
شاد اب چل کے مدینے میں مسلماں ہوں گے

جس پر ایک مسلمان شاعر نے شاد کے اس منافقانہ انداز سے چڑ کر جواب میں لکھا تھا کہ

بت پرستی میں کٹی عمر تو باقی کیا ہے
شاد اب چل کے جہنم میں پشیماں ہوں گے

حضرت صاحب قبلہؒ بھی اُسے تبلیغ کی غرض سے اُس کے محل تشریف لے گئے۔ وہ آپ سے مسلمانوں کی طرح ملا۔ ادب سے بٹھایا اور دوران گفتگو اُس نے کہا

"حضرت مجھے اللہ سے ملنے کی بڑی آرزو ہے میں کئی پیروں سے ملا بزرگوں کے پاس گیا۔ چلہ کشی کیا وظیفے کیا مگر میرا مقصد پورا نہیں ہوا۔"

حضرت مولانا نے فرمایا:

"راجہ صاحب یہ تو بہت آسان بات ہے۔ آپ نے بہت مصیبت اٹھائی آپ کو آج تک اللہ نہیں ملا۔ میں بہت آسانی سے آپ کو اللہ سے ملا سکتا ہوں۔ بہت ہی آسان نسخہ ہے۔"

وہ بولا!

"ارے ایسا ہے مولانا! تو مجھے بتا دیجئے کہ کیا نسخہ ہے۔"

آپؒ نے فرمایا:

"آپ تیار ہوں گے عمل کرنے کو۔"

اُس نے کہا!

"ہاں ہاں ضرور کروں گا۔ اگر اللہ ملتا ہے تو کیوں نہیں۔"

آپؒ نے تب ارشاد فرمایا:

"پھر اٹھیئے یہ جتنے محلات ہیں، جاگیر ہے، دولت ہے یہ سب اللہ کے نام پر خیرات کر کے میری طرح فقیر بن جائیے۔ آج آپ نکل جاؤ میدان میں کل اللہ مل جائے گا۔"

وہ بولا!

"ارے ارے مولانا یہ کیسے ہوگا۔"

آپؒ نے فرمایا!

"بس یہ نہیں ہوگا تو وہ بھی نہیں ہوگا۔"

پانچواں واقعہ

اللہ والا اللہ تعالیٰ کے عشق میں ڈوبا ہوا لاخوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون کی منزل میں ہوتا ہے ۱۹۳۶ء میں حضرت مولاناؒ کو گرفتار کر کے ایبٹ آباد کی جیل میں لایا گیا۔ اسی دوران پشاور کے ایک اخبار "شہباز" نے لکھا کہ علاقہ غیر (آزاد قبائل) میں مہدی کا ظہور ہوگیا ہے اور مہدی کا نشان یہ

ہے کہ وہ اقوام کفر سے جہاد کرے گا۔ چنانچہ اس جیل میں مسلسل چالیس روز تک روزانہ حضرت مولانا ؒ کا بیان لیا جاتا رہا تاکہ کسی موقع پر حضرت مولانا ؒ یہ قبول دیں کہ وہ مہدی کے دعویدار ہیں حضرت مولانا ؒ کے ساتھ چالیس روز تک وہ اس کوشش میں ناکام رہے۔

معمول کے مطابق ایک روز سی آئی اے انسپکٹر نے آکر کہا کہ

"آپ تفصیل بولتے جائیں میں لکھتا جاؤں گا۔"

آپ ؒ نے فرمایا:

"اگر میں بولتا جاؤں تو تم کو لکھنے کے لیئے کئی دن درکار ہونگے۔"

اُس نے کہا!

"نہیں میں جو سوال کروں اس کا جواب دیں۔"

چنانچہ وہ سوال پوچھتا گیا اور آپ ؒ جواب دیتے گئے۔ بیان مکمل ہونے کے بعد اُس نے کہا!

"دھاڑوار کے مقدمہ کا فیصلہ آپ نے حذف کر دیا۔"

آپ ؒ نے بڑے ضبط سے جواب دیا

"پوچھ تو رہا ہے۔ تو نے پوچھا نہیں تو میں کیسے سناتا۔"

اُس نے کہا!

"آپ جھوٹ بولتے ہیں۔"

آپ ؒ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا آپ ؒ نے فرمایا:

"تو اور تیری حکومت جھوٹی ہے۔ میرا تو نہ جنگل میں کوئی کھیت ہے نہ گاؤں میں گھر۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت۔"

اُس نے حکومت کے خلاف سن کر آپ ؒ سے کہا کہ

"آپ حکومت کے خلاف بول رہے ہیں۔ حکومت میرے بیان پر آپ کے خلاف کوئی بھی کارروائی کر سکتی ہے۔"

آپ ؒ کا چہرۂ مبارک سُرخ ہوگیا آپ ؒ نے جلال میں آکر فرمایا:

"جا تو اور تیری حکومت میری جوتی کے نیچے ہے۔ تم دونوں کو میں اس جوتی کے نیچے ہی رگڑ دوں گا۔"

وہ انگریز انسپکٹر گھبرا کر اُلٹے قدموں واپس ہوگیا۔ بعد ازاں حضرت مولانا ؒ کو اللہ نے بشارتاً بتایا کہ "ہندوستان سے انگریز چلا جائے گا۔" آپ ؒ نے پوری قوت سے اس بات کو جگہ جگہ پیش کیا۔ بیشتر لوگوں نے آپ ؒ کی اس بات کا مضحکہ اُڑایا۔ مولانا بہادر یار جنگ جیسے لیڈر جو حضرت قبلہ ؒ کے معتقد تھے انھوں نے بھی اس بات کا انکار کیا جواباً آپ ؒ نے یہی فرمایا

"یہ میں نہیں کہتا خدا کی بات ہے مجھے اللہ نے بتایا ہے۔"

بالآخر یہ بات پوری ہوئی اور برطانیہ دجال ہندوستان میں اپنا گدھا چھوڑ کر بھاگ گیا۔

حضرت مولانا ؒ کے رعب کا یہ عالم تھا کہ اسی جیل میں جب آپ ؒ طبیعت کی ناسازی کے باعث وارڈ دواخانے میں شریک تھے تو ایک انگریز مجسٹریٹ جو کہ روانگی کے حکمنامہ پر آپ سے دستخط لینا چاہتا تھا اس کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ آپ ؒ کی چارپائی پر بیٹھ کر بیان لکھ سکتا۔ اُس نے اپنی ٹانگ پر رجسٹر رکھ کر آپ ؒ کا بیان لیا۔

چھٹا واقعہ

احمدی فرقہ کی طرف سے دعوتِ تبلیغ کے ایک رکن مولانا عبدالرحیم نیر جو کافی عرصہ افریقہ میں احمدی مبلغ کی حیثیت سے کام کرتے رہے تھے جب واپس ہندوستان آئے تو احمدیہ مرکزی جماعت نے انھیں جنوبی ہند کی طرف تبلیغ و تنظیم کی غرض سے بھیجا۔ یہاں حضرت مولانا ؒ اور آپ ؒ کے ساتھیوں کی طرف سے پیش کئے جانے والے دلائل اور ہندو دنیا کی مذہبی کتب پر ان کی ریسرچ کے سامنے وہ عاجز آ گئے اور اس سلسلے میں مشورہ کے لیئے قادیان واپس ہوئے۔ اور وہاں انھوں نے بتایا کہ جنوبی ہندوستان میں ہندوؤں میں تبلیغ کی گنجائش نہیں۔

جب وہ قادیان سے واپس آئے تو انھوں نے اعلان کیا کہ

"میں نے جنوبی ہند میں صدیق دیندار کے فتنہ کو دبانے کے لیے مرکز سے ایک لاکھ روپے کی منظوری حاصل کرلی ہے۔"

جب یہ بات خانقاہِ سرورِ عالمؐ میں پہنچی تو حضرت مولانا نے فرمایا:

"نیّر صاحب مجھے ایک لاکھ روپے کی منظوری سے نہیں ڈرا سکتے۔ اگر نیّر صاحب یہ کہے ہوتے کہ صدیق دیندار دو روٹی کھاتے ہیں میں ایک روٹی کھاؤں گا، صدیق دیندار دو جوڑے پہنتے ہیں میں ایک جوڑا پہنوں گا یا میں صدیق دیندار کے مقابلے کے لیے لنگوٹی باندھ کر آیا ہوں تو میرے لیے غور و فکر اور پریشانی کی بات تھی۔ لاکھ روپیہ آج ہے کل ختم ہو جائے گا اور یہ خود دیکھیں گے کہ میری تحریک آگے ہی بڑھتی رہے گی۔"

چنانچہ نیّر صاحب کے ایک لاکھ روپے بھی حضرت مولاناؒ کی فقیری پر حاوی نہ ہو سکے۔

ساتواں واقعہ

جماعت اہلحدیث کے ایک بہت مشہور عالم شیخ الحدیث مولانا سید عبدالقادر صاحب محدث کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر دلی سے حیدرآباد بلوایا گیا۔ یہاں وہ سکندرآباد میں ماما سیٹھ کے ہاں مقیم رہے ان کے اعزاز میں وہاں کئی دن مسلسل مخاطبت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ان کی شہرت سن کر مولوی موسیٰ شریف صاحب مبلغ اسلام ان سے ملنے کے لیئے گئے اور تحریک کا پورا نقشہ ان کے سامنے رکھا چنانچہ مولانا عبدالقادر صاحب کو ملنے کا اشتیاق ہوا حالانکہ ان کے پیر و استادِ محترم مولانا صوفی نذیر احمد صاحب کلکتوی نے حضرت مولاناؒ سے ملنے سے منع کیا تھا۔ کیونکہ دور دراز تک مشہور تھا کہ جو خانقاہ سرورِ عالمؐ میں جاتا ہے پھر واپس نہیں آتا۔

ایک روز مولانا عبدالقادر صاحب ملاقات کے لیے آئے حضرت مولاناؒ

اس وقت شہر میں کسی سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ عصر سے کچھ قبل آپؒ واپس تشریف لائے تو آپؒ نے عبدالقادر صاحب سے مصافحہ کیا اور بغل گیر ہو گئے۔

انھوں نے سوال کیا کہ آپ کا طریقہ کار اور مسلک کیا ہے۔

آپؒ نے جواب دیا:

"کفر پر اشاعتِ اسلام اور فرقہ ہائے اسلامی کا اتحاد۔"

بعد ازاں آپ نے اپنے گذشتہ کام پر روشنی ڈالی اور بالخصوص جنوبی ہند میں اشاعتِ اسلام کے لیے دعوئ چن بسوایشور کو پیش کیا اور نشانات کو بھی بیان کیا۔ نمازِ عصر کے بعد بھی سلسلۂ گفتگو جاری رہا۔ آپؒ نے پھر ہندوستان کے مسلمان ہونے کے تعلق سے قرآن کریم، احادیث اور ارشاداتِ اولیاءِ کرام سے دلائل پیش کئے۔

مولانا عبدالقادر صاحب بہت متاثر ہوئے اور اپنے میزبان سے ایک رات رکنے کی استدعا کی۔ ماما سیٹھ نے کہا کہ کل آپ کی آخری تقریر ہے اگر آج آرام کریں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ ماما کے اصرار پر آپ نے حضرت مولاناؒ سے مصافحہ کیا اور کہا:

"مولانا میں اس تقریر سے فارغ ہونے کے بعد حاضر خدمت ہوں گا مجھے آپ سے تفصیلی معلومات کرنی ہیں۔ آپؒ کا ایک عظیم مشن ہے اور آپؒ کی ملاقات نے مجھے اپنا گرویدہ کر لیا ہے۔"

اس ملاقات کے بعد مولانا عبدالقادر صاحب بہت بے کل رہے اور دوسرے دن کی تقریر میں ابتدائی آیات ہی غلط پڑھ دیں اور مجمع حیران تھا کہ ان کی تقریر میں روکھا پھیکا پن کیوں ہے۔ جب ان کے رفقاء نے وجہ دریافت کی تو انھوں نے بتایا:

"میں نے ماما سے کہا تھا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میرا گذشتہ علم دریا برد ہو چکا ہے اب سلیٹ بالکل صاف ہے میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیا کہوں۔"

اگلے روز ہی مولانا عبدالقادر صاحب خانقاہ آئے اور ملاقات کے بعد ماما کو واپس بھیج دیا اور خود چند دن قیام کی غرض سے وہیں رک گئے اور پھر واپس نہیں گئے۔ یہاں آپؒ

نے بیعت کی اور مبلغ اسلام کی حیثیت سے حضرت مولاناؒ کے ساتھ رہے۔ آپؒ نے انھیں ابوالعرفان کے خطاب سے نوازا۔

آٹھواں واقعہ

آپ کی زندگی بے حد سادی تھی۔ عام پیرانِ طریقت تو وہ ہوتے ہیں جو اپنے محلوں میں مخمل کی گادیاں، اطلس و کمخواب کے پردے اور عجب شان رکھتے ہیں۔ آتے ہیں تو نظر بہ قدم، پاؤں چومنا، جوتیاں اٹھانا اور اسی طرح کی بے شمار رسمیں ساتھ ہوتی ہیں۔ حضرت مولانا کا یہ انداز تھا کہ آپؒ مسجد میں اپنے رفقاءِ کار مبلغینِ کرام کے ساتھ گھل مل کر بیٹھتے تھے سب کا ایک لباس تھا یعنی گیرواجبہ، سفید پاجامہ اور ہرا شملہ سب کی داڑھیاں بڑھی ہوئی اور لمبے لمبے بال آنے والا پہچانتا نہیں تھا کہ ان میں مرشد کون ہے اور مرید کون۔ اور اخلاق کا یہ عالم تھا کہ ایک بچّہ کی طرف بھی پیر کر کے نہیں سوتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک صاحب حضرت مولاناؒ سے ملنے کے لیئے آئے۔ اتفاق سے اس وقت حضرت قبلہؒ درس دینے کے لیئے بیٹھے تھے مبلغین میں ایک سفید ریش بزرگ شاہ عالم صاحب بھی تھے جو حضرت مولاناؒ کے بنگلور کے ایک ساتھی ہیں۔ آنے والے صاحب بڑی تیزی سے آئے اور شاہ عالم صاحب کے ہاتھ بڑھ کر چوم لیے۔ شاہ عالم صاحب نے گھبرا کر اشارے سے بتایا کہ

"میں تو مرید ہوں۔ حضرت وہ ہیں جو درس دے رہے ہیں۔"

بعد ازاں ان صاحب نے بہت حیران ہو کر حضرت قبلہ سے ملاقات کی۔

نواں واقعہ

آپؒ نے دنیا کی ترقی کے لیے کبھی دعا نہیں فرمائی۔ ملھاڑ کے کافی پلانٹرز نے آپؒ کے وعظوں اور تبلیغی ہلوں کو دیکھ کر آپؒ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ ان میں ایک عثمان نذیر صاحب بھی تھے بعد میں وہ مبلغ اسلام ہوئے اور حضرت قبلہ نے انھیں

امام القوم کا خطاب دیا۔

شروع شروع میں بیعت کرنے کے بعد انھوں نے یہ سمجھا کہ حضرت مولاناؒ ان کے کافی کے باغات کے لیے دعا فرمائیں گے۔ ایک دن انھوں نے عرض کیا کہ

"حضرت میرے لیے دعا فرمائیے۔"

حضرت صاحب قبلہؒ نے دریافت فرمایا

"کاہے کے واسطے دعا کروں بابا۔"

انھوں نے کہا۔ "حضرت دعا فرمائیے کہ بارش اچھی ہو۔"

آپ نے پھر دریافت فرمایا:

"اچھی بارش ہو تو کیا ہوتا بابا۔"

انھوں نے پھر کہا:

"حضرت فصل اچھی آتی اور آمدنی بڑھ جاتی۔ جتنی آمدنی بڑھے گی تو ہم انجمن کے واسطے چندہ زیادہ دیں گے اور آپ کی خدمت کر سکیں گے۔"

حضرت مولانا نے ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی

"اے اللہ تعالیٰ بارش کو روک لے ان کے کافی کے باغات کا ستیاناس کر دے فصل ہاڑ کر دے۔"

عثمان نذیر صاحب کے بالکل چُپ سی لگ گئی۔

آپؒ نے مزید فرمایا

"بابا دنیا کے گو گو بر جو دنیا سمیٹ رہی ہے اسی کام کے لیئے دعا کروں تو میرا کمال کیا ہوا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اس سے بڑی نعمت تم کو دوں جو تم ان باغات کے ذریعے سے حاصل نہیں کر سکتے وہ ہے اللہ کا فضل اور اس کی لقاء میں تم کو اللہ سے ملانے کے لیئے آیا ہوں۔ تم اللہ سے مل نہیں سکتے جب تک اس دنیا کی زندگی کو برباد نہ کر دو۔"

دسواں واقعہ

مولوی موسیٰ شریف صاحب دیون ہلی کے رہنے والے ایک صاحب جائیداد آدمی تھے۔ حضرت مولاناؒ سے ملاقات کے بعد انھوں نے آپؒ کی بیعت کر لی۔ طبیعت میں ایک جولانی پیدا ہوئی تو وطن کو خیرباد کیا اور تمام جائیداد فروخت کر کے حیدرآباد کے قریب بنگلور میں آکر ہوٹل کھول لیا۔ مبلغین دوروں پر نکلتے تھے تو بنگلور میں وہ ان کی خدمت کرتے تھے۔ غرض کچھ عرصہ کے بعد انھوں نے حضرت مولاناؒ کو خط میں تحریر کیا کہ:

"حضرت مبلغین آتے ہیں میں ان اللہ والوں کی خدمت کرتا ہوں۔ ہوٹل چل پڑی ہے۔ دعا فرمایئے کہ اللہ مجھ سے اس سے بڑی خدمت لے" حضرت مولاناؒ نے خط پڑھنے کے بعد دعا فرمادی۔

کچھ ہی عرصے میں ہوٹل ٹھپ ہوگیا۔ وطن سے بے وطن تو پہلے ہی ہوچکے تھے جاتے کہاں سیدھا حیدرآباد آئے۔ حضرت مولاناؒ نے نظر پڑتے ہی فرمایا

"آ گئے با۔"

دل پر بہت رنج تھا آتے ہی حضرت مولانا سے لپٹ گئے اور کہا:

"حضرت میں آپ کو دعا کے لیئے لکھا تھا۔"

حضرت مولاناؒ نے فرمایا:

"ہاں میں دعا کرا با۔ مولوی موسیٰ شریف صاحب نے پھر عرض کیا۔

"حضرت وہ ہوٹل تو ٹھپ ہوگیا۔" حضرت مولاناؒ نے تب فرمایا۔ تم لکھے تھے مبلغین آتے ہیں میں ان کی خدمت کرتا ہوں۔ دعا فرمایئے کہ اللہ اس سے بڑی خدمت لے۔ اسی کی دعا کیا با میں تم اس وقت میزبان بن کے بیٹھے تھے مبلغین کی خدمت کررہے تھے اب تم خود مبلغ بن کے جاؤ گے۔ لوگ تمھاری خدمت کرینگے۔ یہ بڑی دعا ہے جو میں نے تمھارے لیئے کی ہے۔"

گیارہواں واقعہ

اسی طرح کا ایک واقعہ سالانہ بین الاقوامی مذہبی کانفرنس کے دنوں میں پیش آیا۔ سالانہ جلسہ میں چند دن باقی تھے اور اسٹیج تیار ہو رہا تھا حضرت مولاناؒ کے ہاتھ میں ایک بڑا اسبیل تھا اور آپؒ مبلغین کو گڑھا کھودنے کا آسان ترین طریقہ بتارہے تھے۔ آپؒ مزدوروں میں سب سے بڑے مزدور تھے اور سب سے زیادہ کام کرنے والے تھے۔ تقریباً صبح گیارہ بجے کا وقت تھا اور حیدرآباد کی اس سخت گرمی میں آپؒ اور آپؒ کے تقریباً پینتیس (۳۵)، چالیس (۴۰) رفقاء کار پسینہ میں شرابور، گرد و مٹی میں اٹے ہوئے اور ایک لباس و ایک حلیہ میں کام میں مصروف تھے کہ اسی اثناء میں ایک موٹر کار آکر رکی۔ اس میں سے ایک جاگیردار صاحب (جن کا نام دینا مناسب نہیں ہے) اپنے شاہی طمطراق سے باہر تشریف لائے۔ ان کا خیال تھا کہ غالباً یہ سارے مزدور مریدین ہیں اور حضرت مولاناؒ اندر اپنے حجرے میں آرام فرمارہے ہوں گے۔ اسی خیال کو مدِنظر رکھ کر وہ آگے بڑھے اور حضرت مولاناؒ سے کہا:

"مجھے حضرت سے ملنا ہے۔"

حضرت مولاناؒ نے فرمایا!

"کونسے حضرت سے ملنا چاہتے ہیں آپ۔"

انھوں نے کہا:

"صدیق دیندار صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔"

حضرت مولاناؒ نے فرمایا!

"میں ہی صدیق دیندار ہوں کہیئے کیا کہنا ہے۔"

حضرت مولاناؒ کے ہاتھ میں سبل، پسینہ میں شرابور، جسم اور کپڑے دھول اور گارے سے اٹے ہوئے تھے۔ جاگیردار صاحب پر سکتہ طاری ہوگیا، منہ کھل گیا اور الفاظ منجمد ہوگئے وہ حیران تھا کہ ہندوستان کی سرزمین پر ہندو دنیا میں تہلکہ مچا دینے والا شخص

جس سے انگریز گھبراتا ہے' وہ اس حال میں بھی ہو سکتا ہے۔ کافی دیر کے بعد جب اس کے اوسان بحال ہوئے تو حضرت مولاناؒ نے دوبارہ فرمایا :

" بتائیے آپ کو کیا کام ہے ۔"

بڑی مشکل سے اس نے کہا ۔

" مجھے آپ سے تخلیہ میں کچھ عرض کرنا ہے ۔"

حضرت مولاناؒ نے مبلغین کی طرف دیکھ کر فرمایا :

" دیکھو بابا یہ کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں میں ابھی جا کے آتا ہوں ۔"

حضرت مولاناؒ جاگیردار صاحب کے ساتھ اندر تشریف لے گئے اور پانچ ہی منٹ میں واپس آگئے اور جاگیردار صاحب اپنی موٹر کار میں واپس ہو گئے۔ ان کے جانے کے بعد حضرت مولاناؒ نے فرمایا :

" کیا بابا معلوم کیوں آئے تھے انھوں۔ ان کی جاگیر اعلحضرت[1] نے ضبط کر لی ہے تو یہ آئے تھے کہ آپ دعا فرمایئے تاکہ میری جائیداد بحال ہو جائے اور دو سو روپے نذرانہ بول کے رشوت دینے بھی لائے تھے اور کہتے تھے کہ دعا کیجئے تو اور خدمت کروں گا۔ میں نے کہا نہیں نواب صاحب آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے خواہ مخواہ آپ یہاں تک آنے کی تکلیف اٹھائے میں وہ شخص نہیں ہوں جو جاگیریں بحال کرتا ہے میں تو جاگیرداروں کو فقیر بنانے آیا ہوں چنانچہ یہاں پر جتنے لوگ مٹی کھود رہے ہیں ان میں کافی پلانٹرز بھی ہیں۔ ان میں گریجویٹس بھی ہیں ان میں ملازمین سرکار بھی ہیں ان میں اعلیٰ عہدیدار بھی ہیں میرے پاس فقیری کی دولت ملتی ہے حکومت وجاگیر کی دولت نہیں ملتی۔ آپ کسی اور کے پاس جائیے جو آپ کی جاگیر بحال کرا سکے اور یہ دو سو روپے

[1] نظام حیدر آباد دکن

بھی لے جائیے۔ البتہ میں آپ کی عاقبت کے لیئے دعا کروں گا۔"

یہ فرما کر حضرت مولاناؒ نے پوچھا :

" میں نے ایسا کیوں کیا بابا ۔"

مبلغین نے بالاتفاق کہا :

" ہمیں نہیں معلوم آپ ہی فرمائیے ۔"

پھر حضرت مولاناؒ نے ارشاد فرمایا :

" میں دعا کر سکتا تھا بابا مگر کیوں نہیں کیا معلوم ہے ؟ اگر میں دعا کر دیتا اس کی جاگیر یقیناً بحال ہو جاتی۔ جاگیر کی بحالی کی خوشی میں بہترین شاندار دعوت دیتا بڑے بڑے نواب و جاگیردار اس میں شریک ہوتے خوب مزے اڑاتے بعد میں کاک ٹیل پارٹی ہوتی جس میں اعلیٰ درجے کی شرابیں اڑائی جاتیں اس کے بعد طائفہ بلایا جاتا۔ ناچ گانا ہوتا۔ حرام کاری ہوتی۔ تو یہ دوزخ میں جاتے تھے بابا مگر تنہا نہیں جاتے تھے بلکہ میری بھی ٹانگ کھینچ کے لے جاتے ۔"

فقر کے انتہائی مقام پر آپؒ نے فقیری کے اصل جوہر کو عملی میدان میں اس طرح بتلایا کہ

فقر و فخری کی حقیقت یہ ہمیں کہتی ہے
اس سے اسلام کا دنیا میں بجے گا ڈنکا
تبلیغ و ہجرت و غزوات و جہاد اس سے ہیں
بس انھیں چار سے مل جاتی ہے رضوان اللہ
چھوڑ ان چار کو جو حق کی رضا ڈھونڈے گا
بے وقوف درجۂ اول میں ہے نمبر اس کا

تائیدات غیبی

سیّد السادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز کی اشاعت اسلام کے سلسلے میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ نے بھرپور تائید کی اور اپنے محبوب بندے کی تبلیغی کاوشوں کو سہل بنایا یوں تو تائیدات غیبی کے بے شمار واقعات ہیں لیکن یہاں پر چند ایک ذیل میں درج ہیں جنھیں آپؒ ہی نے یوں تحریر فرمایا ہے۔

پہلا واقعہ

" ابتدائی زمانہ میں یعنی ۱۹۲۴ء میں جب میں گدک کے جنگل میں دعاؤں کے لئے گیا تھا، جہاں ۲۱ دن بیٹھا رہا۔ ان دنوں میں کفار نے مخالفت میں آکر بستی میں مشورہ کیا، کہ گوشت کھانے والا ہمارا مقدس گرو جن بسوا لشور بن رہا ہے اس کی دفعیہ کی تجویز یہ ہے کہ روزانہ جاکر تکلیف دیا کرو ۔تن تنہا ہے۔ مار کی برداشت نہ کر کے بھاگ جائے گا۔ اس مشورہ کی اطلاع منشی شہاب الدین صاحب کو ہوئی، وہ فوراً میرے پاس بھاگتے ہوئے آئے، ظہر کا وقت تھا، وہ بہت پریشان تھے، میں نے ان کو اطمینان دلایا کوئی خوف کی بات نہیں ہے میرے ساتھ خدا ہے، وہ جو بگاڑیں گے، خدا کا کام بگاڑیں گے، میرا کچھ نہیں بگڑے گا، میں یہاں میرا کلمہ نہیں پڑھا رہا ہوں۔ بلکہ اللہ جل شانہٗ کے حبیبؐ کا کلمہ پڑھا رہا ہوں۔ یہ کہکر ان کو رخصت کر دیا، اور ادھر بعد

نماز ظہر دعا میں لگا رہا، خشوع وخضوع شروع کی۔ الفاظ یہ تھے۔"

" اے اللہ اب ظالم ظلم کرنے آتے ہیں اس وقت اپنا نشان دکھا تاکہ وہ مغلوب ہو جائیں۔

عصر کی نماز کے قریب تیس (۳۰) آدمیوں کے قریب دور سے آتے ہوئے نظر آئے میرے کتب جہاں تھے وہاں ان کو پھاڑنے کی غرض سے پہنچے۔ دیکھا کہ اس جنگل کا ایک پرانا ناگ سانپ کتابوں پر بیٹھا ہے ان کو دیکھتے ہی پھن اٹھایا یہ دیکھتے کھڑے تھے میں پہنچا۔ معلوم ہوا کہ خدا نے اپنا نشان دکھایا ہے۔ میں نے کتب وہاں سے اٹھائے اور حسب معمول ایک دیوار کے سائے میں جاکر بیٹھا اور وعظ شروع کیا ایک شخص کی نظر میری پشت والی دیوار پر پڑی دیکھا کہ وہ سانپ ہم سے آگے میری بیٹھنے والی جگہ کی دیوار پر چڑھ کر ایک سوراخ میں گھسا ہے اور منہ باہر نکال کر دیکھ رہا ہے اس سانپ کے دیکھنے والے نے دوسروں کی توجہ ادھر مبذول کرائی میں نے پوچھا گیا ہے کہا سوامیؒ وہ سانپ یہاں آپ کی پیٹھ والی دیوار پر بیٹھا ہے میں نے دیکھا کہ منہ باہر نکالا ہوا گویا سپاہی بن کر حفاظت کرتا ہوا نظر آرہا ہے میں نے کہا "یہ میرا سپاہی ہے کوئی فکر مت کرو۔" اس دن سے کل گدک میں سنسنی چھا گئی پھر کوئی مخالف نظر نہیں آیا اس طرح وہ سانپ تین (۳) دن برابر حفاظت کرنے والے سپاہی کی طرح عین وقت پر آتا رہا۔"

(خادم خاتم النبیینؐ ص ۲۵-۲۶)

دوسرا واقعہ

" جب میں چکوڑی گیا، تو ایک زبردست جماعت مخالفت میں

لہ بزرگ۔

کھڑی ہوگئی اور یہ بات مشہور ہے کہ اس تعلقہ میں کم از کم ماہانہ ایک خون ہوا کرتا ہے۔ ایک دفعہ دو سَو کے قریب اشخاص لٹھیں لیئے ہوئے آئے اور کھلے الفاظ میں کہا کہ سب جگہ سے بچ کے نکل گئے، اب یہاں سے بچ کے نکل جاؤ۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ بچانے والا ہے۔ ان شریروں کا سرغنہ ایک کونے میں بیٹھ کر یہ کہا کہ کل میں بھی داڑھی چھوڑتا ہوں اور رسول اللہ بن کر آتا ہوں۔ میں نے تین انگلیاں اٹھا کر کہا تین دن میں فیصلہ ہو جائیگا۔ اس وقت کہا کہ کیا ہمارے چن بسویشور چھوٹے ہوئے اور رسول اللہ بڑے ہوئے، غرض جھگڑے کی صورت دیکھی میں نے اس سرغنہ کو کہا کہ ادھر آؤ، دور ہو۔ لکڑی چھوٹی ہے نزدیک آکر مارو، پھر پاس بلایا اور اطمینان سے بٹھایا اور کہا کہ جب تم رسول اللہ کا دعویٰ کروگے تو مسلمان پوچھیں گے، کہاں لکھا ہوا ہے کہ چکوڑی میں فلاں شخص کے روپ میں اور فلاں مکان میں رسول اللہ ظاہر ہوئے ہیں۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ مسلمان ہو کر ہمارے اوتار کا دعویٰ کیوں کر رہے ہیں، میں نے کہا کہ ۱۶ حوالہ سے بتاتا ہوں کہ لکھا ہے کہ آنے والا مسلمان ہے اس بات چیت میں اور ایک سرغنہ ایک لکڑی تین روپیہ قیمت والی لایا تھا۔ اور وہ بتا کر ڈرایا تھا، تھوڑی دیر کے بعد اس کی لکڑی غائب ہوگئی، بہت ڈھونڈا گیا پتہ نہ لگا۔ اس نشانی سے شریروں پر اچھا اثر ہوا اس کے بعد میں خدا کے جلال کو بتانے کے لیئے یہ کیا کہ ان دنوں خاص لنگایت قوم کے دیو کا جاترا پہاڑوں میں ہوتا تھا، میں تن تنہا وہاں گیا، اور دیول میں گھسا اور بیٹھ گیا۔ چاروں طرف سے لوگ آئے کسی کی مجال نہ تھی کہ کوئی حرکت بری کر سکے، رعب اتنا غالب تھا کہ سوائے سلام کرنے کے چارہ نہ تھا، اس کے بعد میں نے لوگوں میں پکار کے کہا اللہ میرے ساتھ ہے تم اس وجود کو کچھ نہیں کر سکتے۔"

(خادم خاتم النبیین صفحہ ۴۴-۴۵)

تیسرا واقعہ

"میں گدگ میں تھا ابتدائی زمانہ تھا۔ ایک مسلمان صاحب حیران و پریشان آئے اور کہا حضرت آپ پر جادو کیا جا رہا ہے آپ اس کا توڑ کیجئے۔ میں نے کہا واقعات کیا ہیں انھوں نے کہا حسب معمول میں ایک لنگایت ساہوکار کے پاس کام سے گیا جب میں اس کے مکان میں داخل ہوا تو دیکھا ایک جماعت لنگایتوں کی بیٹھی ہے۔ اور جوں ہی میں داخل ہوا کوئی کاغذ تھا چھپا لیا گیا۔ اور سب خاموش ہو گئے۔ مجھے شک ہوا۔ میں اپنا کام کر کے باہر آیا میں نے خیال کیا میرے لیئے کوئی برائی کا منصوبہ کیا جا رہا ہے۔ اور میں نے وہاں چار جادوگروں کو بھی دیکھا جو گوکن کے مشہور جادوگر تھے اور اس خیال سے راستہ میں بیٹھ گیا کہ وہ جادوگر میرے دوست ہیں میں ان سے پوچھ لوں گا۔ مجھ سے وہ کوئی بات نہیں چھپائیں گے۔ دو گھنٹہ کے بعد وہ چاروں جادوگر نکلے میں نے ان سے کہا میں آپ کا دوست ہوں آپ نے دیکھا ہے میری آمد پر سب خاموش ہو گئے۔ اور ایک کاغذ چھپایا گیا وہ کیا معاملہ ہے میں شک میں پڑ گیا ہوں۔ براہ کرم مجھ سے نہ چھپائیں۔ انھوں نے کہا آپ کا معاملہ نہیں ہے۔ کوئی مسلمان خود کو چن بسویشور کہہ کر گدگ میں کھڑا ہے اس کو جادو کے ذریعہ جان سے مارنے کے لیئے ہم سے کہا گیا ہے۔ انھوں نے کہا ہم نے ان سے تین ہزار روپے مانگے تھے وہ راضی ہو گئے ہیں۔ انھوں نے ڈیڑھ ہزار روپے پیشگی دیا ہے۔ کل سے کام شروع ہوگا۔ حضرت صاحب میں یہ سن کر بے قرار ہو گیا۔ صبح پہلی گاڑی سے آیا ہوں۔ اس کا تدارک کیجئے۔ آپ مسلمان ہیں کارِ خیر کر رہے ہیں۔ میں نے کہا اللہ والوں پر جادو نہیں چلتا میں اس کا ہو گیا ہوں وہ میرا ہو گیا ہے۔ بے فکر مکان تشریف

لے جائیے وہاں کا جادو بھی دیکھئے اور پھر میرا زندہ رہنا بھی دیکھئے۔

غرض خبر آئی کہ ایک ہفتہ تک پیٹ ڈال کر میرا پتلا بنایا۔ اس کے گلے میں سوئے مارے پیٹ میں بھالے سر پر تیر مارا اور مجھے کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ اس ناکامیابی پر جادوگروں نے جواب دیا کہ یہ دیولنش ہے یعنی اللہ کے تعلقات والا ہے اس وجہ سے اس پر جادو نہیں چلتا۔

(سورۃ الکہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

چوتھا واقعہ

"بلاری جیسے مشہور فسادی شہر میں مجھے ختم کرنے کی نیت سے رات کو آٹھ نو بجے ایک کمپونڈ میں تقریر کی دعوت پر چند ہندو بلائے گئے مسلمانوں کو خبر ہوئی۔ انھوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے کہا تم بھی چلو۔ غرض دیکھا کہ ہندوؤں کا ایک کثیر مجمع ہے جو آمادہ فساد ہیں۔ میں ڈٹ کر کھڑا ہو گیا میز کرسی رکھی تھی۔ میز کے پاس تقریر کے لئے کھڑا ہو گیا۔ میرے سیدھے ہاتھ کے پاس سے میز پر ایک ناگ سانپ نمودار ہوا۔ مجمع پریشان ہو گیا۔ میں نے کہا اس کو مت مارو یہ میرا سپاہی ہے۔ مجمع نے یہ معجزہ دیکھ کر فساد کا خیال ترک کر دیا۔ اللہ نے میری جان کی حفاظت کی بشارت دی تھی تمہاری جان میرے ہاتھ میں ہے۔"

(سورۃ الکہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

قوم لنگایت کے آنے والے موعود چن بسو ایشور کے چھیانوے[۹۶] کائناتی اور چھپن[۵۶] جسمانی نشانات تھے جو بلا تاویل حضرت مولانا میں موجود تھے انھیں میں سے ایک بارش کا نشان بھی تھا ہندوؤں کے پرانوں اور شاستروں میں ویندار چن بسو ایشور کے متعلق لکھا ہوا تھا "بارش اسکے تابع فرمان رہے گی"۔ چنانچہ آپ جب بھی تبلیغی دوروں

میں نقلِ مکانی کرتے اور غیر مسلموں پر اسلام کی حجت کرتے تو صرف چوبیس[۲۴] گھنٹوں میں ہی بارش برستی۔ الغرض اس واضح نشان کو دیکھ کر ہندو کثرت سے داخل اسلام ہونے لگے۔ یوں تو بارش کے نشان کے بے شمار واقعات ہیں ان میں سے دو[۲] اہم واقعات ذیل میں درج ہیں۔

پانچواں واقعہ

"بلگاؤں شہر والوں نے اس تسخیر سے برگشتہ ہو کر اخباری دنیا میں دھوم مچائی۔ لکھا کہ ایک مسلمان گائے کا گوشت کھانے والا اہم ہندوؤں کا اوتار کس طرح بنا پھر رہا ہے۔ اور دھاڑواڑ کے ہندو خاموش کیوں ہیں ان کی یہ خاموشی موت کے مترادف ہے۔ اس نقلی چن بسو ایشور کو اس کے کیفر کردار کو کیوں نہیں پہنچایا گیا۔ ویندار چن بسو ایشور نے جواباً اعلان کیا کہ میرا یہاں کا دورہ ختم ہو رہا ہے۔ اب میں وہاں (بلگاؤں) آرہا ہوں تم لوگ کیا کرتے ہو دیکھتا ہوں کیوں کہ بلگاؤں میں ہندو حکومت کی پوری طاقت تھی۔ انھوں نے فیصلہ کر لیا کہ میرے وہاں جانے کے بعد عین جلسہ میں فساد مچایا جائے اور اس گڑبڑ میں ریزرو پولیس کے ذریعے اس کو گولی کا نشانہ بنایا جائے۔ جب ویندار چن بسو ایشور صبح دس بجے بلگاؤں پہنچا تو دیکھا کہ شہر ہل رہا ہے وہ دو طرفہ ہجوم کے درمیان سے تقریباً ایک میل کا راستہ طے کرتا ہوا اپنے ٹھکانہ یتیم خانے کو پہنچا۔ دو گھنٹوں کے اندر نشان پورا کرتی ہوئی موسلا دھار بارش شروع ہوئی اعلان کروایا کہ آج شام سات بجے درگاہ کے میدان میں ویندار چن بسو ایشور کا وعظ ہے۔ چونکہ وہاں بارش کا موسم تھا پشتہ کاری شروع ہوتی ہے تو پندرہ روز لگا تار بارش رہتی ہے انھوں نے یہ بھی کہا کہ لکھا ہوا ہے کہ بارش ویندار چن بسو ایشور کی تابع فرمان ہے اپنی صداقت میں وعظ کے وقت بارش

کو روک دیں تو یہ معجزہ دیکھ کر لوگ آپ پر ایمان لائیں گے۔ یا کم از کم یہ سخت علاقہ کی سنگدل قوم نرم پڑ جائے گی۔ آپ کے ہلاک کرنے کے ارادے سے باز آجائے گی۔ میں نے کہا روحانی بارش کے وقت مادّی بارش نہیں ہوا کرتی۔ مجاز حقیقت پر سبقت نہیں لیا کرتا۔ وعظ کا اعلان ہوا دس ہزار سے زائد سامعین تھے سب نے دیکھا کہ ابر پھٹ گیا تارے نکل آئے یہ نشان دیکھ کر بھی ان ظالموں کے دل نرم نہیں ہوئے وہ اپنے منصوبہ کو روبہ عمل لانے کے لئے عین جلسہ کے وقت گیارہ آدمی لٹھیں لئے ہوئے میرے قریب پہنچ گئے بے ڈھب سوالات کئے۔ مسلمانوں کو یہ اندازِ گفتگو ناگوار گذرا آوازیں بڑھنے لگیں ادھر پولیس افسر نے ریزرو پولیس کا انتظام کر ہی لیا میرے دل میں ڈالا گیا کہ "ہر مرض کی دوا ہے درود شریف" میں نے بہ آواز بلند تین مرتبہ درود شریف والی آیت پڑھی۔ مسلمانوں نے جواب دیا متفقہ آواز کا فرد کو یقین دلائی کہ اب اس نے مسلمانوں کو مارنے اور مرنے پر آمادہ کر لیا ہے۔ مجمع سکتے کے عالم میں آیا اور میں راستہ نکال کر نکل گیا۔"

(اللہ کا مستقر۔ غیر مطبوعہ)

چھٹا واقعہ

"۱۹۳۴ء میں لنگایت کے مرکز ڈاون گرامیں پہنچا شام میں جلسۂ عام منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں دیگر اقوام کے علاوہ لنگایتوں کا مجمعِ کثیر تھا۔ چن بسو ایشور نے اپنا بارش کا نشان دکھلانے کے لئے (جو اس وقت الہاماً معلوم ہوا تھا) اعلان کیا۔ کہ ابھی وعظ ختم نہ ہونے پائے گا کہ بارش شروع ہو جائے گی۔ اس پر بھورتا سادھو نے جو ڈاون گرا کے لنگایتوں کا گرو

ـه مسلمان ہو جائیں گے۔

ہے جلسہ میں اٹھ کر کہا سوامی آپ کے کہنے کے موافق اگر بارش آجائے تو میں پورے ڈاون گرا کو آپ کے قدموں میں لا ڈالوں گا کیونکہ لکھا ہے "بارش چن بسو ایشور کے تابع فرمان ہے" یہاں ڈیڑھ ماہ سے بارش موقوف ہوئی ہے جس سے کاشت خراب ہو رہی ہے۔ میں نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ اس رات بارش اس شدومد سے ہوئی کہ گلی کوچے ایک ہو گئے سڑکوں سے ندیاں بہہ گئیں یہ کیا تھا؟ صبح چن بسو ایشور کے لئے لنگایتوں کے مندر کا دروازہ کھل گیا۔ سبھوں نے چن بسو ایشور کی تصدیق کی جو بیس گروؤں اور قوم کے پیشواؤں نے بیعت کی۔"

(اللہ کا مستقر۔ غیر مطبوعہ)

ساتواں واقعہ

"میں کئی ہزار روپے رکھ کر یاغستان کے پہاڑوں میں سات ماہ رہا مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ وہاں یاغی ہندوستان کے آئے ہوئے مسلمان پر دو پیسے کے لئے گولی چلاتے ہیں۔ میرے پاس ہزار روپے کے نوٹ موجود تھے۔ اس کی ان کو خبر بھی تھی کسی کی ہمت مجھ پر گولی چلانے کی نہیں ہوئی۔ یہ اس کا معجزہ تھا کیونکہ بشارت تھی تمہاری جان میرے ہاتھ میں ہے۔"

(سورۂ الکہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

آٹھواں واقعہ

۱۹۲۴ء میں گدگ کے رہنے والے عارف باللہ صوفی راجہ صاحب آسونڈی پٹیل رح فرماتے ہیں کہ:

میں نے خواب دیکھا کہ پیران پیر محبوب سبحانی حضرت

ـه مسلمان ہوئے

غوث الاعظم دستگیرؒ تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

"تو یہاں سویا پڑا ہے اور میں خطرے میں ہوں"۔

میں بیدار ہوا اور اس حکم کا مفہوم نہ سمجھتے ہوئے پھر سو گیا۔ آپؒ خواب میں دوبارہ تشریف لائے اور اس مرتبہ یہی حکم سختی سے دہرایا۔ اس مرتبہ پیرانِ پیرؒ نے اس خطرے والی جگہ کی بھی نشاندہی فرما دی۔ میں جاگ اٹھا اور تلوار لے کر اسی مقام پر پہنچ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک درخت کے نیچے حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز عبادت میں مشغول ہیں اور ان پر ہندوؤں کا ایک گروہ حملہ آور ہونا چاہتا ہے۔ میں نے ان ہندوؤں کو للکارا اور وہ وہاں سے بھاگ گئے۔ جب تک آپؒ عبادت میں مشغول رہے میں پہرہ دیتا رہا۔ اسکے بعد میں نے حضرت صاحبؒ قبلہ کی بیعت کر لی۔

راجہ صاحب آسوندی پٹیلؒ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ حضرت مولاناؒ کے پہلے ساتھی ہیں ہندوؤں کی مذہبی کتب میں بھی عرصہ دراز سے یہ پیشگوئی چلی آ رہی تھی کہ چن بسوا ایشور کا پہلا ساتھی ایک خواب کی بنیاد پر اُس کا ساتھ دے گا۔

نواں واقعہ

ایبٹ آباد کے سجادہ نشین ابوالبلاغ مولانا سائیں میر عبداللہ صاحبؒ کی بیعت کا واقعہ مولوی سردار احمد خان صاحب نے یوں سنایا کہ

"میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک پہاڑ کے دامن میں بہت سے اولیاءُ اللہ کے ساتھ بیٹھا ہوا ہوں اُن میں سے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ "آج پیروں کے پیر آنیوالے ہیں"۔ کچھ وقت گذرنے کے بعد ایک بزرگ آتے ہیں اور ہم سب انکا استقبال کرتے ہیں۔ چند لمحوں بعد جب وہ بزرگ وہاں سے روانہ ہونے لگے تو میں انکے پیچھے پیچھے چلنے لگتا ہوں۔ ایک پہاڑ پر چڑھنے کے دوران وہ بزرگ مجھے مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ

"جا میں تیرے دین و دُنیا کا ضامن ہوں اور میں
تجھے سونے کے کنگن پہناؤں گا"۔

اسکے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ مولوی سائیں میر عبداللہ صاحبؒ عموماً فرماتے تھے کہ "بلّی کے خواب میں چھیچھڑے نظر آتے ہیں"۔ میں بھی یہی سمجھا کہ اب مجھے دُنیاوی کاروبار میں خوب منافع ہوگا۔ لیکن جب میں صبح کی نماز کے لیے مسجد جا رہا تھا تو کسی نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مخاطب کیا کہ

"ٹھہر جا اے میر عبداللہ، اِس مُردار دُنیا کو چھوڑ کیوں نہیں دیتا"

میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ ہُو بہُو میرے خواب والی بزرگ ہستی تھی۔ پس میں نے اُنکی بیعت کر لی اور اس مُردار دُنیا کو چھوڑ کر اپنی زندگی اِسلام کے لیے وقف کر دی۔ وہ بزرگ ہستی پیر و مرشد سید السادات حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز کی تھی۔

دسواں واقعہ

ضلع اٹک گاؤں دوالھال کے مولوی سردار احمد خان صاحب نے اپنی بیعت کا واقعہ یوں سنایا کہ:

"جب میں ۱۹۳۶ء میں بحیثیت فوجی حیدر آباد دکن میں خدمات انجام دے رہا تھا۔ اس دوران چند ایک بار حضرت مولانا سید صدیق دیندار قدس اللہ سرہٗ العزیز کی امامت میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ:

"میں مکہ معظمہ میں میدانِ عرفات میں موجود ہوں اور ایک بزرگ (حضرت مولانا) کالی کملی اوڑھے تشریف لائے اور مجھے ایک کفلنگ عطا کیا جسے میں نے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھ لیا۔ اسکے بعد انھوں نے رائج الوقت روپے کے دو سِکّے دینے کے لیے میری طرف بڑھائے۔ میں نے پانچ روپے مانگے تو اس پر انھوں نے ان دو سکّوں کو ایک طرف پھینک دیا"۔

جب میری آنکھ نمازِ تہجّد کے لیے کھلی تو وہ کفلنگ میرے داہنے ہاتھ میں موجود تھا، اور سِکّے ندارد۔ مجھ پر اِس خواب کا گہرا اثر ہُوا اور میں حضرت مولانا کے پاس خانقاہِ سرورِ عالم چلا گیا۔ آپکی اقتدا میں نمازِ فجر ادا کرنے

کے بعد میں نے آپکو اپنا خواب سنایا تو آپ نے اپنے مصلّے کو اٹھاکر فرمایا
یا تمھارے دونوں سکّے میری جانماز کے نیچے ہیں۔ میں صبح سے
معلوم کررہا ہوں"۔

مولوی سردار احمد خان صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اس سچّے خواب سے متاثر ہوکر اُسی وقت آپؒ کی بیعت کرلی۔

اِس کرامت کے چشم دید گواہ دیگر مبلّغین کے علاوہ قادر الکلام مولانا عبدالقادر صاحب اور واقفِ حقائق مولانا سیّد امام صاحب نے بھی اس واقعہ کی تصدیق کی ہے۔

گیارہواں واقعہ

حضرت مولاناؒ نے سرزمینِ ہندوستان کو بذریعہ جہاد فی سبیل اللہ اِسلام کے نور سے منوّر کرنے کی غرض سے جہاں عام مسلمانوں سے جہاد کے لیے رقم کی اپیل کی وہاں آپؒ نے نظام حیدر آباد دکن کے نام "دُعا نامہ" کے عنوان سے ایک پمفلٹ شائع کیا۔ جسمیں ایک قدیم اسلامی ریاست کے حکمران ہونے کے ناطے نظام کو تحریر فرمایا کہ ہندوستان کی اَدھرمی کو دھرم سے بدلنے کے لیے دکن سے ایک لاکھ مجاہدین آزاد قبائل بھیجے جائیں اور پانچ لاکھ کی رقم اس کام کے لیے مختص کی جائے تاکہ وہ ہندو قلوب جو غلبہ کے انتظار میں ہیں اسلام قبول کرلیں اور مسلمانوں کی قلّت کثرت میں بدل جائے۔

یہ دُعا نامہ جب دربارِ نظام میں پہنچایا گیا تو اُس نے ایک فرمان جاری کیا، جسمیں تحریر تھا:

"میری ایک آنکھ ہندو ہے اور ایک آنکھ مسلمان۔ مجھے تدبّر
سے حکومت کرنا ہے نہ کہ کوتاہ اندیشی سے"۔

جب یہ فرمان حضرت مولاناؒ کے پاس پہنچا تو آپؒ نے فرمایا:

"تدبّر اُن کی دُبر میں گھس جائے گا"۔

چنانچہ چند مہینوں کے اندر اندر سقوطِ حیدر آباد ہُوا اور انھیں جن سنگھیوں اور پتری سرکار کی ہندو تنظیموں نے وہ بھیانک لوٹ مار اور قتل و غارت گری کی کہ آج تاریخ خود انگشت بدنداں ہے۔

انھیں دِنوں جب یہ سانحہ ہُوا۔ ایکدن درسِ قرآن کریم میں مسلمانوں پر ہونے والے ان مظالم کو دیکھ کر آپؒ کا دِل درد سے بھر آیا۔ اس سانحہ کا آپؒ کے دِل پر اتنا اثر ہُوا کہ آپؒ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ آپؒ نے اس موقع پر فرمایا:

"آخر اسکا نتیجہ کیا رہا۔ ہماری بات نہ ماننے کے باعث ایک آنکھ (ہندو) اعلیٰحضرت کے لیے عذابِ الیم بن گئی"۔

دیگر واقعات

"اسمس سے ماوری کو آتے وقت راستہ میں قریشی صاحب کو بخار آگیا۔ میں نے اپنا گھوڑا ڈوم کے چڑھائی کے پاس ان کو دے دیا۔ وہ گھوڑا پوری چڑھائی سے لڑھکا آپ سلامت رہے گھوڑا ایک فرلانگ گڑھے میں گرا۔ دیگر سلالہ کے پہاڑوں میں دریا تار کے جھولے سے پار کرنا پڑتا ہے۔ جھولے کی رسّی ٹوٹ گئی کوئی ضرر نہیں ہوا۔ قریشی صاحب حبیب اللہ صاحب و عبدالغنی صاحب شاہ خاں صاحب و اسمٰعیل صاحب یہ سب صحیح سلامت کنارے پہنچ گئے۔ میں اور میرے ساتھی ایک دفعہ اباسین کے بھنور میں پھنس گئے۔ کشتی بانوں کی ڈوریاں ٹوٹ گئیں۔ اللہ ساتھ تھا کشتی کو بھنور سے نکالا۔ گنٹور علاقہ میں راستہ میں قریشی صاحب کو جان سے مارنے کے لیے دشمنوں نے گھیر لیا ہاتف کی آواز آئی پکڑو پکڑو دشمن بھاگ گیا۔ ان کو بھی تین

میل بھاگنا پڑا۔ نیپال علاقہ مبلغ کو سلامت نہیں رکھتا۔ ذوالمعارج سید رسول صاحب اور ساتھی عبدالقادر صاحب راجہ کو تبلیغ کر کے صحیح سلامت آئے۔ مدراس میں آریوں نے ہمارے مبلغین کے دورے پر یہ پروپیگنڈہ کیا کہ سبز عمامہ والے کاہو کا لباس والے مدراس آئے ہیں بچوں کو پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ مخلوق ہزارہا کی تعداد میں دو دفعہ ہمارے مبلغین سید سراج الدین صاحب اور سید ناظر حسین صاحب کو گھیر لی۔ خوب مارم ماری ہوئی ایک پٹھان شہید ہوا۔ یہ دونوں مبلغین صحیح سلامت واپس ہوئے۔ علی ہذا القیاس متعدد جگہ ہمارے مبلغین سخت خطرناک دشمنوں میں گھر گئے۔ اور اللہ صحیح سلامت لایا۔"

(سورۂ الکہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

حضرت مولانا قدس اللہ سرہٗ العزیز اعلان فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ اس کی گرفت سے نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سنت چلی آرہی ہے کہ اللہ والے کو جب کبھی کسی بڑی یا چھوٹی طاقت سختی سے پکڑتی ہے تو وہ طاقت نشان کے طور پر ہلاک ہوتی ہے یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ دنیا کو اللہ والے کی شناخت ہو۔ اسی اصول کو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس طرح بیان فرماتا ہے" فاھلکنا اشد منھم بطشا ومضیٰ مثل الاولین۔ $\frac{8}{43}$

نمرود ہلاک ہوا جب اس نے ابراہیمؑ کو سختی سے پکڑا۔

شداد ہلاک ہوا جب اس نے صالحؑ کو سختی سے پکڑا۔

فرعون ہلاک ہوا جب اس نے موسیٰؑ کو سختی سے پکڑا

رومن گورنمنٹ ہلاک ہوئی جب اس نے عیسیٰؑ کو سختی سے پکڑا

پرتھوی راج ہلاک ہوا جب اس نے خواجہ معین الدین چشتی رحؒ کو

سختی سے پکڑا۔

مغلیہ حکومت ہلاک ہوئی جب اس نے صوفی سرمدؒ کو سختی سے پکڑا۔

اور اب اسی طرح جو بھی طاقت صدیق کے خلاف کھڑی ہوگی وہ ہلاک ہو جائے گی۔

کُلُّ مَنْ علیھا فانٍ وّیبقیٰ وجھہٗ ربّکَ ذوالجلال والاکرام ۝

کہاں ہے وہ ولی اللہ دھاڑواڑی جس نے میری مخالفت میں اپنی عمر برباد کی۔ کہاں ہے وہ عبدالغنی مہتمم پولیس جس نے میری موٹر میں گُو بھر دیا تھا۔ آخر وہ گُو (پائخانہ) میں گر کر مرا۔

کہاں ہے وہ حکیم نورالدین جس نے ہماری کانفرنس کے دروازے پر پکٹنگ کی تھی۔

کہاں ہے وہ ظہیر عاقل شاہی جس نے ملک میسور میں دورے کر کے میرے خلاف بھڑکایا تھا۔

کہاں ہے وہ چرکوڑلی عبدالکریم قریشی جو خفیہ مجلسیں کرتا تھا۔

کہاں ہے وہ احمد اللہ جس نے ہماری تحریک کو دبانے کے لیئے سر توڑ کوشش کی تھی۔

کہاں ہے وہ قاضی بہاؤالدین ٹمکوری جو میرے خلاف پھپھولے پھوڑتا تھا۔

کہاں ہے وہ عبدالقادر جو میری ذلت کے درپے تھا۔ اس کی بیوی بطور نشان میرے نکاح میں ہے۔

کہاں ہے وہ لنگایت۔۔۔۔ تولورو الاجو مجھ پر حملہ آور ہوا تھا۔

کہاں ہے وہ کنپنّا چیئرمین ہبلی جس نے میرے خلاف ہبلی میں آگ لگادی تھی۔

کہاں ہے وہ محمد حسین ابلی جو چک منگلور کانفرنس کے وقت میرے

داخلہ پر کرسئ صدارت چھوڑ کر بھل گئے والا تھا۔

کہاں ہے وہ کملی وکیل جو میرے خلاف انڈین پینل کوڈ میں دفعہ ڈھونڈ تا تھا۔

ہر ایک ان میں کا بطور نشان ہلاک ہوا۔

کیا حال ہے آریہ لیڈر راجندر۔ چندر بھانو۔ اور منگل دیو کا جنھوں نے مجھے شہر بدر کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ خود شہر بدر کر دیئے گئے اور صدیق کا یہ ایک زبردست معجزہ ہے کہ سرکار کو صدیق کے بلدہ میں رکھنے کیلئے ضمانت لینی پڑی

کیا حال ہے نواب دربند کا جس نے دھوکہ دے کر گرفتار کرایا تھا۔ عذاب الہٰی یہ ہوا کہ اس پر گولی چلائی گئی۔ دربند میں زلزلہ آیا۔ آواز آئی یا علی۔ یا علی۔ یا علی۔ اللہ اکبر۔ اس کو سارے شہر نے سُنا۔

کہاں ہیں وہ پلٹنی سپاہی جنھوں نے گرفتار کیا تھا۔ خاک بر سرِ بے خانماں برباد ہو گئے۔

کہاں ہیں وہ طاقتیں جو مجھ کو اور مولوی سید عبد الجبار شاہ دالئ صوات کو ایک بستی میں دیکھنا نہیں چاہتی تھیں آج معجزہ کے طور پر وہ اور میں ایک شہر میں رہتے ہیں۔

کم من آیۃٍ فی السموات والارض یمرّون علیہا وھم عنہا معرضون ۱۰۵/۱۲

تنبیہ۔ خواجہ بندہ نواز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گادی کے سجّادہ صاحب نے اس فقیر سے بے ادبی کی گادی سے بے دخل کئے گئے۔

غوثی شاہ صاحب نے اس فقیر کی مخالفت کی۔ مچھلی والے شاہ صاحب نے خلافت چھین لینے کی دھمکی دی۔

آزاد شاہ صاحب کے تکیہ والے سجادہ صاحب نے فقیر سے گستاخی کی۔ پکڑے گئے معذرت چاہی۔

ٹیکمال کے سجادہ ندیم اللہ حسینی صاحب نے مخالفت کی خواب میں

یوسف صاحبؒ شریف صاحبؒ نے ڈانٹا۔ صبح شیرینی و پھول کے ساتھ معافی چاہی۔

میسور مسلم اسٹیٹ کانفرنس جو میری بنائی ہوئی تھی۔ پیسوں کی لالچ میں چند مفسدوں کے بھڑکانے پر مجھے چک منگلور کے جلسہ میں بیٹھنے تک نہیں دیا تھا۔ وہ ایسی تباہ ہوئی کہ اب تک اُٹھ نہ سکی۔

وما کان لنفسٍ ان تؤمن الّا باذن اللہ ویجعل الرجس علی الذین لا یعقلون ۱۰۰/۱۰ ؎

"ہم برطانیہ کی سرحد توڑ رہے ہیں۔ اس خوف سے ہم کو برطانیہ حکومت نے جیلوں میں ڈالا اور مجھے اپنی حکومت سے باہر کر کے حیدر آباد میں نظر بند قید رکھا۔ گیارہ سال کی قید کے بعد اللہ نے برطانیہ حکومت کو ختم کیا اور حد توڑ دی۔ اور میں بلا کسی احسان کے باہر نکلا اس کے بعد رضوی حکومت نے اس ڈر سے مجھے نظر بند قید رکھا کہ میرا وجود اس کی حکومت کو ختم کرنے والا ہے۔ چار ماہ کی قید میں اللہ کی غیرت نے اس کی حکومت کو ختم کر دیا اور میں بلا کسی احسان کے باہر نکلا۔ اور اس کے بعد یونین کی ملٹری گورنمنٹ سر پر آموجود ہوئی اس نے ہم کو امن شکنی کا الزام لگا کر جیل پہنچایا۔ چار ماہ گزرنے نہیں پائے تھے کہ وہی بد امنی کمیونسٹ سے گلے پڑی نئے جیل بن رہے ہیں۔ جیل خانوں کا بجٹ جو آٹھ لاکھ تھا اس سال سولہ لاکھ منظور ہوا۔ یہ جادو ہے جو سر چڑھ کر بولتا ہے۔"

(سورۃ الکہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

اس ؎ نے دجّال کی زبردست مستحکم سرحدیں اور اُن کے قلعہ

؎ حضرت مولانا سید صدیق دیندار صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز

توڑ ڈالے ہیں۔ اس نے ہی دھرم راج یعنی دینی حکومت کا دور چلانے کے لئے ہندوستان کے دو حصے کروائے ہیں۔ اس نے ہی نظام کی حکومت کو اس کی گستاخی کی وجہ سے زلزلہ میں ڈال دیا۔ رضوی حکومت کھڑی ہوگئی۔ وہ بھی اپنی گستاخی کی وجہ سے ہلاک ہوگئی۔ اب یونین کی حکومت نے اسے پکڑا ہے وہ بھی اپنے کیفر کردار کو پہنچے گی۔ دہلی اور مشرقی پنجاب والوں نے ہماری ہجرت پر ہنسی اڑائی تھی۔ وقت آیا کہ مار کوٹ کر ہجرت کرائی گئی۔ حاق بھم ماکانوا بہ یستھزؤن ۸۳ ہمارے نوجوان مبلغین جن میں اکثر میسور والے ہیں اپنا مال ومتاع کو اللہ کی راہ میں قربان کر کے ہجرت کرنے والوں پر میسور والوں نے بے حد مذاق اڑایا تھا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ اپنے علاقہ سے ایسا بھاگے ہیں کہ مال تو کیا پیسہ تک لے کر بلدہ نہیں آسکے۔

یہ وہ سزا ہے جو ہم اللہ والوں پر ہنسی اڑانے والوں کو ملی حاق بھم ماکانوا بہ یستھزؤن۔ حیدر آباد والے کم بخت سرمایہ دار اوران کے ناز بردار امراء نے جب سنا کہ دیندار انجمن والوں نے ہجرت کی ہے اور وہ بھی یاغستان میں تو یہ سنکر ہم کو مضرت رساں سمجھ کر دور ہو گئے اور یہاں کی دیگر مخلوق اور مسلمان ہماری ہجرت کا جب ذکر سنتے تو بے حد مذاق اڑاتے تھے۔ اس کو اللہ دیکھ رہا تھا۔ اس کی سزا جو یونین کی طاقت سے دی ہے وہ دنیا جانتی ہے۔ اوران کا بدحواس ہو کر پاکستان کو بھاگنا ضرب المثل بن گیا ہے حاق بھم ماکانوا بہ یستھزؤن۔ یہاں کے مسلمان ہمارے غزوات سے ہنستے تھے جیل میں دیکھ کر مذاق کرتے تھے۔ آج وہ ہم سے بڑھ کر سخت جیل کی سزا بھگت رہے ہیں۔"

(سورۂ الکہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

قیام پاکستان کا مقصد

اے مسلمانانِ پاکستان

لیلۃ القدر ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ میں عالم اسلام کی سب سے بڑی مملکت پاکستان کا قیام تمام فرقہ ہائے اسلامی کی مشترکہ جدوجہد اور دعاؤں سے عمل میں آنا بذاتہٖ ایک بہت بڑا نقارہ تھا۔ جو تمام دنیائے انسانیت کے سامنے بجا۔ یہ لیلۃ القدر خیر القرون کی پہلی تین صدیوں کے بعد ایک ہزار سال کے ایک ہزار رمضان کے مہینے گذرنے کے بعد خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْر کی صورت میں حتیٰ مطلع الفجر کے لئے آئی تھی۔ اس میں نزول ملائکتہ وروح ہو چکا ہے۔ اہل بصیرت اس راز سے واقف ہیں پوری دنیا کے ہنگامہ ہائے روز و شب اسی ارادۂ خداوندی کے گرد گھوم رہے ہیں۔ اس راز کو ہم مسلسل عالم اسلام پر کھول رہے ہیں۔ انقلاب خود

مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
کی صورت میں طلوع ہو چکا ہے۔

حضرت مولانا سید صدیق دیندار صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنی تحریک کی بنیاد ہی دو قومی نظریہ پر رکھی تھی۔ آپ نے اپنی تحریرات و تقاریر میں واضح طور پر بتایا کہ ہندوستان چونکہ مذہبی ملک ہے اس لئے یہاں امن صرف اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے جب ہندوستان کا ایک مذہب ہو۔ آپ کا "ھ سے ہندو م سے مسلمان ہم ایک ہیں۔" کے نعرہ سے شروع سے ہی اختلاف رہا۔ آپ کا عقیدہ تھا کہ ہندو مسلمان الگ الگ قوموں کی حیثیت سے مل جل کر کبھی نہیں رہ سکتے۔ آپ

کو اللہ نے بشارتاً بتایا کہ :

ہندوستان تمام مسلمان ہونے والا ہے۔

آپؒ کے یہ مخصوص نعرے تھے کہ "تمام ہندوستان پاکستان ہوگا" اور "ہندوستان اکھنڈ پاکستان ہو جائے گا"۔ اسی سلسلے میں آپؒ نے کئی اجلاس منعقد کئے۔ چنانچہ آپؒ کی لگاتار محنتوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں برطانیہ دجّال ہندوستان سے رخصت ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مملکتِ خداداد پاکستان عطا فرمائی۔

آپؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین جواہر ہیں تبلیغ، ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ۔ اور اعادۂ اسلام کے موجودہ دور میں اولیاء اللہ کی ہزار سالہ اور ہماری تبلیغ نے قیامِ پاکستان کی صورت میں ہجرت اور اس کے بعد جہاد فی سبیل اللہ کا راستہ صاف کر دیا ہے پاکستان ہم فقراء کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

آپؒ فرماتے ہیں :-

"آخر ہم فقراء نے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء مطابق ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ شب قدر میں حضور منبع انوار صلی اللہ علیہ وسلم کی قدسی طاقت کے بل پر ناقابل فتح برطانیہ کے لشکر جرار کے مورچوں اور چھاؤنیوں سے مضبوط کئے ہوئے قلعوں کو جیلوں کے گوشوں میں مصلوں پر بیٹھ کر جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

فقر کے ہیں معجزات تاج و سریر و سپاہ
فقر ہے میروں کا میر فقر ہے شاہوں کا شاہ"

(سورہ کہف کی عملی تفسیر۔ غیر مطبوعہ)

آپؒ نے مملکتِ خداداد پاکستان کو اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت قرار دیا اور بابائے قوم حضرت قائداعظمؒ کو حضرت امام حسینؓ کے ذوالجناح سے تعبیر کیا کیونکہ امام عالی مقام نے ہندوستان میں تبلیغ کی تمنا کی تھی۔

روح قیام پاکستان کی ایک دستاویز کا عکس

جواہر لال نہرو پوچھتے ہیں پاکستان کیا ہے؟

جواب۔ جب ہندو مسلمان ہوتا ہے تو پاکستان شروع ہو جاتا ہے

اگر پنڈت جی خود مسلمان ہو کر اپنے ہندو بھائیوں کو مسلمان کر لیں تو

ہندوستان اکھنڈ پاکستان ہو جائیگا

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ

قبول اسلام۔ جزیہ یا جہاد

جمعیت حزب اللہ کا یہی نصب العین ہے

صدر مرکز جمعیت حزب اللہ حیدرآباد دکن

شہیدِ کربلا تھے ہند میں تبلیغ کے خواہاں
بشارت ہو کہ اب پورا وہ ارماں ہونیوالا ہے
جناح بنکر بنایا "ذوالجناح" نے ملکِ پاکستان
"سوارِ ذوالجناح" کا نور تاباں ہونیوالا ہے

آپؒ فرماتے ہیں :-

"یہ ایک نعمت ہے جو بابائے ملت محمد علی جناح کو بلا بدل ملی۔ بلا بدل اللہ کا فضل ہوتا ہے۔ کوئی فضل ایسا نہیں ہے جس کا تعلق فقیروں کی دعاؤں سے نہ ہو۔ بظاہر بھی بابائے ملت نے مجھ سے اپنے کام میں دو دفعہ دعا کروائی اور پاکستان بننے سے پہلے آپ کا خواب خود اس بات کی تفسیر ہے۔ لفظ جناح کو ذوالجناح سے تعبیر کیا جائے تو وہ حقیقت پر مبنی ہوگا۔ وھو العلی العظیم نے ایک دفعہ پہلی صدی میں درۂ خیبر اکھاڑا تھا۔ دوسری دفعہ درۂ خیبر جو کھولا اپنے جہاد کا جولانگاہ پاکستان کو بنایا۔ اس جولاں گاہ میں ذوالجناح بھی کام آیا۔ میں علیٰ بصیرت کہتا ہوں کہ تمام انقلابات میں اللہ کا ہاتھ کام کر رہا تھا۔ مملکتوں کے تبادلے کسی انسانی کوشش سے نہیں ہوا کرتے اور نہ اب تک ہوئے ہیں۔" (سورہ کہف کی عملی تفسیر۔ غیر مطبوعہ)

پاکستان اولیاء اللہ کی محنتوں کا ثمر ہے اولیاء اللہ نے ہندوستان کے کفرستان میں اسلام کے نور کو روشن کیا اور لگاتار محنتِ شاقہ کی تاکہ ہندوستان کو مشرکانہ عبادتوں سے پاک (پاکستان) بنا کر اللہ وحدہٗ لاشریک کی حمد قائم کی جائے اسی بارے میں حضرت نعمت اللہ شاہ کرمانی نے آج سے آٹھ سو (۸۰۰) سال قبل فرمایا تھا کہ ؎

خوش می شوند مسلماں از لطف و فضلِ یزداں
کُل ہند پاک باشد از رسم ہندوانہ

ترجمہ : اے مسلمانو! اللہ کے فضل سے خوش ہو جاؤ (ایک وقت آ رہا ہے) کہ کُل ہند ہندوانہ رسم و رواج سے پاک (پاکستان) ہو جائے گا۔

حضرت مولاناؒ اسی بات کو یوں منظوم فرماتے ہیں ؎

"ان کے مل جانے سے اسلام سے مشکوک ہو کر
دیں سے مرتد ہوئے نو لاکھ تلک ملکھانہ
دینِ اللہ کی غیرت کا سمندر اُبلا
میری صورت میں ہی اسلام دوبارہ آیا
اس زمانے میں خدا سے میں دعا کرتا تھا
ہم مسلمانوں کو ہندو سے الگ کر اللہ
اس دعا کا ہی بالآخر یہ نتیجہ نکلا
کر دیا قائدِ اعظم کو خدا نے پیدا
حیدر آباد کو جس وقت جناح آئے تھے
ان سے ملنے کے لئے میں نے وفد بھیجا تھا
کامیابی کے لئے مجھ سے دعا کروائی
کام میرا تھا وہ سونے پہ سہاگہ لایا"

(نشاۃ الاخریٰ۔ غیر مطبوعہ)

آپؒ نے فرمایا :-

"پاکستان ہم فقیروں کی دعاء سے قائم ہوا ہے۔ وہ ہمارے کام کا ہے۔ وقت آنے پر معلوم ہوگا۔ اس پاکستان کے لئے محمد علی جناح نے دو دفعہ دعا کروائی۔ وہ اللہ کا بندہ اپنی خدمت کر کے سرخ رو سربلند چلا گیا۔ اسی کے دماغ سے اللہ نے کام لے کر یاغیوں[1] کا میدان پنجاب کے درمیان دریا کے کنارے تک

---

[1] پٹھان

دورِ قیامِ پاکستان کی ایک اور دستاویز کا عکس

آزاد قبائلؒ

دشمنانِ اسلام کا یہہ غلط پروپگنڈا ہے کہ آزاد قبائل کُشت و خون کرنیکے لئے ہندوستان پر حملہ کرنا چاہتے ہیں - وہ یہہ کرنا نہیں چاہتے بلکہ بذریعہ جہاد ہندوستان کو مسلمان کرنا چاہتے ہیں

تاکہ

مُسلمانوں کی اقلیت اکثریت سے بدلجائے اِسطرح سالم ہندوستان پاکستان ہوجائے

بالکل قریب میں دعوت اسلام دینے کیلئے وائسرائے کے دربار میں آزاد قبائل کیطرف سے ایک وفد آنے والا ہے تاکہ جہاد کیلئے حجت پوری ہو - مزید تحقیقات کیلئے ذیل کے مراکز سے خط و کتابت کر سکتے ہیں -

(۱) خانقاہ سرورِ عالم صدر مرکز آصف نگر حیدرآباد دکن (۲) دفتر اخبار منشور دہلی (۳) جناب عبدالجبار خلیل صاحب بی - اے ایڈوکیٹ بنگلور
(۴) دفتر اخبار آزاد نوجوان مدراس (۵) دفتر اخبار "احسان" لاہور (۶) انجمن پشتون کلیان نشن نمبر ۹ بمبئی
(۷) پیرِ ولایت مولانا محمد خان صاحب سجادہ رجوعیہ شریف (ایبٹ آباد صوبہ سرحد) (۸) جناب سردار عبدالرب نشتر صاحب پشاور (۹) سید عبدالجبار شاہ صاحب آزاد علاقہ استھانہ ڈاکخانہ کربلیان ضلع ہزارہ -
(۱۰) جناب غلام محمد صاحب تحصیل ارجار باجوڑ آزاد (۱۱) علامہ امیر الدین صاحب الملقب مولوی شنگرگل امیر یاغستان ڈبر ڈاکخانہ منڈہ ڈاکخانہ چدرہ

منجانب اراکین جمعیت حزب اللہ خانقاہ سرورِ عالم مرکز آصف نگر حیدرآباد دکن

کھول دیا ہے - اب وہ وقت آرہا ہے کہ مجرمین خانہ جنگیوں میں مبتلا ہوں گے - اس عذاب سے ان کو کوئی بچانے والا نہیں - اور کچھ عملی جہاد میں مارے جائیں گے - ورا المجرمون النار فظنوا انھم مواقعوھا ولم یجدوا عنھا مصرفاً ۵۳/۱۸ "

(سورۂ کہف کی عملی تفسیر - غیر مطبوعہ)

مندرجہ بالا پیراگراف میں حضرت مولاناؒ نے ہندوستان کے ظالم مشرکین کے بارے میں صاف صاف فرمادیا کہ "مجرمین خانہ جنگیوں میں مبتلا ہوں گے - اس عذاب سے ان کو کوئی بچانے والا نہیں -" اس مامور من اللہ فقیر کے الفاظ کی لاج میں آج ہندوستان کے اندرونی حالات کسی سے پوشیدہ نہیں - آپؒ نے ہندوستان کے بارے میں مزید تحریر فرمایا :

"ان نوجوانوںؒ نے حضور منبع الانوار صلی اللہ علیہ وسلم کی قدسی طاقت کے بل پر رکاوٹ اٹھادی - اور محمد علی جناح کو اپنی دعاؤں سے کھڑا کر کے پاکستان قائم کرلیا - اور پہرہ بندی راوی کے کنارے تک ہٹادی - نتیجہ یہ ہوا کہ آزاد قبائل کو ہندوستان پر حملہ کرنے کا راستہ کھل گیا - کشمیر جو پاکستان کا سر ہے جس میں ہندو دنیا کا سودا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ سرسید ھا ہو جائے گا اس کے بعد ہندوستان مُسلمان ہو جائے گا - ہندوستان میں کلمہ طیب کا پرچم لہرائے گا - اس کے بعد اقوام متحدہ کے یونین کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا - وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ ۵۳/۷۶ "

(سورہ کہف کی عملی تفسیر - غیر مطبوعہ)

ف۱ اور مجرم آگ دیکھیں گے تو یقین کرلیں گے کہ وہ اس میں پڑنے والے ہیں اور وہ اس سے ہٹ کر جانے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے -

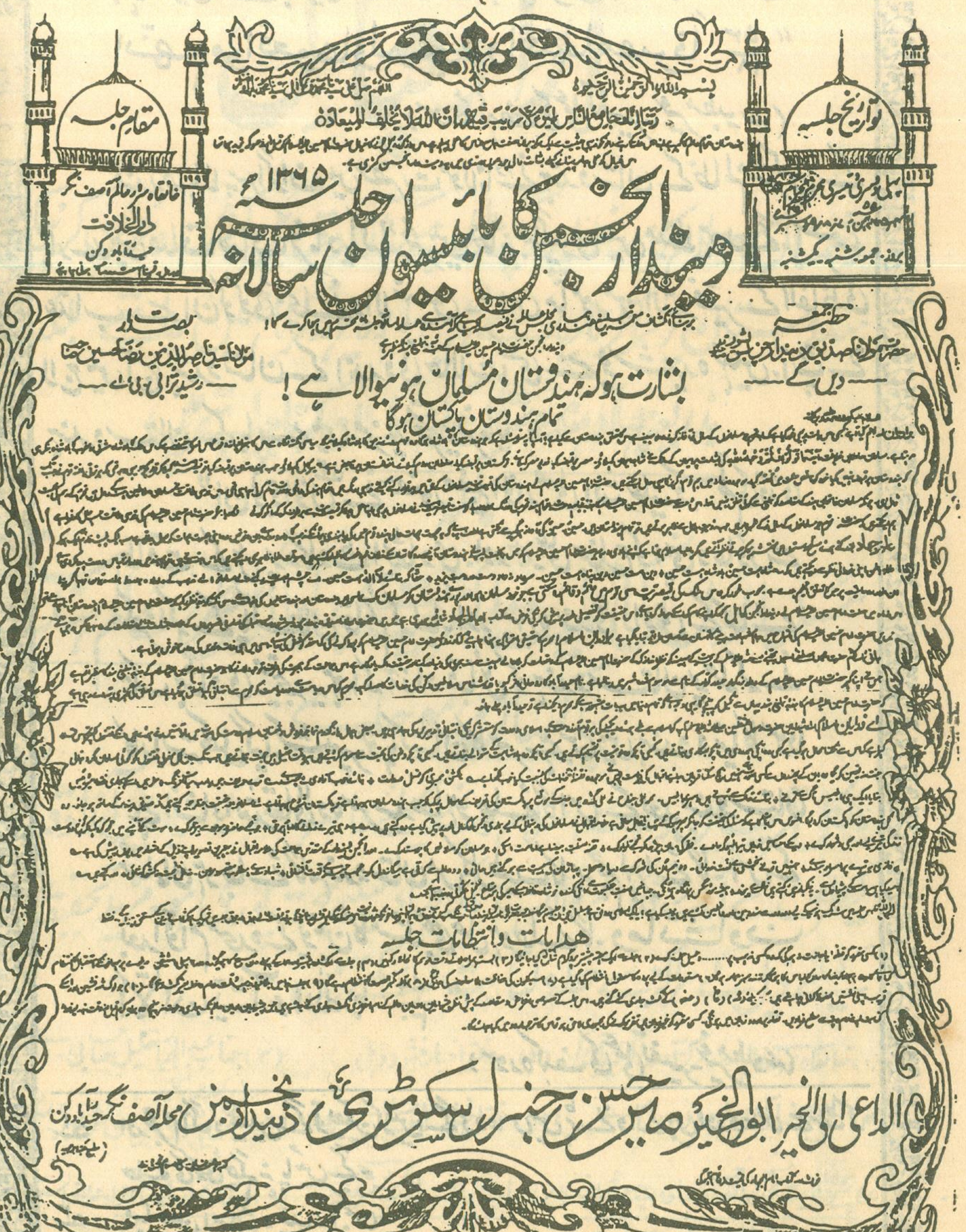
ف۲ مبلغین اسلام دیندار انجمن

ف۳ اور نہیں چاہتے تم مگر یہ کہ اللہ چاہے -

آپ نے ہندوستان کے مستقبل کو کھول کر رکھ دیا۔ آپ نے واضح فرمایا:

" کل بیّنات قوم ہندو پر بطور حجت پیش ہوئے ہیں۔ ان کی تباہی اور بربادی اور آپس کا تصادم اور بدامنی کی گرم بازاری نارِ دوزخ کو لے جائے گی۔ بُری طرح کچلے جائیں گے کیونکہ باوجود اس انذار کے وہ لاپرواہ ہیں۔ اور انھوں نے مسلمانوں سے جو برتاؤ کیا ہے وہ ایک سیاہ نامہ ہے جس سے ان کا مستقبل خطرناک ہے ان کے دل سیاہ ہو گئے ہیں۔ یہ کبھی ہدایت پر نہیں آئیں گے۔ سوراج جو عارضی سراب کی جھلک ان کو تباہی کے گڑھے کی طرف لے جارہی ہے۔ اور گھمنڈ میں مسلمانوں کی قتل و غارتگری کر کے ایسے جرم کے مرتکب ہوئے ہیں جو کبھی بخشا نہیں جائے گا۔ ان کو کوئی ہدایت کی راہ نصیب نہ ہوگی جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا انّا جعلنا علیٰ قلوبھم اکنّۃً ان یفقھوہ وفی اٰذانھم وقرا ط وان تدعھم الی الھدیٰ فلن یھتدوا اذاً ابداً ۔ ۵۷/۱۸ اس قوم کو باوجود اس کی ظلم کے جس کو زمین نے کبھی نہیں دیکھا مہلت جو دی گئی ہے وہ حضور رحمت للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کا صاحب رحمت اور غفور ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس لیے فوراً ہی مؤاخذہ نہیں لیا جارہا ہے۔ ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے اس وقت آزاد قبائل جن کو نیم فقرا نے پہرہ بند قلعوں کو توڑ کر چھڑایا ہے اٹک کے پار راوی کے کنارے تک پہنچایا ہے۔ وہ عذاب کے فرشتے بن کر ان ہندوؤں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ نہ کچھ سنیں گے نہ سنائیں گے۔ لوٹ مار آتش زنی کر کے شہر کے شہر برباد کر دیں گے۔ ہمارا رحم ہوگا کہ ان کو ہم مسلمان کریں گے۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وربک الغفور ذوالرحمۃ ط لو یؤاخذھم بما کسبوا لعجل لھم العذاب ط بل لھم

روح قیام پاکستان کی ایک اور دستاویز کا عکس


مقام جلسہ

تواریخ جلسہ

دیندار انجمن کا بائیسواں سالانہ جلسہ ۱۳۶۵

بشارت ہو کہ ہندوستان مسلمان ہونے والا ہے!

تمام ہندوستان پاکستان ہوگا

ہدایات و انتظامات جلسہ

الداعی الی الخیر ابو الخیر مہر حسن جنرل سکرٹری دیندار انجمن محلہ آصف نگر حیدرآباد دکن

موعدًا لن یجدوا من دونه موئلاً ۔ وتلك القریٰ
اهلکنٰهم لما ظلموا وجعلنا لمهلکهم موعداً" ۵۸-۵۹/۱۸

(سورۂ کہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

آپؒ نے آخری فیصلہ یوں صادر فرمایا :-

"ہندوستان[1] کے حصول کے لئے جنتِ فردوسؔ کا حصول جو ہزار سال سے دھرم راج[2] کے قیام کا نشان ہے۔ قرن اولیٰ میں مسلمانوں نے بھی دھرم راج قائم کرنے کے پیشتر اس کو حاصل کیا تھا مگر ہندوستان پر دجّال کا دور موعودہ تھا اور پورا ہندوستان مسلمان نہیں ہوا تھا پھر کافروں کے ہاتھ میں چلا گیا اب اس دورِ دھرم راج میں چونکہ تمام ہندوستان مسلمان ہوگا بایں وجہ جنت فردوس اب اب کسی کافر کے ہاتھ میں نہیں جائے گا یا یہ کہو کہ اللہ کا یہ کہنا کہ خالدین فیھا لا یبغون عنها حولاً[3] ۱۰۸/۱۸ ایک بشارت ہے اس بات کی کہ تمام ہندوستان مسلمان ہوگا۔ نہ اوپر سے کوئی کافر طاقت اس پر قبضہ کر سکے گی اور نہ نیچے سے روس بھی آئے گا تو مسلمان ہو کر آئے گا۔"

(سورۂ کہف کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

---

[1] کشمیر [2] مذہبی حکومت

[3] وہ (جنت فردوس) میں رہیں گے وہاں سے جگہ بدلنا نہیں چاہیں گے۔

خطاب بہ مسلمانانِ عالم

بانئ تحریک حضرت مولانا قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنی کتب میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو ارشادات فرمائے ہیں ان میں سے چند ہدیۂ قارئین ہیں۔

"وکذالك جعلنٰکم امة وسطاً لتکونوا شهداۤء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیداً[1] ط ۱۴۳/۲

★ صدیق کی آواز

بدر آ از رخ صدیقی بدر ہر پردۂ زندیقی

اپنے دعوٰی کی مخاطبت مسلمانوں سے کرنی زندیقیت ہے

اے مسلمانو! جس طرح انسان کے وجود کے ساتھ ہی کائنات عالم کو غلامی کی نسبت لگ چکی ہے اسی طرح مسلمانوں کے وجود کے ساتھ کفار عالم کو غلامی کی نسبت لگ گئی ہے اس لحاظ سے اے مسلمانو! آپ قوموں کے سردار ہو آپ کے سردار حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔

اَصحَابی کالنجوم والی حدیث بتاتی ہے کہ جو شخص صحابہؓ کے نقش قدم پر چلتا ہے اس میں روح اسلام ہے۔

۱۔ صحابہ کرامؓ امام الناس تھے برخلاف اس کے جو شخص کسی حلقہ یا فرقہ کا امام بنا ہوا ہے

---

[1] اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر گواہ ہیں۔

اس میں روح اسلام نہیں آسکتی اس کی اتباع سے فرقہ بندی کی مصیبت میں گرفتار ہونے کا اندیشہ ہے صدیق فرقہ بندیوں سے پاک ہے۔

۲۔ صحابہ کرامؓ کے ساتھ تائیدِ غیبی تھی قدرت ہر قدم پر لبیک کہتی تھی۔ صدیق کے ساتھ تائیدِ غیبی ہے قدرت ہر قدم پر لبیک کہتی ہے۔

۳۔ صحابہ کرامؓ کا جذبہ تمام دنیا کو مسلمان کرنے کا تھا۔ اپنا جذبہ مسلمانوں میں کبھی نہیں نکالا اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَینَھُم [1] تھے صدیق اشدآء علی الکفار ہے مسلمانوں کو کبھی مخاطب کرنا نہیں چاہتا۔

۴۔ صحابہ کرامؓ کے اندر ائمہ اربعہؒ کی تفقہ اہل قرآن و اہل حدیث کی علمیت کل حلقوں کے سلوک، کل فرقوں کی خوبیاں تھیں خود کو کبھی بھی احمدی محمدی چشتی قادری وغیرہ نہیں لکھا۔ آج وہ جامعیت صدّیق میں ہے۔

۵۔ صحابہ کرامؓ میں بین الاقوامی سیاست، خلافت کی رونق کانفرنسوں اور لیگیوں کی تنظیم علماء و مشائخین کی تبلیغ تھی، آج صدّیق ان سب کا جامع ہے۔

۶۔ صحابہ کرامؓ کے ولولے و جذبہ میں ورثہ انبیاء تھا۔ صدیق کے ولولہ و جذبہ میں ورثۂ انبیاءُ نظر آتا ہے۔

۷۔ صحابہ کرامؓ کو دنیا کی کوئی خواہش نہ تھی نہ بادشاہت کی نہ مال و دولت کی مگر یہ سب کچھ صحابۂ کرامؓ کے پیچھے باندی بنکر چلی آتی تھی، آج صدیق کا یہی حال ہے۔

۸۔ صحابۂ کرامؓ کی ابتدائی زندگی غریب تھی لوگوں کی نظروں میں حقیر نظر آتے تھے آج صدّیق اور اس کے ساتھیوں کا یہی حال ہے۔

اے مسلمانو! تکونوا شھداء علی الناس [2] کے اصول کی بناء پر ہر مسلمان بالقوہ امام الناس ہے۔ صدیق بالفعل ہے مقام مُسلم کا شاہد ہے۔ لہذا صدیق کی آواز میں

---

[1] کفار پر سخت اور آپس میں نرم

[2] تمام انسانوں پر گواہ

روح اسلام ہے صدیق کے آواز پر لبیک کہو۔

وما علینا اِلا البلاغ

صدّیق دیندار چن بسویشور

(امام الجہاد)

★ ”مسلمانو! ادھر آؤ! رحمت رحمۃ اللعالمین کا سمندر جوش میں ہے۔ وہ مسلمانوں کو ہر برکت اسلام سے مالامال کرنا چاہتا ہے اس کو ہر فتنہ و مصائب سے بچانا چاہتا ہے۔ کیونکہ کفار ہر مکر و کید سے مسلمانوں کی ان تفرقہ بازی کو دیکھ کر یعنے منتشر و پریشان دیکھ کر ان کو صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتے ہیں اور بعض بد دماغ اور شوریشت سرکش کافروں نے اپنے خیال میں اسلام کا جنازہ پڑھ لیا ہے۔

الحمد للہ۔ کفر و ظلمت کے ان گھنگھور گھٹاؤں کے زمانہ میں غیرت حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا سمندر جوش میں آیا۔ تو اس نے کفار کے مقابلہ کے لئے اور ان کو مسلمان کرنے کے لئے پورے جارحانہ حالات کے ساتھ براہین اور دلائل بینات اور نور دیکر اعادۂ اسلام کے اصول کو بتین کرنے کے لئے ایک جماعت کھڑا کردی۔ یہ جماعت مسلمانوں کے کسی احساس کو ٹھیس لگائے بغیر کافروں کے مقابلہ میں سربکف کھڑی ہے اور وہ اپنے وجود کی قربانی سے اسلام کا معجزہ دکھانا چاہتی ہے۔ (اعادۂ اسلام ص ۱۲)

اے علم دوست مسلمانو! اے دوربین مسلمانو! اے عاقبت اندیش مسلمانو! اے فریس مسلمانو! اے اسلام کے ہمدرد مسلمانو! اے فدایان رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم تم برائے خدا آنکھ کھولو۔ تمھارے لئے اس وقت کوئی راستہ کامیابی کا نہیں ہے صرف دامن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے کلمہ طیبہ کی اشاعت ہی ایک آپ لوگوں کی نجات کا ذریعہ ہے۔ ثروت واقبال کا دروازہ ہے۔ مثیل انبیاء۔ غوث قطب اور اولیاء اللہ بننے کا راستہ ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ مسلمانوں میں اتحاد ایک عمل

کا نتیجہ ہے۔ وہ عمل صرف اَشِدَّاءُ عَلَے الْکُفَّار ہے۔ یاد رہے یہ شدّت مسلمانوں کی صحابہ کرام رضؓ کے اسوۂ حسنہ پر ہونی چاہیئے۔ یعنے مسلمانوں کی شدّت دین کے لئے ہونی چاہیئے نہ کہ روٹی و وجاہت کے لیئے۔ (اعادۂ اسلام صـ ۱۴)

★ ھ "ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کے فرقوں میں کوئی اُصولی اختلاف نہیں ہے اسلام مکمل دین ہے۔ اس کے ایمانیات کامل۔ اور اس کی اصولی ہر چیز کامل ایسی صورت میں اسلام کو نہ کوئی باہر کا دشمن نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ اندر کا۔

اسلام کے بنیادی اصول کی غیر متزلزل مضبوطی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اسلام کے (۷۲) فرقے بنے وہ اسلام ہی میں بسے اور اسی میں فنا ہو رہے ہیں۔ اور یہ کل فرقہ اسلام کے قائم کردہ (۷۰) اصولوں کے بالاتفاق پابند ہیں۔ برخلاف اس کے دیگر مذاہب والوں کا ایک اصول میں بھی اتفاق نظر نہیں آتا۔ مثلاً ہر مذہب کی بنیادی چیز کلمہ ہے۔ ان کے مختلف فرقوں میں اس بنیادی اصول میں ہی اختلاف ہے جیسا کہ عیسائی مذہب کے فرقوں میں کسی کا ایک اللہ ہے تو کسی کے دو۲ اور کسی کے تین۳۔ اور ادھر ہندوؤں کو دیکھو۔ ان میں بھی فرقے نظر آتے ہیں۔ ان میں بھی اس بنیادی اصول میں اختلاف ہے۔ کسی کا ایک اللہ ہے تو کسی کے تین۳۔ اور کسی کے تینتیس۳۳ کروڑ اللہ۔ اس حقیقت کو عملی طور پر دیکھنا چاہتے ہو۔ جس طرح ان کے اُصول منتشر ہیں۔ ان کے دل بھی پھٹے ہوئے ہیں۔ گو بظاہر دیکھنے کے لیئے وہ ایک جماعت نظر آتے ہیں۔ اسی کے طرف اللہ تعالیٰ اشارہ کرکے فرماتا ہے۔

تحسبھم جمیعا وقلوبھم شتّٰی ۱۵۹/۱۴ بظاہر دیکھنے کے لیئے مسلمان فرقوں کی جس طرح ان کی ڈیڑھ اینٹ کی مسجدیں الگ الگ ہیں۔ اسی طرح غیر مسلم جماعتوں کی فرقوں کے معبد گاہیں الگ الگ ہیں۔ مسلمانوں کے قلوب کا ایک ہونا اور کفار کا منتشر ہونا دیکھنا چاہتے ہو تو تجربہ کر کے

ف۱ تو انھیں اکھٹا سمجھتا ہے ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔

دیکھو جب کوئی غیر مسلم کسی فرقہ کے معبد گاہ کو توڑتا ہے تو دوسرے فرقہ والے منہ دیکھتے رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے اگر کوئی قوم مسلمان کے کسی فرقہ کی مسجد کو توڑنا چاہتی ہے تو سب مسلمان ایک آواز پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اپنا خون بہا دیتے ہیں۔ مگر مسجد کو توڑنے نہیں دیتے۔ اس سے معلوم ہوا مسلمان کا ہر فرقہ مسلمان ہے۔ یہ کہنا کہ حدیثوں کی رُو سے تارک صلوٰۃ کافر ہے۔ اور منکر مہدیؑ کافر ہے جس کے لیئے اتنا جواب ہے کہ احادیث میں الفاظ "فَقَدْ کَفَرَ" ہیں۔ اور نہ فَھُوَ کَافِرٌ اس کے معنی یہ ہوئے کہ اُس نے اس حد تک کُفر کیا۔ اس جزو کا اثر اس کے کل پر نہیں پڑیگا وہ دائرۂ اسلام سے خارج نہیں سمجھا جائے گا۔" (اعادۂ اسلام صـ د۔ ف)

★ ھ "بدگمان لوگ مر جائیں گے جنھوں نے اس فقیر کی نسبت یہ گمان کر رکھا ہے کہ یہ مہدیؑ کا دعویدار ہے یا مسیحؑ کا۔ ایسے لوگ اپنی بدگمانی میں دنیا سے گذر جائیں گے اور جو باقی رہیں گے وہ دیکھیں گے یہ فقیر نہ مہدیؑ کا دعویٰ کریگا اور نہ مسیحؑ کا۔ اور نہ امام المسلمین کا اور نہ خلیفتہ المسلمین کا۔ جب حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے امام النّاس کہا ہے تو وہ مقام مجھے بس ہے۔ میں اقوام عالم کا امام ہوں اور مسلمانوں کا بھائی ہوں یہ اللہ کا فضل ہے کہ اس نے تبلیغ کے کام کے لیئے میرا انتخاب کیا۔ یعنی کل تبلیغی لوازمات سے اور آسمانی کافی ہتھیاروں سے کھڑا کیا۔ مسلمانوں کو اِس سے خوش ہونا چاہیئے کہ ان کے ایک بھائی کو اللہ نے یہ کمال دیا ہے۔ یہ صداقت اسلام اور زندگی اسلام کی ایک دلیل ہے بے نصیب ہیں وہ لوگ جو میرے کسی دعویٰ کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ لوگ دعویٰ کے راز سے واقف نہیں ہیں۔ یاد رکھیں کہ نعمت ناتمام کے موقع پر دعویٰ ہوا کرتا ہے۔ وَاتممت علیکم نعمتی ۰ میں میں ایک داخل نہیں ہوں۔ بلکہ کل مسلمان داخل ہیں۔ انبیائے ماسبقؑ کا ورثہ ہر مسلمان کا ورثہ ہے

لہذا مسلمانوں کے سامنے کوئی دعویٰ تحصیل حاصل ہے مد فضول ہے۔ فتنہ کی جڑ ہے، فرقہ کی بندش ہے۔" (اعادۂ اسلام صد ۵)

★ ۔ "سارے قوموں کے مرے سامنے ہیں اصل و اصول
جگ کی ہر قوم کے دنگل کا پہلوان ہوں میں
قادری، چشتی، سہروردی، رفاعی ہوں میں
نقشبندی، ہ بردر ہہدیٔ دوراں ہوں میں
حنبلی، شافعی ہوں مالکی ہوں اور حنفی
عرشی فرشی ہوں، بہائی، اہل قرآں ہوں ہیں
خارجی، معتزلہ اور ہوں ہیں اہلحدیث
اور سنی بھی ہوں در زمرۂ شیعاں ہوں میں
الغرض کل یہ مذاہب جو ہیں انساں کے ہیں
مجھ میں ہیں سارے مذاہب کیونکہ انساں ہوں میں
جیسا آدم کا وجود ہیگا خلاصۂ عالم
بس اسی طرح ہے اسلام، مسلماں ہوں میں
(خادم خاتم النبیین صد ۴۰-۴۱)

★ ۔ "میری تبلیغ عام ہے۔ میری تلقین اور ارشادات عام ہیں۔ اگر کوئی شخص نادانی سے مجھ کو کسی دائرہ میں محصور کرنا چاہے۔ وہ اس کا حق ہے۔ اس نے مجھے دیکھا نہیں میری تعلیم کے اصول وہی ہیں جو تیرہ سو سال پیشتر مکہ میں آئے تھے۔ کوئی جدید مذہب نہیں کوئی فرقہ نہیں میرا فرض عین ہے کہ حضور کی ہتک جو اس وقت خصوص قادیان والوں نے کر رکھی ہے ہر ممکن ذریعہ سے دور کروں اس کام کے لئے میرا وجود ہے گویا غیرت حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا سمندر جوش میں آیا جس کی وجہ سے یہ مامور کھڑا کیا گیا۔ تاکہ آخری فیصلہ کرے۔" (خادم خاتم النبیین صد ۱۵)

★ ۔ "یاد رکھو اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی غیرت ہے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی بھی بڑی پاس داری ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان وجودوں سے واجب الوجود کی بقا ہے اور یہ بھی ہے کہ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلد امین اور وہاں کے شعار کی بڑی غیرت ہے چند دن ہوئے آپ نے دیکھا کہ اپنی بستی میں مکہ مسجد، مینار محمدیؐ، زم زم کا کنواں، صفا و مروہ کے پہاڑ، عرفات کا میدان تیار کرنے والے عبد اللہ تماپوری کی لاش کو زمین نے قبول نہیں کیا من جانب اللہ مسلط کردہ عتاب کے فرشتوں نے قبر سے لاش کو اکھاڑ کر پھینک دیا اور ہڈی ہڈی پہاڑوں میں بکھیر دی۔ ابھی ابھی آپ نے دیکھا کہ قادیان کو دار الامان کہنے والے غلام احمد کو احمد بنانے والے گادی کی خلافت کو خلافت علی منہاج نبوت قرار دینے والے، جلسۂ قادیان کو حج پر ترجیح دینے والے، خاندان مرزا کو خاندان نبوتؐ سے موسوم کرنے والے، ملفوظات کو احادیث کا مقام دینے والے، خود ساختہ بعثت ثانیہ کو بعثت اولیٰ پر ترجیح دینے والے ان بد عقیدوں کا کیا حشر ہوا پچاس ہزار کی آبادی کا شہر آناً فاناً برباد ہو گیا۔ ہر گلی میں تختہ برابر گو بھر گیا۔ عورتوں اور بچوں کا قتل عام رہا۔ نصف لاکھ میں سے صرف دس فیصد باقی رہ گئے یہ ہے غیرت بلد امین، یہ ہے غیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، یہ ہے غیرت خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، یہ ہے غیرت شعائر اللہ، یہ ہے غیرت آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

میں علی بصیرت کہتا ہوں کہ کوئی پیشوا اگر اتنا بھی کہہ دے کہ میری ناک رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ناک جیسی ہے تو اللہ اپنے حبیب پاک صَلَّی اللّٰہُ

علیہ وسلم کی غیرت میں اس پیشوا کی ناک کٹوا دیگا"

(سورۂ اخلاص کی عملی تفسیر غیر مطبوعہ)

★ "مسلمانوں کے لیئے میرا کوئی دعویٰ نہیں میرا دعویٰ چن بسویشور صرف ہندوؤں کی حد تک ہے۔ میرے متعلق ہندوؤں کے بزرگوں کی کتب میں بارہ ہزار فقرات ہیں۔ ان کتب کی رُو سے زمین و آسمان کے (۹۶) نشانات میری شہادت میں کھڑے ہیں اور میرے اخلاقی اور جسمانی نشانات مطابق پیشینگوئیوں کے (۵۶) بلا تاویل موجود ہیں۔

بشارت ہو اے مسلمانو! اب ہندوستان مسلمان ہوگا۔ اب ہندوستان مسلمان ہوگا۔ اب ہندوستان مسلمان ہوگا۔"

(گیارہ سالہ سرگذشت صہ ۸)

★ "اب اللہ تعالیٰ یہ چاہا ہے کہ مسلمانوں کی نازک حالت میں ہر ایک مسلمان کو ساتھ لے کر ان کو کامیاب راستہ پر چلائے مجھے کوئی جماعت بنانا نہیں ہے۔ میری جماعت کل مسلمان ہیں۔ میرے ہاتھ پر بعض دفعہ بیعت بھی کی جاتی ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ بیعت کرنے والے اور ہیں اور غیر مبائعین اور ہیں میرا حلقہ ہمیشہ بیعت کردہ اور غیر بیعت کردہ کے لئے وسیع رہا۔ کوئی میرا فرقہ نہیں ہے۔ میں فرقوں کی بیخ کنی کرنے آیا ہوں۔"

(خادم خاتم النبیین صہ ۱۴-۱۵)

★ "ہر بات کا انتظام ہو رہا ہے، اور ہزارہا دل ہیں کہ ادھر پھرے ہوئے ہیں، اور بڑے بڑے مشہور دکن کے پنڈت اور شاستری کلمہ پڑھ رہے ہیں، ان کے باقاعدہ تعلیم کا انتظام ہو رہا ہے، دکن میں ایک دھوم ہے، یہ کل اسی وجہ سے ہو رہا ہے کہ فقیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والوں کے مقابلہ میں سر ہاتھ میں لے کر کھڑا ہے۔ نبیؐ کے نام پر سب قربان ہیں، حالانکہ اس کا کامل پیرو نبی نہیں کہلا سکتا، کیونکہ نبیؐ کا نام عام بول چال میں آگیا تھا

اس لفظ کے استعمال کرنے سے صریح طور پر ذات پاک کی ہتک ہو رہی تھی، اس غیرت کا فرستادہ ہوں۔ اس کا ہی ہوا ہوں۔ اُس نام سے جیتا ہوں، فقیر کی عمر اس خدمت میں گزر گئی، اور باری تعالےٰ دن بدن اس خدمت کو فقیر سے زیادہ سے زیادہ لے رہا ہے۔ یہ محض اس کا فضل ہے۔"

(خادم خاتم النبیین صہ ۲۴)

★ "الحمدللہ! یہ فقیر مسلمانوں میں بعد قرن اولیٰ کے پہلا مسلمان ہے جو باوجود بشارات و نشانات کا حامل ہونے کے کسی مسلم سے خود کو فرق کرنا نہیں چاہتا۔ وہ خود کو تمام مسلمانوں کا بھائی کہتا ہے۔ مسلمانوں کو ان کے اصلی کام پر لگانے کے لیئے وہ خود کو مُسلم کا شاہد اور نمونہ کہتا ہے۔ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس پر بائیس سال گذر چکے ہیں۔ بدگمانیاں کرنے والے مر گئے۔ اب تک میرا کوئی فرقہ نہیں بنا اور یقیناً کبھی نہیں بنے گا۔ میں نے اصول ہی ایسا اختیار کیا ہے۔ جس سے کوئی فرقہ بننے کا احتمال نہیں ہوتا میرے پاس کسی دعویٰ میں مسلمانوں سے مخاطبت کرنا بہر نوع زندیقیت ہے مسلمانوں کے لیئے یا مسلمان بننے کے لئے کلمہ طیبہ بس ہے۔ قطبیت۔ غوثیت، مجددیت، محدثیت، مہدیت۔ امامت وغیرہ کل اسی کلمہ کے برکات ہیں۔ گستاخ ہے اور بدتمیز اور بے ادب ہے وہ انسان جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو مخاطب کر کے اُن پر اپنی حجت قائم کرتا ہوا ان کو کافر بناتا ہے۔ وہ گروہ بھی بدتمیز ہے جو فرمان حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُكَفِّرُوْا اَهْلَ الْقِبْلَةِ کا پاس نہیں رکھتا۔ میں صرف یہی نہیں کہ مسلمانوں کا ایمان مضبوط کر کے کافروں کو مسلمان کرنا چاہتا ہوں۔ بلکہ مسلمانوں کے باہمی تنازعات کو بھی یک قلم ختم کرنا چاہتا ہوں فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ کے حکم کی تعمیل میں جہاد فی سبیل اللہ کرنا چاہتا ہوں یہ فلسفہ قرآن ہے کہ جب تک مسلمان اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ نہ ہوں گے رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ نہیں ہو سکتے۔ اسی مقصد کو مدِ نظر رکھ کر فقیر نے حیدر آباد میں اتحاد المسلمین کی بناء ڈالی۔ اس نے روحانیات سے مادیات کی طرف رُخ بدل دیا۔ فقیر نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دشمنِ اسلام کبھی تمہارا دوست بن کر اور کبھی بالمقابل آکر اور کبھی مار آستین بن کر آپس کے تنازعوں میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ فرقوں میں تقسیم کر کے ہم کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیئے مسلمانوں سے جہاد کی روح کو مفقود کرنا چاہتا ہے۔ حکومت کی لالچ میں مخلوط اور غیر مخلوط انتخابات کے گورکھ دھندے میں غلطاں رکھنا چاہتا ہے۔ اے مسلمان بھائیو یہ کل دھوکہ کی ٹٹیاں ہیں۔ قرآن و حدیث نے تم کو ایک ہی بات سکھائی ہے کہ جس ملک میں تم رہتے ہو اُس کو پاکستان کر کے چھوڑو یعنی قرآن کریم کا پانی سب کو پلا کر چھوڑو۔ ایک برتن میں تین حصہ گوبر اور ایک حصہ دودھ ہو وہ برتن پاک نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح ہر ملک خواہ وہ عربستان ہو ہو۔ خواہ ترکستان افغانستان، جب اس میں کفرستان بھی ہو وہ پاکستان نہیں کہلا سکتا۔ کوئیں میں ایک چوہا مر کر سینکڑوں گیلن پانی کو پلید کر دیتا ہے۔ کوئیں کو پاک کرنے کے لیئے مردہ چوہے کو نکال کر پھینک دینا چاہیئے، اور اس سے متاثرہ شدہ اطراف کے پانی کو بھی نکال دینا چاہیئے۔ حفظ ما تقدم کی صورت میں قرآن کریم نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ لا یغرنك تقلب الذین کفروا فی البلاد اور حکم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اخرج الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب اس کی تفسیر ہے۔ لہذا اے مسلمانانِ ہند اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی تعمیل میں متفقہ طور پر ہندوستان کو مسلمان کرنے اٹھو! اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کی بڑی لاج ہے وہ اپنا کام آپ کرے گا۔ آپ اس کے صلہ میں اولیاء غوث قطب بن جائیں گے۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

ہم مسلمانانِ ہند بڑے خوش قسمت ہیں، ہماری تلوار کی تعریف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اور غزوہ ہند کی بشارت دی ہے۔ دوسری بشارت کہستانی غازیوں کی ہے۔ جائے شکر ہے کہ امام الجہاد بے شمار بشارتوں والا تمہارا ہم وطن غازیان کہستان کا پیر ہے۔

فرقہ اور جہاد دو متضاد چیزیں ہیں۔ سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک فرقہ بنایا اس وجہ سے وہ حقیقی معنوں میں جہاد نہیں کر سکے۔ سید محمد جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھی بڑے بڑے عزائم جہاد سے میدان میں اُتر پڑے تھے۔ دعویٰ مہدیت نے کامیاب ہونے نہیں دیا۔ فرقہ احمدیہ سرکار برطانیہ کے زیر پرورشی جی رہا ہے۔ . . . .

ہم دیکھتے ہیں کہ فتنہ ارتداد حد کو پہنچ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے وعدہ کے پورا کرنے کے لیئے ایک جماعت کا کھڑا کرنا ضروری تھا، وہ جماعت کھڑی ہو گئی ہے۔ اس جماعت کا کام اللہ تعالیٰ نے یجاھدون فی سبیل اللہ کہا ہے، ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے جذبہ جہاد کی بنیاد اعزۃ علی الکافرین بتائی ہے اور اس نے اس اعزاز علی الکفار کا راز اذلۃ علی المومنین بتایا ہے۔ اس اذلال علی المومنین کا راز محبت اللہ بتلایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کا دار و مدار محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھا ہے جیسا کہ فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ[1] ۳۱/۳ اسلام کے پاس محبت رسول اللہ وہی ہے جو مسلمانوں پر کوئی دینی اور دنیاوی سختی نہ کرے۔ ہم دیکھتے ہیں سختی اور تفرقہ بازی کے اسباب دعویٰ کی حجت سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہم نے ہر حقیقت سے ثابت کر دیا ہے کہ ہم پر نہ مہدی کی حجت ہے اور نہ کسی پرانے اور نئے نبی کی۔ یہ ایک راز اسلام ہے۔ جس سے مسلمانوں کی وحدت کی شیرازہ بندی دنیا میں قائم رہ سکتی ہے۔ میں بار بار کہوں گا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی رونق افروزی نے ہم کو ہر حجت سے سبکدوش کر دیا ہے۔ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبل اللہ ہے۔ اس رسّی کے دو بل نمایاں ہیں ایک اللہ اور دوسرا اس کا رسول۔ اس رسّی کو مضبوطی سے تھامنے کے لیئے اللہ تعالیٰ نے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا کی تعلیم دی ہے۔ (امام الجہاد ۲-۴)

[1] کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تاکہ اللہ تم سے محبت کرے



سیرالسادات حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے مزار کا عکس

عیدِ قرباں کے موقع پر مسلمانوں کے نام ایک پیغام کا عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤہا ولٰکن ینالہ التقوی منکم کذٰلک سخرہا لکم لتکبروا اللہ علیٰ ما ہداکم وبشر المحسنین

عیدِ قربان

حیوانوں کی قربانی انسانوں کی قربانی کیطرف اشارہ کرتی ہے

فطرت کائنات میں ہم دیکھتے ہیں کہ چھوٹی چیز بڑی چیز پر قربان ہورہی ہے یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ انسان اللہ پر قربان ہونے کے لئے پیدا ہوا ہے مگر کمانے والا انسان بجائے اللہ کے دنیا اسباب کی غلامی اسی وجہ سے ہو رہا ہے اور اسباب و بھینٹ دیندار مسبب کے اندر سے ہو کر آتا ہے اسی وجہ اسباب نہیں ڈھونڈھتا اور یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا کے اصول کے تحت دنیا والے لوگ دنیا کے ظاہری تصوروں کو اپنے معبود بنائے ہوئے ہیں اور رات دن ان اہل خداؤں کی بھینٹ چڑھتے جارہے ہیں موجودہ زمانے میں وطنیت کا بھوت جو ایک بے معنی بھوت ہے تقریبا تمام دنیا کے انسانوں کے سر چڑھا ہے اور اس بھوت کے سامنے لاکھوں انسان قربان کیے جارہے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ موجودہ زمانے میں اللہ بولنے والا کوئی نہیں ہے کیونکہ تؤمنون باللہ والی امت خود مکر میں ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جس کا ذکر حدیثوں میں ہے۔ یہ وہ واقعہ کا انداز ہے بوقت نماز جمعہ جو مدینہ منورہ کے دروازہ پر تجارت کا ڈھول بجنے کی وجہ سے صلیان مسجد منبر پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے ہوئے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور جو لوگ ما عند اللہ خیر من اللہو ومن التجارۃ سمجھتے تھے مسجد نبوی میں جمے رہے ان کے نقش قدم پر چلنے والے آج بھی موجود ہیں جو دنیا کو دین پر قربان کر رہے ہیں اور وہ کثیر جماعت جو لہو اور تجارت کی پرستش کے لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نکل گئے تھے ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کا یہ خیال ہے کہ ان کے پاس دین ڈوب جائے مضائقہ نہیں لیکن ان کی تجارت چل جائے یا لہو و لعب کا بت سنبھل جائے تو بس ہے یعنی دین کا نام لینے سے ان کا لین دین کفار سے بگڑ جانے کا اندیشہ ہو یا دین کا نام لینے سے ان کا اقتدار اور وطنیت یا قبیلہ و خاندان کا ٹھاٹ بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں بالمقابل ان کے معبودوں کے آئے ہوئے دین کو دفن کرنے تیار ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو لٰکن ینالہ التقوی منکم سے غافل ہیں۔ علامہ اقبال نے ان جھوٹے خداوات عالم کی حقیقت کو ایک شعر میں بیان کر کے دنیا پر بڑا احسان کیا ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

> ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے ۔۔۔ جو اسکا پیرہن ہے وہ مذہب کا کفن ہے

ہم دیندار انجمن والے مخلوق خدا کو معبودان باطل پر قربان ہوتے ہوئے دیکھ کر اس ظلمات سے ان کو نکالنے کے لئے رات دن کوشاں ہیں کم از کم مسلمانوں کے جان و مال کو فی سبیل اللہ لگانا چاہتے ہیں قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کے اصول کے تحت پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اے مسلمان بھائیو آپ لوگ دین پر قربان ہونے کے لئے پیدا ہوئے ہیں ادھر آؤ دیندار انجمن والے تم کو صراط مستقیم کی طرف بلا رہے ہیں آصف نگر خانقاہ سرور عالم میں روزانہ بعد نماز مغرب درس قرآن کریم اس کے حقیقی معنوں میں ہوتا ہے مسلمانوں کو ان کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا جاتا ہے۔

کفار کی عیدیں دنیا کی منفعت کیلئے یا تفریح طبع کیلئے منائی گئی ہیں اور مسلمانوں کی عیدیں دین کا سبق سکھانے کیلئے ہیں۔ اے مسلمان بھائیو عید قربان مسلمانوں کو اسلام پر قربان ہونے کا سبق سکھاتی ہے جس سے مسلمان دائمی حیات یا ورثۂ انبیاء کے حقدار ہوتے ہیں فقرائے خانقاہ سرور عالم مخلوق خدا کو ذات حی قیوم کی طرف بلاتے ہیں جس میں فنا ہونے والا کبھی مرتا نہیں۔ حسب سابق عید قربان پھر آئی ہے جیسے آگے اور پیچھے عظیم الشان انقلابات میں ان انقلابات کے نقصان سے بچنا چاہیے ہو تو قربان کی حقیقت پر عامل ہو جاؤ ابھی حالات کو مد نظر رکھ کر دیندار انجمن والوں نے خانقاہ سرور عالم میں قرون اولیٰ والا ایک بیت المال کھولا ہے جس کا حساب و کتاب بالکل قرن اولیٰ کے حساب و کتاب سے مطابقت رکھتا ہے اور مسلمانوں کی اس پریشان حالی اور بے سروسامانی کے زمانے میں بھی اپنی پوری طاقت سے یہ بالحق امت کو پکار رہا ہے کہ نا حق برباد ہوں دنیا کے سب لڑائی جھگڑے فسادی ہیں سوائے خانقاہ سرور عالم کے اسلام امن و سلامتی چاہتا ہے امن اسی کے دامن میں ہے۔ بند سلامتی اس کا انکار کیا حیثیت میں مبتلا ہے یا دوسرے الفاظ میں یہ کہ مسلمان بھی اپنی غرض غفلت کی اس وجہ سے ڈوب مرنے والوں کے ساتھ ڈوب مر رہے ہیں۔ بفضل خدا یہ دیندار انجمن مسلمانوں کا آخری سہارا ہے اس کی مدد اللہ و رسول کی مدد ہے اللہ جان و مال چاہتا ہے وما تنفقوا من شیء فی سبیل اللہ یوف الیکم وانتم لا تظلمون۔

صدیق دیندار چن بسویشور

حرفِ آخر

اے مسلمانو!

جب بیدار دل اور بینا آنکھ قانونِ فطرت اور فاطرِ ازل کی مشیّت تک رسائی حاصل کرلے تو اس کے لیے وقت کے دھارے کا رُخ اور رفتار کا صحیح اندازہ لگالینا کوئی بڑی بات نہیں۔

ہمارا حضرت مولانا قدس اللہ سرّہٗ العزیز کو متعارف کرانے کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ کسی مسلمان پر حجّت ہو، بلکہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں میں کسی قسم کا دعویٰ زندیقیت ہے۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہو کہ جب کوئی اُمتّی سنّتِ رسولؐ میں فنا ہو کر اور خادمِ خاتم النبیّینؐ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے تو تائیداتِ خداوندی اُس کا بھرپور ساتھ دیتی ہیں۔

اے مُسلمانو! آپ نے بخوبی یہ جان لیا ہوگا کہ یہ عظیم خادم خاتم النبیّین دیگر علماء کی طرح انگریز حکمرانوں کی تعریف کے گُن نہیں گاتا بلکہ اُن کو دعوتِ اسلام دیتا ہُوا اُن کی عاقبت سنوارنے کا خواہاں ہے۔ یہ عظیم انسان انگریزوں سے خطابات، جاگیریں اور ماہانہ وظیفے لینے کا متمنّی نظر نہیں آتا بلکہ اسلام قبول نہ کرنے کی صورت میں اُن کی تباہی و بربادی کی وعید سُناتا ہے۔ یہ فقیر گاندھی جی اور دیگر پنڈتوں کو مسجدوں کے منبروں پر بٹھا کر اُن کے سامنے زانوئے ادب تہہ نہیں کرتا بلکہ اپنے تبلیغی حلوّں سے اُن پر دعوتِ اسلام کی حجّت پوری کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ اللہ والا، نظامِ دکن سے حکومت میں



خانقاہِ سرورِ عالم دیندار انجمن کے جلسہ گاہ میں مسجد کے سامنے کا حصّہ

کسی قسم کی وزارت کی بھیک کا طلب گار نہیں بلکہ نظام کو سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بحیثیت مسلم حاکم اپنی اسلامی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تاکہ وہ فلاح و نجات پائے ورنہ اُس کی اور تخت و تاج کی بربادی کی خبر دیتا ہے۔ یہ عظیم مبلّغ مادّی حکومت کرنے کا آرزو مند نظر نہیں آتا بلکہ ہندوستان کو مُسلمان کرنے اور سرزمینِ ہند پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا جھنڈا لہرانے کے لیے آزاد قبائل کے سنگلاخ پہاڑوں میں کُفر و شرک کے فتوے دینے کے بجائے تنظیم جہادِ فی سبیل اللہ قائم کرنے کی غرض سے مارا مارا پھرتا ہے۔ یہ مردِ مُجاہد جہاد کو حرام نہیں فرماتا بلکہ جہادِ فی سبیل اللہ کو رُوحِ اسلام قرار دے کر غزوات کرتا ہُوا نظر آتا ہے۔ یہ مردِ مومن میٹھی میٹھی تبلیغ نہیں کرتا بلکہ اسلام کی تبلیغ کرنے کے عوض کئی قاتلانہ حملے، چالیس جیلیں، چوراسی حوالات اور بتیس مرتبہ زبان بندیوں کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔ الحمدُللہ یہ تکالیف اُٹھانا سُنّتِ انبیاء اور سنّتِ نبی آخرالزّماں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

آیئے ہم اور آپ سب اِسلام کے آخری جوہر جہادِ فی سبیل اللہ کا فرض انجام دینے کے لیے متحد ہو جائیں۔ ہم کسی سیاسی فائدہ کے خواہاں نہیں۔ ہماری تحریک کا ایک ایک لمحہ اِس پر مُہرِ صداقت ثبت کرتا ہے کہ ہم مرضئِ ربِّ ذوالجلال میں شامل ہو کر غلبۂ اسلام کے خواہاں ہیں۔ اور دیندار انجمن کو اِس بات پر فخر ہے کہ اُس نے اپنی ساٹھ سالہ تحریک کے دوران کسی کلمہ گو مسلمان کو تحریر یا تقریر میں کافر یا مُشرک نہیں کہا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مجھے اِس بات کا بخوبی احساس ہے کہ کتابِ ھٰذا میں مُرشدی و مولائی حضرت صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرّہٗ العزیز کے تعارف میں ابھی بہت تشنگی باقی رہ گئی ہے۔ کیونکہ آپکی زندگی پر لکھنے کے لیے ہزاروں صفحات

درکار ہیں۔ اِس لیے میں نے اِس کتاب کو "جلد اوّل" کا نام دیا ہے۔ ویسے بھی اس کتاب کا ہر عنوان کئی الگ الگ کتب لکھنے کا متقاضی ہے اِنشاءاللہ تعالیٰ اِس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی اور مجھ سے جو پہلو تشنہ رہ گئے ہیں اُنھیں کوئی دوسرا اللہ کا بندہ پورا کر دے گا۔ انشاءاللہ۔

میں حضرت صاحب قبلہ عالم قدس اللہ سرّہٗ العزیز کے تمام ساتھیوں سے استدعا کرتا ہوں کہ کوئی ایسا واقعہ یا تحریر جسے کتاب میں شامل ہونا چاہیے تھا، تو ارسال فرمائیں تاکہ ہم آئندہ اشاعت میں شامل کر سکیں۔ مزید یہ کہ اگر کسی واقعہ یا نام میں میری لاعلمی کی وجہ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اس سے بھی باخبر کریں۔

آخر میں خداوندِ قدّوس کے حضور دست بہ دُعا ہوں کہ وہ اپنے حبیب حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم سے اپنے دِین کا کام لے۔ آمین۔ اور بقول اقبالؒ

وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے — نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

ہے ابھی محفلِ ہستی کو ضرورت تیری
زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری،

سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دُنیا کی امامت کا

اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ فقط

دعاؤں کا طلبگار
خاکسار
حامدؔ نواز

یکم رجب المرجب ۱۴۰۵ھ بمطابق مارچ ۱۹۸۵ء

صندل

ابوالکلام غازی مولوی عبدالغنی صاحب حامدؔ مبلغِ اسلام نے سچی دلی تڑپ کے ساتھ سید السادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا صدیقؔ دیندار صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی شان میں یہ نغماتِ عشق آپ کے عرس شریف کے موقع پر تحریر فرمائے۔

دلبرِ مجتبیٰ کا صندل ہے
عاشقِ مصطفیٰ کا صندل ہے

نام صدیق جس نے پایا تھا
اسکے صدق و صفا کا صندل ہے

مستند جسکی ہے شہنشاہی
ایک ایسے گدا کا صندل ہے

جان کر جس نے کی ہے رُوپوشی
یہ اسی کی حیا کا صندل ہے

ہم کو طوفاں شناس جس نے کیا
یہ اسی ناخدا کا صندل ہے

جسکے باعث چمن میں آئی بہار
اس چمن کی ہوا کا صندل ہے

دائرہ فیض کا ہے جب تو وسیع
مرکزِ ارتقاء کا صندل ہے

جس نے بخشا مزاج عرفانی
اس مزاج آشنا کا صندل ہے

جسکی ہر اک ادا تھی حق آگاہ
اسکی ہر اک ادا کا صندل ہے

آئے ہیں درد رکھنے والے سب
ایک درد آشنا کا صندل ہے

تھا ہر اک راستے پہ جس کو عبور
یہ اسی رہنما کا صندل ہے

جس نے صدمے اٹھا کے اُف نہ کیا
اسکے صبر و رضا کا صندل ہے

جس نے حامد کو کر دیا حامد
یہ اُسی پیشوا کا صندل ہے

In the name of Allah the Beneficient and the Merciful

CENTRAL OFFICE

DEENDAR ANJUMAN

(JAGADGURU , ASHRAM)

ASIFNAGAR, HYDERABAD-500 028. A. P.

(Founded by His Holiness Hazrath Moulana Siddique Deendar Chan Basweshwar)

President	Vice President	General Secretary
Pandit Moulvi Md. Abdullah A[illegible]	Aashiqua Rasool Moulvi Md. Abdul Razzack	Qadirul Kalam Moulvi Abdul Qader Afsar
Secretary	Naib [illegible]	Secretary Publication & Propogation
Moulvi Ghazi Rehmat [illegible]	Sahibzada Qari Moulvi Syed Amanath Hussain	Moulvi Osman Ali Mallanna
Superintendent	Treasurer	Accountant
Hamil-e-Rooh Moulvi Syed Abdul Jabbar	Md. Hafeezuddin	Roshan Zameer Moulvi Zulfekhar Ali

Ref No   Date

تصدیق نامہ

ہم حسب ذیل عہدہ داران مبلغین اسلام دیندار انجمن نے کتاب "تصدیق دیندار" مرتبہ سردار حامد نواز جنرل سکریٹری نوجوانان دیندار انجمن پاکستان کا بالاستیعاب تفصیلی مطالعہ کیا اور اس پر اصلاحی نوٹس بھی لکھا ہے

صدر مرکز دیندار انجمن آصف نگر حیدرآباد کی جانب سے نوجوانان دیندار انجمن پاکستان کو کتاب تصدیق دیندار کی طباعت واشاعت کی اجازت دی گئی ہے

(۱) پنڈت مولوی عبداللہ امیر جماعت

(۲) غیور قوم مولوی عبدالحمید مبلغ اسلام — عبدالحمید مبلغ اسلام

(۳) رسید اللہ مولوی محمد عبدالغنی ،، — [illegible]

For Correspondence refer to: QADIRUL KALAM MOULVI ABDUL KHADER AFSAR
H. No. 10-2-422, Deendar Anjuman
Asifnagar, Hyderabad-500 028 A. P.

(۴) پرانا فقیر مولوی عثمان بملی ملنا مبلغ اسلام — [illegible]

(۵) واقف حقائق مولوی سید آدم مبلغ اسلام — P.S.han[illegible]

(۶) مولوی محمد جعفر صادق رنگ ،، — محمد جعفر صادق رنگ مبلغ اسلام

(۷) قادرالکلام مولوی عبدالقادر افسر جنرل سکریٹری — [illegible]

Qadir-ul-Kalam
[illegible] Qadir Afsar
General Secretary
DEENDAR ANJUMAN
Asif Nagar. Hyd-A.P.

نوٹ

صدر مرکز دیندار انجمن حیدرآباد دکن انڈیا نے اس کتاب کی تحریری اجازت ۶ مارچ ۱۹۸۵ء میں دی (ادارہ)

اس کتاب کے علمی وسائل

امام الجہاد	بار اوّل		۱۳۶۵ھ	انڈیا
اعادۂ اسلام	بار اوّل	۱۲ ربیع الاوّل	۱۳۶۱ھ	انڈیا
دیندار چن بسویشور	بار اوّل	۱۱ رجب المرجب	۱۳۵۳ھ	انڈیا
ہدایت البالغیہ	بار اوّل	۶ رجب المرجب	۱۳۶۳ھ	انڈیا
تریاق سمِّ آریہ	بار اوّل	۳ ذی الحج	۱۳۶۲ھ	انڈیا
مہرِ نبوّت	بار اوّل	۱۵ اگست	۱۹۵۵ء	انڈیا
روحانیات اسلام اور آریہ سماج تحریک	بار اوّل	۲۳ ذیقعد	۱۳۵۷ھ	انڈیا
خادمِ خاتم النبیینؐ	بار اوّل	یکم جون	۱۹۲۷ء	انڈیا
گیارہ سالہ سرگذشت	بار اوّل	۲۵ شوال المکرم	۱۳۵۳ھ	انڈیا
اظہارِ حق	بار اوّل		۱۹۳۰ء	انڈیا

سالانہ رپورٹ دیندار انجمن متحدہ ہندوستان۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۱ء تا ۱۹ مئی ۱۹۳۳ء انڈیا

خطبۂ استقبالیہ بین الاقوامی مذہبی کانفرنس۔ ۲ تا ۴ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ انڈیا

سُورۂ کہف کی علمی تفسیر (غیر مطبوعہ)

اللہ کا مستقر (غیر مطبوعہ)

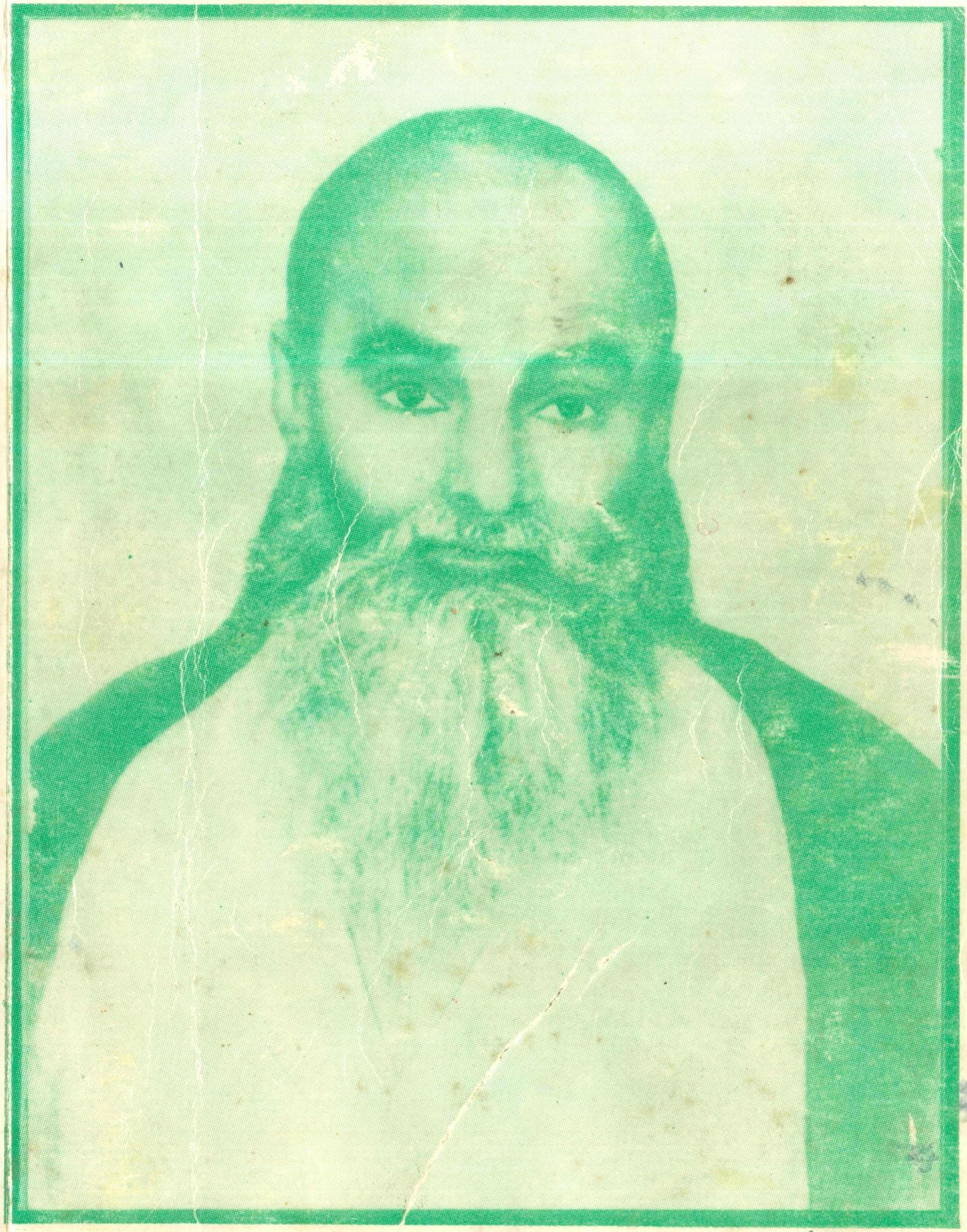
سُورۂ اخلاص کی علمی تفسیر (غیر مطبوعہ)

نشأۃ الاُخریٰ (غیر مطبوعہ)

رُوحِ اسلام بارِ ہفتم ۱۹۸۱ء پاکستان

اِسکے علاوہ قاتلانہ حملہ، ایک غلط فہمی کا ازالہ و دیگر اشتہارات

بانئِ تحریک



مُرشدنا و مقتدنا سیّد السادات الحسنی والحسینی حضرت مولینا
صدیق دیندار صاحبِ قبلۂ عالم قدس اللہ سرہٗ العزیز